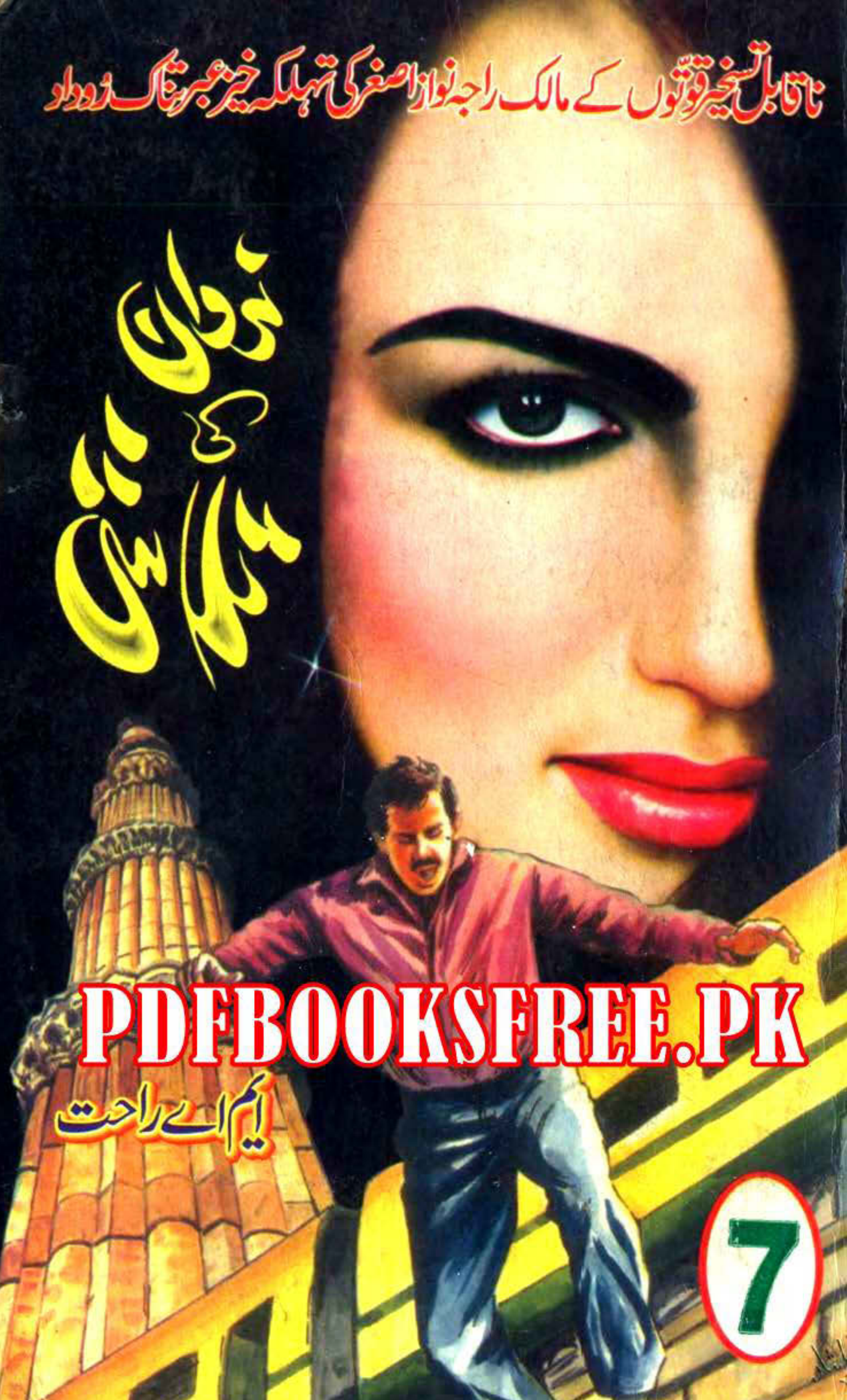

ناقابل تسخیر قوتوں کے مالک راجہ نواز اصغر کی تہلکہ خیز عبرتناک روداد
نروان کی تلاش
ایم اے راحت
7

چنانچہ ایک دشمن قابو میں آئے ہوئے دوسرے دشمن کے ساتھ جو سلوک کر سکتا ہے کرے' مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔"

"تم نے گروہ کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔" بنی غرائی۔

"یہ بات تو میرے لیے قابل فخر ہے۔" میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بہت ناز کرتے ہو خود پر؟"

"ہاں بنی۔ اس میں کوئی شک بھی نہیں ہے۔"

"وہ کرنسی کہاں ہے جو تم نے ہوریشو سے حاصل کی تھی؟"

"میرے پاس محفوظ ہے۔"

"یہاں سے باہر کس طرح لے جاسکو گے؟ کیا مکلینو تمہیں ایسا کرنے دے گا؟"

"کیا تم نے میری صلاحیتیں ایسی ہی کند پائی ہیں؟"

"جب زندہ ہی نہ رہو گے تو اس کا کیا کرو گے؟"

"وہ دوسری بات ہے۔" میں نے لاپروائی سے کہا۔

"تم نے پچھلی رات مکلینو کے جن آدمیوں کو قتل کیا' وہ اس کے نہایت قریبی آدمی تھے۔ ہوریشو بہت ٹھنڈے مزاج کا آدمی ہے۔ تم سے بہت متاثر تھا لیکن اب وہ تمہارے خون کا پیاسا ہے۔ اس نے کہا تھا کہ اب وہ انتظار نہیں کر سکتا۔ آج وہ تمہیں قتل کر دینا چاہتا ہے۔ اگر میں مداخلت نہ کرتی تو اب تک تم مارے جاچکے ہوتے ـــــــــ"

"اس نے میرے ساتھ کیا سلوک کیا' یہ معلوم ہے تمہیں؟" میں نے طنزیہ انداز میں کہا۔

"کیا مطلب؟"

"اس نے مجھے پاگل بنا دینے کے منصوبے بنائے تھے۔"

"اوہ۔ یہ ہدایت اسے مکلینو نے دی تھی۔ اس نے کہا تھا پہلے تمہارا غرور پاش پاش کیا جائے اور پھر قتل کر دیا جائے۔ کرنسی کی مکلینو کو کوئی پروا نہیں تھی۔"

"بات وہی شخی کی ہوئی۔ میں نے جو کچھ کیا وہ ٹھیک کیا۔"

"تمہارا نام نواز اصغر ہے؟" بنی نے پوچھا۔

"ہاں۔"

"اور تمہارا تعلق ایک ایشیائی گروہ سے تھا؟"

"یہ بھی درست ہے۔" میں نے اطمینان سے کہا۔

"پھر تم نے خود کو چھپایا کیوں تھا؟" بنی نے پوچھا۔

"اوہ ڈیئر بنی۔ یہ بات تم اچھی طرح جانتی ہو کہ انٹرپول میرے پیچھے ہے۔ یہ بات مکلینو کو بھی معلوم تھی۔ میں نے اس سے چھپایا نہیں تھا۔ چنانچہ مجھے مختلف جگہوں پر مختلف روپ دھارنے پڑتے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ ہوریشو نے تمہیں بتادیا ہوگا۔" میں نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں نے تمہیں بتادیا۔"

"بہرصورت مسٹر ریتو' ایکسکیوزمی۔ میں آپ کو ریتو ہی کہوں گی۔ نجانے کیوں تمہیں نواز کہتے ہوئے مجھے اچھا نہیں لگتا۔ تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں ہے؟"

"ارے تم کیسی دوستوں جیسی باتیں کررہی ہو بنی؟ میرا خیال ہے تم بھی مجھے سزائے موت دینا چاہو گی۔ ایسی صورت میں——"

"ہاں۔ تمہارا خیال درست ہے۔ تم نے جو کچھ میرے ساتھ کیا ہے' اس کے سلسلے میں تمہیں معاف نہیں کروں گی۔ لیکن بہرحال تم میرے مجرم ہو۔ ہوریشو تمہیں سزا دینے کی جرات نہیں کرسکتا۔"

"ٹھیک ہے میں ہر قسم کی سزا بھگتنے کو تیار ہوں' تم دو یا ہوریشو دے لیکن بہرصورت اس بات کا خیال رکھنا کہ اگر مجھے یہاں سے نکلنے کا موقع ملا تو میں نہیں چوکوں گا۔"

"مسٹر ریتو' ٹھیک ہے آپ نے ایک سچوئیشن پر قابو پالیا تھا' وہاں میں بھی آپ کے ہتھے چڑھ گئی تھی۔ لیکن ضروری نہیں ہے کہ آپ ہمیشہ اپنی ذہانت سے کام لے کر اپنی جان بچاتے رہیں۔ میں تمہارے ساتھ وہ سلوک کروں گی کہ زندگی بھر یاد رکھو گے۔"

میں بغور اس کی شکل دیکھ رہا تھا' لڑکی کچھ الجھی ہوئی سی محسوس ہوتی تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے کبھی کبھی اس کا دل چاہتا ہو کہ میرے بدن سے بوٹیاں نوچ لے' پھر اسے کوئی اور احساس۔ اس چیز سے باز رکھتا ہو۔

"تمہارے ساتھ یہاں کیا سلوک ہوا؟" تھوڑی دیر بعد اس نے پوچھا۔

"جو کچھ ہوا ہے میں بتا چکا ہوں۔" میں نے کہا "اور بنی میری شکل دیکھنے لگی۔"

"بہرصورت فی الحال میں تمہیں اس عمارت میں رکھوں گی' اس کے بعد تمہارے لیے فیصلہ کیا جائے گا۔"

"اوکے بنی' یہ سب تمہارے کام ہیں' میں اس سلسلے میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ ظاہر ہے میں تو تمہارے معاملے میں دخل بھی نہیں دے سکتا——" میں نے کہا۔

"تمہیں دخل دینا بھی نہیں چاہیے' تمہاری حیثیت صرف ایک قیدی کی سی ہے۔" بنی نے نک چڑھے انداز میں کہا اور میں خاموش ہوگیا۔

"بس مجھے تم سے یہی گفتگو کرنی تھی۔" وہ بولی اور پھر اس نے ایک بٹن دبا کر شاید کسی کو اندر بلایا۔ دو آدمی اندر آگئے۔ ان کے انداز میں بنی کے لیے کافی احترام تھا۔

"اسے بھی ان کے ساتھیوں کے پاس پہنچا دو۔" بنی نے کہا اور انہوں نے گردن جھکالی تھی۔

"اوکے بنی۔" میں نے بنی کی طرف دیکھ کر کہا اور واپسی کے لیے مڑ گیا۔ بعد میں مجھے بھی گولڈ مین ور سردارے کے پاس پہنچا دیا گیا تھا۔ یہ دونوں خاموش بیٹھے کچھ سوچ رہے تھے۔ میری آمد سے چونک پڑے۔

سردارے کی آنکھوں میں عجیب سے تاثرات تھے۔ بہرحال وہ اپنے کمینے پن سے باز نہیں آیا۔ اس نے میری طرف دیکھا اور مسکرانے لگا۔

"کیا رہی استاو؟"

"کچھ بھی نہیں سردارے۔ کیا سمجھتے تھے تم؟"

"اوہو۔ گڑبڑ ہوگئی؟" سردارے نے منہ بنا کر کہا۔

"کوئی گڑبڑ بھی نہیں ہوئی ہے بس—— وہ ایک عام لڑکی ہے۔ دشمنوں کے انداز میں ملی اور ہرحال وہ مکلینو کی لڑکی ہے۔ ہم نے خود بھی اس کے ساتھ کونسا اچھا سلوک کیا تھا۔ اب تو وہ ہم سے رلہ لے گی۔"

"ارے توبہ' بدلے کا چکر ختم کیوں نہیں ہوتا آخر۔ کب تک چلتا رہے گا۔ استاو بس برداشت کی مد ہوگئی ہے۔ میرا خیال ہے اب کوئی اندھا قدم اٹھالو۔"

"مثلاً؟" میں نے طنزیہ انداز میں پوچھا۔

"ارے استاو تم ہو کہ میں؟"

"اس وقت تو میں صرف استاو جی بن کر رہ گیا ہوں۔" میں نے گہری سانس لے کر کہا اور سردارے س پڑا۔

استاو جی' کی اصطلاح لاہور کی ہیرامنڈی میں استعمال ہوتی ہے۔ چند لمحات کے لیے ہم خیالات میں وب گئے۔ پھر سردارے گہری سانس لے کر بولا۔

"لیکن بتاؤ تو سہی' اس سے بات کیا ہوئی استاو۔"

"کچھ نہیں۔ بس مجھ سے میرے بارے میں معلوم کررہی تھی۔ ویسے ضدی لڑکی ہے۔ اس کا خیال ہے کہ ہوریشو سے زیادہ بدلہ لینے کا حق اسے ہے۔ میں نے جواب دیا——"

"اوہو گویا ہم بٹ رہے ہیں لوگوں میں۔"

"ہاں' یہی سمجھ لو سردارے۔" میں نے جواب دیا۔

"ارے استاو' دیکھو یہ بھی تقدیر کی بات ہوتی ہے۔ دیکھتے ہیں کون کون ہم سے بدلہ لیتا ہے' اور پھر ہ لڑکی—— استاو ایک بات میری سمجھ میں نہیں آئی۔" سردارے پر خیال انداز میں ٹھوڑی کھجانے لگا۔

میں سوالیہ نگاہوں سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔ "کیا بات سمجھ میں نہیں آئی؟" میں نے گہری سانس لے کر پوچھا۔

"بنی تمہاری صرف دشمن ہے یا اس کے انداز میں کچھ لچک بھی پائی گئی؟"

"تمہارا دماغ خراب ہے سردارے۔ چک کی کیا گنجائش تھی' ہم نے اس کے ساتھ کون سا سلوک کیا ہے؟"

"بس استاد' نجانے کیوں دل چاہتا ہے کہ ہمیشہ تمہیں سپر مین سمجھا جاتا رہے۔ یعنی جو بھی تمہیں دیکھے' بس ایک دفعہ دیکھنے کے بعد دوبارہ کسی طور نہ بھول سکے۔"

"اچھا فضول باتیں مت کرو' کام کی باتیں سوچو۔"

"اب کام کی باتیں کیا ہیں استاد۔" سردارے نے گہری سانس لے کر کہا۔

"تو پھر منہ بند کرکے خاموشی سے بیٹھ جاؤ۔ فضول باتیں مجھے بالکل پسند نہیں ہیں۔" میں نے جھلائے ہوئے انداز میں کہا اور سردارے ہنسنے لگا۔

"لونڈیا نے گھاس نہیں ڈالی تو موڈ خراب ہو گیا۔" وہ منہ بنا کر بولا اور پیچھے کھسک گیا۔

گولڈ مین ہم دونوں کی شکلیں دیکھ رہا تھا۔ اس بیچارے کی عجیب شامت آئی تھی۔ میں جانتا تھا میری وجہ سے ہی وہ اس مصیبت میں گرفتار ہوا ہے۔ سب سے زیادہ اس کی پوزیشن خراب تھی۔ ہم تو کسی نہ کسی طور کچھ کرنے کی صلاحیت رکھتے تھے لیکن گولڈ مین جس انداز میں پھنسا تھا وہ بڑا خطرناک تھا۔ اس کی زندگی صرف ہمارے ساتھ کچھ تفریحات کے لیے تھی۔

اب ہوریشو نے چیلنج کیا تھا اور میں جانتا تھا کہ ہوریشو جیسے خطرناک لوگ کسی مضبوطی پر ہی بات کرتے ہیں۔ عام طور سے وہ اس قسم کے الفاظ نہیں کہتے اور جب کہتے ہیں تو پھر انہیں نبھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اب دیکھنا یہ تھا کہ ہوریشو کہاں تک جاتا ہے لیکن بہرصورت ہم گولڈ مین کی خطرے میں نہیں ڈال سکتے تھے۔ جو کچھ بھی ہو گا ساتھ ہی ہو گا۔ گولڈ مین خاموش بیٹھا کچھ سوچ رہا تھا میں نے اسے مخاطب کیا اور وہ چونک کر میری طرف دیکھنے لگا' اس کے ہونٹوں پر اخلاص آمیز مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔

"کیا بات ہے مسٹر میگوئن؟"

"کیا سوچ رہے ہو گولڈ مین؟"

"یقین کرو گے مسٹر میگوئن' میری بات پر؟"

"کیوں نہیں گولڈ مین۔ تم ایک عمدہ انسان ہو۔ ہم پورے طور سے تم پر اعتماد کرتے ہیں۔"

"تو پھر سنو۔ میں فرشتہ بننے کی کوشش کر رہا ہوں۔"

"کیا مطلب؟"

"دیکھو میگوئن۔ میں اچھا انسان نہیں ہوں۔ زندگی کی ساری خواہشات پوری کر چکا ہوں۔ میں سے سرخرو رہا ہوں۔ زندگی آسانی سے گزرتی رہتی تو مجھے اس سے اختلاف بھی نہیں تھا۔ اب یہ موت دہانے پر آ گئی ہے۔ تو مجھے اس کی ذرہ برابر پروا نہیں ہے۔ میرے ذہن کے کسی گوشے میں خوف کی شکل نہیں ہے۔ ہاں بس میں فرشتہ بننے کی کوشش ضرور کر رہا ہوں۔"

"وہ کیسے گولڈ مین؟"

"بس یار تم لوگ کچھ زیادہ ہی پسند آ گئے ہو۔" گولڈ مین بھونڈے انداز میں ہنسا۔

"کیا مطلب؟"

"میری دلی خواہش ہے کہ تمہیں کسی طرح ان کے چنگل سے نکال دوں۔"

"اوہ۔ وہ کس طرح گولڈ مین؟"

"بس اسی پر غور کر رہا تھا۔"

"تو کسی نتیجے پر پہنچے؟"

"ہاں' کچھ سوچ رہا ہوں۔"

"بتا بھی دو میری جان۔" میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بس یار' مذاق مت اڑانا۔ کوئی سچویشن ایسی ضرورت آئے گی جب مسلح افراد مجھے قتل گاہ لے جائیں گے۔ اسی وقت کچھ کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ ایک اسٹین گن ہاتھ آ جائے تو ان سب کو بھون ڈالوں۔ اور مجھے یقین ہے میں کسی نہ کسی سے اسٹین گن چھیننے میں ضرور کامیاب ہو جاؤں گا۔ ہاں تم لوگوں سے میری ایک درخواست ہے۔"

"کیا گولڈ مین؟"

"اگر میں کسی ایسی سچویشن پر قابو پانے میں کامیاب ہو جاؤں تو تم فرار ہونے میں دیر نہ کرنا۔ یہ تمہارے اوپر احسان ہو گا۔"

"چند باتیں اور بتا دو گولڈ مین۔"

"پوچھو۔"

"اگر ہمیں یہاں سے کسی طرح رہائی مل جائے' میرا مطلب ہے تمہیں بھی' تو تم کیا کرو گے؟"

"کیا اس کا کوئی امکان ہے؟"

"فرض کرو ہو جائے۔" میں نے کہا۔

"تو پھر نئے سرے سے زندگی تلاش کرنا ہو گی۔ ظاہر ہے مکلینو ہمیں آسانی سے نہ نکلنے دے گا۔ اور اگر نکل بھی گئے تو بہت سے ممالک میں ہمیں اس کے آدمیوں سے نمٹنا ہو گا۔"

"اب یہاں کیا رکھا ہے۔" گولڈ مین نے پھیکی مسکراہٹ سے کہا۔

"تمہارے ساتھی؟ میرا خیال ہے ابھی تو تمہارے بہت ساتھی زندہ ہوں گے؟"

"ہاں ہوں گے۔ لیکن اب وہ کبھی میرے سامنے نہیں آئیں گے۔"

"ارے کیوں؟"

"تم جانتے ہو میگوئن' برے لوگوں کے ساتھی کہاں اچھے ہوتے ہیں۔ میرا جو کچھ اثاثہ ہو گا' وہ اسے آپس میں تقسیم بھی کر چکے ہوں گے اور پھر میرے خوف سے چھپے چھپے پھریں گے۔ کیا فائدہ ان کی زندگی میں خوف پیدا کرنے سے؟"

"تو پھر تم یہ ملک چھوڑ دو گے؟"

"اگر زندگی مل گئی تو۔"

"کہاں جاؤ گے گولڈ مین؟" میں نے پوچھا اور گولڈ مین ہنس پڑا۔

"میری جان' اتنے پرامید کیوں ہو۔ میرا خیال ہے ان کے چنگل سے نکلنا اتنا آسان نہیں ہو گا۔"

"بالکل امید نہیں ہے گولڈ مین۔ میں ایک عہد کرنا چاہتا ہوں۔"

"کیسا عہد؟"

"جو کچھ تم سوچ رہے ہو بالکل نہیں ہوگا۔ ہم ایک ساتھ جئیں گے' ایک ساتھ مریں گے۔ یہا
سے نکلنے کی کوشش کریں گے۔ کوئی ایک آدمی یا دو آدمی یہاں سے نہیں جائیں گے۔"

"اوہ۔ میگوئن پیارے۔ بس تم نے کہہ دیا۔ کافی ہے۔"

"گولڈ مین' تم میری بات مانو گے؟"

"میری وجہ سے خود کو خطرے میں مت ڈالو میگوئن۔ زندگی میں پہلی بار تو کسی کے لیے میرے
میں پیار پیدا ہوا ہے۔"

"تم ہمیں بے حس کیوں کہنا چاہتے ہو گولڈ مین؟"

"یہ بات نہیں ہے۔"

"تم کس کے لیے اس خطرے میں پھنسے' کیا یہ بات بھلائی جاسکتی ہے؟"

"میں نے اس کا پورا معاوضہ لیا تھا۔"

"نہیں گولڈ مین پلیز۔ میری بات مان لو۔ میں اب کوئی کام شروع کرنا چاہتا ہوں۔ اب تک
صرف حالات کا جائزہ لے رہا تھا۔ ہوریشو کو اس کی کوششوں میں ناکام کرکے۔ اسے بے بسی کا شکار کر
تھا۔"

"کیا مطلب؟" گولڈ مین نے دلچسپی سے پوچھا۔

"ہاں گولڈ مین۔ میں ٹھیک کہہ رہا ہوں۔"

"تو تمہارے ہاتھ میں کوئی کارڈ ہے؟"

"میں اتنا بے عمل نہیں ہوں گولڈ مین۔"

"وہ تو مجھے معلوم ہے' تم بے پناہ صلاحیتوں کے مالک ہو۔"

"ہوریشو اپنی دانست میں مجھ سے انتقام لے رہا تھا۔ لیکن میں نے اسے آزاد چھوڑ دیا تھا اور
دیا تھا کہ وہ جو دل چاہے کرے۔ بہرحال نقصان اسے ہی ہوا۔ وہ ہمیں قتل کرکے بھی فائدے میں نہ رہ

"تو پھر اب تم کیا کرنے کا ارادہ رکھتے ہو میگوئن؟" گولڈ مین نے پوچھا۔

"جو کچھ کروں گا اس سے تمہیں لاعلم نہیں رکھوں گا گولڈ مین لیکن پلیز تم میرا انتظار کر
تمہارے تعاون کی سخت ضرورت ہے۔"

"گولڈ مین جسے خود سے برتر تسلیم کرلیتا ہے پھر اس سے انحراف نہیں کرتا۔"

"اوہ گولڈ مین میں خود کو تم سے برتر نہیں سمجھتا۔ ہم لوگ دوستی کا رشتہ رکھتے ہیں' اور سار
اسی جذبے کے تحت ہوں گے۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ لڑکی کیا کرتی ہے اس کی کارروائی دیکھنے کے
سوچیں گے۔"

"مکلینو کی بیٹی ہے' اس کی طرح چالاک ہوگی۔" گولڈ مین نے کہا۔

"ہاں یہ تو درست ہے۔ لیکن میرا خیال ہے ہوریشو اس سے خوش نہیں گیا ہے۔ ان لو
آپس میں کوئی گڑبڑ ہونے دو۔ بس میں اس سے فائدہ اٹھانے کی تاک میں ہوں۔" میں نے کہا اور
تحسین آمیز نگاہوں سے مجھے دیکھنے لگا۔

"یقین کرو مسٹر میگوئن میں تم سے بے حد متاثر ہوں۔" گولڈ مین نے کہا "میں نے طاقت اور عقل
ت کم یک جا دیکھی ہیں۔ یہ خوبی تم میں موجود ہے۔"

"اوہ بس کرو گولڈ مین۔ ٹھیک ہے' جو کچھ بھی ہوں تمہارا دوست ہوں۔" میں نے کہا اور گولڈ مین
خیال انداز میں میری شکل دیکھتا رہا۔ باقی وقت ہم نے سکون سے ہی گزارا۔ فی الوقت کوئی کارروائی نہیں
ئی تھی۔ شام کو عمدہ قسم کی چائے ملی۔

وہی دونوں آدمی اندر آئے' جو کئی بار آچکے تھے۔ "مسٹر نواز۔" ان میں سے ایک نے مجھے پکارا اور
ا کھڑا ہوگیا۔

"کیا بات ہے؟" میں نے پوچھا۔

"آئیے' آپ کو طلب کیا گیا ہے۔"

"جائیے' آپ کو طلب کیا گیا ہے۔" سردارے نے بالکل اس کے سے انداز میں کہا' اور پھر آہستہ
ے بولا۔ "ظاہر ہے طلب کرنے والا اور کون ہوگا اور پھر اگر رات کو طلب کیا جائے تو صورت حال
ہــــــ"

"بکواس مت کرو۔" میں نے سردارے کی بات درمیان میں ہی کاٹ دی اور ان لوگوں کے ساتھ
نکل آیا۔

وہ مجھے لے کر اسی وسیع و عریض ہال میں پہنچے تھے جہاں بنی سے ملاقات ہوئی تھی۔ بنی ہال میں
ود تھی۔ پورے ہال میں تیز روشنیاں جگمگا رہی تھیں۔ بنی کے جسم پر شب خوابی کا لباس تھا' بال کھلے
ئے تھے اور وہ حسب معمول خاصی خوبصورت نظر آرہی تھی۔

اس وقت اس کے چہرے کے خدوخال بھی نرم ہی محسوس ہو رہے تھے۔ مجھے دیکھ کر شاید مسکرائی
تھی اور بہرحال اس کے انداز سے ایک عجیب سا احساس ہوتا تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے سردارے کی بات کسی
تک درست ثابت ہوگی۔

"رکو۔" اس نے آہستہ سے مجھے پکارا۔

"مس بنی۔" میں نے گردن خم کی۔

"حیران تو ہوگے اس وقت میرے طلب کرنے پر۔"

"نہیں۔ محکوم ہوں آپ کا۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔"

"بڑے سعادت مند بن رہے ہو۔"

"ہاں مس بنی' حالات سے سمجھوتہ کرنے کا قائل ہوں۔"

"غلط کہتے ہو؟"

"کیوں؟" میں نے اسے دیکھا۔

"حالات سے سمجھوتہ تم جیسے انسان نہیں کرتے۔ میں نے تمہارے بارے میں مکمل رپورٹ طلب
ی۔ اور اس دوران تم نے جو کچھ کیا ہے' اس کے بارے میں بھی مجھے تفصیلات معلوم ہوگئی ہیں۔ آخر
ے انسان ہو؟"

ا خود بھی نہیں جانتا مس بنی کہ میں کیسا انسان ہوں۔ میرا خیال ہے میرے بارے میں جتنا

آپ جانتی ہیں اتنا ہی میں بھی جانتا ہوں۔"

"میں جانتی ہوں؟" بنی نے دلچسپی کی نظروں سے مجھے دیکھا۔

"ہاں مس بنی۔ بہرحال آپ اس بات سے انکار نہیں کر سکتیں کہ ہم نے چند روز نہایت قریب
کر گزارے ہیں۔"

"دیکھو رتو۔ مجھے وہ وقت یاد مت دلاؤ۔" وہ ہونٹ سکوڑ کر بولی۔

"اوہ۔ میرا یہ مقصد نہیں تھا مس بنی۔ بہرحال میں معافی چاہتا ہوں۔" میں نے جلدی سے کہا۔

"اچھا فضول باتیں مت کرو۔ بیٹھ جاؤ۔" بنی نے کہا اور ایک بار پھر اس کے لہجے پر مجھے شدید حیر
ہوئی۔ اس لہجے میں کوئی سختی نہیں تھی۔ البتہ اتنا میں جانتا تھا کہ مکلینو کی بیٹی یہاں بھی محکوم نہیں ہو
یقیناً اس کی کافی طاقت ہے اور اس کے سامنے اس کے ساتھیوں کو بولنے کی اجازت نہیں ہے۔
ہوریشو جیسا آدمی جس کے بارے میں خود مکلینو نے مجھے بتایا تھا کہ وہ اس پورے علا
کنٹرول کرتا ہے۔ تو ہوریشو جیسا آدمی جب بنی کے سامنے کچھ نہیں بول پاتا تھا' اور اس کے حکم سے
نہیں کر سکتا تھا تو پھر یہاں کون بنی کے سامنے بولنے کی جرأت کرتا اور یوں بھی میں لانچ پر بنی کی دہشت
دیکھ چکا تھا۔

انسانوں کا قتل اس حسین لڑکی کی نگاہ میں کوئی اہمیت نہیں رکھتا تھا۔ اس نے جس بے دردی
اپنے ایک ساتھی کو قتل کیا تھا وہ آج تک میری نگاہ میں تھا۔ چنانچہ میں بنی کے سامنے بیٹھ گیا۔
بنی آہستہ سے اٹھی اور اس نے جا کر ہال کا دروازہ بند کر دیا۔ کچھ عجیب سا انداز تھا۔ میں اس
کرنے لگا لیکن میری سمجھ میں کچھ نہ آسکا۔ بنی دروازہ بند کر کے پھر واپس آگئی' اور میرے سامنے ہی
گھسیٹ کر بیٹھ گئی۔

"ہوں۔ تو اب کیا خیال ہے تمہارا رتو؟"

"کس بارے میں مس بنی؟"

"کرنسی مکلینو کو واپس کرو گے؟"

"ہرگز نہیں۔" میں نے سکون سے جواب دیا۔

"بڑے ضدی ہو۔ آخر کیوں' اس پر تمہارا کیا حق ہے؟"

"مس بنی' اس پر مکلینو کا بھی حق نہیں ہے۔ ظاہر ہے ایک طرح سے وہ لوٹ کا مال
اور ناجائز آمدنی ہے۔ اب وہ کسی اور کے قبضے میں ہے۔ ضروری تو نہیں کہ اس سے صرف مکلی
فائدہ اٹھائے۔ میں بھی اس سے فائدہ حاصل کر سکتا ہوں۔" میں نے جواب دیا۔

"لیکن کس طرح۔ تم مکلینو کے چنگل سے آزاد کیسے ہو گے؟"

"اوہ۔ اس کی پروا نہیں ہے۔ میں تم سے کہہ چکا ہوں کہ میں اس کی کوشش کروں گا۔ ٹ
ٹھیک ہے' اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔"

"بڑے انوکھے انسان ہو۔ اچھا بات سنو۔" وہ میری طرف جھک آئی۔
میں نے بھی اس پر اپنی پوری توجہ مرکوز کر دی تھی۔ بنی چند ساعت اپنی خوا
میری شکل دیکھتی رہی اور پھر آہستہ سے بولی۔

"عورت کے بارے میں کیا جانتے ہو؟"

"بڑی مختصر معلومات رکھتا ہوں۔" میں نے جواب دیا۔

"میں اضافہ کرنا چاہتی ہوں۔" بنی نے دوسری طرف منہ کر لیا۔

"میں شکر گزار ہوں گا مس بنی۔" میں نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"عورت کا غرور ازل سے مرد کے سامنے سرنگوں ہوتا رہا ہے۔ میں نے پوری زندگی میں بے شمار
ں کو قتل کیا ہے۔ دراصل میری تربیت ہی اس انداز میں ہوئی کہ میں مرد اور عورت کی تفریق کی قائل
ہی۔ مرد کے بارے میں' میں نے عورت بن کر کبھی نہیں سوچا۔ اس کی گنجائش ہی نہیں نکلی تھی لیکن
پہلے میں تمہارے فن سے متاثر ہوئی۔ پھر تمہاری ذہانت سے۔ گو مجھے اپنی ذہانت کے سامنے کسی کی
پسند نہیں تھی۔ لیکن دل کے اندر یہ احساس ضرور تھا کہ تم غیر معمولی ہو۔ اس کے بعد تم نے میرے
بڑا وحشیانہ سلوک کیا۔ میں مرد پرست نہیں تھی۔ لیکن اپنی مغلوبیت مجھے ناگوار نہیں گزری تھی اور
حالات کے بھنور سے نکل کر مجھے تنہائی ملی تو ——— تو ——— تم مجھے بہت یاد آئے۔" وہ خاموش
ہ۔ اور میرے ذہن میں چیونٹیاں سی رینگنے لگیں۔

"تو پھر سردارے کا خیال درست تھا۔" میں نے سوچا۔

"ان باتوں سے تم مجھے گھٹیا تو نہیں سمجھ رہے؟ میرا مضحکہ تو نہیں اڑا رہے دل ہی دل میں؟"

"نہیں مس بنی۔ یہ زندگی کی باتیں ہیں۔ ان کا مضحکہ کون اڑا سکتا ہے۔" میں نے انتہائی سنجیدگی
کہا۔

"میں نے تمہارے بارے میں مکمل معلومات رکھی تھیں۔ ہوریشو تمہارے بارے میں بے حد
پاک ارادے رکھتا تھا اور میں ابتدا ہی سے تمہیں بچانے کی فکر میں تھی۔ تم ہر لحاظ سے ایک مکمل
یت ہو۔ تم نے ہوریشو کی قید میں رہ کر بھی اسے زک پہنچائی۔ وہ خود کو بے حد ٹھنڈا انسان سمجھتا ہے'
اپنی اس قوت پر نازاں ہے۔ لیکن تم نے اسے یہاں بھی شکست دی۔ میرے دل میں تمہارے لیے بڑی
ہے' اور پھر میں نے تمہیں ہوریشو کے چنگل سے نکال لیا۔ میں بہت عرصے سے اس کی پلاننگ کر رہی
ہے۔"

"میں خلوص دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں مس بنی۔" میں نے جواب دیا۔

"ایک بات بتاؤ گے؟" اس نے میری آنکھوں میں دیکھا۔

"ضرور۔"

"تم اس قسم کے انسان تو نہیں ہو جو حالات سے ہار مان لیتے ہیں۔ کیا تم فرار کے منصوبے نہیں بنا
رہے تھے؟"

"آپ کا خیال درست ہے مس بنی۔ میں زیادہ دیر تک آپ کے قبضے میں نہیں رہ سکتا تھا۔" میں
جواب دیا۔

"شکریہ۔ یہ تمہارے اعتماد کا ثبوت ہے۔ سنو' جو کچھ بھی تم کر رہے ہو' اور خواہ وہ کسی قدر موثر
سے ترک کر دو۔ میں تمہارے فرار کا بندوبست کر چکی ہوں۔" بنی نے کہا اور میرے پورے بدن میں

☆ ☆ ☆

بنی غور سے میری شکل دیکھ رہی تھی اور میں سوچ رہا تھا کہ کیا واقعی وہ سچ کہہ رہی ہے یا مکلینو کی ذہین بیٹی نے کوئی گہری چال سوچی ہے۔ وہ ایک ایسا کارنامہ انجام دینا چاہتی ہے جو مکلینو نائب خاص بھی انجام نہیں دے سکا اور اس کے بعد وہ اپنی برتری کا سکہ جمانا چاہتی ہے۔

حالانکہ اس نے جو گفتگو کی تھی' میرے تجربے کی روشنی میں اس میں جھوٹ کا عنصر شامل نہ تھا۔ اس وقت صرف عورت بول رہی تھی لیکن حالات نے ایسے چکر دیے تھے کہ ہر لمحے شک و شبہ کی نگاہ سے دیکھنے کی عادت پڑ گئی تھی اور اس وقت تک کسی بات پر یقین کرنے کو دل نہیں چاہتا تھا۔ جب تک وہ عملی شکل میں سامنے نہ آجائے۔

بنی کے سامنے میں نے جو گفتگو کی تھی اس میں ایک بات بھی ایسی نہیں تھی جس میں' میں نے رسک لیا ہو۔ مجھے یقین تھا کہ اتنا تو بنی بھی جانتی ہو گی کہ میں نے خوشی سے ان لوگوں کی قید میں رہنا یا ان کے ہاتھوں مرجانا پسند نہیں کروں گا اور اپنے طور پر یہاں سے نکل جانے کی سعی ضرور کروں گا۔ ممکن ہے ان الفاظ سے وہ میرا اعتماد حاصل کرنا چاہتی ہو تاکہ میرے منصوبے ناکام بنا کر پوری طرح مجھ پر گرفت قائم کر سکے لیکن اول تو کوئی خاص منصوبہ میرے ذہن میں نہیں تھا۔ اگر ہوتا بھی تو ظاہر ہے بنی پر مکمل اعتماد کیے بغیر میں اسے اس کے بارے میں بتانے کی کوشش نہ کرتا۔ ایسی صورت میں جبکہ ساری چالیں اندھی ہوں' کوئی خطرہ مول لے لینے میں کوئی حرج نہیں تھا۔ ہاں اگر اسی انداز میں کوئی کام کی بات بن جائے جس سے متوقع فائدہ اٹھایا جا سکے۔

"الجھ گئے ہو؟" بنی کے الفاظ نے مجھے خیالات سے چونکا دیا۔

"نہیں مس بنی! صرف سوچ رہا ہوں"۔

"کیا سوچ رہے ہو؟" اس نے پوچھا۔

"ان حالات کے بارے میں۔ وقت کیسے کیسے چکر دیتا ہے۔ میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ آپ اس طرح مہربان ہو جائیں گی"

"اور میں بھی نہیں سوچ سکتی تھی مسٹر نواز کہ کسی مرحلے پر میں دل کے ہاتھوں اس طرح مجبور ہو جاؤں گی لیکن میرا خیال ہے ہر انسان کا غرور زندگی میں ایک بار ضرور ٹوٹتا ہے۔ میرا خیال ہے شکست سے بددل نہیں ہونا چاہیے کیونکہ انسان بہرحال انسان ہے"۔

"درست کہا آپ نے" میں نے تائید کی۔

"میں تم سے بہت سی باتیں کرنا چاہتی ہوں رتو' سوری مسٹر نواز میں اب تمہیں نواز ہی کہوں گی۔ کسی کو بدلے ہوئے نام سے پکارنا عجیب لگتا ہے جبکہ اس کی اصلی شخصیت نگاہوں کے سامنے ہو"۔

"اس میں کوئی حرج نہیں ہے" میں نے جواب دیا۔

"تمہارے بارے میں بے شمار سوالات میرے ذہن میں مچلتے ہیں۔ میں کہہ چکی ہوں کہ میں نے پوری زندگی میں پہلی بار تمہارے سامنے اعتراف شکست کیا ہے اور جب اعتراف شکست ہو گیا تو پھر بھی نہیں رہی۔ لیکن اس بات کو سوچ کر دل کو تسلی دے لیتی ہوں کہ صرف میں ہی نہیں تمہارے سامنے اچھے اچھوں نے اعتراف شکست کیا ہے"۔

"مس بنی! اگر اجازت ہو تو میں بھی کچھ کہوں لیکن معاف کیجئے' کیا ہم یقینی طور پر تنہا ہیں اور آپ کے پاس گفتگو کے لیے وقت ہے؟"

"ہر طرف سے مطمئن رہو۔ بنی تمہاری نگاہوں میں لاکھ بے حقیقت ہے لیکن اور کسی کی مجال نہیں ہے کہ اس کے معاملے میں مداخلت کرے۔ اس عمارت کے ہر شخص کی جنبش میرے اشارے پر ہے"۔

"شکریہ! ہاں تو میں بھی کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں"۔

"بے فکر ہو کر کہو"۔

"آپ بار بار اعتراف شکست کر کے مجھے شرمندہ کر رہی ہیں۔ میں بھی انسان ہوں۔ میں اسے آپ کی شکست نہیں' بلکہ دوستی کا درجہ دیتا ہوں اور دوست کا احترام نہ صرف میرے دل میں ہے بلکہ میں چاہتا ہوں کسی دوسری آنکھ میں بھی میرے دوست کے لیے کوئی ناپسند جذبہ نہ ہو۔ آپ گولڈ مین کی مثال لے لیں۔ میں نے اس سے صرف دوستی کی ہے لیکن میں اس کے لیے جان دینے کو تیار ہوں اور ہر قیمت پر اسے زندہ رکھنا چاہتا ہوں۔ اس لیے براہ کرم اگر آپ کے لہجے میں' آپ کے دل میں میرے لیے دوستی کا جذبہ پیدا ہو گیا ہے تو خود کو شکست خوردہ نہ کہیں' بلکہ مجھے اپنا دوست کہہ کر اعزاز بخشیں" میں نے موثر لہجے میں کہا۔ بنی کی آنکھوں میں عجیب سے تاثرات پیدا ہو گئے تھے۔ چند ساعت خاموشی کے بعد اس نے کہا:

"یہ میرا تجربہ ہے نواز۔ ہم برے لوگوں میں بھی بعض اوقات وہ اچھائیاں ہوتی ہیں' جو ان لوگوں میں نہیں ہوتیں جو دوسروں کی نگاہوں میں اچھے ہوتے ہیں۔ اور میں نے ہر اس شخص کے اندر ایسی عظیم خوبیاں پائی ہیں جسے کسی بھی لحاظ سے بدتر سمجھا گیا ہو۔ بہت سے ایسے لوگ میری نگاہ میں ہیں جن میں سے ایک ہوریشو بھی ہے۔ سیاہ چہرے والے اس شخص کے اندر بے پناہ تحمل ہے۔ وہ اس قدر ٹھنڈا ہے کہ اس کی وسعت پر شدید حیرت ہوتی ہے۔ اسے خود پر بے پناہ اعتماد ہے اور وہ ہر کام اس سکون سے کرتا ہے کہ جیسے ماحول پوری طرح اس کی مٹھی میں ہو' وہ حالات سے پنجہ کشی کر کے انہیں اپنی مرضی کے مطابق موڑ دینے پر قادر ہو۔ میں نے بارہا مہمات میں اس بات کا تجربہ کیا ہے اور اکثر اوقات میں سوچتی تھی کہ کیا شکست اس شخص کی سرشت میں ہے ہی نہیں؟ لیکن بات دوسری تھی۔ اس کی خوش بختی تھی کہ اسے خود سے بھی اونچا کوئی شخص نہیں ملا تھا۔ تمہیں میں نے عام آدمی سے تھوڑا سا ہٹ کر سمجھا تھا۔ جب تم نے مکلینو سے ٹکر لی تو میں نے حقارت سے سوچا کہ بلاشبہ تم ایک چالاک انسان ہو لیکن تمہارا یہ قدم دانش مندانہ نہیں ہے اور تم ضرور زک اٹھاؤ گے۔ ہوریشو تمہاری راہ پر لگ گیا لیکن اسے جو پاپڑ بیلنا پڑے' ان واقعات کو سننے کے بعد میرے دل میں تمہارے لیے ایک اور مقام پیدا ہو گیا تھا۔ یقین کرو ہوریشو کا مشن میرے مشن سے مختلف نہیں ہے۔ وہ ہمارے لیے اہم ترین آدمی ہے لیکن میں نے ہوریشو کے چہرے پر شکست پائی۔ اس کا وہ خول میں نے تمہارے سامنے ٹوٹتے دیکھا جس کو چھونے کا تصور بھی ختم ہو گیا تھا۔ اور خول توڑنے والا شخص لامحالہ ہوریشو سے زیادہ مضبوط نکلا۔ ہاں تو میں بات کردار کی مضبوطی کی کر رہی تھی۔ تمہارے اندر وہ خوبیاں موجود ہیں جو تمہیں عام آدمیوں سے ہٹا کر کھڑا کر دیتی ہیں اور شاید یہی تمہاری عظیم کامیابی کی دلیل ہے۔ مثلاً" ابھی تم نے جو بات کہی' میرا مطلب ہے دوستی والی' میری نگاہ میں یہ معمولی بات نہیں ہے"۔

"دیکھو بنی! ہم پیدائشی طور پر برے نہیں ہوتے۔ وقت اور حالات ہمیں نہ جانے کیسے کیسے اج
راستوں پر لے جاتے ہیں۔ اگر ہم یہ نہ ہوتے جو ہیں تو وہ ہوتے جو دنیا میں اچھے ناموں سے یاد کیے جا
ہیں۔ ان کے کارنامے ان کی یاد بن جاتے ہیں لیکن بنی احساسات ہمارے' ان سے مختلف نہیں ہوتے۔
بھی انہی کے انداز میں سوچتے ہیں۔ یہ دوسری بات ہے کہ ہم ان کے انداز میں کر نہیں سکتے۔ دوستی ا
بڑی چیز ہے"۔

"بہرحال میں تم سے بہت متاثر ہوگئی ہوں نواز۔ میری سوچ بہت گہری نہیں ہے۔ اپنے بارے
خلوص سے تمہیں بتا چکی ہوں۔ میری شخصیت میں جو کمی ہے' اور جو کسی کے لیے ناپسندیدہ ہو سکتی ہے'
میری تشکیل کردہ نہیں ہے۔ یوں سمجھو وہ میرے خون میں رچی ہوئی ہے۔ اگر کوئی مجھے اپنا پیار دے د
میں اس کے لیے خود کو بدل سکتی ہوں"۔

"اوہ بنی جسے برائی کا احساس ہو' وہ برا نہیں ہوتا۔ تم یقین کرو میں تمہیں اچھا انسان سمجھتا ہوں"۔

"اور میرے احساسات کا کیا ہوگا؟" بنی نے کہا۔

"براہ کرم کھل کر کہو۔ میں نہیں سمجھا"۔

"تمہاری پسندیدگی کے پیچھے ایک اور جذبہ بھی کار فرما ہے"۔

"مجھے اس کے بارے میں بتاؤ"۔

"کسی حد تک بتا چکی ہوں' مزید سننا چاہتے ہو تو سنو۔ میں ہر قیمت پر تمہاری قربت چاہتی ہو
سب کچھ ہوں' لیکن عورت بھی ہوں۔ عورت کے جذبات سے کافی حد تک ناآشنا تھی۔ لیکن تم نے
مکمل عورت بنا لیا۔ فطرت میں بھولنے کا مادہ نہیں ہے۔ دو ہی باتیں تھیں' یا تو تم سے عورت کے ٹو
جانے کا انتقام لینے کے لیے زندگی وقف کر دیتی' یا تمہیں چاہنے لگتی۔ اگر فطرتاً" تم خاص انسان نہ ہو
شاید تم سے انتقام ہی لیتی لیکن تمہاری شخصیت کے ایسے پہلو سامنے آئے کہ تمہیں چاہنے لگی"۔

"اوہ' بنی! اس وقت جب میں نے وحشیانہ فطرت کا مظاہرہ کیا تھا' میرے ذہن میں صرف تمہار
غرور کو توڑنے کا احساس تھا لیکن اب تم سے گفتگو کرنے کے بعد تمہاری شخصیت کے کچھ حسین پہلو
نگاہوں میں آئے ہیں۔ میں انہیں کیسے نظر انداز کر سکتا ہوں۔ میں بھی تمہارے لیے دل میں پسندیدگی
جذبات رکھتا ہوں"۔

"شکریہ نواز! اب مجھے بتاؤ' میں تمہارے لیے کیا کروں؟"

"میں نہیں سمجھا بنی؟"

"میں نے تم سے ایک بات کہی تھی؟"

"کون سی؟"

"یہی کہ میں نے تمہیں یہاں سے نکالنے کا بندوبست کیا ہے"

"ہاں۔ تم نے کہی تھی"۔

"میں اس پر عمل کرنا چاہتی ہوں"۔

"بنی اب تو ہم دوست بن گئے ہیں"۔

"صرف دوست ہی نہیں' بہت کچھ بن گئے ہیں نواز!" بنی نے مخمور لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ مجھے اس کا اعتراف ہے"۔

"پھر نواز۔ تم کیا کہنا چاہتے تھے؟"

"دوستی۔ اور ایک پرخلوص دوستی' بہت سی ذمہ داریاں شانوں پر ڈال دیتی ہے۔ ایسی شکل میں' میں کب یہ چاہوں گا کہ تم کسی الجھن میں پڑو"۔

"میں نہیں سمجھی؟" بنی تعجب سے بولی۔

"میں تمہیں اس پریشانی میں نہیں ڈالنا چاہتا۔ اگر مکلینو کو کسی مرحلے پر یہ معلوم ہو گیا کہ تم نے اس کے دشمنوں کی مدد کی ہے تو وہ تم سے باز پرس کرے گا"۔

"اوہ۔ تو تمہارے دل میں میرے لیے کوئی خاص خیال نہیں ہے۔ میں اب مکلینو کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی۔ میں پوری زندگی تمہارے ساتھ گزاروں گی" بولو کیا میں اس قابل نہیں ہوں کہ تم مجھے اپنا ساتھی بنا لو؟"

ایک لمحے میں فیصلہ کرنا تھا۔ میری جو ذہنی کیفیت تھی اس کے تحت میں اب کسی ایسے جال میں تو نہیں پھنس سکتا تھا جس میں ذرا بھی جذباتیت ہو۔ لیکن موقعے سے فائدہ نہ اٹھانا بھی زبردست حماقت تھی اور میں ایسی کوئی حماقت بھی نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اس وقت میرے اوپر ان لوگوں کا غلبہ تھا۔ ہوریشو جتنا خطرناک انسان تھا' اس کا اندازہ بخوبی ہو گیا تھا اور اب تو وہ جھلا گیا تھا۔ اس کا سارا تحمل ختم ہو گیا تھا' چنانچہ یہ خطرہ مول لیا جا سکتا تھا۔ بنی سے چکنی چپڑی باتیں کرنا تھیں' اس کے علاوہ تو کوئی کام نہیں تھا۔ چنانچہ میں نے فیصلہ کر لیا۔ اپنا کام سب سے مقدم ہے۔ ساری دنیا کا یہی دستور ہے اور پھر میں کون سا اعلیٰ اقدار کا محافظ تھا۔ مجھ جیسے برے انسان کو یہ ساری باتیں نہیں سوچنا چاہئیں۔

بنی میری شکل دیکھ رہی تھی۔ پھر اس نے کہا "اگر کسی وجہ سے میں تمہارے لیے ناقابل قبول ہوں تو بتا دو نواز۔ میں محبت کا فرض نبھاؤں گی"۔

"کیسی باتیں کرتی ہو بنی۔ میں اس لیے خاموش نہیں ہوں"۔

"پھر؟ پھر کیا بات ہے"۔

"تمہارے ہی بارے میں سوچ رہا تھا بنی!"

"کیا سوچ رہے ہو؟"

"یہی کہ تم عورت ہو۔ عام عورتوں سے بالکل مختلف لیکن اس کے باوجود عورت' جو محبت کے ہاتھوں سب کچھ ہار جانے کو تیار ہو جاتی ہے۔ لیکن میری زندگی بارود کا ڈھیر ہے بنی۔ ذرا سی چنگاری پڑ جائے تو سب کچھ فنا ہو جائے گا۔ کیا تمہیں علم ہے کہ انٹرپول بھی میرے پیچھے ہے۔ اگر کبھی میں کسی مصیبت میں پھنس گیا تو تمہیں بے حد تکلیف ہوگی اور اس وقت شاید تمہیں احساس ہو کہ میرے لیے عیش و عشرت چھوڑ کر تم نے غلطی تو نہیں کی"۔

"ابھی خود عورت کے بارے میں اعتراف کر چکے ہو کہ محبت کے ہاتھوں وہ سب کچھ ہار جانے کو تیار ہو جاتی ہے۔ مجھے عورت بھی کہہ چکے ہو اور پھر بھی یہ سوال؟"

"بس بنی۔ تمہاری عیش و عشرت کی زندگی چھیننا نہیں چاہتا"۔

"جب میں تمہاری ساتھی بن جاؤں گی تو تمہاری زندگی کے لیے راستوں کا انتخاب بھی میں ہی

کروں گی اور مجھے اپنی سوچ پر بے حد اعتماد ہے"۔

"تب میں اپنی زندگی کی ڈور تمہارے ہاتھوں میں دینے کو تیار ہوں بنی۔ میں تمہاری رفاقت قبول کرتا ہوں" میں نے کہا اور بنی وفور محبت سے بے خود ہو گئی۔ وہ دوڑ کر مجھ سے لپٹ گئی اور اس نے اپنا سر میرے سینے سے ٹکا دیا۔ میں نے بھی اس کی پذیرائی کی تھی۔ ظاہر ہے وہ میرے لیے اہم ترین لڑکی بن گئی تھی اور پھر وہ مجھے اپنے ساتھ ہی اپنی خواب گاہ میں لے گئی اور خواب گاہوں کا حسین ماحول سوچنے سمجھنے کے لیے نہیں ہوتا۔ خاص طور سے مجھ جیسے انسان کو' جس کے لیے زندگی کا مطلب صرف یہ ہے کہ جب تک ہے' اپنی ہے۔ جب موت کے سائے منڈلانے لگیں تو پھر اپنا کچھ بھی نہیں۔ نہ تو اس کی فکر کرنی چاہیے اور نہ اس کے لیے پریشان ہونا ضروری ہے۔ حال صرف اپنا ہوتا ہے اور حال جو تصویر پیش کرے' اس میں رنگ آمیزی وقت کی سب سے بڑی دانش مندی ہے۔

چنانچہ بنی کے ساتھ یہ دوسرا تجربہ خوب نکلا۔ پہلی بار صورت حال دوسری تھی۔ فطرت بھی کچھ اور تھی لیکن اس بار ماحول اپنے شکنجے میں تھا اور اس کی ندرت مسلم۔ یوں بنی کے ساتھ اس عمارت کی صبح نمودار ہو گئی۔ بنی بھی رات کے نئے تجربے سے سرشار تھی۔

"نواز!" اس نے روشنی کی پہلی کرن نمودار ہوتے ہی کہا۔

"ہوں!"

"جاگ رہے ہو؟"

"ہاں بنی! کیوں؟"

"یونہی پوچھ رہی تھی۔ ہم دونوں کی زندگی میں اب کوئی تکلف تو نہیں ہے؟"

"میرا خیال ہے نہیں"۔

"تم میرے اوپر اعتماد بھی کرتے ہو؟"

"خود کی طرح!"

"شکریہ میری زندگی۔ وقتی طور پر میں تمہارے لیے کسی قدر اجنبی رہوں گی جو کچھ ہو اسے مصلحت سمجھنا۔ حالانکہ پوری زندگی میں' میں نے مصلحت کو کوئی اہمیت نہیں دی تھی لیکن اس وقت مکلینو کا سہارا حاصل تھا جو میرے سارے الٹے سیدھے کام سنبھالتا رہتا تھا۔ اب بات اسی کے خلاف ہے اور وہ بہت چالاک ہے اس لیے......"

"میں سمجھ رہا ہوں بنی لیکن کیا تم مجھے اپنا پروگرام نہیں بتاؤ گی؟"

"چھپانے کا کیا سوال ہے" بنی نے کہا اور جس خلوص کے ساتھ اس نے میرے ساتھ رات گزاری تھی' اسے مد نگاہ رکھتے ہوئے میں اس پر شک بھی نہیں کر سکتا تھا۔ "بات صرف مکلینو کی نہیں ہے اسے تو بعد میں معلوم ہو گا۔ سب سے پہلی خطرناک شخصیت ہوریشو کی ہے اور یہ سیاہ رو جتنا خطرناک ہے' میں اچھی طرح جانتی ہوں۔ اگر تم یقین کر سکو تو کرو کہ مکلینو کو اس نے بہت بڑا سہارا دیا ہے۔ اس نے آدھی دنیا میں اپنا جال اس طرح پھیلا رکھا ہے کہ بس عجیب و غریب شخصیت کا مالک ہے۔ میرے علم میں تو یہ بات آئی ہے کہ یہ کئی قبیلوں کا روحانی پیشوا بھی ہے اور وہ اس کے لیے دنیا کا ہر خطرناک کام کر گزرنے کو تیار رہتے ہیں"

"خوب!" میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایسی صورت میں ہمیں بہت کچھ کرنا ہے"۔

"یقیناً"!"

"میں اسے بہت سے چکر دوں گی لیکن بالآخر ہمیں ان لوگوں کو چھوڑنا ہو گا جو ہوریشو کے ساتھی ہیں اور پھر واپس ہوریشو کے پاس ہی آئیں گے۔ چنانچہ میں نہیں چاہتی کہ وہ ہماری نشاندہی کر سکیں۔ ابتدا میں' میں سارے کام ایسے ہی کروں گی جن سے اندازہ ہو کہ میں تمہارے خلاف کام کر رہی ہوں اور اس میں کافی حد تک کامیاب جا رہی ہوں۔ اس کے بعد------"

"ٹھیک ہے بنی! میں تم سے مکمل تعاون کروں گا اور تمہیں اپنے کسی کام میں دقت نہیں ہو گی" میں نے اسے یقین دلایا اور یہ بھی برا نہیں تھا۔ بنی اپنے طور پر جو کچھ بھی کرے گی' بہرحال میں اس پر نگاہ تو ضرور رکھوں گا اور کیا ضروری ہے کہ اس کی انگلی پکڑ کر ہی چلا جائے۔ جہاں بھی موقع دیکھوں گا' کنٹرول اپنے ہاتھ میں لے لوں گا' اس طلسم سے نکلا تو جائے۔

"شکریہ نواز!" بنی نے کہا اور ہم اٹھ گئے۔ بنی خاموشی سے مجھے میرے کمرے تک واپس چھوڑ گئی۔ سردارے بدمعاش گہری نیند سو رہا تھا اور گولڈ مین کے بھی خراٹے گونج رہے تھے۔ میں نے سکون کی سانس لی اور اپنے بستر پر جا لیٹا۔ نیند تو نہیں آ رہی تھی لیکن آنکھیں بند کر کے کروٹ بدل لی تاکہ سردارے مجھے سوتا ہوا سمجھے اور جب نیند نہ آئے تو خیالات کی ریل چل پڑتی ہے اور خیالات پر قابو پانا بہرحال آسان کام نہیں ہوتا۔ بعض اوقات یہ اختیار سے قطعی باہر کی چیز ہوتے ہیں۔ میرے ذہن میں کوئی ایک مسئلہ نہیں تھا۔

بنی------ اس کا التفات------ ہوریشو------ اور نہ جانے کیا کیا۔ لیکن پھر ان کا سلسلہ ایک نقطے پر آ کر جم گیا۔ آخر یہ سب کیوں ہے؟ ان ساری باتوں کا کوئی مقصد بھی ہے؟ زندگی گزرنے والی چیز ہے۔ ہر کیفیت میں یہ بڑھتی رہتی ہے۔ ہمارے سامنے کچھ مقاصد ہوتے ہیں اور ہم انہی مقاصد کے سہارے آگے بڑھتے ہیں۔ ہماری نگاہوں میں ایک منزل ہوتی ہے۔ ہم ہر قدم اسی منزل کی سمت اٹھاتے ہیں۔ ہمارے دل میں وہاں پہنچ جانے کی لگن ہوتی ہے لیکن خود میری منزل کون سی ہے؟ میں کہاں جا کر ٹھہروں گا۔ ٹھہرنے کی جگہ کون سی ہے اور اگر کوئی جگہ نہیں ہے تو پھر یہ تیز روی کیا معنی رکھتی ہے۔ میں کیوں چل رہا ہوں' کب تک چلتا رہوں گا۔

اور یہ خیال ذہن الٹ دیتا تھا۔ یہ خیال ہفتوں ذہن کو خراب کرتا رہتا تھا۔ میں نے اس جان لیوا خیال سے بھاگنے کی کوشش کی۔ ہر طرح خود کو تبدیل کرنے کے گر استعمال کیے لیکن خیالات قابو میں کہاں ہوتے ہیں۔

میں نے گھبرا کر آنکھیں کھول دیں اور بے چینی سے سردارے کی طرف دیکھا لیکن وہ کم بخت گھوڑے بیچ کر سو رہا تھا۔ پھر گولڈ مین کی طرف نگاہ دوڑائی۔ وہ بھی سکون سے خراٹے لے رہا تھا۔

یہ اتنے پرسکون کیوں ہیں؟ بظاہر گولڈ مین بھی تنہا نظر آتا تھا۔ اس کی زندگی کا بھی کوئی مقصد عیاں نہیں تھا۔ رہی سردارے کی بات تو اس کی پوری زندگی میری نگاہوں کے سامنے آ چکی تھی۔ اس لیے یہ اندازہ لگانے میں کوئی الجھن نہیں تھی کہ اس کی بھی کوئی منزل نہیں ہے۔ اگر یہ دونوں بھی میری طرح گم

کردہ راہ ہیں تو پھر ان کی زندگی میں یہ سکون کیوں ہے اور میں اتنا بے سکون کیوں ہوں جو کچھ انہیں میسر ہے اس سے کہیں زیادہ مجھے مل جاتا ہے پھر یہ نمایاں فرق؟

آہ یہ فرق کیوں ہے۔ میں نے بے چینی سے کروٹ بدلی اور میرے بستر میں آواز پیدا ہوئی۔ سردارے کی آنکھ کھل گئی تھی۔ اس نے گردن گھما کر میری طرف دیکھا اور پھر بہت پھرتی سے اٹھ گیا۔ دوسرے لمحے وہ میرے بستر میں تھا۔ اب وہ مجھ سے اتنا ہی بے تکلف ہوگیا تھا کہ ان باتوں کی پرواہ نہیں کرتا تھا۔ مجھے اس کے اٹھ جانے سے خوشی ہوئی تھی۔ کم از کم اس کی بکواس سے ذہن تو بٹے گا۔

لیکن میں نے جان بوجھ کر آنکھیں بند کرلی تھیں۔

"ہرگز نہیں مانوں گا۔ خدا کی قسم نہیں مانوں گا۔ صرف بیس منٹ پہلے" اس نے دیوار میں لگی گھڑی دیکھتے ہوئے کہا "صرف بیس منٹ پہلے میں نے آپ کے بستر پر نگاہ ڈال کر دیکھا تھا' آپ موجود نہیں تھے استاد اور صرف بیس منٹ میں نیند اتنی گہری نہیں ہوتی کہ آپ کی آنکھ ہی نہ کھلے"۔

"کیا بدتمیزی ہے؟" میں نے اسے دھکیلتے ہوئے کہا۔

"ہوئی نا وہی بات" سردارے خوش ہو کر بولا۔ یہی تو میں کہہ رہا تھا کہ بیس منٹ میں نیند گہری ہو ہی نہیں سکتی"۔

"تمہیں میرے آنے کا علم ہے؟" میں نے سنجیدگی سے کہا۔

"نہیں۔ جھوٹ نہیں بولوں گا"۔

"جبکہ بیس منٹ قبل تم نے میرا بستر دیکھا تھا؟"

"ہاں۔ پھر؟"

"بیس منٹ میں تمہاری نیند اتنی گہری کیسے ہوگئی تھی کہ تمہیں میرے آنے کی خبر بھی نہ ہوئی؟" میں نے سوال کیا اور سردارے نے منہ سکوڑ لیا۔ پھر جلدی سے بولا:

"میری اور بات ہے میں تو پہلے سے سو رہا تھا"۔

"اچھا فضول باتیں مت کرو۔ اپنے بستر پر جاؤ۔ میں سونا چاہتا ہوں" میں نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ایک عمدہ مشورہ دوں۔ ساری رات جاگتے رہے ہو' اب سوئے تو جلدی نہیں اٹھیں گے اس لیے تھوڑی دیر تک اور جاگیں' پھر ناشتہ کرکے سو جائیں اور دوپہر کے کھانے سے پہلے نہ اٹھیں' کیا خیال ہے؟"

"میرا موڈ بہت خراب ہے" میں نے کہا۔

"ارے' کیوں؟" سردارے نے تعجب سے کہا۔

"بس سردارے' ایسے ہی کچھ خیالات تھے" میں نے گہری سانس لے کر کہا۔

"کیسے خیالات؟"

"منزل کی تلاش۔ منزل کا احساس"۔

"خدا رحم کرے" سردارے نے بدستور مسخرے پن سے کہا۔

"غور کرو سردار۔ آخر ہم کس کے لیے سرگرداں ہیں؟ کیا مقصد ہے ہماری زندگی کا؟ اتنی دولت جمع کی ہے ہم نے' کیا کریں گے اس کا؟ کسے دیں گے اور پھر اتنی دولت ہونے کے باوجود ہم کس طرح مارے مارے پھر رہے ہیں۔ کیا اسے زندگی کہہ سکتے ہیں؟"

"استاد! استاد! کیا ساری رات یہی سوچتے رہے ہو؟" سردارے نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

"سنجیدگی سے گفتگو کرسکتے ہو تو کرو ورنہ مجھے تنہا چھوڑ دو"۔

"میں بالکل سنجیدہ ہوں استاد مگر ہوا کیا ہے؟"

"یہ میرے سوال کا جواب ہے؟" میں نے آنکھیں نکالیں "تم مجھے بتاؤ تمہاری زندگی کا کیا مقصد ہے؟"

"میں نے تو اسے تمہارے لیے وقف کر دیا ہے استاد اور جب میرا استاد موجود ہے تو پھر مجھے یہ ساری باتیں سوچنے کی کیا ضرورت ہے؟"

"نہیں سردارے! تم یہ ذمے داری ایک ایسے شخص کے کندھوں پر ڈال رہے ہو جس کے راستے خود تاریک ہیں۔ وہ خود ٹٹول ٹٹول کر چل رہا ہے"۔

"کیسی باتیں کر رہے ہو استاد۔ ان تاریک راستوں پر سردارے تمہارے ساتھ ہے۔ کیا تم تاریکی کے خوف سے سردارے کا ہاتھ چھوڑ دو گے۔ تاریکی میں تو سہارے اور زیادہ اہمیت رکھتے ہیں بشرطیکہ ان کے خلوص پر اعتماد ہو"۔

"وہ تو ٹھیک ہے سردارے لیکن منزل کا کوئی تعین تو ہو" میں نے کہا۔

"کیا ہم نے منزل کو کبھی گھاس ڈالی ہے؟ کیا چلتے رہنے کا عزم اور جذبہ ہمارے ذہنوں میں اس قدر شدید نہیں ہے کہ ہم نے منزل کی تلاش میں نگاہیں ہی نہیں دوڑائیں۔ منزل تو تھکے ہوئے مسافروں کی آرزو ہوتی ہے۔ اور ہم ابھی تھکے نہیں ہیں استاد۔ جہاں بھی تھکیں گے' بیٹھ جائیں گے اور اسے ہی منزل تصور کرلیں گے"۔

اور یہ حقیقت ہے کہ سردارے اس وقت مسیحا بن گیا۔ اس نے ایک بہت بڑا مسئلہ حل کر دیا تھا۔ اس نے میرے مرض کی صحیح دوا دے دی تھی۔ ٹھیک ہی تو کہہ رہا تھا یہ بے وقوف انسان۔ ابھی تھکن کہاں ہوئی ہے' منزل تلاش ہی کہاں ہوئی ہے' منزل کے بارے میں سوچا ہی کب ہے اور منزل ایسی ناپید بھی نہیں ہے۔

میں سردارے کو دیکھتا رہا۔ سردارے کی آنکھوں میں خلوص بھری مسکراہٹ تھی' تسلی تھی' پیار تھا' ساتھ دینے کا عزم تھا اور مجھے بڑا سکون ملا۔ ذہنی تھکن دور ہوگئی۔ جن خیالات نے پریشان کیا ہوا تھا۔ وہ سیاہ بادلوں کی مانند سوچ کے آسمان سے چھٹ گئے اور آسمان شفاف ہوگیا۔

"اور جب سکون ملا تو مزاح کی حس ابھر آئی۔ میں نے چہرے کے خدوخال میں کوئی تبدیلی نہیں کی اور ویسی ہی شکل بنائے رہا۔

"کیا میری باتوں سے اختلاف ہے استاد؟" سردارے نے چند منٹ کا فیصلہ کیا ہے"۔

"تبدیلیوں میں کوئی حرج نہیں ہے استاد۔ سردارے کو بتاؤ کیا سوچا ہے تم نے؟"

"سردارے! تم جانتے ہو میں شکست تسلیم کرنے والوں میں سے نہیں ہوں"۔

"پوری طرح جانتا ہوں استاد"۔

"لیکن زندگی میں تھوڑی سی تبدیلی ہونی ہی چاہیے۔ میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ خود کو انٹرپول کی تحویل میں دے دوں۔ یہاں سے نکلنا زیادہ مشکل نہیں ہے اور بہرحال میں نکل جاؤں گا لیکن اس کے بعد

زندگی کا یہ رخ بھی دیکھا جائے"۔

"ارے باپ رے۔ بڑی بھیانک تبدیلی کے بارے میں سوچا ہے استاد" سردارے نے دونوں گال پھلائے۔

"کیوں۔ ڈرتے ہو؟"

"دیکھو۔ دیکھو پھر گالی دی استاد لیکن کچھ باتوں پر گفتگو کر لو"۔

"ہاں۔ ضرور" میں نے کہا۔

"انٹرپول ہمارے ساتھ کیا سلوک کرے گی؟"

"تمہارے خیال میں کیا ہو گا؟"

"ایک مناسب حد تک جیل میں عیش کریں گے اس کے بعد بجلی کی کرسی پر بٹھا دیے جائیں گے۔ کیونکہ قتل و غارت گری کے الزامات بھی ہیں ہمارے اوپر"۔

"جیل کی حد تک درست ہے سردارے، لیکن جب بجلی کی کرسی کا وقت آئے گا تب ایک بار پھر زندگی میں تبدیلی کے بارے میں سوچیں گے"۔

"یعنی؟ وہ تبدیلی کیا ہو گی استاد؟"

"جیل توڑیں گے"

"اوہ! اور اگر کامیاب نہ ہوئے؟"

"تو مر جائیں گے" میں نے جواب دیا اور سردارے سینے پر کراس بنانے لگا۔ میں نے ہنسی روکی ہوئی تھی۔ سردارے نے گردن جھکالی تھی۔ پھر اس نے ایک گہری سانس لی اور میرے طرف دیکھنے لگا۔ "کیا خیال ہے، تیار ہو اس تجربے کے لیے؟"

"سردارے سے کوئی بات پوچھا مت کرو استاد لیکن اس عظیم الشان بکرے کا کیا ہو گا؟" سردارے نے گولڈمین کی طرف اشارہ کیا۔

"کیوں؟"

"کیا وہ بھی ہمارے ساتھ جیل میں رہنا پسند کرے گا؟"

"وہ کیوں رہے گا اور پھر انٹرپول کو اس سے کیا دلچسپی ہو سکتی ہے؟"

"ہاں دلچسپی تو صرف ہم لوگ ہیں" سردارے نے دانت نکالتے ہوئے کہا اور پھر اچانک اس کے چہرے پر عجیب سے تاثرات پھیل گئے۔ وہ بدلے ہوئے انداز میں میری شکل دیکھنے لگا اور پھر اس کے نتھنے پھولنے پچکنے لگے۔

"کیوں ــــــ خیریت؟" میں نے کہا۔

"استاد کی استادی مانتا ہوں لیکن کیا شاگرد اتنا ہی گدھا ہے؟" اس نے ہونٹ بھینچ کر کہا۔

"کیا مطلب؟" میں نے اداکاری کرتے ہوئے کہا۔

"رات کی کہانی۔ میں سمجھ گیا تم رات کی کہانی چھپانا چاہتے ہو"۔

"رات کی کہانی؟" میں نے گہری سانس لے کر کہا۔

"ہاں۔ وہ کہانی جو صبح تک جاری رہی"۔

"تمہارا کیا خیال ہے سردارے؟" میں نے اس سے سوال کیا۔

"بتا ہی ڈالو استاد!"

"خوش نہیں ہو گے سردارے"۔

"تھوڑا بہت جلوں گا استاد، پھر ٹھیک ہو جاؤں گا" سردارے نے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"تمہارا کیا خیال ہے کیا ہر خوبصورت عورت مجھ سے عشق کرنے پر ادھار کھائے رہتی ہے"

"میں بنی کی بات کر رہا ہوں"۔

"اس کے بارے میں جاننے کے باوجود؟"

"کیا مطلب؟"

"تمہارے خیال سے اس کے دل میں میرے لیے انتقام کا جذبہ نہیں ہو گا؟"

"اوہ۔ تو کیا ــــــ لیکن استاد، انداز تو دوسرا تھا حالانکہ وہ خطرناک عورت ہے لیکن اگر اس نے تمہارے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا تو بڑی بدذوق ہے اور اب تو میں یہ کہوں گا کہ جو کچھ ہوا ٹھیک ہوا لیکن ــــــ لیکن ساری رات..... ساری رات تم نے کہاں گزاری استاد؟"

"پنجرے میں" میں نے جواب دیا۔

"کیا مطلب؟"

"وہ ہوریشو سے بھی دس قدم آگے ہے"۔

"ہوا کیا استاد؟ بتا تو دو"

"اس نے مجھے ساری رات لوہے کے پنجرے میں بند رکھا اور خود آرام سے لباس اتار کر بستر پر سوئی"۔

"ارے باپ رے" سردارے نے دونوں گال پھلائے۔ وہ خوفزدہ نگاہوں سے مجھے دیکھ رہا تھا اور مجھے ہنسی آ رہی تھی"۔

"اب کیا خیال ہے؟" میں نے پوچھا۔

"پھپ، پھر کیا ہوا استاد؟"

"بس تھوڑی دیر قبل پنجرہ کھول کر مجھے یہاں پہنچا دیا گیا"

"تت ــــــ تمہیں نیند تو نہیں آئی ہو گی؟"

"تمہیں آ سکتی تھی؟" میں نے پوچھا۔

"بڑی خوفناک سزا ہے استاد۔ نیند آنے کی بات کر رہے ہو، میں تو خودکشی کر لیتا۔ کم بخت شیطان کی خالہ معلوم ہوتی ہے۔ باتیں بھی تو کی ہوں گی؟"

"ہاں کی تھیں"۔

"کیا؟"

"اس نے ہمارے لیے ایک عمدہ سزا منتخب کی ہے اور ہمیں اس سے آگاہ بھی کر دیا ہے"۔

"بہت خوب! میں سمجھ گیا" سردارے نے کہا۔

"کیا سمجھ گئے؟"

"میرا خیال ہے وہ ہمیں کسی ایسے کمرے میں چھوڑ دے گی جہاں بے شمار لڑکیاں ہوں گی۔ ان کے جسموں پر بھی لباس نہ ہوں گے اور وہ شیشے کی دیوار کے دوسری طرف ہوں گی۔ ہمارے ہاتھوں میں بلیڈ دے دیے جائیں گے تاکہ ہم سکون سے اپنی گردن کاٹ لیں"۔

"میرا خیال ہے سردارے 'ایسے وقت میں' میں تو گردن نہیں کاٹوں گا" میں نے کہا۔

"میں کاٹ لوں گا استاد"۔

"تو پھر اس کا مقصد پورا نہ ہوگا"۔

"تو کیا اس نے واقعی ایسی ہی کوئی سزا منتخب کی ہے؟"

"نہیں۔ اس نے فیصلہ کیا ہے کہ ہمیں یہاں سے کہیں لے جائے گی اور پھر ہماری ٹانگوں میں رسیاں باندھ دی جائیں گی اور رسیوں کے دونوں سرے دو ہیلی کاپٹروں سے باندھ دیے جائیں گے اور پھر ہیلی کاپٹر زمین سے بلند ہو جائیں گے۔ ہم الٹے لٹک جائیں گے اور ہیلی کاپٹر دو مختلف سمتوں میں اڑیں گے"۔

"ہو۔ اوئے!" سردارے نے اچھل کر اپنے بدن پر دونوں ہاتھ رکھ لیے۔ اس کے چہرے پر شدید تکلیف کے آثار نظر آ رہے تھے۔ میرے حلق سے بے ساختہ قہقہہ نکل گیا تھا اور سردارے جھلائے ہوئے انداز میں مجھے دیکھنے لگا۔ "تم ہنس رہے ہو استاد؟" اس نے دانت نکال کر کہا۔

"ہنسی تم پر نہیں آ رہی سردارے' بلکہ اس نئے ساتھی پر آ رہی ہے جس کے ساتھ یہی سلوک ہوگا۔ کس مزے سے خراٹے لے رہا ہے"۔

"اسے بھی یہ بات بتا دینا استاد۔ جب تک زندہ رہے' خراٹے نہیں لے گا"۔ سردارے نے کراہتے ہوئے کہا اور میرے حلق سے پھر قہقہہ نکل گیا۔ سردارے بھی عجیب سے انداز میں ہنسنے لگا تھا۔ بہرحال میں نے مزید لطف لینے کے لیے اس سچویشن کو برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا "تو یہ بات تھی لیکن اب تو میں سو فیصد تم سے متفق ہوں"۔

"کس سلسلے میں؟"

"واقعی انٹرنیشنل پولیس کافی دنوں سے ہمارے لیے پریشان ہے۔ اب ہمیں اتنا سنگدل بھی نہیں ہونا چاہیے۔ آخر کب تک اسے پریشان کرتے رہیں گے۔ اب ہمیں ان سے ملاقات کر ہی لینی چاہیے" سردارے نے کہا۔

خاصے قہقہے ہو گئے تھے۔ گولڈ مین بھی شاید ہمارے قہقہوں سے ہی جاگ گیا تھا اور پھر وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"اوہ۔ بڑی خوشگوار صبح ہے۔ دو ہنستے ہوئے لوگ نظر آئے ہیں" اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ابھی تم بھی ہنسو گے بیٹا' فکر کیوں کرتے ہو" سردارے نے ہنستے ہوئے اردو میں کہا اور پھر بولا "کیا خیال ہے استاد' اسے بھی اس کا مستقبل بتا دیا جائے شاید اسے عقل آ جائے"۔

"ابھی نہیں۔ اگر ہم یہاں سے نکلنے میں کامیاب ہو گئے تو یہ خود بخود الگ ہو جائے گا۔ انٹرپول کو اس میں کوئی دلچسپی نہیں ہوگی"۔

"یہ بھی ٹھیک ہے مگر پروگرام کیا ہے استاد؟"

"بالکل خاموشی اختیار کر لو۔ ہمیں بنی کے ساتھ مکمل تعاون کرنا ہوگا۔ ہم خود کو اس طرح مضمحل ظاہر کریں گے جیسے تھک گئے ہوں اور ہمارے کس بل نکل گئے ہوں۔ اب ہم صرف ان کے حکم کی تعمیل کر کے زندگی بچانا چاہتے ہیں"۔

"جو حکم استاد کا' لیکن اس سے فائدہ؟"

"عقل استعمال کرو سمجھ میں آ جائے گا۔ بنی بہرحال عورت ہے۔ ہوریشو کی بہ نسبت آسانی سے دھوکے میں آ جائے گی۔ وہ بھی یہی سوچے گی کہ ہم تھک گئے ہیں اور مطمئن آدمی کو چت کرنا زیادہ مشکل نہیں ہوگا۔ ہم صرف اس غلطی کا انتظار کریں گے جو بنی کرے گی اور مجھے یقین ہے کہ وہ دھوکا ضرور کھائے گی"۔

"عمدہ!" سردارے نے خوش ہو کر کہا۔

"کیا ہمیں باتھ روم کی سہولت حاصل ہے؟ میرا خیال ہے تم لوگ کسی نامانوس زبان میں گفتگو کر رہے ہو' میں باتھ روم ہو آؤں" گولڈ مین نے کہا۔

"ہماری گفتگو ختم ہو گئی گولڈ مین لیکن تم باتھ روم ضرور جاؤ" میں نے کہا اور گولڈ مین چلا گیا۔ پھر وہ واپس آ گیا اور ہم ناشتے کا انتظار کرنے لگے۔ ناشتے کے لیے زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑا تھا اور جو ناشتہ آیا وہ مکمل تھا۔ بہت عرصے کے بعد اتنا عمدہ ناشتہ کیا تھا۔

"واہ بھئی واہ۔ مکلینو کی بیٹی اس لحاظ سے بے حد مہربان اور فراخدل معلوم ہوتی ہے" گولڈ مین خوش ہو کر بولا۔

"نہایت اطمینان سے ناشتہ کیا۔ دوپہر کا کھانا کھایا اور پورا دن ہنستے بولتے گزرا۔ ہلکی سی ورزش کی اور شام کی چائے پی۔ سارا دن اسی کمرے میں گزر گیا تھا۔ پھر رات ہو گئی لیکن رات کا کھانا مایوس کن تھا۔

"یہ کیا ہوا؟" سردارے نے کھانا دیکھ کر کہا۔

"راشن ختم ہو گیا ہوگا" گولڈ مین ہونٹ سکوڑ کر بولا۔

"ایک دوسری بات بھی ہو سکتی ہے باس"

"کیا؟"

"ممکن ہے ہوریشو کا تسلط پھر سے قائم ہو گیا ہو۔ کسی طرح اس نے مکلینو سے رابطہ قائم کر کے خصوصی احکامات حاصل کر لیے ہوں"۔

"جو کچھ بھی ہو" میں نے آہستہ سے کہا۔ سردارے کا خیال بوکھلا دینے والا تھا۔ یہ ممکن بھی ہو سکتا تھا کیونکہ ہوریشو کی پوزیشن کا اظہار بنی بھی کر چکی تھی۔ ہوریشو اپنے کام میں بنی کی مداخلت پسند نہیں کرتا تھا اور اس سلسلے میں' میں نے بنی سے بھی معلوم نہیں کیا تھا کہ ایسی صورت میں کیا ہوگا۔ کیا مکلینو اسے اس کی اجازت دے سکتا ہے؟

بہرحال صرف کھانے کی تبدیلی سے یہ رائے قائم کر لینا حماقت تھی۔ کھانے کے بعد کافی آئی اور پہلی بار ہمارے کمرے میں کوئی لڑکی آئی تھی۔ لڑکی معمولی شکل و صورت کی تھی لیکن جوان تھی۔ نہ صرف سردارے بلکہ گولڈ مین کی بھی باچھیں کھل گئی تھیں۔ لڑکی نے کافی سرو کر دی۔ وہ کسی حد تک نروس تھی۔ پھر وہ واپس پلٹنے لگی تو سردارے اس کے سامنے آ گیا" میں کافی کے ساتھ لڑکی ضرور کھاتا ہوں" اس نے کہا۔

"جی!" لڑکی کانپ گئی۔

"کیا میں آپ کو کھا سکتا ہوں؟" سردارے نے بڑے مہذب لہجے میں پوچھا اور لڑکی نے بدحواس نگاہوں سے ہم دونوں کو دیکھا۔ میں نے سردارے کو گھورا لیکن وہ بدمعاش میری طرف دیکھ ہی نہیں رہا تھا۔ جانتا تھا کہ میں اسے کسی بدتمیزی کی اجازت نہیں دوں گا۔

"سوری جناب۔ مم میں جانا چاہتی ہوں" لڑکی لرزتی ہوئی آواز میں بولی۔

"ہائے یہ کیسے ممکن ہے۔ ویسے آپ کا نام کیا ہے؟"

"روزی!" اس نے جواب دیا۔

"ہائے روزی کون چھوڑتا ہے" سردارے نے آنکھیں بھینچ کر کہا۔

"سردارے! بدتمیزی مت کرو"

"استاد' بہت دنوں کے بعد نظر آئی ہے" سردارے بسورتے ہوئے بولا۔

"پروگرام میں گڑبڑ بھی ہو سکتی ہے' ایسی کوئی حرکت مت کرو" میں نے نرم لہجے میں کہا اور سردارے ایک ٹھنڈی سانس لے کر پیچھے ہٹ گیا۔ لڑکی نے دروازے سے باہر چھلانگ لگائی تھی اور پھر دوڑتی ہوئی چلی گئی تھی۔ گولڈ مین نے ایک زبردست ڈکار لی اور پھر دونوں ہاتھ ملنے لگا۔ اس کے دانت بھی نکلے ہوئے تھے۔

"بھائی بھی کافی شوقین معلوم ہوتے ہیں مگر استاد بعض اوقات زیادتی کر ڈالتے ہو۔ تھوڑی دیر تو تفریح کر لینے دیتے۔ کسی لڑکی کی آواز سننے کو ترس گئے ہیں۔" سردارے کافی کے گھونٹ لینے لگا۔ میں بھی کافی کی چھوٹی چھوٹی چسکیاں لے رہا تھا۔

"مسٹر میگوئن!" کافی ختم کرنے کے بعد گولڈ مین نے کہا۔

"کیا بات ہے گولڈ مین؟"

"یہ قید خانہ اب برا لگنے لگا ہے۔ میرا خیال ہے اب ہمیں کچھ شروع ہی کر دینا چاہیے۔ تم مجھے اجازت دو' میں یہ دروازہ بہ آسانی توڑ سکتا ہوں۔ بات یہ ہے مسٹر میگوئن' لڑکیاں میری کمزوری نہیں لیکن ضرورت ضرور ہیں اور اب میں شدت ----- شدت ----- شدت -----" گولڈ مین آنکھیں بھینچنے لگا۔

"ارے ----- یہ نشہ کیوں ہو رہا ہے۔ یہ کافی تھی ----- یا ----- یا -----" وہ لہرانے لگا۔

"میں نے چونک کر سردارے کی طرف دیکھا۔ سردارے کی بھی یہی کیفیت تھی۔ لیکن خود میں' میں تو ٹھیک تھا۔ بات سمجھ میں نہیں آئی تھی۔ گولڈ مین گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔ وہ بدستور گردن جھٹک رہا تھا اور پھر وہ اوندھے منہ گر پڑا۔ سردارے البتہ دھاڑ سے زمین پر گرا تھا۔ دونوں ایک ساتھ ایک ہی طرح کی اداکاری نہیں کر سکتے تھے اس لیے میں اسے کسی قسم کا مسخرا پن سمجھنے کے لیے تیار نہیں تھا۔

میں ان دونوں کو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے لگا۔ لیکن اسی وقت دروازہ کھلا اور بنی اندر داخل ہو گئی۔ وہ نہایت نفیس طرز کی پتلون اور قمیص پہنے ہوئے تھی اور بے حد حسین نظر آ رہی تھی۔ اس کے بال بدلے ہوئے انداز میں بنے ہوئے تھے اور آنکھوں پر عینک لگی ہوئی تھی۔ کمر میں ہولسٹر لٹک رہا تھا جس

کے دونوں طرف پستول لٹکے ہوئے تھے۔ وہ چوروں کی طرح اندر آئی تھی۔ میں اسے غور سے دیکھنے لگا۔

"بے ہوش ہو گئے یہ دونوں؟" اس نے گولڈ مین اور سردارے کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں لگتا تو ایسا ہی ہے" میں نے آہستہ سے کہا۔

"میں نے انہیں کافی میں بے ہوشی کی دوا دلوا دی ہے۔ تمہاری کافی ٹھیک تھی لیکن براہ کرم تم بھی انہی کے ساتھ لیٹ جاؤ اور مستقلاً" ایسی ہی اداکاری کرتے رہنا جیسے بے ہوش ہو" بنی نے کہا۔

"اوہ۔ تو کیا؟"

"ہاں۔ میں پورے دن مصروف رہی ہوں۔ میں نے کام شروع کر دیا ہے"۔

"خوب تو چل رہے ہیں؟"

"ہاں"۔

"او کے بنی! میں ایسا ہی کروں گا جیسا تم نے کہا ہے" میں نے کہا۔

"شکریہ ڈیئر!" بنی نے آگے بڑھ کر میرے ہونٹ چوم لیے اور پھر واپس مڑ گئی لیکن پھر فوراً" پلٹی اور رومال نکال کر میرے ہونٹ رگڑنے لگی جن پر اس کے ہونٹوں کی لپ اسٹک کے نقش رہ گئے تھے اور پھر وہ پھرتی سے باہر نکل گئی۔ دروازہ حسب معمول باہر سے بند ہو گیا تھا۔ میں نے ایک طویل سانس لی اور پھر چند لمحات کے بعد میں بھی سردارے کے قریب ہی زمین پر لیٹ گیا۔ میں بنی کے بارے میں سوچ رہا تھا۔

"بالکل ہی بے وقوف نہیں ہے۔ عورت ضرور ہے' جلد باز بھی ہے' لیکن عام حالات میں اچھا سوچ لیتی ہے اور پھر اس نے نادانستہ طور پر میرے پروگرام کو آگے بھی بڑھا دیا تھا۔ اب میں آسانی کے ساتھ سردارے کو بدستور بے وقوف بنا سکتا تھا۔

میں اطمینان سے لیٹا رہا اور تھوڑی دیر کے بعد جب دروازے پر آہٹ سنائی دی تو میں نے آنکھیں بند کر لیں۔ کمرے میں اچھی خاصی روشنی تھی اور وہ لوگ میرے چہرے کے تاثرات کا جائزہ لے سکتے تھے اس لیے میں نے چہرہ سپاٹ کر لیا۔ مجھے اندازہ نہیں تھا کہ کتنے لوگ ہیں لیکن کئی آدمیوں کے قدموں کی آہٹ سنائی دی تھی۔ وہ ہمارے قریب آ کر جھک گئے اور ہمیں سیدھا کر دیا گیا۔

"احتیاط سے اٹھا کر لے چلو۔ کسی کو تکلیف نہیں ہونی چاہیے"۔ یہ بنی کی آواز تھی۔

"یس باس!" جواب ملا۔ پھر مجھے اٹھا لیا گیا۔ شاید ہمیں اسٹریچر پر ڈالا گیا تھا اور پھر وہ لوگ ہمیں لے کر کمرے سے باہر نکل آئے۔ نہ جانے کتنا سفر طے کیا گیا اور پھر اسٹریچر رکھ دیے گئے۔ اس کے بعد انہیں گاڑیوں میں رکھا گیا اور گاڑیاں اسٹارٹ ہو کر چل پڑیں۔ میں نے آنکھوں میں باریک سی جھری پیدا کی اور ماحول کا جائزہ لیا۔ وین میں تاریکی تھی۔ اس لیے آنکھیں کھولنے میں کوئی قباحت نہیں تھی۔ بڑی اور اونچی وین تھی جس میں تلے اوپر اسٹریچر رکھے ہوئے تھے۔ میرا اسٹریچر شاید سب سے اوپر تھا۔ کیونکہ وین کی چھت زیادہ دور نہیں تھی۔ نیچے جھانک کر دیکھا تو چار آدمی نظر آئے۔ وہ خاموش بیٹھے تھے۔

میں نے گہری سانس لی۔ خاموشی سے سفر مناسب تھا۔ کسی قسم کی کوئی حرکت حماقت ہی ہو سکتی تھی۔ دیکھنا تھا کہ بنی کیا کرنا چاہتی ہے۔ ویسے بھی اب میں زیادہ طاقتور نہیں تھا اور پھر جب یہ مدد خود بخود مل گئی ہے تو اسے کیوں ٹھکرایا جائے۔ بنی جہاں تک چلا سکے' اس کے بعد جب وہ اسے ایک پوائنٹ پر پہنچائے گی جہاں ان دونوں کا اثر کم ہو گا تو پھر میں خود کچھ کروں گا۔ اس لیے میں نے خاموشی ہی اختیار کی۔

وین کا سفر کافی طویل اور تھکا دینے والا تھا۔ اچھا ہی ہوا کہ ان دونوں کو بے ہوش کر دیا گیا تھا ورنہ وہ ضرور گڑبڑ کرتے۔

بالآخر سفر ختم ہو گیا۔ گاڑیاں اب ایک ایسا راستہ طے کر رہی تھیں جو شاید ریتلا تھا کیونکہ ان کی رفتار بہت سست تھی اور انجن کافی زور لگا رہا تھا اور پھر وہ رک گئیں۔ پچھلا دروازہ کھلا تو لہروں کا شور سنائی دیا۔ گویا سمندر کا کنارہ تھا۔

چند ساعت کے بعد بنی کی آواز سنائی دی "اتارو" ممکن ہے وہ وین کے اگلے حصے میں بیٹھی ہو۔ اسٹریچر اتارے گئے اور مجھے صاف اندازہ ہو گیا کہ ہمیں کسی اسٹیمر میں اتارا گیا ہے۔

ہوں۔ تو کوئی لمبا سفر۔ میں نے سوچا۔ بہرحال یہ بات میں جانتا تھا کہ بنی گھر کا بھیدی ہے۔ مکلینو کے ہتھکنڈوں سے میں تو واقف نہیں تھا لیکن بنی ضرور جانتی ہو گی کہ کہاں اس کی نگاہوں سے پوشیدہ رہا جا سکتا ہے اور وہ اسی پر عمل کر رہی ہو گی لیکن اس نے واقعی چالاکی سے کام لیا تھا۔ اس نے ہمیں بے ہوش کرنے کی اسکیم سے پورا فائدہ اٹھایا تھا۔ اس طرح اس کے بارے میں کوئی یہ نہیں سوچ سکتا تھا کہ اس کی کوئی ملی بھگت بھی ہو سکتی ہے اور وہ دل میں کوئی اور ارادہ بھی رکھتی ہے۔

تھوڑی دیر کے بعد اسٹیمر کا سفر شروع ہو گیا۔ میں نے آنکھیں کھول کر دیکھا۔ خاصا کشادہ کیبن تھا۔ اس سے اندازہ ہوا تھا کہ اسٹیمر کافی بڑا ہے۔ بہرحال اس وقت اس کیبن میں ہم تینوں کے سوا کوئی نہیں تھا۔

میں نے ایک گہری سانس لے کر دروازے کی طرف دیکھا۔ یقیناً وہ باہر سے بند ہو گا۔ اگر کھلا بھی ہوتا تو مجھے کیا۔ ذہن پر بیزاری سی سوار تھی۔ سوچا کہ آنکھیں بند کر کے سو جاؤں۔ اس سے تو یہ دونوں ہی اچھے تھے جو گہری بے ہوشی کا شکار تھے۔ رات تو سکون سے گزر جائے گی۔ مجھے تو نیند آنا بھی مشکل تھی۔

کیبن کے دروازے پر آہٹ سن کر میں نے گردن گھمائی اور پھر بنی کو دیکھ کر میں نے طویل سانس لی تھی۔ بنی نے دروازہ اندر سے بند کر دیا اور میرے پاس پہنچ گئی۔

"نواز!" اس نے پیار سے میرے بالوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے آواز دی۔

"ہوں"

"بور ہو رہے ہو؟"

"تم خود اندازہ لگا لو" میں نے آہستہ سے کہا۔

"سوری ڈارلنگ۔ میری خاطر تھوڑی سی تکلیف اٹھا لو۔ مجھے احساس ہے کہ تمہیں کس قدر کوفت ہو رہی ہو گی" بنی نے ملتجی لہجے میں کہا اور اسٹریچر کے قریب بیٹھ گئی۔

"کوئی بات نہیں ہے بنی۔ میں جانتا ہوں یہ سب کچھ تم میرے لیے ہی تو کر رہی ہو" میں نے جواب دیا۔

"تمہارے لیے نہیں نواز' اپنے لیے" بنی نے جواب دیا۔

"شکریہ بنی!"

"اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے ڈارلنگ" وہ میرے چہرے پر جھک گئی۔ اس کا چشمہ ناک پر سرک آیا تھا۔ میں نے اسے درست کر دیا۔

"اسٹیمر کا سفر کتنا طویل ہے بنی؟"

"تقریباً" سولہ گھنٹے کا سفر ہے" بنی نے جواب دیا۔

"اوہ!" میں نے آہستہ سے کہا۔

"دراصل اسٹیمر پر کل تئیس آدمی ہیں۔ ان میں سے چند افراد تو میرے بھروسے کے ہیں لیکن کچھ اجنبی ہیں۔ یہ لوگ مکلینو کے غلام تو ضرور ہیں لیکن میں نہیں جانتی کہ ہوریشو کا ان پر کتنا اثر ہے۔ اس لیے میں تھوڑی سی احتیاط برت رہی ہوں"۔

"ہاں یہ تو ٹھیک ہے لیکن کیا یہ سولہ گھنٹے اس اسٹریچر پر گزارنے پڑیں گے؟"

"میرا خیال ہے ----- مگر ٹھہرو ----- دوسری صورت بھی ہو سکتی ہے" بنی نے جملہ پورا نہیں کیا۔

"کیا مطلب؟"

"تم برا تو نہیں مانو گے اگر تمہارے ہاتھ باندھ دیے جائیں؟"

"بنی! مجھے حقیقت معلوم ہے اور میں تم سے تعاون کا وعدہ کر چکا ہوں"۔

"تب ٹھیک ہے۔ بس تھوڑی دیر رک جاؤ۔ کم از کم تمہیں بوریت تو نہیں ہو گی"۔

"اوکے بنی!" میں نے گردن ہلائی۔ "ہاں یہ لوگ کتنی دیر بے ہوش رہیں گے؟"

"تمہارے ساتھی؟"

"ہاں!"

"دو تین گھنٹے سے زیادہ نہیں"۔

"تب ایک بات کو ذہن میں رکھنا بنی۔ میں نے ان لوگوں کو کچھ نہیں بتایا ہے۔ ان لوگوں کے ساتھ وہی رویہ رکھنا"۔

"یہ بھی عمدہ بات ہے" بنی نے کہا۔ "ویسے اس شخص کے بارے میں کیا خیال ہے۔ میرا خیال ہے یہ تمہارا ساتھی نہیں ہے؟" بنی نے گولڈمین کی طرف اشارہ کیا۔

"ہاں۔ یہ میرا ساتھی ہے"۔

لیکن پہلے تو۔ پہلے تو یہ تمہارے ساتھ نہیں تھا۔ میرا مطلب ہے اس وقت جب تم ریتو کی حیثیت سے تھے اور اس کے بارے میں' میں نے سنا ہے کہ یہ کوئی کیمپ چلاتا تھا"۔

"ہاں۔ اس نے تمہارے ایک آدمی ایڈگر کو قتل کیا تھا۔ میرے لیے۔ اس کے علاوہ اس نے ہر موقع پر میرا ساتھ دیا۔ اب میں اس کا ساتھ نہیں چھوڑ سکتا"۔

"اوہ!" بنی کے ہونٹوں پر دلاویز مسکراہٹ پھیل گئی۔ "اس سے کم از کم ایک اندازہ تو ہوا!"

"کیا؟"

"تم اپنے دوستوں کو بھولتے نہیں"۔

"ہاں بنی' دوستوں کو بھولنا نہیں چاہیے"۔

"اور دشمنوں کو؟"

"جو خود سے کمزور ہوں' انہیں یاد رکھنا کوئی حیثیت نہیں رکھتا اور جو خود سے طاقتور دشمن ہوں انہیں بھولنا حماقت ہے"۔

"اچھا اصول ہے"۔

"ہاں بنی! اصول اچھے ہی ہوتے ہیں"۔

"اب میں جاؤں ڈیر۔ بس تھوڑی دیر اور---- آہ---- پلیز---- میرے لیے----" بنی پھر جھکی اور اس نے میرے ہونٹوں کو الوداعی بوسہ دیا اور باہر نکل گئی۔

بنی کے بارے میں، میں اب پورے وثوق سے کہہ سکتا تھا کہ وہ ہاتھ میں آگئی ہے۔ گویا اس طرف سے بے فکری ہوگئی تھی۔ وہ یقینی طور پر کوئی ایسا کام کر دکھائے گی جو ہمارے لیے فائدہ مند ہوگا۔ گئے چند گھنٹے تو انہیں گزارنا مشکل کام نہیں تھا۔

تھوڑی دیر کے بعد چند لوگ اسٹیمر کے کیبن میں آئے۔ میں نے ابھی ہوش میں آنا مناسب نہیں سمجھا تھا اس لیے آنکھیں بند کر کے لیٹا رہا اور ان لوگوں نے سردارے اور گولڈ مین کے علاوہ میرے ہاتھ بھی پشت پر باندھ دیے۔ کم بختوں نے کوئی رعایت نہیں کی تھی اور ہاتھ کافی کس کر باندھے گئے تھے اور پھر چلے گئے۔ گویا پہلا مرحلہ طے ہوگیا تھا۔

سردارے اور گولڈ مین ہوش میں آ رہے تھے۔ میں نے گولڈ مین کی دھاڑ نما کراہ سنی اور پھر اس کی بھرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"مم میں---- کک---- کیا زلزلہ---- ارے---- زمین ہل رہی ہے" اس نے بوکھلا کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ہاتھ بندھے ہونے کی وجہ سے اس میں کامیاب نہ ہو سکا اور ایک طرف لڑھک گیا۔ پھر وہ ایک دم خاموش ہوگیا۔ شاید اس پر بوکھلاہٹ کا دورہ پڑا تھا۔

"گولڈ مین!" میں نے اسے آواز دی۔

"ہائیں۔ تم بھی موجود ہو لیکن میں سیدھا کیسے ہوں؟" گولڈ مین کی بھرائی ہوئی آواز ابھری۔

"جس پوزیشن میں ہو تکلیف محسوس کر رہے ہو؟" میں نے پوچھا۔

"تکلیف؟ نہیں، کوئی خاص تو نہیں"۔

"تو پھر آرام کرو کیونکہ میرے بھی ہاتھ بندھے ہوئے ہیں"۔

"لل---- لیکن مسٹر میگوئن! کیا آپ کو زمین ہلتی ہوئی نہیں محسوس ہو رہی؟ یہ صورت حال خوفناک ہے"۔

"زلزلہ اتنی دیر تک نہیں آتا گولڈ مین اور پھر اگر یہ زلزلہ ہوتا تو اب تک عمارت کا حساب کتاب ہو چکا ہوتا"۔

"کک---- کیا مطلب؟" گولڈ مین نے کہا۔

"مطلب مجھے بھی سمجھانا باس۔ میں بھی جاگ گیا ہوں" سردارے کی آواز سنائی دی اور میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ گولڈ مین انتہائی تن و توش کا ایک دلیر انسان تھا لیکن اس کی آواز میں جو لرزش تھی، اس کے خوفزدہ ہونے کی نشانی تھی جبکہ سردارے کی آواز میں صرف مزاح کا عنصر تھا۔ زندگی سے یہ بے خوفی اس کی شخصیت کو انتہائی عجیب بنا کر پیش کرتی تھی اور مجھے اس بات سے خوشی تھی۔

"تمہاری کیا پوزیشن ہے سردارے؟"

"الحمدللہ منہ چھت کی طرف ہے اور ہاتھ نہ جانے کہاں ہیں۔ مجھے تو نظر نہیں آ رہے ہیں؟"

"کیا تمہیں بھی زمین ہلتی ہوئی محسوس ہو رہی ہے؟"

"زمین کے بارے میں تو نہیں کہہ سکتا چیف لیکن میرا خیال ہے میں ضرور ہل رہا ہوں"۔

"اوہ کیا اندازہ ہے؟"

"ہم پانی پر ہیں باس" سردارے نے جواب دیا۔

"سنا تم نے گولڈ مین۔ کیا تم میرے ساتھی کی بات سے متفق ہو؟" میں نے پوچھا لیکن گولڈ مین کی آواز نہیں سنائی دی۔

"گولڈ مین!" میں نے اسے پکارا۔

"کوئی خاص بات نہیں ہے مسٹر میگوئن۔ بس یہ سوچ رہا ہوں کہ اتنی سی بات میری سمجھ میں کیوں نہیں آسکی" گولڈ مین آہستہ سے بولا۔

"مگر چیف! ہم کسی جہاز میں ہیں کیا؟"

"ممکن ہے"۔

"اور یہ جہاز ٹمبکٹو جا رہا ہے؟"

"اس بارے میں کیا کہا جا سکتا ہے"۔

"کچھ تو کہا ہی جانا چاہیے۔ میرا خیال ہے اس بار تم بری طرح ناکام رہے ہو" سردارے کی زبان اب کہاں خاموش رہ سکتی تھی۔ لیکن بولتے رہنے میں زندگی تھی اور پھر ایسے موقعے پر، سردارے کی آواز اچھی معلوم ہو رہی تھی۔

"کس سلسلے میں سردارے؟"

"لونڈیا تمہارے چکر میں نہیں آئی"۔

"اس میں قصور کس کا ہے سردارے، لونڈیا کا یا میرا؟"

"ہاں۔ بے وقوف ہی معلوم ہوتی ہے استاد، مگر ہم اس جہاز پر کیسے آگئے؟"

"کافی پی تھی" میں نے کہا۔

"ارے اس کافی کا بیڑہ غرق۔ استاد میرا خیال ہے اب کافی ہمیشہ کے لیے چھوڑ دی جائے"۔

"اس سے کیا فرق پڑتا ہے سردارے۔ کافی نہ سہی اور کچھ سہی"۔

"ہاں یہ بھی ٹھیک ہے" سردارے نے ایک ٹھنڈی سانس لے کر کہا اور پھر خاموشی چھا گئی اور پھر دروازہ کھلا اور چند لوگ اندر داخل ہوگئے۔

"بھائیو۔ تم جو کوئی بھی ہو، مجھے سیدھا کر دو۔ تمہارا احسان مند رہوں گا" گولڈ مین نے کہا۔

ارے مگر تم الٹے کس طرح ہوگئے؟" کسی نے پر مزاح لہجے میں کہا۔

"بس تقدیر نے الٹا کر دیا ہے" گولڈ مین نے کہا۔

"تب پیارے بھائی، ہم تقدیر کا لکھا نہیں مٹا سکتے" جواب ملا اور مجھے غصہ آگیا لیکن میں نے خاموشی ہی اختیار کی تھی۔

پھر کوئی میرے پاس پہنچ گیا "مسٹر ریتو کیا تم ہوش میں ہو؟"

"ہاں!" میں نے بھاری لہجے میں کہا۔

"تب باس نے تمہیں طلب کیا ہے"۔

"اس وقت کیوں۔ کیا یہ رات نہیں ہے؟" میں نے غرائی ہوئی آواز میں کہا۔

"اوہ۔ تم بھول رہے ہو۔ تم قیدی ہو اور قیدیوں کے لیے دن اور رات کا تعین نہیں ہوتا" آ... والے نے کہا۔

"اٹھاؤ مجھے" میں نے کہا اور دو آدمیوں نے مجھے اٹھا کر کھڑا کر دیا۔ تب میں نے گولڈ مین او... سردارے کی طرف دیکھا۔ گولڈ مین واقعی بری پوزیشن میں پڑا ہوا تھا۔

"اسے سیدھا کر دو" میں نے اپنے سامنے کھڑے ہوئے شخص سے سرد لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب؟" سامنے کھڑے ہوئے شخص کو شاید میرا لہجہ ناگوار گزرا تھا۔

"تم سیدھا کرنے کا مطلب نہیں سمجھتے؟" میں نے اسی لہجے میں کہا۔

"لہجہ سنبھالو" اس نے غرا کر کہا اور دوسرے لمحے میرے سر کی ٹکر اس کے منہ پر پڑی اور اس کے حلق سے عجیب سی آواز نکل گئی تھی۔ دوسرے لمحے وہ منہ پکڑ پر بیٹھ گیا۔ دوسرے لوگ چیختے ہوئے میری طرف لپکے تھے اور انہوں نے مجھے دونوں طرف سے جکڑ لیا۔

"مارو" ان میں سے ایک نے کہا۔

"ٹھہرو" دوسرا فوراً بولا "باس کی مرضی کے بغیر یہ مناسب نہیں ہے لیکن فکر مت کرو ہم اسے چھوڑیں گے نہیں۔ مارکر، تم جوزف کو سنبھالو، میں اسے لے کر چلتا ہوں" اس نے کہا اور پھر وہ مجھے دروازے کی طرف گھسیٹنے لگا۔

"اگر تم نے اسے سیدھا نہ کیا تو میں تمہارے ساتھ نہیں جاؤں گا" میں نے کہا اور ان لوگوں سے نمٹنے کے لیے تیار ہو گیا۔ وہ شخص مجھے گھورنے لگا۔ نہ جانے اس نے میری آنکھوں میں کیا پایا کہ اس کی پلکیں جھپک گئیں۔

"یہ اتنی بڑی بات نہیں ہے، اسے سیدھا کر دو"۔

"جینٹ! تم نے جوزف کو نہیں دیکھا، اس کے سخت چوٹ آئی ہے" مارکر نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا تم بنی باس کی مرضی کے بغیر کچھ کرنا چاہتے ہو؟" جینٹ نے کہا۔

"لیکن ----"

"جتنی دیر کر رہے ہو، اس کے ذمہ دار تم ہو گے"۔

"اور سنو ---- اگر تم نے ان میں سے کسی کے ساتھ کوئی غلط سلوک کیا تو اس کی تمام ذمہ داری تم پر ہو گی۔ جو کچھ ہو گا، اچھا نہ ہو گا" میں نے کہا۔

"ہاں ہاں۔ تم چلو تو سہی" جینٹ نے کہا لیکن میں اس وقت تک اپنی جگہ سے نہیں ہلا جب تک گولڈ مین کو میرے سامنے سیدھا نہیں کر دیا گیا۔ پھر میں ان لوگوں کے ساتھ باہر نکل آیا۔

"بنی اسی لباس میں ملبوس تھی۔ وہ پائلٹ کیبن میں بیٹھی ہوئی تھی۔ کونے میں ایک گرانڈیل شخص کھڑا ہوا تھا۔ جس کی داڑھی کافی لمبی تھی۔ وہ شخص جسامت سے بے حد طاقتور معلوم ہوتا تھا۔ دو آدمی اس کے ساتھ موجود تھے۔

مجھے لانے والے کیبن میں داخل ہو گئے اور بنی چونک کر مجھے دیکھنے لگی۔

"ہم قیدی ضرور ہیں مس بنی لیکن کیا آپ نے ان لوگوں کو تشدد کی اجازت دے دی ہے؟" میں نے بپھرے ہوئے انداز میں کہا۔

"کیا مطلب؟" بنی چونک کر کھڑی ہو گئی۔

"اس نے جوزف کو زخمی کر دیا ہے مادام۔ میرا خیال ہے جوزف کو کافی چوٹ آئی ہے" جینٹ آگے بڑھ کر بولا اور بنی کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔ وہ آہستہ آہستہ جینٹ کے نزدیک آئی اور پھر اس نے جینٹ کا گریبان پکڑ لیا۔

"اس کی نوبت کیوں آئی؟" اس نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"وہ ---- باس ---- زیادتی اسی نے کی تھی"۔

"کیا زیادتی کی تھی؟" بنی کا لہجہ بے حد خراب تھا۔

"میرے آدمیوں کے ہاتھ بندھے ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک لڑھک گیا۔ میں نے اس سے صرف یہ کہا تھا کہ اسے سیدھا کر دیا جائے۔ یہ مذاق اڑانے لگے اور میں برداشت نہیں کر سکا" میں نے کہا۔

"اور اس نے جوزف کے منہ پر ٹکر مار کر اسے سخت زخمی کر دیا"۔

"مذاق جوزف نے اڑایا تھا؟" بنی بولی۔

"ہاں باس!" جینٹ نے خود کو خطرے میں پا کر گلو خلاصی کی کوشش کی۔

"مجھے خطرہ ہے مس بنی کہ وہ لوگ میرے ساتھیوں کے ساتھ برا سلوک نہ کر رہے ہوں"۔

"گرانٹ!" بنی نے داڑھی والے کو مخاطب کیا اور ساکت کھڑا شخص کسی مشین ہی کی طرح متحرک ہو گیا۔ وہ بنی کے پاس پہنچ گیا۔

"قیدیوں کے کیبن میں جاؤ اور اگر ان لوگوں نے کوئی بد تمیزی کی ہو قیدیوں کے ساتھ تو انہیں سزا دو۔ تم جانتے ہو تمہیں کیا کرنا ہے"

"یس باس!" گرانٹ نے جواب دیا اور کیبن کا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

"اوہ تم ---- کان کھول کر سن لو۔ میری مرضی کے خلاف کوئی قدم نہیں اٹھاؤ گے۔ ورنہ تمہاری لاشیں سمندر میں ہوں گی اور مچھلیوں کے لیے عمدہ خوراک مہیا ہو جائے گی سمجھے!"

یس مادام!" جینٹ نے سہمے ہوئے انداز میں کہا۔

"دفعان ہو جاؤ!" بنی دہاڑی اور جینٹ اپنے ساتھی کے ساتھ باہر نکل گیا۔ تب بنی میری طرف دیکھ کر بولی "میں آپ سے بھی تعاون کی خواہش مند ہوں مسٹر ریتو!"

"اوہ مس بنی! میں نے آنے میں تعرض نہیں کیا تھا" میں نے جواب دیا۔

"تم دونوں باہر جاؤ۔ میں مسٹر ریتو سے گفتگو کروں گی" اس نے باقی آدمیوں سے کہا اور وہ دونوں بھی خاموشی سے باہر نکل گئے۔ بنی چند ساعت خاموش رہی اور پھر دروازے کے قریب پہنچ گئی۔ اس نے دروازہ کھول کر باہر دیکھا اور پھر میرے قریب پہنچ گئی۔

"سوری ڈیر نواز! تم نے محسوس تو نہیں کیا؟"

"ارے نہیں بنی ڈارلنگ، مجھے اندازہ ہے"۔

"لیکن میں بہت خوش ہوں"۔

"کس بات پر؟"

"یہ تم نے شاندار حرکت کی ہے اس سے ان لوگوں کے ذہن میں کوئی شک نہیں پیدا ہوگا۔ وہ یہی سمجھیں گے کہ تم جھلائے ہوئے ہو"۔

"اوہ!" میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

"اس کے علاوہ اب کوئی تم سے یا تمہارے ساتھیوں سے بدتمیزی بھی نہیں کرے گا"۔

"ہاں یہ تو ہے بنی، لیکن کیا وہ تمہارے رویے کی نرمی نہیں محسوس کریں گے؟"

"میں نے بات بنالی ہے" بنی مسکراتی ہوئی بولی۔

"وہ کس طرح؟"

"میرے خاص آدمیوں کو، میرا مطلب ہے ان لوگوں کو یہ پتہ چل گیا ہے کہ میں کامیابی کے نزدیک ہوں۔ تم لوگوں سے مکلینو کی دولت کا پتہ چل گیا ہے اور اب میں اسے حاصل کروں گی۔ تمہاری موت تو منافع میں ہے، دولت بھی حاصل ہو جائے گی"۔

"اوہ!" میں نے معنی خیز انداز میں گردن ہلائی۔

"میں نے کہا ہے کہ میں نرم رویے سے کام نکال رہی ہوں۔ یوں تو کسی کی مجال نہیں ہے کہ میرے خلاف کوئی کام کرے لیکن کہہ نہیں سکتی کہ کون ہوریشو سے کتنا قریب ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ ہوریشو کم بخت ہی ان سب کو کنٹرول کرتا ہے۔ مکلینو کی بیٹی کی حیثیت سے میں ان سب کے لیے ایک بڑی حیثیت رکھتی ہوں لیکن یہ بات پورے وثوق سے نہیں کہہ سکتی کہ کون دل سے اس کا وفادار ہے، سوائے چند لوگوں کے جن میں گرانٹ شامل ہے"۔

"ٹھیک ہی ہے بنی، میں اس دوران تمہاری کسی بات کا شکوہ نہیں کروں گا۔ مصلحت بہرحال ایک حیثیت رکھتی ہے"۔

"تھینک یو ڈیر!" بنی نے کہا۔ کچھ دیر سوچتی رہی پھر بولی "میں مانتی ہوں مسٹر نواز کہ تم ایک انوکھی حیثیت کے حامل ہو۔ تم وہ کام کرتے ہو جس کی لوگ توقع نہیں رکھتے اور پھر اس کے باوجود تم کامیابی حاصل کر لیتے ہو۔ لیکن مکلینو کی بیٹی ہونے کی حیثیت سے کسی حد تک میں اس کے ذہن کو سمجھتی ہوں اور انہی لائنوں پر کام کرنا چاہتی ہوں جن کے بارے میں مکلینو نہ سوچ سکے۔ تمہیں نہیں معلوم کہ ان لوگوں کا پروگرام کیا تھا؟"

"تم بھی نہیں بتاؤ گی بنی ڈارلنگ؟"

"میں بتا چکی ہوں کہ مکلینو اس دولت کے لیے زیادہ متفکر نہیں ہے جو تمہارے پاس پہنچ گئی ہے لیکن اس پورے سال میں مجموعی طور پر بیرونی ممالک میں اتنے نقصانات نہیں ہوئے جتنے تمہاری تنہا ذات سے پہنچے ہیں۔ مال کا عظیم الشان ذخیرہ تباہ ہوا اور پھر اتنی بڑی دولت ہاتھ سے نکل گئی۔ بلاشبہ یہ پورے سال بلکہ آئندہ کئی سالوں کا ملا جلا خسارہ ہے لیکن بدبختی یہ ہے کہ اس کی اطلاع سب کو مل چکی ہے۔ مکلینو اپنی ذات میں شہنشاہ ہے۔ وہ ان باتوں کو بہت محسوس کرتا ہے چنانچہ یہ اس کی انا کا سوال ہے۔ مال تو ضائع ہو چکا ہے لیکن وہ دولت نہیں چھوڑنا چاہتا۔ ہوریشو کو بھی یہ اجازت نہیں تھی کہ وہ تمہیں قتل کر

دے۔ تم سے بہرحال دولت کا پتہ ملنا چاہیے تھا۔ جس کے لیے طے یہ کیا گیا ہے کہ تمہیں جس حد تک ہو سکے زچ کیا جائے اور وعدہ کیا جائے کہ اگر تم دولت واپس کر دو تو تم سے مزید کوئی انتقام نہیں لیا جائے گا اور یہ وعدہ پورا بھی کیا جاتا"۔

"اوہ! وہ کس طرح؟" میں نے پوچھا۔

"تمہیں آزاد کر دیا جاتا۔ لیکن جب تم باہر نکلتے تو انٹرپول تمہارے استقبال کے لیے تیار ہوتی"۔

"اوہ۔ خوب!" میں نے گہری سانس لی۔

"لیکن حالات خاصے بگڑے ہوئے ہیں"۔

"وہ کیسے؟"

"ہوریشو نے اس بات کو اپنی توہین سمجھا کہ وہ ایسی سودے بازی کرے۔ اس نے مکلینو سے وعدہ کیا تھا کہ بہت جلد وہ تم سے معلومات حاصل کر لے گا۔ اگر وہ ناکام رہا تب سودے بازی کرے گا۔ مکلینو نے اسے ایک مخصوص مدت کی مہلت دی تھی"۔

"لیکن ہوریشو کے تو انداز بدلے ہوئے تھے"۔

"وہ جھلاہٹ میں مبتلا ہو گیا تھا اور پھر تم نے جن لوگوں کو قتل کر دیا، ہوریشو ان پر ناز کرتا تھا۔ میرا خیال ہے اس کے لیے بھی یہ اتنی ہی بڑی چوٹ ہے جتنی مکلینو کے لیے"۔ بنی نے جواب دیا۔

"ہوں، لیکن کیا ہوریشو، مکلینو کی ناراضگی مول لے سکتا ہے؟"

"امکانات تو نہیں ہیں لیکن بہرحال وہ بھی پاگل ہے اور خود کو بہت بڑی چیز سمجھتا ہے۔ میں تمہیں اس کے بارے میں بتا چکی ہوں"۔

"ٹھیک ہے بنی۔ دل تو چاہتا ہے کہ تم سے پوچھوں کہ اب تمہارا پروگرام کیا ہے لیکن بہرحال میں تمہارے خلوص پر یقین رکھتا ہوں اور اس خیال سے خاموش ہوں کہ کہیں تم اسے بے اعتباری نہ تصور کرو"۔

"اوہ نہیں نواز اب یہ قصے کہاں رہ گئے"۔

"میں نہیں سمجھا؟"

"میں نے اگر تمہیں کچھ نہیں بتایا تو اس میں کوئی خاص وجہ پوشیدہ نہیں ہے۔ بس میں چاہتی تھی کہ پہلے کچھ کر لوں اس کے بعد تمہیں بتاؤں"۔

"میں کچھ کرنے میں تمہاری مدد کر سکتا ہوں؟"

"ہاں کیوں نہیں۔ میرے اندر یہ تبدیلی آئی ہے نواز، پہلے میں جو کام کرتی تھی، سوچتی تھی کہ صرف میں ہی اسے کر سکتی ہوں کسی دوسرے کی مدد کو میں اپنے لیے گالی تصور کرتی تھی لیکن اب......"

"میں پھر بھی تمہیں مجبور نہیں کروں گا بنی۔ اگر تم چاہو تو مجھے بتا دو ورنہ تم اس کے لیے مجبور نہیں ہو"۔

"دراصل نواز۔ یہ بات تمہیں کئی بار بتا چکی ہوں کہ میں مکلینو کو سمجھتی ہوں"۔

"ہاں مجھے اعتراف ہے۔ ظاہر ہے تم اس کا خون ہو"۔

"میں وہ کرنا چاہتی ہوں جو اس کے ذہن میں نہیں ہے"۔

"کیا مطلب؟"

"تمہارے بارے میں جو معلومات اس کے پاس ہیں' ان سے اس نے نتیجہ اخذ کیا ہے کہ تم سیاحت کے بھی شوقین ہو۔ تم نے پشاور سے سفر شروع کیا ہے اور ایک مخصوص پٹی پر آگے بڑھ رہے ہو"

"اوہ!" میں نے آہستہ سے کہا ویسے مجھے حیرت ہوئی تھی۔ اس کا مطلب ہے کہ مکلینو نے میرے اوپر کافی کام کیا ہے۔

"میں ٹھیک کہہ رہی ہوں نا؟"

"ہاں۔ ٹھیک ہے بنی" میں نے طویل سانس لے کر کہا۔

"مکلینو کا اندازہ ہے کہ تم آگے بڑھ جاؤ گے۔ خواہ کچھ بھی ہو تم آگے ہی بڑھو گے۔ اگر تم کسی طرح اس کے ہاتھ سے نکل جاتے تو وہ تمہیں آگے ہی تلاش کرتا"۔

"بہت خوب!" میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔ میرے انداز میں اعتراف تھا۔

"میں نے بس اتنی سی تبدیلی کی ہے کہ میں تمہیں آگے نہیں لے جاؤں گی۔ ہم وہاں سے واپسی کا سفر کریں گے اور ایک مخصوص جگہ پہنچ جائیں گے"۔

"اوہ۔ ویری گڈ! اچھا آئیڈیا ہے بنی مگر کہاں جاؤ گی؟" میں نے کہا۔ درحقیقت بنی کا یہ آئیڈیا مجھے بے حد پسند آیا تھا۔

"ہم پن ہاک چل رہے ہیں۔ پن ہاک ایک جزیرہ ہے جو مکلینو کی ملکیت ہے۔ اس جزیرے پر نمک بنایا جاتا ہے۔ نمک کی صنعت کا مالک مکلینو ہے۔ وہ ایک صنعت کار کی حیثیت سے بھی مشہور ہے۔ تمہیں شاید تعجب ہو کہ اس جزیرے کا نمک خوبصورت پیکنگ میں پورے یورپ میں فروخت ہوتا ہے"۔

"بہت خوب!" میں نے گردن ہلائی۔

"پورے جزیرے پر نمک کی فیکٹریاں پھیلی ہوئی ہیں لیکن پورے جزیرے میں ہی انڈر گراونڈ اسٹورز پھیلے ہوئے ہیں جن میں اربوں روپے کی منشیات موجود ہیں"۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے مگر تم اس جزیرے پر کیوں چل رہی ہو بنی؟"

"یہ بھی میری ایک چال ہے۔ مکلینو کے ہیلی کاپٹر جزیرے پر آتے رہتے ہیں۔ میں ان میں سے ایک ہیلی کاپٹر حاصل کرنا چاہتی ہوں۔ اس کے علاوہ جزیرے پر میرے چند ایسے وفادار موجود ہیں جو میرے کسی بھی حکم پر آنکھیں بند کر کے عمل کرتے ہیں۔ میں ان پر پورا بھروسہ کرتی ہوں۔ بلاشبہ وہ میرے کام آئیں گے"۔

"ہیلی کاپٹر سے تم کہاں جاؤ گی؟"

"واپس سوئیڈن ڈنمارک اور پھر جرمنی کے راستے ہالینڈ۔ یہ میرا پروگرام ہے۔ ہالینڈ پہنچنے کے بعد پھر کارڈ تمہارے ہاتھ میں ہوگا"۔

"ہوں!" میں نے گہری سانس لی۔ بنی کا پروگرام مجھے واقعی بے حد پسند آیا تھا۔ اب مسئلہ یہ تھا کہ یہ سارے کام اسی انداز میں ہو جائیں جس طرح بنی چاہتی ہے۔

ہم لوگ گفتگو کر رہے تھے کہ گرانٹ نے اندر آنے کی اجازت مانگی اور بنی نے اسے اجازت دے

دی۔

"میں نے دونوں کو ٹھیک کر دیا ہے باس" گرانٹ نے اطمینان سے جواب دیا۔

"کیا مطلب؟"

"قیدیوں کو دھمکیاں دے رہے تھے' بلکہ مار پیٹ پر آمادہ تھے۔ میں نے دونوں کو ناک آؤٹ کر کے ان کے کیبن میں ڈال دیا ہے"۔

"اوہ۔ بہت اچھا کیا گرانٹ۔ بہرحال تمہاری ذمے داری ہے حالات پر نگاہ رکھو۔ کوئی گڑبڑ دیکھو تو میری اجازت کی ضرورت مت محسوس کرنا۔

"ایسے احکامات مجھے بہت پسند آتے ہیں باس" گرانٹ نے خوش ہو کر کہا اور پھر بنی سے اجازت لے کر باہر نکل گیا۔ بنی کچھ سوچ رہی تھی۔ اس کے چہرے پر عجیب سے تاثرات تھے۔ پھر وہ اٹھی اور اس کیبن کے پارٹیشن سے گزر کر دوسری طرف چلی گئی جہاں کنٹرول روم تھا۔ کنٹرول روم میں دو آدمی موجود تھے جن کی باتوں کی آواز کئی بار آ چکی تھی۔ لیکن شاید وہ ہماری آوازیں نہیں سن سکتے تھے۔ تھوڑی دیر کے بعد بنی واپس آ گئی۔ پھر اس نے کیبن کا دروازہ اندر سے بند کر دیا۔

"سولہ گھنٹے ہمیں ایک دوسرے سے الگ رہ کر گزارنے ہوں گے نواز' حالانکہ یہ ایک مشکل کام ہے لیکن کچھ مجبوریوں کو مدنگاہ رکھنا پڑتا ہے"۔

"مجھے احساس ہے بنی"۔

"لاؤ ہاتھ کھول دوں تمہارے" اس نے کہا۔

"سوچ لو بنی۔ مجھے اعتراض نہیں ہے"۔

"اوہ۔ نہیں میری جان۔ نہ جانے کیوں میں اتنی محتاط ہو گئی ہوں' ورنہ میں کسی کی پرواہ کم ہی کرتی ہوں۔ بات شاید تمہاری ہے۔ اگر اس کا تعلق صرف میری ذات سے ہوتا تو میں جوتے کی نوک پر مارتی"۔

"احتیاط بہرحال اچھی چیز ہوتی ہے"۔

"ہاں۔ یہ تو ٹھیک ہے لیکن بہرحال اب یہ کسی طور گوارہ نہیں ہے کہ تم میرے سامنے اس حالت میں رہو۔ میں یہ خطرہ مول لے رہی ہوں" بنی نے میرے پیچھے پہنچ کر میرے ہاتھ کھول دیے۔ اب میرا بھی فرض تھا کہ میں اس کا شکریہ ادا کروں۔ چنانچہ میں نے اسے بھینچ کر اس کا پرجوش بوسہ لیا اور بنی سرشار ہو گئی۔

"زندگی میں شاید دو چار بار ہی میرے ذہن میں کسی مرد کا خیال آیا ہے۔ اس خیال کی کوئی حیثیت یوں نہیں ہے کہ میں بعد میں اس نتیجے پر پہنچتی تھی کہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ میں کسی کی برتری تسلیم کروں۔ اس طرح یہ خیال میرے ذہن سے نکل جاتا تھا لیکن نواز' تمہاری زندگی کا ساتھی بن کر میں دعویٰ کرتی ہوں کہ میں ایک اچھی عورت ثابت ہوں گی"۔

"میرے بارے میں کیا جانتی ہو بنی؟" میں نے پوچھا۔

"تمہارے بارے میں نواز؟" بنی نے سوالیہ انداز میں کہا۔

"ہاں بنی! تمہارے خیال میں مکلینو کی دولت میرے لیے بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ اس خیال میں مت رہنا بنی۔" سوئٹزر لینڈ کے بینکوں میں آج بھی راجہ نواز اصغر کے نام لاکھوں روپے کا سود جمع ہوتا

ہے"۔

"اوہ۔ وہ کس طرح؟"

"غلام سیٹھ کا نام سنا ہے کبھی؟"

"ہاں۔ یہ بھی معلوم ہے کہ تم اس کے اہم رکن تھے"۔

"اس نے میرا کمیشن براہ راست سوئٹزر لینڈ میں جمع کرایا ہے"۔

"وری گڈ! لیکن نواز تم نے مکلینو کے ساتھ ایسا کیوں کیا؟"

"میں چڑ گیا تھا اس سے۔ اس نے مجھے ایک حقیر انسان سمجھا تھا اور اہانت آمیز انداز میں پیش آیا تھا"۔

"ارے۔ میں نے تو سنا ہے کہ اس نے تمہیں بہت پسند کیا تھا اور اسی پسندیدگی کی بنا پر ایک خصوصی اعزاز دے کر تمہیں روانہ کیا تھا"۔

"میں نے اس سے کہا تھا کہ میں اب کسی کی ملازمت نہیں کر سکتا۔ میں بذات خود ایک ناقابل تسخیر قوت ہوں اور اپنے بارے میں اب بھی میرا یہی خیال ہے بنی"۔

"مجھے یقین ہے" بنی نے کہا اور اس کے بعد بنی نے رات میرے سینے سے لگے لگے گزار دی۔ وہ بھی ساری رات ہی جاگتی رہی تھی۔ صبح کو میں اس کیبن سے نکل آیا اور اپنے کیبن میں پہنچ گیا۔ میرے ہاتھ کھلے دیکھ کر سردارے نے گردن ہلائی۔

"دیر آید درست آید باس۔ بہرحال اسے عقل آ گئی"

"کسے؟" میں نے انجان بن کر پوچھا۔

"بنی کی بات کر رہا ہوں"۔

"کیا اس نے تمہیں اطلاع دی ہے کہ اسے عقل آ گئی ہے؟" میں نے خشک لہجے میں کہا۔

"تمہارے ہاتھ کھلے ہوئے ہیں باس"

"تم ان فضول باتوں میں اپنی قیمتی ذہانت مت صرف کیا کرو سمجھے"۔

"تو پھر ہمارے ہاتھ بھی کھلوا دو باس"۔

"تھوڑی دیر صبر کرو" میں نے کہا۔ گولڈ مین خاموشی سے کچھ سوچ رہا تھا اور پھر میں ایک بستر پر لیٹ گیا"۔

"ساری رات جاگتے رہے ہو استاد؟" سردارے پھر بولا۔

"زہر لگ رہی ہے تمہاری آواز"

"اوہ۔ تب یقین آ گیا۔ خوبصورت راتیں گزارنے کے بعد انسان چڑچڑا نہیں ہوتا مگر تعجب کی بات ہے۔ وہ منہ زور گھوڑی دوسری رات بھی-----" سردارے ایک دم خاموش ہو گیا۔ ایک لمبی تڑنگی لڑکی کمرے میں آئی تھی۔ تنہا تھی اور چہرے پر خوشگوار تاثرات تھے لیکن سردارے کی آواز اچانک بند ہو گئی تھی۔ وہ منہ پھاڑے اسے دیکھ رہا تھا۔ پھر وہ بمشکل کھڑا ہو گیا۔ اس کی آنکھیں پھٹی ہوئی تھیں۔

"مجھے معاف کر دینا خاتون لیکن کیا میں آپ کی نیلی پتلون کے بارے میں معلوم کر سکتا ہوں؟" اس نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

"جی؟" لڑکی نے متحیرانہ انداز میں پوچھا۔

"نیلی پتلون ران کے پاس سے پھٹی ہوئی ہے"۔

"پلیز۔ میں کچھ نہیں سمجھی؟" لڑکی اب کسی حد تک پریشان ہو گئی تھی۔

"سردارے! کیا بکواس ہے؟" میں نے سرزنش کی۔

"آنکھیں پھوڑ لوں گا استاد۔ کیا تمہارے خیال میں اب یہ اس قابل بھی نہیں رہیں کہ اس نیلی پتلون کو بھی نہ پہچان سکیں جو ذہن سے چپکی ہوئی ہے" سردارے نے کہا۔

"وہی ہے؟" میں نے پوچھا۔

"جتنے فیصد ہو سکتی ہے' وہی ہے"۔

"لیکن تمہارا اندازہ ٹھیک ہے کیا؟"

"آہم۔ لیکن استاد۔ خدا کی قسم کچھ کرو ورنہ-----" سردارے گردن پٹختا ہوا بولا۔ لڑکی کسی حد تک نروس ہو گئی تھی۔

"کوئی خاص بات نہیں ہے مس۔ دراصل یہ آپ سے شناسائی کا اظہار کر رہا ہے۔ اس نے پہلے بھی آپ کو دیکھا ہے۔ کیا آپ نے پہلے ہم لوگوں کو دیکھا ہے؟"

"ہاں۔ مسٹر ہوریشو کے ساتھ' جب آپ گرفتار ہوئے تھے"۔

"تب ٹھیک ہے۔ یہ اس وقت سے آج تک آپ کو نہیں بھول سکا"۔

"اوہ!" لڑکی کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

"دن رات آپ کا تذکرہ کرتا رہتا ہے۔ اس کی دلی خواہش پوری ہوئی ہے۔ کہتا تھا پوری زندگی میں صرف ایک بار اور آپ کو دیکھ لے تو خوشی سے مرنے کو تیار ہے"۔

"مم۔ مجھے مس بنی نے بھیجا ہے" لڑکی نے کہا۔

"فرمائیے کیا کام ہے؟" میں نے بڑی شرافت سے پوچھا۔

"وہ کوئی خاص کام تو نہیں۔ مس بنی نے حکم دیا تھا کہ ان لوگوں کے ہاتھ کھول دیے جائیں" لڑکی نے جواب دیا۔

"تب تکلف کیا ہے۔ آپ ان کے ہاتھ کھول دیں" میں نے جواب دیا اور لڑکی نے گردن ہلا دی۔ لیکن پہلے اس نے گولڈ مین کے ہاتھ کھولے تھے اور پھر وہ سردارے کی طرف بڑھی۔ اس نے سردارے کے دونوں ہاتھ کھول دیے تھے۔

سردارے کے چہرے پر عجیب سے تاثرات تھے۔ لیکن اس نے لڑکی سے کچھ نہ کہا اور لڑکی واپسی کے لیے مڑی۔

"سنو!" میں نے اسے پکارا اور وہ رک گئی۔ "تمہارا نام کیا ہے؟"

"نوئیل براؤنسن!" لڑکی نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے مس براؤنسن۔ تھینک یو" میں نے کہا اور وہ باہر نکل گئی۔ تب میں سردارے کی طرف متوجہ ہو گیا۔ "کیا تمہیں اس سے عشق ہو گیا ہے سردارے؟"

"لعنت بھیجو باس۔ اب وہ کسی رنگ کی پتلون پہن کر آئے' مجھے اس سے کوئی دلچسپی نہیں ہے"

سردارے منہ بنا کر بولا۔

"ارے کیوں؟"

"اس لانچ پر موجود لڑکیوں میں شاید عشق کے جراثیم ہی نہیں ہیں"۔

"لیکن تم ہر جگہ رومانس کی تلاش میں سرگرداں ہی کیوں رہتے ہو سردارے؟"

"ایک بات مسلسل ذہن میں چبھ رہی ہے باس۔ تمہیں سردارے کی قسم' یہ کانٹا ذہن سے نکال دو"۔

"بکو جلدی سے"۔

"بنی نرم نہیں ہے؟"

"بہت" میں نے جواب دیا۔

"کس حیثیت سے استاد؟"

"سودے بازی ہوئی ہے اس سے۔ بہرحال چارہ تو ڈالنا ہی تھا" میں نے فوراً جواب دیا۔

"دھت تیرے کی۔ تو یہ بات تھی" سردارے نے برا سا منہ بنا کر کہا۔

"کیوں تمہارے ذہن میں رومانس تھا؟"

"ہاں استاد۔ رات کو بھی تمہارے جانے کے بعد وہ دونوں جارحیت پر آمادہ تھے۔ ممکن تھا کوئی ہنگامہ بھی ہو جاتا۔ گولڈ مین تو آؤٹ ہو گیا تھا لیکن پھر ایک اور شخص آیا اور اس نے ان دونوں کی اتنی مرمت کی کہ دونوں ہی بیہوش ہو گئے۔ میں نے تو یہی سمجھا تھا استاد کہ کوئی داؤ مار دیا تم نے"۔

"حماقت کی باتیں تو تم سوچتے ہی رہتے ہو"۔

"خیر چھوڑو استاد۔ اب کیا پروگرام ہے؟ میرا مطلب ہے کیا اس سودے بازی کے بارے میں کچھ نہیں بتاؤ گے؟"

"بس چکر دے رہا ہوں اور چانس کی تلاش میں ہوں۔ ویسے کسی بھی مرحلے پر پرسکون رہنا۔ میں نہیں چاہتا پروگرام میں کوئی گڑبڑ ہو اور اس دیو زاد کو بھی قابو میں رکھنا"۔

"پیارا آدمی ہے۔ ہمارے ساتھ رہ کر ہر تصور سے بے نیاز ہو گیا ہے۔ تمہارے اوپر بہت بھروسہ کرنے لگا ہے۔ کہہ رہا تھا کہ ہر انسان کو پوری زندگی میں ایک دوست کی خواہش ہوتی ہے اور جب اسے اپنی پسند کا کوئی دوست مل جائے تو بس۔ اس کے بعد کسی چیز کی خواہش نہیں رہتی"۔

"میرا خیال ہے سردارے' مجھے بھی دوستوں کے انتخاب کا سلیقہ ہے اور گولڈ مین ایک عمدہ دوست ہے۔ بہرحال چھوڑو ان باتوں کو' ناشتے کی تیاریاں کرو"۔

ناشتے کے بعد کچھ اور سہولتیں مل گئیں۔ مثلاً یہ کہ ہم لانچ پر گھوم بھی سکتے تھے۔ ہم تینوں باہر آئے۔ لانچ کافی بڑی تھی اور شاید اسمگلنگ کے لیے استعمال ہوتی تھی۔ میں نے محسوس کیا تھا کہ کچھ لوگ ہماری نگرانی کر رہے ہیں۔

یہ بھی بنی کی ذہانت تھی۔ اس کے دل میں جو کچھ تھا' وہ مجھے معلوم تھا لیکن اس نے ان لوگوں کو ہماری نگرانی کی ہدایت اس لیے کی ہوگی کہ وہ اپنے دل میں کوئی خیال نہ کریں۔ اس وقت بھی ہم تینوں لانچ کی ریلنگ سے ٹکے کھڑے تھے کہ نوئیل براؤنسن ہمارے پاس پہنچ گئی۔ سردارے کا چہرہ سپاٹ رہا تھا۔

"ہیلو!" اس نے بدلے ہوئے انداز میں ہمیں مخاطب کیا۔ رات کی بہ نسبت اس وقت اس کی کیفیت مختلف تھی۔

"ہیلو نوئیل!" میں نے جواب دیا۔

"لانچ کی ریلنگ کے ساتھ کھڑے ہو کر جب سمندر کی لہروں کا نظارہ کیا جائے اور آسمان کی چھت پر بادلوں کے غول موجود ہوں تو گرم گرم کافی کے جگ اس لطف کو دوبالا کر دیتے ہیں۔ یقین کریں مجھے کافی پینے کا لطف ایسے ہی وقت آتا ہے۔ کیا آپ لوگ کافی پئیں گے؟" اس نے پوچھا۔

"کوئی حرج نہیں ہے مس نوئیل لیکن بشرطیکہ اس میں بے ہوشی کی دوا موجود نہ ہو۔ اگر بے ہوش کرنے کی ضرورت ہے تو ہمیں بتا دو۔ ہم خود ہو جائیں گے" میں نے جواب دیا۔

"اوہ نہیں جناب! یہ میری مخلصانہ پیشکش ہے۔ اگر آپ نہیں پسند کریں گے تو میں مجبور نہیں کروں گی" نوئیل سنجیدہ ہو کر بولی۔

"آپ کی ذاتی پیشکش مس نوئیل؟"

"جی!"

"تب کوئی حرج نہیں ہے" میں نے جواب دیا اور نوئیل نے ایک گزرتے ہوئے شخص کو اشارے سے نزدیک بلایا۔ پھر اسے کافی لانے کے لیے کہا اور پھر سردارے کی طرف دیکھتی ہوئی بولی:

"آپ کے ساتھی بہت کم گو ہیں"۔

"کون سے ساتھی کی بات کر رہی ہیں؟" میں نے شرارت سے کہا۔

"مم۔ میری مراد ان سے تھی" نوئیل نے سردارے کی طرف اشارہ کیا۔

"واہ۔ یہ بات نہیں ہے مس نوئیل۔ اگر برا نہ مانیں تو عرض کر دوں کہ آپ نے اس کے جذبات کو ٹھیس پہنچائی ہے۔ ورنہ جہاں تک بولنے کا مسئلہ ہے' اس نے بکواس کرنے کے عالمی ریکارڈ قائم کیے ہیں۔ وہ تو بولنے کا مریض ہے"۔

"میں نے ٹھیس پہنچائی ہے؟" نوئیل تعجب سے بولی۔

"ہاں!"

"لیکن میں نے کیا کیا ہے۔ میں نے تو صرف پچھلی رات ہی آپ سے ملاقات کی تھی۔ میرا مطلب ہے اس وقت جب باس نے مجھے آپ کے پاس بھیجا تھا"۔

"آپ خود غور کریں مس نوئیل' اس نے کئی راتیں صرف آپ کے خواب دیکھے ہیں۔ اگر وہ ہر رات کی صبح ان خوابوں کا تذکرہ مجھ سے نہ کرتا تو مجھے یقین نہ ہوتا لیکن میں اس کا گواہ ہوں۔ اس کے بعد بھی آپ نے ملاقات میں اس کی پذیرائی نہیں کی۔ وہ جذباتی انسان ہے۔ مجھے خطرہ ہے کہ وہ ہمیشہ کے لیے خاموش نہ ہو جائے۔ اس طرح مس نوئیل معاف کیجئے آپ کی وجہ سے میں اپنا بہترین دوست کھو بیٹھوں گا"۔

"اوہ۔ لیکن مجھے کیا معلوم تھا۔ اس میں میرا تو کوئی قصور نہیں ہے" نوئیل نے کہا۔

"یہ بات میں نے بھی اس سے کہی تھی لیکن احمق ہے۔ کہنے لگا میرے جذبات اس تک کیوں نہیں پہنچے؟"

"میرا خیال ہے' اگر مناسب سمجھیں تو اسے سمجھا دیں"۔

"میں کیا کہوں اس سے؟" نوئیل پریشانی سے بولی۔ سردارے نے رخ بدل لیا تھا لیکن بدمعاش کے کان کھڑے ہوئے تھے اور پوری توجہ ہماری طرف ہی تھی۔

"یہ آپ کا کام ہے مس نوئیل پلیز" میں نے کہا اور پھر میں نے گولڈ مین کے شانے پر ہاتھ رکھا اور آگے بڑھ گیا۔ نوئیل وہیں کھڑی رہ گئی تھی۔

"مسٹر میگوئن!" گولڈ مین نے ایک گہری سانس لے کر کہا۔

"ہاں۔ کہو گولڈ مین۔ میں نے محسوس کیا ہے کہ تم بھی کچھ خاموش رہنے لگے ہو" میں نے کہا اور گولڈ مین ہنسنے لگا۔

"ہاں ماسٹر۔ آج کل میں صرف تجزیہ کر رہا ہوں"۔

"خوب! اچھا مشغلہ ہے۔ میں نے جواب دیا۔ ہم دونوں خاصی دور نکل آئے تھے۔ جہاں سے ان دونوں کی باتیں ہمارے کانوں تک نہیں پہنچ سکتی تھیں۔

"ہاں مسٹر میگوئن! بہت اچھا مشغلہ ہے اور میں بہت خوش ہوں۔ میری فطرت عجیب ہے مسٹر میگوئن۔ کیمپ میں آپ نے مجھے دیکھا تھا۔ بے شمار لوگ تھے جو میرے نام سے کانپتے تھے۔ بہت سے لوگ تھے جو میری ایک آواز پر وحشت زدہ ہو جاتے تھے۔ میرے اشارے پر ہر کام کرنے' یہاں تک کہ جان دینے پر آمادہ ہو جاتے تھے"۔

"مجھے اندازہ ہے گولڈ مین" میں نے جواب دیا۔

"لیکن ـــــ کیا آپ یقین کریں گے مسٹر میگوئن کہ مجھے ان میں ہمیشہ ایک ایسے شخص کی تلاش رہی' جو میرا اچھا دوست ثابت ہو سکے' جو مجھ سے خوفزدہ نہ ہو' جو میرا کہنا نہ مانے' میرے ساتھ بے تکلفی سے پیش آئے' بلکہ بعض اوقات مجھ سے بدتمیزی بھی کرے لیکن اندر سے میرے لیے ایک بے لوث خلوص کا جذبہ رکھے۔ میری غیر موجودگی میں میرے لیے اچھے انداز میں سوچے' اسے مجھ سے خوف نہ ہو' بلکہ وہ میری ذات سے پیار کرتا ہو' مجھے چاہتا ہو۔ کیا انسان کی یہ طلب غیر فطری ہے؟"

"ہرگز نہیں گولڈ مین!"

"ملا نہیں ایسا کوئی شخص۔ تمہیں دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ تم بے حد وسیع ہو۔ تم دوستوں کے لیے بہت کچھ سوچتے ہو"۔

"ہاں۔ میں بھی ہر طرف سے سیر ہوں گولڈ مین۔ میرے نزدیک محبتیں بڑی اہمیت رکھتی ہیں"۔

"میں دیکھ چکا ہوں مسٹر میگوئن"

"کس کی بات کر رہے ہو؟"

"حالیہ واقعے کی۔ یقین کرو میں بے حد متاثر ہوا ہوں۔ دوستوں کے لیے اتنی کاوش اچھا دوست ہی کر سکتا ہے"۔

"اوہ۔ گولڈ مین۔ تمہیں میں نے دوستوں ہی میں شمار کیا ہے۔ تم کسی طور ہم سے الگ نہیں ہو"۔

"میں جانتا ہوں مسٹر میگوئن اور اس پر نازاں بھی ہوں۔ میں خود کو تمہاری دوستی کا اہل ثابت کروں گا"۔

"مجھے تمہارے اوپر بھروسہ ہے گولڈ مین ویسے یقین کرو میرا ساتھی بے حد شاندار ہے۔ تم اسے آتش فشاں کے دہانے میں گرا دو۔ گرتے گرتے بھی زندگی اور خود اس آتش فشاں کا مذاق اڑائے گا اور ہنستے ہوئے مر جائے گا۔ خوف اس کے قریب سے نہیں گزرتا بلکہ خطرناک ترین حالات میں وہ قہقہے لگانے کا عادی ہے"۔

"میں نے تم دونوں کے بارے میں بہت کچھ اندازے قائم کیے ہیں مسٹر میگوئن" گولڈ مین نے کہا۔ اسی وقت کافی آ گئی۔ کافی لانے والے نے دو پیالے سردارے اور نوئیل کو دیے تھے اور پھر وہ ہماری طرف آ گیا۔ ہم نے بھی کافی لے لی اور اس کے بعد ہم خاموشی سے کافی کے سپ لینے لگے۔ گولڈ مین کسی سوچ میں ڈوب گیا تھا۔

"کوئی عورت تمہاری زندگی میں نہیں آئی گولڈ مین؟" میں نے پوچھا اور گولڈ مین کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

"عورت کو ہم زندگی سے الگ کہاں کر سکتے ہیں مسٹر میگوئن"۔

"ہاں۔ یہ تو درست ہے اور لیکن میری مراد ایسی عورت سے ہے جس نے تمہیں حد درجے متاثر کیا ہو اور تم نے اسے زندگی بھر ساتھ رکھنے کے بارے میں سوچا ہو"۔

"پرانی بات ہے مسٹر میگوئن لیکن پھر عقل آ گئی"۔

"عقل آ گئی؟" میں نے دلچسپی سے پوچھا۔

"ہاں۔ بہت کم عمر تھا اس وقت" گولڈ مین نے کافی کے دو تین سپ لیے۔ پھر بولا "ایک گرجے میں رہتا تھا۔ یسوع کا ادنیٰ خادم تھا۔ دنیا محدود تھی میری نگاہوں میں۔ چند لوگوں کے ساتھ کو ہی کائنات سمجھتا تھا۔ وہیں سبیکا بھی تھی"۔

"سبیکا؟"

"ہاں۔ مقدس کنواری کی خادمہ۔ وہ نن تھی"۔

"اوہ! اور تم پادری تھے؟"

"نہیں۔ بس خدمت گار تھا گرجا کا۔ میرے دل میں تقدس کے سوا کچھ نہیں تھا۔ دنیا کا کوئی جذبہ میرے ذہن میں نہیں تھا۔ ایک لامتناہی ٹھہراؤ تھا۔ کوئی اضطراب نہیں تھا زندگی میں' لیکن معصوم سبیکا۔ آہ مسٹر میگوئن اس کے چہرے پر اتنی صداقت تھی کہ ایمان تازہ ہو جاتا تھا۔ اس کی آنکھوں میں سورج کی پہلی کرن جیسی معصوم اور پاکیزہ چمک تھی اور اس کی آواز صبح کا پیغام لانے والی چڑیوں کی مانند تھی۔ میں نے اسے دیکھا اور میرے دل میں محبت کے جذبے نے جنم لیا۔ میرے دل میں اس کی محبت جاگ اٹھی اور میں خود کو مجرم سمجھنے لگا۔ بھلا یسوع کی محبت کے سوا بھی دل میں کسی اور کی محبت رہنی چاہیے تھی' ہرگز نہیں۔ ہرگز نہیں۔ میں خود سے چھپنے لگا۔ میں ہر اس جگہ سے وحشت زدہ ہونے لگا جہاں سبیکا ہوتی۔ میں وہاں نہیں جاتا تھا جہاں اس کے نظر آ جانے کا امکان ہوتا تھا۔ لیکن نہ جانے کس طرح سبیکا کو اس کا احساس ہو گیا اور وہ سائے کی طرح میرا تعاقب کرنے لگی۔ میں اس کی معصومیت پر شک نہیں کر سکتا تھا بس میں اس جذبے کو اپنی بدبختی تصور کرتا رہا تھا لیکن سبیکا مجھ سے دور نہ ہوئی۔ اور ایک دن وہ میرے بالکل قریب آ گئی۔ اس نے شکوہ کیا کہ میں اس سے نفرت کرتا ہوں' آخر کیوں؟

"نہیں سبیکا! میں تم سے نفرت نہیں کرتا"۔
"پھر تم مجھ سے دور کیوں رہتے ہو؟"
"تمہیں دیکھ کر میرے دل میں تمہاری محبت ابھرتی ہے"۔
"محبت کرنا گناہ تو نہیں ہے"۔
"ہاں لیکن ایسی محبت جو یسوع کی محبت پر حاوی ہو"۔
"مسیح کی محبت تو ہمارے دل بن کر دھڑک رہی ہے۔ اگر کسی انسان کا پیار بھی اس میں سما جائے تو وہ مسیح کے زیر سایہ ہوتا ہے"۔
"تب سبیکا' یہ گناہ ہے"۔
"یہ گناہ نہیں ہے"۔
"یہ گناہ ہے" میں نے کہا اور سبیکا سسکیاں لینے لگی۔ اس نے بتایا کہ اس کے دل میں بھی ہر وقت میرا خیال رہتا ہے اور میں اور مضطرب ہو گیا۔ میری سمجھ میں نہیں آتا تھا کیا کروں۔ میں تڑپتا رہا۔ کرب اور بے چینی میری زندگی کا جزو بن گئیں۔

تب ایک دن میں نے پادری کی تقریر سنی۔ وہ انسان کے بارے میں بتا رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ مسیح نے محبت پر پہرے نہیں بٹھائے۔ محبت تو انسان کی فطرت کا جزو ہے۔ اگر انسان ایک دوسرے کی محبت سے پہلو تہی کرے گا تو وہ مسیح کی محبت میں کامل نہیں ہو سکتا اور ان الفاظ نے میری دنیا بدل دی۔ میں نے پوری رات بے کلی سے گزاری۔ میں غور کرتا رہا۔ جب مذہب محبت کی اجازت دیتا ہے تو پھر مجھے اس اضطراب میں رہنے کی کیا ضرورت ہے۔

اور اس صبح جب سبیکا میرے پاس آئی تو میرے ہونٹوں پر محبت کے پھول کھلے ہوئے تھے۔ سبیکا نے میرے بدلے ہوئے انداز کو محسوس کر لیا۔ وہ بھی خوش ہو گئی اور پھر کلیسا کے اطراف کے ویرانے ہم سے آباد ہو گئے۔ جہاں ہم دونوں محبت کے گیت گاتے تھے۔ مراحل طے ہوتے رہے اور میں سبیکا کے پیار میں ڈوب گیا۔ اب میرے احساسات کو ایک سہارا مل گیا تھا اور پھر دو جسموں کا قرب' جوانی کی طلب کرتا ہے۔ میرے بدن کی ضرورت نے مجھے نڈھال کر دیا۔ سبیکا معصوم تھی۔ میں نے اس کے انداز میں ایک بار بھی لغزش نہیں پائی تھی۔

میری جسمانی کوششوں کو وہ حیرت سے دیکھتی رہی۔ اس نے میرے ساتھ عدم تعاون نہیں کیا تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے اسے ان تمام باتوں پر حیرانی ہو' سخت حیرانی ہو اور جب جذبات کا بھوت اتر گیا تو میں نے سبیکا کی آنکھیں چوم لیں لیکن ان کی حیرانی نہ گئی۔
"کیا بات ہے سبیکا؟" میں نے پوچھا۔
"کیا تم پادری بیریکل کو جانتے ہو؟" اس نے کہا۔
"وہ جو دورے پر آئے تھے؟"
"ہاں!"
"ہاں! میں نے بھی انہیں اس وقت دیکھا تھا"۔
"لیکن تمہیں یہ سب کچھ کیسے معلوم ہوا؟"

"کیا سبیکا؟"
"یہی عمل جو تم نے دوہرایا"۔
"کیا؟" میں چونک پڑا۔
"انجان مت بنو مائیکل۔ میں اس عمل کی بات کر رہی ہوں جو ابھی...... فادر اینڈرین کی بات تو میں مان سکتی ہوں لیکن تم۔۔۔۔۔"
"سبیکا! کیا کہنا چاہتی ہو' صاف صاف کہو"۔
"فادر بیریکل جب آئے تھے تو میرے ساتھ بڑی مہربانی سے پیش آئے۔ پھر فادر اینڈرین رات کو مجھے ان کے پاس لے گئے اور انہوں نے مجھے یہی سب کچھ سکھایا جو اس وقت تم نے دوہرایا ہے۔ مجھے بہت عجیب لگا تھا مائیکل۔ پھر جب فادر اینڈرین نے بھی ایسا ہی کیا تو میں نے سوچا یہ بھی کوئی ایسی بات ہو گی جو پادری بہتر سمجھتے ہوں لیکن تم۔۔۔۔۔"

اور مسٹر میگوئن! وہی وقت تھا جب میرے ذہن میں انگارے دہک اٹھے۔ میرا دل یہ سب کچھ ماننے کے لئے تیار نہیں تھا۔ میں نے جس مقدس کلی کو اپنی آنکھوں کی بینائی بنا لیا تھا' وہ پہلے ہی کھلی ہوئی ہے۔ نہ صرف کھلی ہوئی ہے' بلکہ کھلتی رہی ہے۔ میرا دل یہ سب کچھ برداشت نہیں کر سکا اور تب مسٹر میگوئن' میں نے پہلی بار دو خون کیے۔ پہلا خون سبیکا کا' جسے میں نے اسی جگہ پتھر سے کچل کر ہلاک کر دیا تھا۔ دوسرا فادر اینڈرین کا' جن کی گردن علیحدہ کر کے میں نے گرجا کے بڑے دروازے میں لٹکا دی۔ پھر میرا وہاں کیا کام تھا۔۔۔۔ اور اس کے بعد مائیکل کے گولڈ مین بننے کی کہانی طویل ہے۔ بس جب غلط راستے اپنائے تو پھر حتی الامکان اس میں کمال حاصل کرنے کی کوشش کی" گولڈ مین خاموش ہو گیا۔

پھر ایک کہانی۔۔۔۔ ایک انوکھی کہانی۔۔۔۔ کتنی بکھری ہوئی داستانیں سمیٹوں' کہاں کہاں سے جان بچاؤں۔ میرا ذہن بھٹکنے لگا۔ ہر بھٹکے ہوئے انسان کے پیچھے ایک دلدوز کہانی ہوتی ہے۔ تم تنہا نہیں ہو راجہ نواز اصغر۔ ہر شخص فطری طور پر معصوم ہوتا ہے۔ کاش میں ایک ایسا ادارہ قائم کر سکتا جہاں صرف مجرموں کا علاج ہوتا۔ کاش کوئی ایسا جزیرہ ہوتا جہاں صرف مجرموں کی حکمرانی ہوتی لیکن وہاں انہیں جرائم نہ سکھائے جاتے بلکہ ان کی زندگی کی وہ محرومیاں دور کر دی جاتیں جن کا شکار ہو کر وہ دنیا کے لیے دکھ بن جاتے ہیں"۔

"کیا سوچنے لگے مسٹر میگوئن؟" گولڈ مین نے کہا۔
"کچھ نہیں گولڈ مین" میں نے ایک تھکی تھکی سی سانس لے کر کہا۔
"تمہاری داستان کے بارے میں سوچ رہا تھا"۔
"پرانی بات ہے۔ پہلے جب یاد آتی تھی تو میں بھی افسردہ ہو جاتا تھا اور بہت کچھ سوچتا تھا' اب تو یہ اپنی کہانی بھی نہیں لگتی"۔
"ہاں گولڈ مین۔ ہمیں حالات کے سہارے چلنا پڑتا ہے"۔
"بالکل۔ ہم خود کچھ نہیں بننا چاہتے' حالات بنا دیتے ہیں"۔
"اب عورت کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟"
"وہی جو کسی دل پسند غذا کے بارے میں"۔

"کیا مطلب؟"
"ہمیں گوشت اچھا لگتا ہے۔ نہ ملے تو مرتے نہیں لیکن مل جائے تو وہ بہرحال ہماری مرغوب ہے۔ گوشت کو ہم اپنی زندگی میں کوئی درجہ نہیں دیتے"۔
"اوہ!"
"ہاں مسٹر میگوئن! عورت صرف ایک ضرورت ہے' منزل نہیں"۔
"ٹھیک کہتے ہو"۔
"اس کے بعد میں نے کسی عورت پر بھروسہ نہیں کیا"۔
"قصور کسی کا بھی نہیں گولڈ مین۔ سبیکا کا بھی نہیں تھا"۔
"پادری کا بھی نہیں تھا؟" گولڈ مین نے سوال کیا اور اس کے اس سوال میں ہزاروں طنز پوشیدہ تھے۔ درحقیقت مجھ سے کوئی جواب نہ بن پڑا۔
"چھوڑو اس مسئلے کو' الجھا ہوا ہے"۔
"چھوڑ چکا ہوں مسٹر میگوئن" گولڈ مین نے مسکراتے ہوئے کہا اور میں سردارے کی طرف دیکھنے لگا جو بدستور نوئیل سے مصروف گفتگو تھا۔
"آؤ گولڈ مین چلیں۔ وہ تو کام سے گیا" میں نے ہنستے ہوئے کہا اور گولڈ مین بھی ہنسنے لگا۔ ہم دونوں واپس اپنے کیبن میں آ گئے تھے۔

دن چڑھ رہا تھا اور لانچ کا سفر جاری تھا۔ بنی کے کہنے کے مطابق سفر کے گھنٹے اب پورے ہونے والے تھے۔ پھر سردارے واپس آ گیا۔ وہ بہت خوش تھا۔ آتے ہی جھک کر میری ٹانگیں دبانے لگا۔ گولڈ مین ہنسنے لگا تھا۔

"مسخرے پن سے باز نہیں آؤ گے"۔
"عقیدت کا اظہار کر رہا ہوں باس" سردارے نے کہا۔
"کیا گفتگو رہی؟"
تم نے جو پودا لگایا ہے' وہ چند گھنٹوں میں پروان چڑھ گیا ہے"۔
"کیا مطلب؟"
"بس باقی کام تمہاری شاگرد کا تھا۔ مس نوئیل اب کہاں جاتی ہیں؟"
"کیسی لڑکی ہے؟"
"عمدہ باس۔ ذرا کلی کر آؤں تاکہ تمہارا شکریہ ادا کر سکوں" سردارے اٹھ کھڑا ہوا۔
"کیا باتیں ہوئیں؟"
"شرم آتی ہے ہمیں" سردارے نے بھونڈے پن سے کہا اور دونوں ہاتھوں سے منہ چھپا لیا۔ ہنسی روکنے کے باوجود نہ روک سکا تھا اور میں نے اس کی پشت پر دھول جما دی۔
"تمہیں تو کسی سرکس میں ہونا چاہیے تھا"۔
"ہر بات گوارہ ہے استاد' بس تمہاری نظر عنایت چاہیے مگر ذرا ایک بات تو بتاؤ"۔
"ہوں"۔

"ہمارا یہ سفر کتنا طویل ہے؟"
"کیوں؟"
"ہائے میں چاہتا ہوں سمندر پر ہی شام ہو جائے۔ یہیں رات گزرے' نوئیل نے رات کو ملاقات کا وعدہ کیا ہے"۔
"یہ کام میرے بس کا نہیں ہے سردارے" میں نے کہا۔ اسی وقت دروازے پر بنی کی شکل نظر آئی۔ وہ بے حد سنجیدہ نظر آ رہی تھی۔
"اگر اپنے ساتھیوں میں مصروف نہ ہوں مسٹر نواز! تو براہ کرم آیئے!" اس نے کہا اور میں اس کے لہجے کی سنجیدگی پر غور کرنے لگا۔ بہرحال میں باہر نکل آیا تھا۔ بنی کے چہرے پر خاصی سنجیدگی طاری تھی۔ وہ خاموشی سے میرے ساتھ چل رہی تھی اور اس کا رخ لانچ کے کھلے حصے کی جانب تھا۔ میں نے بھی راستے میں اس سے کوئی بات نہیں کی۔ یہاں تک کہ بنی رک گئی۔ اس نے چاروں طرف دیکھا۔ لانچ کے لوگ اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھے۔ تب اس نے میری طرف دیکھا اور میں بول پڑا:
"کیا بات ہے بنی------اس قدر خاموشی' اتنی سنجیدگی؟"
"ہاں۔ میں یہی بتانے کے لیے تمہیں یہاں لائی ہوں نواز"
"کیا بات ہے؟"
"نوئیل سے واقف ہو؟"
"نوئیل براؤنسن؟"
"ہاں"
"تازہ تازہ واقفیت ہے" میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"وہ ہوریشو کی خاص لڑکیوں کی حیثیت رکھتی ہے"۔
"اوہ" میں اس جملے پر سنبھل گیا۔
"مجھے یہ بات معلوم تھی------ دراصل اس لانچ پر جو لوگ موجود ہیں' ان میں تقریباً سب ہی ہوریشو کے ساتھی ہیں۔ ان میں سے صرف گنے چنے ہی ایسے لوگ ہیں کہ ان کا براہ راست تعلق ہوریشو سے ہے۔ گو اصل میں' وہ مکلینو کے غلام ہیں لیکن بہرحال ہوریشو انہیں کنٹرول کرتا ہے۔ اور ممکن ہے وہ اس کا ذاتی اثر بھی قبول کرتے ہیں۔ میں چونکہ بگ باس کی بیٹی اور خود بھی ادارے کی اہم رکن ہوں' اس لیے وہ میرے احکامات کی تعمیل کرتے ہیں لیکن میں نہیں جانتی ان میں سے کون دل میں میرے لیے کیا جذبات رکھتا ہے؟"
"ظاہر ہے مس بنی! آپ نہیں جان سکتیں" میں نے تائید کی۔
"لیکن جس انداز میں' جو کچھ میں کر رہی ہوں' اس سے یہی اندازہ ہوتا ہے کہ میں بہرحال مکلینو کے حق میں کام کر رہی ہوں۔ اس لیے کوئی مجھ سے سرتابی کی مجال نہیں رکھتا اور پھر وہ لوگ میری آتش مزاجی سے بھی واقف ہیں"۔
"جی" میں نے گردن ہلائی۔
"خود ہوریشو میرے سامنے اپنے احکامات نہیں چلا سکتا۔ لیکن بہرحال میں اتنا جانتی ہوں کہ گروہ پر

اس کا زبردست اثر ہے"۔

"یقیناً"

"بہرحال اس تمہید کا مقصد یہ تھا کہ ----- نوئیل نے مجھے اطلاع دی ہے کہ خود' ہوریشو لانچ پر موجود ہے -----" بنی نے کہا اور ایک لمحے کے لیے میرے اعصاب پر تناؤ پیدا ہو گیا۔ بنی کے یہ الفاظ بم ایک دھماکہ تھے لیکن میں نے اپنے آپ پر قابو رکھا اور خاموش نگاہوں سے بنی کو دیکھتا رہا-----

"کیا تمہیں حیرت نہیں ہوئی نواز؟"

"حیرت کی بات ہے بنی ----- لیکن وہ -----؟"

"یقیناً میک اپ میں ہو گا"۔

"تو آپ ان تمام لوگوں کو پہچانتی بھی نہیں ہیں جو لانچ پر موجود ہیں"۔

"یہی بات ہے۔ تم خود سوچو' میرا براہ راست ان سے واسطہ کہاں پڑتا ہے"۔

"اوہ' یہ بھی درست ہے۔ لیکن یہ اطلاع نوئیل نے کیسے دے دی ----- بقول آپ کے وہ ہوریشو کی وفادار ہے؟" میں نے سوال کیا۔

"تم لوگوں سے متاثر ہو گئی ہے" بنی نے جواب دیا۔

"کہہ رہی تھی؟"

"ہاں"۔

"تو اس نے یہ بھی بتایا ہو گا کہ ہوریشو کس میک اپ میں ہے اور کس ارادے سے لانچ پر آیا ہے"۔

"تم خود سوچو' یہ بات اسے کیسے معلوم ہو سکتی ہے۔ بہرحال وہ صرف ایک معمولی سی کارکن ہے' اسے تو یہ بھی نہیں معلوم کہ وہ کس میک اپ میں ہے"۔

"پھر اسے ہوریشو کے بارے میں کیسے معلوم ہوا؟"

"اس نے ہوریشو کی آواز سنی تھی۔ ہوریشو لانچ کے ایک حصے میں کسی سے گفتگو کر رہا تھا۔ دوسرا آدمی بھی اسے مسٹر ہوریشو کہہ کر پکار رہا تھا۔ وہ یہ نہیں دیکھ سکی کہ ہوریشو کی شکل کیا ہے۔ لیکن اس نے دوسرے آدمی کو پہچان لیا تھا' وہ بھی آواز سے؟"

اوہ ----- وہ کون ہے؟"

"جیمز ----- ہوریشو کے خاص آدمیوں میں سے ہے"۔

"وہ لانچ پر موجود ہے؟"

"ہاں بنی نے جواب دیا اور میں کسی سوچ میں ڈوب گیا۔ پھر میں نے مسکراتے ہوئے بنی کو دیکھا۔

"آپ کو تردد کیوں ہے مس بنی؟"

"اول تو ہوریشو نے یہ جرات کیوں کی۔ دوسری بات یہ کہ بہرحال اس کی یہ کوشش باغیانہ ہے اور میں جانتی ہوں کہ وہ بے حد خطرناک آدمی ہے۔ اگر وہ لانچ پر موجود ہے تو اس نے ہماری نگرانی کرنے کی کوشش بھی کی ہو گی۔ اسے کوئی بات معلوم تو نہیں ہو گئی۔ وہ ہمارے لیے خطرہ بن سکتا ہے۔ آخر وہ کسی پروگرام سے ہی آیا ہو گا"

"یقیناً" میں نے گردن ہلائی۔

"تم نے اس بات کا کوئی خاص نوٹس نہیں لیا؟" وہ بولی۔

"اگر کچھ کہوں تو برا تو نہیں مانیں گی مس بنی؟"

"نہیں مانوں گی ----- کہو" بنی نے کہا۔

"بے شک وہ خطرناک آدمی ہے لیکن ہم اسے کوئی اہمیت نہیں دیتے۔ ٹھیک ہے ہم اس کے شکنجے میں آ گئے اور اس وقت وہ قادر ہے' جو چاہے سلوک کرے۔ اگر وہ ہمارے شکنجے میں آ گیا تو ہم بھی تو اس کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کریں گے۔ مارتے رہے ہیں' مرنا بھی جانتے ہیں۔ پھر خوف کیسا۔ ہاں ہوریشو کو ایک چیلنج ضرور کروں گا۔ اگر وہ سازشیں کرنے کی بجائے کھلے میدان میں مقابلہ پسند کرلے تو ہم اسے بہادر تسلیم کرلیں گے"

"اوہ' ٹھیک ہے نواز ----- تم بے حد بہادر ہو لیکن جانتے ہو' وہ تمہارے اس چیلنج کا کیا جواب دے گا؟"

"کیا جواب دے گا؟"

"وہ تمہاری طاقت اور برتری تسلیم کرلے گا اور معذرت آمیز انداز میں کہے گا کہ وہ تم سے کھلے میدان میں مقابلہ نہیں کرے گا"۔

"ہاں" میں ہنس پڑا۔ "یہ خوبی اس میں ہے"۔

"پھر ایسے آدمی کا تم کیا کرو گے؟"

"ظاہر ہے کچھ نہیں کرسکتے"۔

"مجھے بتاؤ ----- اب میں کیا کروں؟"

"ہوریشو کو تلاش کیا جاسکتا ہے مس بنی"

"کس طرح؟"

"ہم لانچ کے سارے آدمیوں کو ایک جگہ جمع کرلیں گے اور ان میں ہوریشو کو پہچان لینا مشکل کام نہ ہو گا۔ لیکن ایک بات بتائیں ----- اسے پہچاننے کے بعد آپ کیا کریں گی؟"

"اس سے پوچھوں گی کہ اسے میرے خلاف جاسوسی کی جرات کیوں ہوئی"

"اگر اس نے اس کا کوئی معقول جواب دے دیا؟"

"مثلاً -----؟"

"مثلاً اس نے کہہ دیا کہ بہرحال ہم مکلینو کے مجرم ہیں اور وہ مکلینو کا وفادار ----- وہ صرف ہم پر نگاہ رکھنا چاہتا تھا تاکہ اگر ہم کوئی غلط حرکت کریں تو وہ آپ کو اطلاع دے دے"

"اوہ' ہاں ----- وہ اتنا ہی چالاک ہے۔ میرے سامنے بھیگی بلی بن جائے گا" بنی نے متفکرانہ انداز میں کہا۔

"اور پھر وہ یہ بھی سوچے گا کہ آخر آپ کو اس کی تلاش کیوں ہے"

"ٹھیک ہے لیکن پھر میں کیا کروں؟"

"میں اپنے طور پر اسے تلاش کرلیتا ہوں۔ ہم اسے نگاہ میں رکھیں گے اور اس پر ظاہر نہ ہونے

دیں گے کہ ہم اسے پہچان گئے ہیں۔ پھر کسی مناسب وقت پر اسے متحیر کر دیں گے۔ میں کہہ چکا ہوں م بنی کہ میں مکمل طور پر آپ سے تعاون کروں گا"۔

"میں جانتی ہوں۔ لیکن ہمیں کوئی ٹھوس قدم اٹھانا ہوگا۔ اسے بے وقوف بنانے کے لیے"۔

"وہ بھی میرے ذہن میں ہے"۔

"اوہ 'کیا؟" بنی نے چونک کر پوچھا۔

"مس بنی۔۔۔۔ میں آپ کو ایک ایسے بینک کا پتہ دوں گا جس کے لاکر میں میرے کچھ کاغذا رکھے ہوئے ہیں۔ ان کاغذات کے ذریعے ایک ملک کے ایک بینک سے مکلینو کی رقم کا خاصا بڑا ح واپس نکلوایا جا سکتا ہے"۔

"کک۔۔۔۔ کیا مطلب؟"

"مکلینو کی دولت دنیا کے مختلف بینکوں میں پھیل چکی ہے۔ میرے کچھ لوگ یہاں موجود ہ جن کی وساطت سے میں دنیا کے کسی بھی ملک میں جا کر اپنی دولت نکلوا سکتا ہوں۔ ان کاغذات کی نقو میرے آدمیوں کے پاس موجود ہیں اور ان کی نشاندہی نہیں ہو سکتی۔ لیکن لاکر سے برآمد ہونے وال کاغذات' ہوریشو کے لیے بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔ اگر وہ ان کاغذات کے ذریعے کسی ملک کے بینک سے ر کا ایک حصہ نکلوا بھی لیتے ہیں تو بہرحال وہ کارروائی جعلی ہوگی اور اصلی نواز اصغر کو وہ بینک مطلوبہ رقم کرنے کے ذمے دار ہوں گے۔ اس طرح ہمارا کوئی نقصان بھی نہیں ہوگا اور ہوریشو کو یہ اطمینان بھی ہ جائے گا کہ آپ صحیح لائنوں پر کام کر رہی ہیں"۔ میں نے تفصیل بتائی اور بنی کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ وہ چکرا ہوئے انداز میں میری شکل دیکھتی رہی۔ پھر ایک پھیکی سی مسکراہٹ کے ساتھ اس نے گردن جھکالی۔

"تم نے تو مجھے توڑ پھوڑ کر رکھ دیا ہے نواز۔۔۔۔ کہاں کہاں احساس دلاؤ گے کہ میں عور ہوں۔۔۔۔ صرف ایک بے وقوف عورت!"

"ارے مس بنی! کیا میں نے ایسی کوئی کوشش کی ہے؟"

"نہ جانے عورت کو۔۔۔۔ اس قدر کمزور کیوں بنایا گیا ہے' نجانے کیا مصلحت تھی اس میں۔۔۔۔"

"مس بنی پلیز۔۔۔۔ میں نہیں سمجھا"۔

"تم لوگ ذہنی اور جسمانی لڑائی کے ماہر ہوتے ہو اور ہم۔۔۔۔ خود کو بہت کچھ سمجھنے کے باوجود کچھ نہیں ہوتے۔ اب اس شیطان کو لے لو۔ بھیس بدل کر لانچ پر آ گیا۔۔۔۔ اور معاف کرنا اس سے کہیں زیادہ خطرناک تم ہو۔ جس نے اسے جسمانی طور پر مفلوج کر دیا اور اب اس پلان کے تحت ایک مر پھر اسے شکست دے رہے ہو۔۔۔۔ کیا ہم عورتیں بھی اس انداز میں سوچ سکتی ہیں؟"

"اوہ مس بنی! عزت افزائی ہے آپ کی۔۔۔۔ اور کیا کہوں"۔

"ٹھیک ہے نواز۔۔۔۔ اس سے عمدہ ترکیب اور کیا ہو سکتی ہے۔ تو تم نے مکلینو کی دول ملک سے نکال بھی دی؟"

"پائی پائی" میں نے جواب دیا۔

"اور وہ لوگ آج بھی اس امید میں ہیں کہ دولت یہاں موجود ہے"

"خوش فہمی ہے ان کی" میں نے لاپروائی سے کہا۔

"مگر کمال ہے۔۔۔۔ واقعی کمال ہے۔ تمہیں تو زیادہ وقت بھی نہیں مل سکا"۔

"ہاں۔ ہم نے پہلا کام یہی کیا تھا"۔

"حیرت۔۔۔۔ بہرحال میں تمہاری ترکیب سے متفق ہوں۔ بہترین پروگرام ہے۔ اس طرح میں خود اس سے مل کر اسے بتاؤں گی کہ میں نے کیا کیا ہے"

"یقیناً اسے اعتماد ہو جائے گا"۔

"لیکن کیا تم اسے پہچان کر تلاش کر لو گے؟"

"یقیناً"

"تب میں اسے جزیرے پر جا کر متحیر بھی کر دوں گی۔ ظاہر ہے وہ ہمارے آس پاس ہی رہے گا"۔

"آپ براہ کرم وہ کرتی رہیں جو میں کہوں"۔

"ٹھیک ہے' اب انکار نہ کروں گی"۔

"اس کو پہچاننے کے اظہار سے قبل آپ اپنے انتہائی وفادار لوگوں کو اس کی نگرانی پر مامور کر دیں گی تاکہ اس کی کارروائی کی اطلاع ہمیں رہے"۔

"نہایت مناسب۔۔۔۔ میں یہ کام بہ آسانی کر لوں گی۔ جزیرے پر میرے چند خاص وفادار موجود ہیں" بنی نے جواب دیا۔

"اور کوئی حکم مس بنی؟" میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ درحقیقت میں یہ سن کر الجھ گئی تھی کہ وہ موجود ہے۔ لیکن اس کے مقابلے پر تم جیسا آدمی موجود ہے۔ اب مجھے اپنی مضبوطی کا بھی احساس ہو گیا ہے"۔

"ایک بار پھر شکریہ"۔

"شکریہ کی کیا بات ہے۔ اب تم مجھ سے الگ انسان تو نہیں ہو۔ میں تو اپنے کارنامے پر خوش ہوں" بنی نے پیار بھرے انداز میں مجھے دیکھا اور جواب میں' میں نے بھی۔۔۔۔ لیکن بات اس سے آگے بڑھنا قطعی مناسب نہیں ہے' ہم دونوں کو احساس تھا۔

"اس لڑکی کی بات درمیان میں رہ گئی"

"کون سی لڑکی؟" بنی بے خیالی سے بولی۔

"میری مراد نوئیل سے ہے"

"ہاں۔ بہرحال نوئیل نے وفاداری کا ثبوت دیا ہے۔ بلکہ اس سے زیادہ مجھے وہ تمہارے ساتھی سے متاثر نظر آ رہی تھی"۔

"جزیرے پر اسے میرے ساتھی سے قربت کا موقع دیں" میں نے کہا۔

"کیا وہ بھی اسے پسند کرنے لگا ہے؟" بنی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ دنیا کی ہر خوبصورت لڑکی کو پسند کرتا ہے"۔

"اوہ' تب کوئی حرج نہیں ہے۔ نوئیل اس قسم کی لڑکی نہیں ہے کہ ہم اسے ساتھ رکھیں۔ وہ اپنی فطرت نہیں بدلے گی"۔

"اس کی ضرورت نہیں ہے۔ بس وقتی طور پر"۔
"ہاں۔ میں اسے ہدایت کردوں گی"۔
"شکریہ بنی! اب مجھے اجازت دو"۔
"تو پھر ------ اپنا کام جلد از جلد کرلو' ہمارا سفر اب مختصر رہ گیا ہے"
"میں بہت جلد آپ کو رپورٹ دوں گا" میں نے کہا اور بنی کے پاس سے رخصت ہوگیا۔ میں دعویٰ کیا تھا اب محنت بھی کرنا تھی۔ اور اس کے لیے میں نے ایک مخصوص طریقہ وضع کیا۔ میں نے ہور کی جسامت کو ذہن میں رکھا۔ اس کے خدوخال کا تصور کیا اور اندازہ لگایا کہ وہ کیسی شکل اپنا سکتا ہے۔ لانچ کئی سیاہ فام بھی تھے۔ وہ اسی رنگ سے کام چلا سکتا تھا تو پھر اسے اس کی کیا ضرورت تھی۔ بس پہلے سیاہ فام کا جائزہ لے لیا جائے۔

اور میں لانچ پر آوارہ گردی کرنے لگا۔

یوں تو سارے سیاہ فام طویل القامت تھے اور ان میں سے کسی پر بھی شک کیا جاسکتا تھا۔ لیکن ف کٹ داڑھی والا وہ سیاہ فام میری نگاہوں میں کھٹک گیا جو دوسروں کی بہ نسبت معمولی سے کپڑے پہنے ہو تھا اور تندہی سے لوہے کی موٹی موٹی زنجیروں کو اٹھا کر ایک جگہ اکٹھا کر رہا تھا۔ غالباً" یہ لنگر ڈالنے کی تیاریا تھیں۔

میں نے اس کے چہرے پر نگاہ دوڑائی اور پھر میری باریک بنی کام آگئی ------ ہوریشو کے با بازو پر زخم کا نشان پہلے میری نگاہ میں آچکا تھا۔ سیاہ فام کے قریب سے گزرتے ہوئے میں نے وہ نشان دیکھ اور دل ہی دل میں مسکرا پڑا ------ کیسا عجیب اتفاق تھا۔ اس سے پہلے کبھی میرے ذہن میں اس زخم خیال بھی نہیں تھا۔ بس یونہی ایک بار نگاہ پڑ گئی تھی۔ انسان کتنا ہی چالاک کیوں نہ ہو' بعض اوقات فا غلطی کرتا ہے۔

ہوریشو نے میری طرف نگاہ اٹھا کر بھی نہیں دیکھا تھا۔ وہ بدستور اپنے کام میں مشغول رہا۔ اور میں آگے بڑھتا چلا گیا۔ مجھے بھی اپنی نگاہوں پر یقین کامل تھا اور حد سے بڑھی ہوئی خوداعتمادی نے' خدا کا شکر مجھے کبھی دھوکہ نہیں دیا تھا۔

چنانچہ تھوڑی دیر کے بعد ہی میں واپس مس بنی کے پاس پہنچ گیا۔ میں نے بنی کو تلاش کیا تھا۔ مجھے دیکھ کر کھڑی ہوگئی۔

"میں نے اپنا کام انجام دے لیا ہے مس بنی"
"کیا مطلب؟"
"میں نے اسے تلاش کرلیا ہے"
"اتنی جلدی؟" بنی متحیرانہ انداز میں بولی۔
"لانچ اتنی بڑی بھی نہیں ہے"۔
"کس طرف ہے وہ؟"
"لنگر کی زنجیریں درست کر رہا ہے"۔
"خدا کی پناہ! تمہیں یقین ہے؟"

"کیوں نہیں"۔
"بلاشبہ تم اس سے زیادہ خطرناک ہو ------ سیاہ فام کے میک اپ میں ہی ہے؟"
"ہاں۔ بس داڑھی کا انداز بدل لیا ہے"۔
"میں کیسے دیکھوں اسے؟"
"اس کے بدن پر نیلی دھاری کا بنیان ہے' چست گرے کلر پتلون پہنے ہوئے ہے اور کوئی سیاہ فام اس وقت اس لباس میں نہیں ہے"۔
"جزیرہ قریب آگیا ہے' مجھے احکامات بھی دینے ہیں۔ میں ایک چکر لگالوں" بنی نے کہا۔
"ابھی اسے بالکل نظرانداز کردیں"۔
"اوہ' اتنا میں بھی جانتی ہوں" بنی نے مسکراتے ہوئے کہا' پھر بولی "دراصل ذہین تو میں بھی ہوں لیکن یہ بھی شاید عورت کی کمزوری ہے"۔
"کیا؟"
"یہی کہ اگر اسے مرد کا بھرپور سہارا مل جائے تو وہ ناکارہ ہو جاتی ہے اور اپنی ساری ذہانت مرد کو سونپ دیتی ہے"۔
"نہیں مس بنی! میرا خیال ہے ایسی بات نہیں ہے۔ ابھی تو ہم لوگوں نے آپ کا سہارا لیا ہے"۔
"وقتی طور پر جناب ------ جب ہم کسی پرسکون جگہ پر پہنچ جائیں گے تو پھر میں ہاتھ بھی نہیں ہلاؤں گی' آپ کو میری پوری ذمے داری لینا ہوگی"۔ بنی نے کسی قدر شوخ لہجے میں کہا اور میں ہنسنے لگا ------ بنی ظاہر ہے میری ہنسی سے کوئی نتیجہ اخذ نہیں کرسکی تھی۔

نمک کے جزیرے پر اترنے سے قبل بنی کی درخواست پر ہم نے پھر ہاتھ بندھوائے تھے۔ بنی کوئی پہلو تشنہ نہیں چھوڑنا چاہتی تھی۔ بہرحال ہم جزیرے پر اتر گئے۔ کافی طویل و عریض جزیرہ تھا۔ عمارتیں بھی خاصی خوبصورت تھیں۔ نمک کی فیکٹریاں پھیلی ہوئی تھیں اور ان میں کام کرنے والوں کے لیے ایک ہی ساخت کے چھوٹے چھوٹے کوارٹر بنے ہوئے تھے۔ بڑی بڑی عمارتیں بھی تھیں' پارک بھی بنے ہوئے تھے ------ غرض اسے ایک خوبصورت جزیرہ کہا جاسکتا تھا۔

ہم لوگوں کو خاصی سخت نگرانی میں ایک خوبصورت عمارت میں لے جایا گیا۔ سردارے اور گولڈمین خاموش تماشائی بنے ہوئے تھے۔ تینوں کو ایک ہی کمرہ دیا گیا تھا۔ اس سے پہلے ہمیں ایک' دوسرے کمرے میں بٹھایا گیا تھا۔ بہرحال یہ ایک کمرہ بھی کافی وسیع تھا اور ضرورت کی ساری چیزوں سے آراستہ تھا۔ باتھ روم ملحق تھا اور تین بستر لگے ہوئے تھے۔

بنی سے اس کے بعد کوئی تفصیلی ملاقات نہیں ہوئی تھی۔ ظاہر ہے وہ عمارت کے انتظامات میں مصروف ہوگی۔ کمرے میں لاکر ہمارے ہاتھ کھول دیے گئے تھے۔

"باس!" سردارے نے کافی دیر کے بعد زبان کھولی تھی۔ اور میں اس کی طرف دیکھنے لگا۔
"جھوٹی ہی سہی لیکن تسلی دے دو کہ وہ بھی اسی عمارت میں ہوگی" میری مراد نوئیل سے ہے"۔
"ہوں۔ ٹھیک ہے سردارے! وہ نہ صرف اسی عمارت میں ہے بلکہ شاید آج ہی رات تم سے ملے گی بھی" میں نے کہا اور سردارے اچھل پڑا۔

"اب یہ بھی بتا دو استاد! یہ تسلی جھوٹی ہے یا سچی؟"

"تم نے اس کی شرط نہیں لگائی تھی" میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"استاد ـــــ استاد!" سردارے پھر مسخرے پن پر اتر آیا۔

"بس بس فضول حرکتیں مت کرو ـــــ انتظار کرو"۔

"بے حد پر اسرار ہو رہے ہو استاد ـــــ سمجھ میں نہیں آ رہا اس بار خود کو کیوں چھپا رہے ہو۔ ا... کا رویہ جتنا نرم ہے' اس سے تو اندازہ ہوتا ہے کہ نئی استانی جی مان گئی ہیں"۔

"ہاں۔ اچھی طرح مان گئی ہیں۔ حواس میں رہو سردارے! کسی بھی وقت کوئی کام کرنا پڑ سکتا ہے" میں نے طنزیہ کہا۔

"کام سے کون گھبرا رہا ہے استاد ـــــ سچ نوئیل کافی نرم ہو گئی تھی۔ میرا خیال ہے وہ ہمارے لیے کافی اچھے جذبات رکھتی ہے۔ میرا مطلب ہے صرف میرے لیے ـــــ" سردارے جلدی سے بولا۔

"کیا کہنا چاہتے ہو؟"

"اسے پھانسوں؟" سردارے آنکھ دبا کر بولا۔

"یہاں سے نکلنے کے لیے؟"

"ہاں استاد!"

"بالکل خاموشی اختیار کرو سردارے ـــــ اپنی طرف سے کوئی حرکت مت کرنا۔ وہ اگر تمہارے پاس آ جائے تو صرف اپنے مطلب کی گفتگو کرنا۔ ممکن ہے وہ ہوریشو کے لیے کام کر رہی ہو ـــــ اور ہوریشو اس وقت ہمارا سب سے بڑا دشمن ہے"۔

"ارے توبہ توبہ ـــــ میں تو یہ بات صرف اس لیے کہہ رہا تھا کہ کہیں استاد یہ نہ کہہ دے کہ میں کسی مسئلے سے کوئی دلچسپی نہیں رکھتا"۔

"بس بس۔ فی الوقت صرف اپنی حرکتوں سے دلچسپی رکھو"۔

رات کے کھانے تک بڑی بیزاری رہی۔ بس خاموشی سے وقت گزرتا رہا۔ کھانا بھی یونہی سا کھایا تھا۔ گولڈ مین تو آرام سے لیٹ گیا تھا لیکن پھر نوئیل کی آمد سے ذرا سی دلچسپی پیدا ہو گئی۔ سردارے اچھل بیٹھا ـــــ نوئیل نے اس وقت ایک خوبصورت تراش کی نیلی پتلون پہنی ہوئی تھی۔ سردارے کی آنکھوں میں انبساط کی جھلکیاں نظر آئی تھیں۔

نوئیل کے کچھ بولنے سے پہلے ہی وہ اٹھ کر اس کے قریب پہنچ گیا۔ "مس نوئیل ـــــ اگر آپ اجازت دیں تو میں آپ کی یہ پتلون یہاں سے پھاڑ دوں ـــــ؟" اس نے کہا۔

"کیوں؟" نوئیل بوکھلا کر تھوڑی سی پیچھے ہٹ گئی۔

"ہائے جس روپ میں آپ کو پہلی بار دیکھا' یہی تھا۔ فرق صرف اتنا تھا کہ پتلون یہاں سے پھٹی ہوئی تھی اور یہی آپ کا حسن تھا" بے باک سردارے نے کہا۔

"جی نہیں۔ میری یہ پتلون نئی ہے اور میں آپ کو اس کی اجازت نہیں دوں گی" نوئیل نے جھینپتے ہوئے انداز میں کہا۔

"کاش میں آپ کے لیے ایک ہزار پتلونیں بنا سکتا"۔

"مسٹر ریتو! مجھے آپ سے کام تھا"۔ نوئیل بولی۔

"فرمائیے مس نوئیل!"

"براہ کرم آپ میرے ساتھ آئیں"۔

"ہرگز نہیں۔ یہ نہیں ہو سکتا" سردارے نتھنے پھلا کر بولا۔ اور نوئیل ہنسنے لگی۔ بہرحال میں بھی سردارے کو چڑاتا ہوا باہر نکل آیا۔ نوئیل میرے ساتھ تھی ـــــ راستے میں' میں نے اس سے کوئی بات نہیں کی اور نوئیل مجھے عمارت کے اندرونی حصے کے ایک کمرے میں لے گئی۔

"اندر ـــــ باس آپ کی منتظر ہیں" دروازے پر اس نے کہا۔

"ٹھیک ہے' شکریہ" میں نے کہا اور دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ نہایت خوبصورت خواب گاہ تھی۔ کمرے میں تیز روشنی پھیلی ہوئی تھی جس میں نفیس فرنیچر سے آراستہ کمرہ نظر آ رہا تھا۔ ایک رنگین کرسی پر انتہائی خوبصورت لباس میں ملبوس بنی بیٹھی آگے پیچھے جھول رہی تھی۔ مجھے دیکھ کر وہ رک گئی اور پھر کرسی سے اٹھ گئی۔ پھر وہ دوڑ کر مجھ سے لپٹ گئی۔ میری گردن میں جھول گئی۔ بڑا بچوں کا سا انداز تھا۔ میں نے بھی اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے دو تین چکر دیے۔ بنی بچوں کی طرح ہنس رہی تھی۔

"بس ـــــ بس اب اتار دو ـــــ" اس نے ہنستے ہوئے کہا اور میں نے اسے زمین پر کھڑا کر دیا۔

"بہت خوش ہو بنی" میں نے کہا۔

"ہاں نواز ـــــ خوش تو پہلے بھی رہتی تھی۔ لیکن اب خوشیوں کا انداز بدل گیا ہے۔ اب تو میری ساری خوشیاں تمہارے وجود میں سما گئی ہیں۔ سچ نہ جانے کیا کیا تصورات ذہن میں آنے لگے ہیں۔ اس انداز میں تو میں نے کبھی نہیں سوچا تھا۔

"ابھی کچھ وقت ہے بنی" میں نے کہا۔ بنی کے ان الفاظ نے مجھے الجھن میں مبتلا کر دیا تھا۔ میں جانتا تھا کہ میں اسے کیا سہارا دے سکتا ہوں۔ اس کے سارے خواب یکطرفہ ہیں۔ میں بھلا ان کا کیا جواب دے سکوں گا۔ لیکن میرا کیا قصور تھا۔ میں نے تو اسے ان خوابوں میں مبتلا نہیں کیا تھا اور دنیا نے' حالات نے مجھے یہی سکھایا تھا کہ ہر حالت میں اپنا الو سیدھا کرو"۔

"بیٹھو نواز ـــــ" بنی نے کہا اور میں بھی اس کے سامنے پڑی ویسی ہی کرسی پر بیٹھ گیا۔ "کیا پلاؤں تمہیں؟" بنی نے پوچھا۔

"جو دل چاہے بنی"

"پیتے ہو؟"

"نہیں کا کیا سوال ـــــ" میں نے جواب دیا اور بنی اپنی جگہ سے اٹھ گئی۔ پھر اس نے ایک الماری کھولی اور اس میں سے بہت سی خوبصورت شیشیاں نکال لیں۔ پھر اس نے ایک کاک ٹیل بنائی اور ایک بلوریں جگ میں لے کر میرے سامنے آ بیٹھی۔

"بے حد مطمئن نظر آ رہی ہو؟"

"ہاں"

"وجہ ـــــ؟" میں نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔ بنی پیگ بنا رہی تھی۔ اور پھر اس نے ایک

گلاس میرے سامنے رکھتے ہوئے کہا:

"عمارت کا کنٹرول مکمل طور پر میرے آدمیوں کے ہاتھ میں ہے"۔

"اوہ' تم نے ان سے رابطہ قائم کر لیا؟"

"ہاں"۔

"وہ لوگ کہاں ہیں جو لانچ پر تمہارے ساتھ آئے تھے؟"

"عمارت میں ہی ہیں۔ جن کے شناسا موجود ہیں' وہ ان کے پاس چلے گئے ہیں"۔

"اور وہ کہاں ہے؟"

"عمارت میں ہی ہے۔ لیکن میرے آدمیوں کی نگرانی میں"۔

"کیا مطلب کیا وہ-----؟"

"اوہ' نہیں۔ وہ اس نگرانی سے واقف نہیں ہو گا" بنی نے بتایا۔

"گڈ-----تو تم نے کافی کام کیا ہے بنی"۔

"دن بھر لگی رہی ہوں"۔

"پھر اب کیا پروگرام ہے؟"

"پروگرام کا دوسرا دور پرسوں ہو گا"۔

"کیا مطلب؟"

"پرسوں ہم یہاں سے نکل جائیں گے"۔

"اوہ' ویری گڈ-----مگر کس طرح اور کہاں؟"

"یہ آج نہیں بتاؤں گی" بنی نے شرارت سے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہاری مرضی بنی! بہرحال مجھے تمہارے اوپر بھروسہ ہے" میں نے کہا اور بنی ہنسنے لگی۔

"کل میں ہوریشو سے بات کروں گی"

"کس وقت؟"

"کسی بھی وقت۔ کیوں-----یہ کیوں پوچھ رہے ہو؟"

"میں بھی تم لوگوں کی گفتگو سننا چاہتا ہوں" میں نے جواب دیا اور بنی چاروں طرف دیکھنے لگی۔ پھر مسکرا کر بولی:

"یہ کون سا مشکل کام ہے۔ تم اس وارڈ روب کے پیچھے سے ہماری گفتگو سن سکتے ہو۔ اگر تم پسند کرو' ورنہ میں کسی دوسری جگہ کا بندوبست کر لوں"۔

"نہیں میرا خیال ہے کافی کشادہ جگہ ہے" میں نے وارڈ روب کی طرف دیکھ کر کہا۔

"بس تو کل تم تھوڑا وقت یہاں گزارنا" بنی نے میرے خالی جام میں شراب انڈیلتے ہوئے کہا اور کافی دیر تک ہم گفتگو کرتے رہے۔ بنی کی زبان میں لڑکھڑاہٹ پیدا ہو گئی تو میں نے اسے پینے سے روک دیا۔ بنی کا چہرہ سلگ اٹھا تھا' ساری شراب آنکھوں میں سمٹ آئی تھی' اور پھر وہ بے خود ہو گئی تو میں نے اسے بازوؤں میں سنبھال لیا۔

اور بنی نے اپنا وجود مجھے سونپ دیا-----دوسرے دن صبح کو کافی دیر سے ہم دونوں جاگے۔ بنی

ہوش میں آ گئی تھی اور میں نے اس کی آنکھوں میں حیا پائی۔ اس نے شرما کر چادر خود پر گھسیٹ لی۔

"ناشتہ ساتھ ہی کریں گے نواز" وہ باتھ روم کی طرف جاتے ہوئے بولی۔

"جو حکم-----" میں نے مسکراتے ہوئے کہا اور وہ جلدی سے باتھ روم میں داخل ہو گئی۔ میں سردارے کے بارے میں سوچنے لگا۔ آج اس کم بخت سے جان چھڑانا کافی مشکل ہو جائے گا۔ بہرحال نمٹنا پڑے گا اس سے' ویسے یہ بھی غنیمت تھا کہ اس کا کام بھی بن گیا تھا ورنہ میری جان کھا جاتا۔

میں سوتا رہا-----اور پھر بنی کے واپس آنے کے بعد خود بھی باتھ روم میں چلا گیا----- واپس آیا تو ناشتہ لگ گیا تھا۔ بنی بالکل کاہل ہو رہی تھی۔ ناشتے کے لیے بھی اس نے ناشتے کے کمرے میں جانا پسند نہیں کیا تھا۔

"ان لوگوں کو ناشتہ پہنچا دیا؟" اس نے ایک خادمہ سے پوچھا۔

"یس باس-----نوئیل ان کی میزبان ہے"۔

"اوہ' ہاں" بنی مسکرا پڑی۔ پھر خادمہ کی طرف دیکھ کر بولی "وہ کہاں ہے؟"

"مہمان خانے میں موجود ہے" خادمہ نے جواب دیا۔

"کتنی دیر قبل دیکھا تھا؟"

"زیادہ دیر نہیں ہوئی مادام-----ناشتہ پہنچایا تھا ہم لوگوں نے"۔ خادمہ نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ کسی طرح اسے یہاں لے آؤ۔ سنو' وہ لوہے کا بکس اٹھوا لاؤ جو راہداری میں پڑا ہوا ہے اور اسے برابر کے کمرے میں رکھوا دو۔ اس کام میں اسے بھی شریک ہونا چاہیے"۔

"جو حکم باس" خادمہ نے کہا اور باہر چلی گئی۔ تب بنی نے مسکراتے ہوئے میری طرف دیکھا اور بولی "اب بتاؤ نواز! میرا مطلب ہے بینک کے بارے میں"۔

"ڈینسلے بینک۔ لاکر نمبر ایک سو پانچ" میں نے جواب دیا اور بنی گردن ہلانے لگی۔ اس نے یہ نام اور نمبر ذہن نشین کر لیا تھا۔ پھر اس نے دوسری خادمہ کو بلا کر ناشتے کے برتن وغیرہ ہٹوائے اور کمرے میں ایسے نشانات باقی نہ چھوڑے' جن سے کسی دوسرے کی موجودگی کا اندازہ ہو سکے۔ اور تھوڑی دیر کے بعد وہ اس کام سے فارغ ہو گئی۔ پھر باہر سے وزنی صندوق اٹھانے والوں کی آوازیں سنائی دیں اور بنی نے مجھے اشارہ کیا۔ میں خاموشی سے الماری کے پیچھے رینگ گیا۔ بنی نے وہاں ایک اسٹول رکھوا دیا تھا۔ میں اسٹول پر بیٹھ گیا اور بنی دروازے پر جا کر کھڑی ہو گئی۔

پھر میں نے اس کی آواز سنی "بس اس طرف ٹھیک ہے' شکریہ۔ سنو! تم ادھر آؤ" اور میں نے اندازہ لگایا کہ یہ حکم ہوریشو کے لیے ہی تھا۔

"یس باس" ہوریشو آواز بدلنے پر قادر تھا۔

"اندر آؤ" بنی نے کہا-----اور پھر شاید دوسرے لوگوں سے مخاطب ہوئی "ٹھیک ہے' تم لوگ جاؤ" پھر دروازہ بند ہونے کی آواز سنائی دی۔ "بیٹھو-----" بنی نے سرد لہجے میں کہا۔

"مجھ سے کوئی خطا ہوئی ہے باس!" ہوریشو کی آواز میں کپکپاہٹ تھی جو سو فیصدی مصنوعی ہو گی۔ بہرحال وہ چالاک آدمی تھا۔

"بیٹھو" بنی کا لہجہ بدستور سرد تھا۔

"یس باس" ہوریشو شاید بیٹھ گیا۔ بنی چند لمحات خاموش رہی۔ پھر بولی "کیا نام ہے تمہارا؟"

"ری آشو باس" ہوریشو نے جواب دیا اور بنی عجیب سے لہجے میں ہنسنے لگی۔ پھر اس نے حد درجہ سرد لہجے میں کہا:

"اس کی ضرورت کیوں پیش آئی؟"

"مم ---- میں نہیں سمجھا باس" ہوریشو نے ہکلائی ہوئی آواز میں کہا۔

"مکلینو ---- اپنی بیٹی پر بعض معاملات میں مکمل بھروسہ کرتا ہے۔ کیا تم اسے احمق ثابت کرنا چاہتے ہو، ہوریشو ---- کیا تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ مکلینو بے وقوف ہے؟" اور نتیجہ خاطر خواہ نکلا ---- ہوریشو پر یقیناً سکتہ طاری ہو گیا تھا۔

"مم ---- میں اب بھی نہیں سمجھا باس" بالآخر اس نے آخری کوشش کی۔

"تمہارا خیال تھا کہ میں نے تمہیں لانچ پر نہیں پہچانا تھا۔ اور کیا تمہارا خیال تھا کہ میں تمہاری سرگرمیوں سے لاعلم ہوں۔ کیا تم نے چینل نمبر آٹھ میں رات نہیں گزاری، کیا تم نے سانگو کے آدمیوں کو عمارت کے گرد نہیں پھیلایا؟"

"ایک بار پھر خاموشی ہو گئی۔ پھر ہوریشو کی اصل آواز سنائی دی۔

"کیا مکلینو کی بیٹی اس بات کا اندازہ نہیں کر سکتی کہ ہوریشو کو اس وقت دلی مسرت ہوئی ہے۔ اتنی مسرت کہ وہ بیان نہیں کر سکتا"۔

"کیا مطلب ہوا اس بات کا؟" بنی نے سخت لہجے میں کہا۔

"ہوریشو مکلینو کا وفادار ہے۔ وہ اس کے مفادات کا نگران ہے۔ میرا خیال تھا کہ بنی دوسری لڑکیوں سے ممتاز ---- لیکن صرف ایک لڑکی ہے۔ وہ اتنی عمیق نگاہ رکھتی ہے، وہ اتنی ذہین ہے، کیا مکلینو کا خادم اس بات پر مسرور نہیں ہو سکتا"۔

"لیکن تم نے اس انداز میں میرا تعاقب کیوں کیا؟"

"صرف اس لئے باس کہ جن لوگوں کو تم نے اپنی تحویل میں لیا ہے، وہ بے حد خطرناک ہیں۔ تم ان کے بارے میں نہیں جانتی ہو باس! تم نے ایک بڑا کام ہاتھ میں لے لیا ہے اور میں پر سکون نہیں رہ سکتا تھا"۔

"تم نے خود کو دنیا کا سب سے ذہین انسان کیوں سمجھ لیا ہوریشو! تم نے یہ کیوں سوچ لیا کہ میں اتنا سا کام بھی نہیں کر سکوں گی۔ اور اس کے علاوہ ہوریشو ---- تم نے جس انداز میں یہ کام کیا ہے، کیا وہ میری ذات کے لیے ایک چیلنج کی حیثیت نہیں رکھتا؟"

"نہیں باس! میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ مکلینو کا مفاد مجروح نہ ہو"۔

"تم نے مکلینو سے رابطہ قائم کیا؟"

"اس کی مہلت نہیں مل سکی"۔

"کیوں؟"

"باس ---- آپ ایک بار دھوکہ کھا چکی ہیں۔ بہرحال آپ ابھی معصوم ہیں۔ میں نے ایک لمحے کے لیے آپ کو تنہا نہیں چھوڑا"۔

"لیکن میں تمہاری مداخلت پسند نہیں کرتی"

"مجھے اپنا فرض ادا کرنے دیں باس!"

"تم خود کو چالاک سمجھنا چھوڑ دو ہوریشو ---- ورنہ تمہارے خلاف سخت اقدامات پر غور کروں گی"۔

"میں پھر یہی عرض کروں گا کہ مجھے میرے فرض سے نہ روکیں"۔

"تم نے اب تک کیا کیا ہے؟" بنی نے طنز کیا۔

"کیا مطلب؟" ہوریشو کی آواز بدل گئی۔

"وہ کتنے عرصہ سے تمہاری تحویل میں ہے؟"

"آپ کا کیا مقصد ہے باس؟"

"کیا مکلینو نے تمہیں صرف اس کا میزبان مقرر کیا تھا؟"

"جو کچھ ہو رہا تھا، مکلینو کی مرضی سے ہی ہو رہا تھا"۔

"گویا اس نے رقم کے بارے میں معلومات کی کوئی ہدایت نہیں کی تھی تمہیں"۔

"کی تھی"۔

"معلومات حاصل ہوئی؟"

"میں اس کے لیے گراؤنڈ تیار کر رہا تھا"۔

"کتنے آدمیوں کی جان گنوائی تم نے ---- اور گراؤنڈ کہاں تک تیار ہوا؟" بنی نے بھرپور طنز کیا ---- اور ہوریشو تلملا گیا۔

"باس میری توہین کر رہی ہیں" وہ بگڑے ہوئے لہجے میں بولا۔

"ایک پتہ نوٹ کرو ہوریشو ---- کام آئے گا"۔

"کون سا پتہ؟"

"ڈینسلے ہوگ بینک ---- لاکر نمبر ایک سو پانچ"۔

"میں ---- نہیں سمجھا باس"۔

"اس میں تمہیں کچھ کاغذات ملیں گے جن سے پتہ چلے گا کہ مکلینو کی دولت کا ایک بڑا حصہ کسی دوسرے ملک کے ایک بینک میں منتقل ہو گیا ہے اور تم ان کاغذات کے ذریعے اس رقم کو واپس منگوا سکو گے، کاغذات حاصل کر کے مجھے دے دینا۔ میں تمہیں ان پر دستخط کرا کر دے دوں گی"۔

"باس!"

"اب جبکہ تم یہاں موجود ہو، میں مکلینو کی طرف سے یہ ذمے داری تمہارے سپرد کر رہی ہوں۔ جتنی جلد اور جس طرح بھی ممکن ہو، کاغذات منگوالو"۔

"لیکن باس! آپ کو یہ سب کیسے معلوم ہوا؟"

"یہ میری تھوڑے دنوں کی کاوش ہے۔ ایک ہفتے کے اندر اندر ساری دولت واپس منگوالی جائے گی، سمجھے ہوریشو؟"

"مجھے تو خوشی ہی ہو گی باس ---- لیکن ----"

"لیکن کیا؟"

"کیا مکلینو یہ بات پسند کرے گا کہ ---- کہ آپ اس کے دشمن کے ساتھ ایسا نرم رویہ اختیار کریں۔ آپ نے ان لوگوں کو جو مراعات دے رکھی ہیں' کیا وہ مناسب ہیں ---- کیا اتنی تھوڑی سی دولت کے لیے مکلینو اپنی بیٹی کو داؤ پر لگا سکتا ہے؟"

"بنی کا چہرہ آگ کی طرح سرخ ہو گیا تھا۔ اس نے خونخوار نگاہوں سے ہوریشو کو دیکھا اور پھر بپھرے ہوئے لہجے میں بولی:

"ان الفاظ کے لیے تمہیں مکلینو کے سامنے جواب دہ ہونا پڑے گا"۔

"میں مکلینو کے سارے مفادات کا نگراں ہوں"۔

"میں چاہتی ہوں تم چند گھنٹوں کے اندر جزیرہ چھوڑ دو ہوریشو"۔

"باس کے حکم کی تعمیل کی جا سکتی ہے لیکن ---- ان تینوں کو میرے حوالے کر دیا جائے" ہوریشو نے کہا۔

"گرانٹ --- گرانٹ!" بنی حلق پھاڑ کر چیخی اور دیو پیکر گرانٹ تیزی سے اندر داخل ہو گیا۔

"لیس باس" ں نے خونی نگاہوں سے ہوریشو کو گھورتے ہوئے کہا۔

"اسے یہ سے نکال دو سمجھے۔ یہ جزیرے پر رہ گیا تو میں تمہیں گولی مار دوں گی" بنی نے غراتے ہوئے کہا۔

"میں اسے دنیا ہی نکال دیتا ہوں باس" گرانٹ نے آستینیں چڑھالیں۔ لیکن شاید ہوریشو نے اپنا میک اپ اتار دیا تھا کیونکہ چند ہی لمحات میں گرانٹ کی آواز سنائی دی ---- "ارے مسٹر ہوریشو آپ!"

"ہاں" ہوریشو سرد لہجے میں بولا۔

"باس ---- یہ تو ---- یہ تو مسٹر ہوریشو ہیں"۔

"میں کون ہوں؟" بنی غرائی۔

"باس ---- باس"۔

"اور تمہیں مکلینو کی کیا ہدایت ہے؟"

"اوہ' ہاں باس! مجھے صرف آپ کے احکامات کی تعمیل کرنے کا حکم دیا گیا ہے ---- لیکن میں تو بڑی الجھن میں پھنس گیا ہوں مسٹر ہوریشو"۔

"ایک بار پھر ٹھنڈے دل سے غور کریں باس ---- ہوریشو آپ کا خادم ہے۔ میں صرف آپ کی بھلائی کا خواہاں ہوں" ہوریشو کا لہجہ بے حد نرم تھا۔ اور یہ اس کی روایتی کیفیت تھی جس کے تحت وہ سفید ناگ کہلاتا تھا۔

"میں اپنی بھلائی خود جانتی ہوں"۔

"یقیناً باس ---- لیکن خادموں کے بھی چند فرائض ہوتے ہیں۔ اگر آپ مطمئن ہیں تو پھر ٹھیک ہے۔ مسٹر گرانٹ اس کے گواہ ہیں کہ میں نے اپنے فرض سے کوتاہی نہیں برتی۔ اگر آپ کی ہدایت ہے کہ میں واپس جا کر بینک کے معاملے کی چھان بین کروں تو میں اسی وقت روانہ ہونے کو تیار ہوں۔ بہرحال مجھے

احساس ہے کہ میں آپ کا ایک ادنیٰ خادم ہوں"۔

ہوریشو اٹھ گیا ---- اور پھر وہ گرانٹ کے ساتھ باہر نکل گیا۔ دروازہ کھلنے اور پھر بند ہونے کی آواز سنائی دی اور اس کے بعد خاموشی چھا گئی۔ پھر دروازہ بند ہونے کی آواز آئی اور بنی نے مجھے پکارا۔

"نواز ---- آ جاؤ" اور میں الماری کے پیچھے سے نکل آیا۔ بنی ایک کرسی میں دراز تھی۔ اس کی آنکھیں بند تھیں۔ میں اس کے سامنے آ بیٹھا۔ پھر وہ اٹھی اور اس نے الماری سے شراب نکالی۔ ایک پیگ پینے کے بعد وہ میرے پاس آ بیٹھی۔

"بنی!" میں نے اسے آواز دی۔

"بری طرح اپ سیٹ ہو گئی ہوں نواز"۔

"مجھے اندازہ ہے"۔

"کاش میرے پاس پستول ہوتا۔ میں ---- میں اسے گولی مار دیتی" بنی نے دانت پیس کر کہا اور چونک کر بولی "اوہ' بڑی غلطی ہو گئی"۔

"کیا بنی؟"

"میں نے اسے گولی نہیں ماری۔ اس طرح دوہرا فائدہ ہوتا"۔

"کیا آپ کے لیے الجھنیں نہ پیدا ہو جاتیں مس بنی؟" میں نے سوال کیا اور بنی چند ساعت کے لیے خاموش ہو گئی۔ پھر بولی:

"ہاں۔ الجھنیں تو ہو جاتیں' کیونکہ ---- کیونکہ یہاں اس کے آدمیوں کی تعداد کافی ہے۔ مکلینو کو مداخلت کرنا پڑتی اور حالات کا رخ بدل جاتا"

"تب تو ٹھیک ہوا بنی"۔

"ہاں۔ لیکن اس کی گفتگو ---- میں اب بھی سلگ رہی ہوں۔ کیا تم مجھے تھوڑی سی شراب اور پینے کی اجازت دو گے؟"

"میں پیش کرتا ہوں" میں نے کہا۔

"اوہ نہیں ڈیر ---- تم میرے محبوب ہو' محکوم نہیں" بنی نے کہا اور اپنی جگہ سے اٹھ گئی۔ اس نے شراب لی اور بولی "تمہیں بھی دوں؟"

"نہیں بنی! میں ضرورت نہیں محسوس کر رہا" بنی خاموش ہو گئی اور پھر اس نے مزید دو پیگ لیے۔ اب وہ نارمل ہو گئی تھی۔

"ویسے تمہارا اس گفتگو کے بارے میں کیا خیال ہے؟"

"بے حد شاندار ---- میں تمہاری صلاحیتوں کا اعتراف کرتا جا رہا ہوں"۔

"شکریہ" وہ مسکرا دی۔ "ویسے مجھے ہوریشو کی باتوں پر واقعی غصہ آ گیا تھا۔ کمبخت بے حد ٹھنڈے مزاج کا آدمی ہے' بے حد کمینہ ہے"۔

"اگر اجازت ہو بنی تو میں اپنے آدمیوں سے مل لوں؟"

"اوہ' ہاں ضرور ---- بہرحال اتنا سن لو نواز! کل دس بجے دن ایک ہیلی کاپٹر آئے گا۔ ہمیں اس سے چلنا ہے"۔

"کہاں؟" میں نے پوچھا۔

"فی الحال ڈنمارک اور اس کے بعد واپس سویڈن۔ ہمیں اپنے چہرے بھی بدلنا ہوں گے لیکن تم فکر مت کرو۔ میں سارے بندوبست کرلوں گی"۔

"او کے بنی!" میں نے جواب دیا اور پھر میں واپس اپنے کمرے میں آگیا جہاں گولڈ مین اور سردارے کسی بحث میں الجھے ہوئے تھے۔ مجھے دیکھ کر دونوں خاموش ہوگئے۔ سردارے کی آنکھوں میں شرارت ناچ رہی تھی، جس کی مجھے توقع تھی۔

"معاملہ جہاں ایک مرد اور ایک عورت کا ہو گولڈ مین! وہاں دوسروں کو ناامید نہیں ہونا چاہیے" شرارت سے مسکراتے ہوئے بولا۔

"کیا بحث ہو رہی ہے؟" میں نے سردارے کی چوٹ کو نظرانداز کردیا۔

"کوئی خاص بات نہیں مسٹر میگوئن! آپ کے ساتھی میں خوبی ہے کہ وہ کسی کو بور نہیں ہو دیتے"۔

"عورت ہی کی بات تھی باس" سردارے نے کہا۔

"ظاہر ہے تمہارا موضوع اس کے سوا ہو بھی کیا سکتا ہے"۔

"بنیادی بحث ہے۔ کائنات میں جتنے چراغ روشن ہیں اسی کے دم سے، ورنہ اس کے سوا اور ہے؟"

"میں بیٹھ گیا۔ سردارے اب بھی شرارت سے میری شکل دیکھ رہا تھا۔ پھر جب میں نے کچھ نہ کہا تو وہ خود ہی بولا "اچھی خبروں کے نشانات ضرور مل جاتے ہیں۔ کوئی اعتراف کرے یا نہ کرے۔ کیا ہے گولڈ مین؟"

"میں نہیں سمجھا" گولڈ مین نے ہنستے ہوئے کہا۔

"باس کے چہرے پر نگاہ دوڑاؤ۔ سرخ دھبے کس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں" دے گ کمبخت ---- میرے ہاتھ گالوں پر پہنچ گئے۔ حالانکہ بنی نے لپ اسٹک نہیں لگائی تھی۔ لیکن ہا ایسی تھی۔ سردارے نے قہقہہ لگایا تھا۔

"تھینک یو باس ---- بس یہی معلوم کرنا تھا۔ گستاخی کے لیے معافی چاہتا ہوں ---- بتاؤ یہاں سے کب نکل رہے ہیں؟"

"ہوں" میں نے گہری سانس لے کر کہا "بہت جلد"

"باس کی صلاحیتوں سے یہی امید تھی" سردارے نے آنکھیں بند کرکے کہا۔

"مسخرہ پن بند ہوگیا یا نہیں؟" میں نے ڈانٹ کر کہا۔

"اوہ باس! جو چاہو بند کرادو۔ تم نے اتنا بڑا احسان کیا ہے"۔

"کیا پوزیشن رہی؟"

"بالکل ٹھیک" سردارے مسکرا کر بولا۔ اور میں نے ایک گہری سانس لے کر گردن ہلادی۔ میں آرام کرنے لیٹ گیا۔ ان دونوں کو میں نے ہدایت کردی تھی کہ میں کچھ دیر سونا چاہتا ہوں تھوڑی سی خاموشی اختیار کی جائے ---- اور پھر میں نے آنکھیں بند کرلیں۔ نہ جانے کس طرح

اور پھر تقریباً" دو بجے آنکھ کھلی۔ کمرے میں صرف گولڈ مین تھا جو خاموش بیٹھا تھا۔ میں نے اسے آواز دی تو وہ چونک کر میری طرف دیکھنے لگا پھر مسکرادیا۔

"سردارے کہاں گیا گولڈ مین؟"

"مس نوئیل آئی تھیں، ساتھ لے گئیں" گولڈ مین نے جواب دیا۔

"کھانا کھالیا تم لوگوں نے؟"

"مجھے تو بھوک ہی نہیں ہے مسٹر میگوئن۔ آپ کے ساتھی کہہ گئے ہیں کہ وہ نوئیل کے ساتھ کھائیں گے"۔

"ہوں" میں اٹھ کر بیٹھ گیا۔ "تم بور ہو رہے ہو گولڈ مین؟"

"بور نہیں ہو رہا چیف! بس کسل ہے۔ لیکن یہ آج کی بات نہیں ہے۔ کافی دن سے میں معطل ہوں اور بس اس بات کا انتظار کر رہا ہوں کہ جلد ہاتھ پاؤں ہلانے کا موقع ملے"۔

"اس میں اب زیادہ دیر نہیں ہے"۔

"میں جانتا ہوں مسٹر میگوئن! پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ انسان کو زندگی میں سب سے زیادہ بھروسہ خود پر کرنا چاہیے۔ لیکن جب کوئی ایسی ذات سامنے آجائے جس کے بارے میں خود کو یقین ہو جائے کہ وہ ہر لحاظ سے ہم سے برتر ہے تو خود کو بھول جاؤ، اسے یاد رکھو۔ اس کے سارے اشارے تمہاری ذات کے راستے ہیں اور انہی راستوں پر چلنا تمہارے لیے بہتر ---- یوں بھی چیف! میری زندگی کا کوئی خاص مقصد نہیں ہے، تنہا انسان ہوں۔ بہرحال میں مگن رہ سکتا ہوں۔ میں اتنا اداس نہیں ہوں جتنا تم محسوس کر رہے ہو۔ بس منتظر ضرور ہوں، اس لیے میرے بارے میں نہ سوچا کرو"۔

"اوہ گولڈ مین ---- تم گریٹ ہو"۔

"نہیں چیف! گریٹ تم ہو، دل سے مان گیا ہوں۔ لیکن اگر مناسب سمجھو تو مجھے آئندہ پروگرام کے بارے میں بتادو تاکہ میں خود کو تیار رکھوں"۔

"ہوں" میں نے پرخیال انداز میں گردن ہلائی۔ بہرحال یہ دونوں میرے ساتھی تھے اور ہر طرح میرے لیے قابل اعتماد ---- سردارے سے میں نے یہ سب کچھ اس لیے چھپایا تھا کہ پھر اس کی زبان کے رکنے کی سند نہیں تھی۔ ہر وقت یہی رٹ لگائے رہتا لیکن گولڈ مین سنجیدہ انسان تھا، اسے بتادینے میں کوئی حرج نہیں تھا۔ چنانچہ میں نے گولڈ مین کو تفصیل بتانے کا فیصلہ کرلیا اور بولا:

"دراصل گولڈ مین! مکلینو کی بیٹی ہمارے حق میں ہے۔ تم یوں سمجھ لو کہ وہ عورت کی حیثیت سے مجھ سے متاثر ہوگئی ہے اور یہ آج کی بات نہیں ہے بلکہ اس وقت کے بعد سے وہ مجھ سے محبت کرنے لگی ہے جب سے میں نے یہ مال ہتھیایا تھا۔ عورت بھی عجیب ہوتی ہے گولڈ مین ---- اگر وہ پہلے ہی رام ہو جاتی، میرا مطلب ہے اس وقت جب مکلینو نے مجھے بھیجا تھا تو شاید آج صورت حال کچھ اور ہوتی۔ بہرحال اپنے چار آدمیوں کے قتل کے بعد ہوریشو ہمارا دشمن بن گیا۔ وہ ہمیں قتل کرنے کا فیصلہ کرچکا تھا۔ اگر عین وقت پر بنی مداخلت نہ کرتی تو شاید وہ ہمیں قتل کرنے کی کوشش کرتا اور تمہیں اندازہ ہے کہ یہ کام اس کے لیے مشکل نہیں تھا ---- بہرصورت بنی نے مداخلت کی اور اس وقت میرے علم میں اس کے جذبات نہیں تھے۔ لیکن بہت جلد اس نے سب کچھ ظاہر کردیا۔ میں نے بھی موقع سے فائدہ اٹھانے کا فیصلہ

کرلیا۔ اس کے بعد بنی نے ہمارے فرار کا پروگرام بنایا۔ وہ خود بھی ہمارے ساتھ ہی جائے گی۔ یہ مکلیہ کا جزیرہ ہے۔ اور کل ہم یہاں سے فرار ہو جائیں گے۔ لیکن ہوریشو۔۔۔۔ ہمارے پیچھے ہے" میں نے گولڈ مین کو ہوریشو کی کہانی سنا دی۔۔۔۔ گولڈ مین حیرت اور دلچسپی سے پوری کہانی سن رہا تھا۔ میرے خاموش ہونے کے بعد بھی وہ کئی منٹ تک خاموش رہا پھر بولا:

"ونڈر فل چیف۔۔۔۔ بہرحال تمہاری کارکردگی کا تو میں پہلے ہی اعتراف کر چکا ہوں۔ لیکن بہت عمدہ ہوا۔ بنی اپنے باپ سے اچھی طرح واقف ہوگی۔۔۔۔"

"سب سے بڑی بات یہی ہے گولڈ مین"۔

"لیکن ہم جائیں گے کہاں باس؟"

"واپس اسٹاک ہام اور اس کے بعد دوسرا پروگرام"

"بہرحال عمدہ ہی ہوگا۔۔۔۔ اور سب سے بڑی بات یہ کہ۔۔۔۔ ہوریشو کو اس طرح یہ
سے نکال دیا گیا ہے"۔

"یہ بات۔۔۔۔ میرے ذہن میں نہیں اترتی گولڈ مین" میں نے گہری سانس لے کر کہا۔

"کیا مطلب؟"

"ہوریشو۔۔۔۔ اتنا بے اثر بھی نہیں ہے اور نہ ہی اتنا بے وقوف کہ جزیرہ چھوڑ دے"۔

☆ ☆ ☆

گولڈ مین پرخیال انداز میں میری صورت دیکھ رہا تھا۔ کئی منٹ تک وہ اسی انداز میں میری شکل دیکھتا رہا۔ پھر گہری سانس لے کر بولا۔ "اور مکلینو کی بیٹی کا اس بارے میں کیا خیال ہے؟"

"وہ مکلینو کی بیٹی ہے۔ ہوریشو کو جزیرے سے نکل جانے کا حکم دینے کے بعد وہ مطمئن ہو
ہے۔ حاکمیت کی خوبو بڑی مشکل سے جاتی ہے گولڈ مین! اس کا خیال ہے ہوریشو اب یہاں رکنے کی جرأ
نہیں کرے گا۔ میں نے اپنے خیال میں ایک کوشش کی ہے لیکن ہوریشو کی شخصیت کو دیکھتے ہوئے
یقین نہیں ہے کہ میری وہ ترکیب کامیاب ہو جائے۔"

"کون سی ترکیب مسٹر میگوئن؟" گولڈ مین نے پوچھا۔

"میں نے کرنسی کے بارے میں بنی کو بتایا تھا اور بنی نے ہوریشو کو۔ میں نے یہ اسی لئے کیا تھا
ہوریشو کو بنی کی کارکردگی کا یقین آجائے اور وہ معلومات کرنے دوڑا جائے۔"

"اوہ' ہاں یہ تو ہے۔" گولڈ مین جلدی سے بولا۔

"لیکن گولڈ مین! ہوریشو اتنی کچی گولیاں نہیں کھیلا۔ وہ یہ کام اپنے دوسرے ذریعے سے بھی کر
ہے اور خود یہاں رہ کر ہماری نگرانی کر سکتا ہے۔ بنی بلاشبہ عام عورتوں سے تھوڑی سی مختلف ہے
خطرناک بھی ہے لیکن ہوریشو اس کے باوجود اس کی کوششوں سے مطمئن نہیں ہو سکتا۔ وہ بذات خود ہمار
نگرانی ضرور کرے گا۔"

گولڈ مین پرخیال انداز میں گردن ہلا رہا تھا۔ پھر اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ "م
میگوئن! آپ نے اونٹ کو پہاڑ کے سامنے خجل ہونے کا محاورہ سنا ہوگا۔ مجھے بھی اس دور سے گزرنا
ہے۔ جرائم کی زندگی بعض لوگوں کی نگاہوں میں صرف اتنی ہے کہ انسان مار دھاڑ میں

کرنے میں عارنہ محسوس ہوتی ہو اور وہ دشمن کو زیر کرنے کی قوت رکھتا ہو۔ اس لحاظ سے میں خود کو مکمل سمجھتا تھا اور خود پر بڑا نازاں تھا لیکن آپ سے ملاقات کے بعد۔۔۔۔ اور آپ کے ساتھ شامل رہنے کے بعد یہ اندازہ ہوا کہ میں تو ابھی مبتدی ہوں۔ دشمن سے نمٹنے کے لئے یہی سب کچھ کافی نہیں ہوتا بلکہ اعلیٰ ذہانت بھی درکار ہوتی ہے۔"

"ہاں گولڈ مین! اس میں شک نہیں ہے۔" میں نے کہا۔

"بہرحال میں تم سے سیکھ رہا ہوں مسٹر میگوئن۔۔۔۔ تم اپنی لائن کے مکمل انسان ہو۔ میں اس بات سے متفق ہوں کہ ہوریشو ہمیں نظرانداز نہیں کرے گا۔"

"بالکل۔ ہم اس کی طرف سے غافل نہیں ہو سکتے۔"

"ہونا بھی نہیں چاہئے ماسٹر! لیکن پھر اس سلسلے میں کیا ارادہ ہے؟"

"بس بنی کی کارکردگی پر پوری نگاہ رکھنا ہوگی۔ اردگرد کے ماحول سے پوری طرح باخبر رہنا ضروری ہے اور اپنے طور پر ہر وقت ہوشیار بھی۔"

"بالکل ٹھیک ماسٹر! کیا آپ نے اپنے ساتھی کو بھی ان حالات سے آگاہ کر دیا ہے؟"

"ابھی نہیں۔ وہ مکمل طور پر قابل اعتماد ہے۔ لیکن ذرا لاابالی طبیعت کا مالک ہے۔ اس لئے میں نے ابھی تک اسے ان حالات سے آگاہ نہیں کیا ہے۔"

"ٹھیک ہے ماسٹر! میرے لئے جو احکامات ہوں گے ان سے سرمو انحراف نہیں کروں گا۔" گولڈ مین نے پراعتماد لہجے میں کہا۔ اور میں نے گردن ہلا دی۔ مجھے بھی اس پر اعتماد تھا۔

شام کو سردارے واپس آیا اور اس نے آتے ہی فضول باتیں شروع کر دیں۔ ہر وقت خوش رہنے والا انسان تھا اور اس کی یہ عادت مجھے ناپسند نہیں تھی۔ یہ دوسری بات ہے کہ میں عادتاً ناک منہ چڑھاتا تھا۔

"واہ باس! تیری مہربانیوں کا شکریہ ادا نہ کرنا بڑی ناشکرگزاری ہوگی۔ لیکن چھوٹا منہ اور بڑی بات ہے۔ ہاں تم نے یہاں سے نکل جانے کا تذکرہ کیا تھا۔"

"کہاں سے آرہے ہو؟"

"اس عمارت سے باہر نہیں گیا تھا باس! بھلا میری مجال کہ ایسی جرأت کرتا۔ ویسے باس میری چن چاک کو اس بارے میں کچھ معلوم نہیں ہے۔"

"پوچھا تھا تم نے؟" میں نے زہریلے لہجے میں کہا۔

"اب اتنا عقل مند بھی نہیں ہوں باس۔۔۔۔ بس یوں ہی سرسری انداز میں اس سے بات کی تھی۔ وہ بھی اس کی جدائی کی۔ کہنے لگی ابھی تو ہم ساتھ ہیں' ابھی سے کیوں فکرمندی ہے۔"

"بس تم اس سے آخری بار اور مل لو۔ میرا مطلب ہے آخری رات گزار لو۔ اور ہاں گلے مل کر رونے مت لگنا ورنہ پھر زندگی بھر روتے رہو گے۔" میں نے کہا اور سردارے کا منہ تعجب سے کھل گیا۔

"آخری رات' کیا بالکل آخری رات؟ کتنے بے درد ہو تم باس! بالکل ظالم آسمان کے بڑے بھائی۔ میں سچ مچ رنجیدہ ہو گیا ہوں۔ مجھے یہ لڑکی بہت پسند آئی تھی۔ سچ باس! پوری سنجیدگی سے یہ مجھے پسند آگئی تھی۔" سردارے کا چہرہ واقعی اتر گیا تھا۔ بہرحال انسان تھا۔ عام لوگوں سے مختلف تھا یہ دوسری بات ہے۔ لیکن میں نے اس سے کوئی ہمدردی نہ کی اور وہ خود ہی بولا۔ "خیر باس۔۔۔۔ کوئی بات نہیں ہے جس میں

تم خوش' سردارے تمہارا غلام ہے۔"

"تو اے غلام! رازداری شرط ہے۔ اور اس کا پورا خیال رکھا جائے۔ اول تو بہتر یہ ہے کہ تم اس سے ملو ہی نہیں۔ اگر ملنا چاہو تو اس پر ظاہر نہ ہونے دینا کہ ایسی کوئی بات ہے۔ کل دس بجے ہم یہاں سے روانہ ہو رہے ہیں اور ہوریشو کا خطرہ بدستور موجود ہے۔ چنانچہ ہمیں پوری طرح ہوشیار رہنا ہوگا۔"

"اوکے باس! میرے لئے کیا ہدایات ہیں؟" سردارے نے سلیوٹ مار کر کہا۔

"بس خود کو تیار رکھو۔"

"یس باس!" سردارے نے پھر سلیوٹ مارا ----- اور میں خاموش ہو گیا۔

بنی سے بقیہ وقت میں ملاقات نہیں ہوئی۔ ہاں رات کے کھانے پر اس نے ایک ملازمہ کے ہاتھ مجھے طلب کر لیا تھا۔ کھانے کی میز پر ہم دونوں ہی تھے۔ بنی نے بڑے خلوص سے میری تواضع کی اور پھر کافی پیتے ہوئے بولی۔

"تم نے اپنے ساتھیوں کو تیار ہونے کی ہدایت کر دی ہے نواز؟"

"ہاں بنی!" میں نے جواب دیا۔

"کل دس بجے کی بات طے ہو گئی ہے' میں نے مکمل معلومات حاصل کر لی ہیں۔"

"گڈ ----- کیا مجھے تفصیل معلوم ہو سکے گی؟"

"کیوں نہیں۔ میں مصروف رہی ہوں۔ میں نے سارے کام مکمل کر لئے ہیں۔"

"ہیلی کاپٹر کی کیا نوعیت ہے؟"

"مکلینو کا آدمی ہے۔ جزیرے پر ضروری کارروائیوں کے لئے آتا رہتا ہے۔ اسی طرح آئے' اور ہم لوگوں کو واپس ڈنمارک لے جائے گا۔ ڈنمارک میں وہ ایک مخصوص جگہ اترتا ہے اور وہ عمارت مکلینو کی ہے۔ لیکن ڈنمارک پہنچ کر ہم اسے کنٹرول کر لیں گے اور اپنی پسند کی جگہ اتاریں گے۔ ضرورت پڑی تو اسے قتل کر دیا جائے گا تاکہ وہ ہماری نشان دہی نہ کر سکے۔" بنی نے پر سکون لہجے میں کہا اور میں گردن ہلانے لگا۔ یہ لڑکی انسانی زندگی کے بارے میں کتنی لاپرواہ ہے' کتنے اطمینان سے وہ کسی کو قتل کرنے کی بات کرتی ہے۔ بہرحال اس وقت ان فضول باتوں کو سوچنے کی کوئی گنجائش نہیں تھی۔ بنی میرے لئے کام کر رہی تھی اور مجھے بہرحال اس کی ضرورت تھی۔

"کیا خیال ہے اس پروگرام میں کوئی سقم ہے؟"

"نہیں' مناسب ہے۔" میں نے جواب دیا۔

"اس بارے میں کوئی مشورہ؟"

"مشورہ تو نہیں' ایک خیال ضرور ذہن میں آیا ہے۔"

"وہ کیا؟" بنی نے پوچھا۔

"کیا ہوریشو کی طرف سے آپ مطمئن ہیں مس بنی!"

"میں نہیں سمجھی۔"

"ہوریشو نے جزیرہ چھوڑ دیا ہو گا؟" میں نے سوال کیا اور بنی ایک دم خاموش ہو گئی۔ یوں لگا جیسے اسے اچانک کسی بڑی حماقت کا احساس ہو گیا ہو۔ پھر اس کے چہرے پر سرخی چھا گئی اور پھر وہ پر سکون

ہو گئی۔

"ابھی کسی کی یہ مجال تو نہیں ہونی چاہئے کہ وہ بنی کے حکم سے انحراف کرے۔ لیکن ----- ہوریشو جیسے آدمی کے بارے میں سوچا جا سکتا ہے۔"

"مجھے شبہ ہے مس بنی کہ ہوریشو نے آپ کے حکم کی تعمیل نہ کی ہو۔ مختلف حالات میں وہ آپ کے احکامات کی پابندی کر بھی لیتا۔ لیکن جب تک ہم یہاں موجود ہیں۔ یہ مشکل ہے کہ ہوریشو ہمیں نظر انداز کر دے۔"

"لیکن کیا تمہارے خیال میں وہ بینک سے معلومات کرنے نہ دوڑا گیا ہو گا؟"

"ممکن نہیں ہے' وہ اتنے کچے ذہن کا مالک نہیں ہے۔ اور پھر وہ اپنے کسی آدمی کے ذریعے بھی یہ کام کرا سکتا ہے۔ اس نے پہلے بھی آپ کے حکم سے انحراف کیا ہے اور لانچ پر آ کر ہم لوگوں پر نگاہ رکھی ہے۔" میں نے کہا۔ اور پھر میں نے بنی کو کسی حد تک نروس دیکھا۔ وہ خشک ہونٹوں پر زبان پھیر رہی تھی۔ پھر اس نے کہا۔

"پھر بتاؤ نواز ----- کیا کریں؟ صورت حال دوسری ہے' میرے ذہن میں خود چور ہے۔ اگر میں اصل حالت میں ہوتی اور وہ ایسی کوئی حرکت کرتا تو اس کی کھال کھنچوا کر بھس بھروا دیتی۔ لیکن اب حالات مختلف ہیں میں کسی طور مکلینو کے سامنے نہیں جانا چاہتی۔ میں ہر قیمت پر تمہاری زندگی بچانا چاہتی ہوں نواز۔"

"اگر وہ جزیرے پر موجود بھی ہے بنی! تو فکر مند ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ ہاں ہمیں صرف اس کا خیال رکھنا ہو گا کہ وہ ہمارا تعاقب نہ کرے۔ ڈنمارک پہنچ کر ہم روپوش ہونے کی کوشش کریں گے۔"

"اوہ' وہاں واپس جا کر میں ایسے ذرائع سے کام کروں گی کہ کسی کو اندازہ بھی نہیں ہو سکے گا۔ لیکن اس کے یہاں آ جانے سے صورت حال بگڑ گئی ہے۔ یہاں میں صرف اس لئے آئی تھی کہ انہیں چکر دے سکوں۔ لیکن اس کمبخت کے تعاقب نے کام خراب کر دیا ہے۔ ٹھہرو' میں گرانٹ کو طلب کرتی ہوں۔"

میں نے تعرض نہیں کیا اور بنی نے گرانٹ کو بلانے کے لئے گھنٹی بجا دی۔ تھوڑی دیر کے بعد دیو قامت گرانٹ اندر داخل ہو گیا۔ اس نے گردن خم کی تھی۔

"ہوریشو کہاں ہے؟" بنی نے سفاک لہجے میں کہا۔ وہ گرانٹ کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔ لیکن گرانٹ کے چہرے پر تحیر کے نقوش پھیل گئے۔

"کک ----- کیا مسٹر ہوریشو واپس آ گئے باس؟" اس نے تعجب سے پوچھا۔

"تم نے اسے کہاں چھوڑا تھا؟" بنی نے پوچھا۔

"اپنی نگرانی میں اسٹیمر میں بٹھا کر روانہ کیا تھا اور درخواست کی تھی کہ بنی باس کی ہدایت پر عمل کر کے مجھے شکر گزار ہونے کا موقع دیں۔"

"پھر اس نے کیا کہا تھا؟"

"میرے سامنے چلے گئے تھے باس! اگر واپس آ گئے ہوں تو مجھے علم نہیں ہے۔" گرانٹ نے جواب دیا۔

"گرانٹ! کیا تمہیں صرف میرے احکامات پر عمل کرنے کی ہدایت نہیں ہے؟"

"یقیناً باس! گرانٹ صرف آپ کا خادم ہے۔"

"تب تم نے اس وقت ہوریشو کے ساتھ رعایت کیوں برتی؟"

"اوہ باس! بڑے باس کی یہی ہدایت ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ہوریشو نمبر ۲ ہے۔ ان کے بعد اس کی عزت کی جائے۔ تاہم میں نے مسٹر ہوریشو کو ہدایت کر دی تھی کہ باس بنی کے حکم سے انحراف نہ کیا جائے ورنہ میں ان کے احکامات کی تعمیل کروں گا۔" گرانٹ نے جواب دیا۔ اور بنی خاموش ہو گئی۔ پھر اس نے سخت لہجے میں کہا۔

"اس کا فیصلہ بھی مکلینو کو جلد ہی کرنا پڑے گا کہ نمبر دو کون ہے۔ اور بہت جلد تم سن لو گے۔ لیکن اس کے بعد میں تمہیں وفاداروں میں نہیں گردانوں گی، سمجھے؟"

"باس! میرا کیا قصور ہے؟ آپ خود بتائیں۔" گرانٹ کے لہجے میں خوشامد آ گئی تھی۔ "آپ جو حکم دیں، میں مسٹر ہوریشو کی گردن مروڑ دوں۔ لیکن آپ کو میری حفاظت کرنا ہو گی۔"

"کس کی مجال ہے جو میرے آدمی کو ہاتھ لگائے۔" بنی غرا کر بولی۔

"تب ---- آئندہ گرانٹ کسی کے مرتبے کا خیال نہیں رکھے گا۔" گرانٹ نے مٹھیاں بھینچ کر کہا۔ اور بنی اسے سخت نگاہوں سے گھورتی رہی۔ پھر اس نے کہا۔

"مجھے اطلاع ملی ہے کہ ہوریشو واپس جزیرے پر آ گیا ہے۔ اس نے سرے سے جزیرہ چھوڑا ہی نہیں ہے۔ معلوم کرو کہ وہ کہاں ہے مل جائے تو بھرپور سزا دو۔ اگر تم اسے قتل بھی کر دو گے تو اس کی جواب دہ میں ہوں گی۔"

"بس باس!" گرانٹ کا چہرہ پتھریلا ہو گیا۔ پھر وہ خاموشی سے گھوما اور واپس چلا گیا۔ اس کے باہر نکلنے کے بعد بنی کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

"کیا خیال ہے؟" اس نے پوچھا۔

"شاندار۔" میں نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ویسے یہ عمدہ آدمی ہے، جو بات ذہن میں بیٹھ جائے کر کے ہی چھوڑتا ہے۔"

"ٹھیک ہے۔ بہرحال مس بنی! یہاں سے روانہ ہوتے ہوئے ہمیں چند ہلکے لیکن خطرناک ہتھیار ساتھ رکھنا ہوں گے۔ کم از کم اس وقت تک جب تک ہم مطمئن نہ ہو جائیں۔"

"میں فراہم کر دوں گی۔" بنی نے کہا۔

"بس باقی حالات پر چھوڑ دیں۔ اپنی دانست میں ہمیں انتظامات مکمل کر لینے چاہئیں۔ حالات اگر کوئی نیا اختیار کرتے ہیں تو ظاہر ہے۔ وہ ہمارے تابع نہیں۔ ہم ان سے نمٹنے کی کوشش کریں گے۔" میں نے کہا اور بنی غور سے میری شکل دیکھنے لگی پھر اس کے ہونٹوں پر پھیکی سی مسکراہٹ پھیل گئی۔

"کیوں مس بنی! کیا سوچ رہی ہیں آپ؟"

"کچھ نہیں۔ بس ایسے ہی خیال آ گیا تھا۔ میری زندگی انتہائی خطرناک لوگوں کے درمیان گزری ہے۔ میں نے بہت سے لوگوں کو دیکھا ہے لیکن بعض اوقات یوں محسوس ہوتا ہے کہ تم ---- تم ان لوگوں سے زیادہ خطرناک ہو۔ تم کسی خطرے کو خاطر میں ہی نہیں لاتے اور کامیاب و کامران رہتے ہو۔"

"اوہ بنی! اس بات پر شکریہ کے علاوہ کیا کہہ سکتا ہوں۔" میں نے انکساری سے کہا اور بنی عجیب سی

نگاہوں سے مجھے دیکھنے لگی۔ پھر بولی۔

"اب کیا پروگرام ہے؟"

"کوئی نہیں بنی!" میں نے انجان بن کر کہا۔

"ارے ہاں، نوئیل کے بارے میں بتاؤ۔"

"کیا مس بنی؟"

"تمہارے دوست سے اس کی کیسی بن رہی ہے؟"

"میرا دوست اداس ہو گیا ہے۔"

"ارے کیوں؟" بنی نے تعجب سے پوچھا۔

"میں نے اسے بتا دیا ہے کہ کل ہم روانہ ہو جائیں گے۔"

"تو پھر؟"

"نوئیل اسے پسند آ گئی ہے۔"

"اوہ، گویا اس سے جدائی کے تصور سے اداس ہو گیا ہے۔" بنی ہنس کر بولی۔

"ہاں۔ انسان تو ہے مس بنی!"

"لیکن نوئیل کو تو ساتھ لے جانے کا پروگرام ہے۔" بنی نے جواب دیا۔

"اوہ کیا مطلب؟" میں چونک پڑا ---- ویسے اس خبر سے مجھے خوشی ہوئی تھی۔ ظاہر ہے بنی میرے ساتھ جا رہی تھی۔ فی الحال اس کی قربت بھی یقینی تھی۔ ایسی صورت میں سردارے سے شرمندہ ر پڑتا۔ لیکن بنی کے ان الفاظ سے مجھے تقویت پہنچی تھی۔ میں سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھنے لگا۔

"بہرصورت، نوئیل نے خود کو وفادار ثابت کیا ہے اور پھر میرا خیال ہے کہ وہ تمہارے ساتھی سے متاثر بھی ہے۔ چنانچہ میں نے اسے ساتھ رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔"

"اس میں کوئی حرج نہیں ہے مس بنی! ویسے کون کون ساتھ جائے گا؟" میں نے پوچھا۔

"میں، تم، تمہارے دونوں ساتھی، گرانٹ اور نوئیل ---- اس طرح یہاں سے ہم چھ آدمی جائیں گے۔ لیکن گرانٹ کو ایک مخصوص وقت تک ساتھ رکھیں گے، اس کی ضرورت ہے۔ اس کے بعد اسے ٹال دیں گے اور دوسرے پروگرام پر عمل کریں گے۔"

"او کے بنی! ویسے یہ خوش خبری میرے دوست کے لئے بہت اہم ہے۔ کیا میں اسے اپنے دوست تک پہنچا دوں؟"

"کتنی دیر میں واپس آؤ گے؟" بنی نے مخمور نگاہوں سے مجھے دیکھتے ہوئے کہا۔

"اوہ، جتنی دیر میں آپ کہیں مس بنی!"

"بس میں سونا چاہتی ہوں۔ دن بھر مصروف رہنے کی وجہ سے تھک گئی ہوں۔" بنی نے ناز سے کہا ---- اور میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

"بہت بہتر۔ میں ابھی حاضر ہوتا ہوں۔" میں نے جواب دیا۔ میرے انداز میں خواہ مخواہ شرارت آ گئی تھی۔ بنی نے اسے محسوس کیا اور میں نے اسے شرماتے ہوئے دیکھا۔ اس نے رخ بدل لیا تھا۔ میں مسکراتے ہوئے کمرے سے نکل گیا۔ واہ عورت ہمیشہ ہر رنگ میں یکساں ہے تو۔

کمرے میں واپس آیا تو گولڈ مین کوئی رسالہ پڑھ رہا تھا اور سردارے سو رہا تھا۔ میں سردارے کو لیٹے دیکھ کر چونک گیا۔ گولڈ مین نے رسالہ بند کر دیا تھا اور پھر وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"سردارے بہت جلد سو گیا۔" میں نے کہا۔

"ہاں۔ مسٹر سردارے آج کچھ اداس ہیں مسٹر میگوئن' سوری مسٹر نواز!" گولڈ مین نے کہا۔

"سو گیا کیا؟"

"شاید------" گولڈ مین نے گہری سانس لے کر جواب دیا۔ اور سردارے کی طرف دیکھنے لگا۔

"اداسی کی وجہ نہیں معلوم ہو سکی؟" میں نے مسکراتے ہوئے پوچھا حالانکہ میں سمجھ گیا تھا۔

"میں نہیں معلوم کر سکا نواز------ مس صاحبہ بھی آئی تھیں لیکن مسٹر سردارے نے ان سے معذرت کر لی۔" گولڈ مین نے مسکراتے ہوئے کہا اور مجھے ہنسی آ گئی۔ سردارے واقعی سنجیدہ تھا۔ مجھے بھی احساس ہو گیا تھا۔ لیکن بہرحال میں اس کے لئے ایک عمدہ خبر رکھتا تھا اس لئے اب فکر کی بات نہیں تھی۔

"کیا کہا تھا اس نے لڑکی سے؟" میں نے پوچھا۔

"بڑی رکھائی سے پیش آئے تھے۔ مس نوئیل حیران رہ گئی تھیں۔" گولڈ مین نے جواب دیا۔

"افسوس! اس نے سارا کھیل بگاڑ دیا۔" میں نے سرد لہجے میں کہا۔ اور جیسا کہ مجھے اندازہ تھا سردارے اچھل کر بیٹھ گیا۔ مجھے یقین تھا کہ وہ سو نہیں رہا ہے۔

"اس کے ساتھ اس سلوک کی کیا ضرورت تھی۔" میں نے اسے گھورتے ہوئے پوچھا۔

"کوئی نقصان ہو گیا باس؟" سردارے کسی قدر خجل لہجے میں بولا۔

"زبردست نقصان۔ اس سے بہت بڑا کام بن رہا تھا۔"

"اوہ' باس باس! بدبختی ہے میری۔ آج کل ہر کام الٹا ہو رہا ہے۔"

"لیکن اس کی ضرورت کیا تھی سردارے؟"

"بس موڈ خراب تھا باس۔"

"لیکن کیوں------؟" میں نے کہا اور سردارے خاموش ہو گیا۔ پھر اس نے شرمندہ لہجے میں کہا۔

"بس بعض اوقات حماقت ہو جاتی ہے استاد! معاف کر دو' ہر سزا بھگتنے کے لئے تیار ہوں۔" اور مجھے ترس آ گیا۔ سردارے اس وقت اپنی فطرت سے ہٹ گیا تھا۔ چند ساعت میں نے کچھ سوچا اور پھر اسے اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کیا۔ سردارے میرے ساتھ ہی باہر نکل آیا تھا۔

"اب بتاؤ۔ کیا بات ہے؟"

"قسم سے کوئی بات نہیں استاد!" سردارے کے ہونٹوں پر پھیکی سی مسکراہٹ پھیل گئی۔

"عشق ہو گیا ہے؟" میں نے پوچھا۔

"اپنے ذہن میں ایسا کوئی خانہ ہی نہیں ہے۔" سردارے گہری سانس لے کر بولا۔

"ہونا بھی نہیں چاہئے سردارے! ہم لوگوں کے لئے کاروبار عشق سود مند بھی نہیں ہے۔ اور پھر تجھ جیسے ایک ذہین اور سمجھ دار انسان سے میں اس کی توقع بھی نہیں رکھتا۔"

"ایسی بات نہیں ہے استاد!" سردارے نے کہا۔

"پھر اداس کیوں ہو؟"

"نہ جانے کیوں۔ بس ابھی اسے چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا تھا۔ بہرحال حماقت ہو گئی استاد------ تم اتنی بات تو تسلیم کر لیا کرو کہ بہرحال انسان ہوں' کبھی غلطیاں بھی ہو جاتی ہیں۔"

"جاؤ اس کے پاس۔" میں نے کہا۔

"اوہ' استاد! عجیب نہیں رہے گا؟"

"کچھ بھی ہو۔" میں نے کہا اور سردارے گردن کھجانے لگا۔ پھر ایک گہری سانس لے کر بولا۔

"استاد کا حکم نہیں ٹال سکتا' جا رہا ہوں۔ اور یقین کریں' اتنی صلاحیتوں کا مالک ہوں کہ اسے منا لوں گا۔ تم فکر مند نہ ہونا۔" اور پھر وہ آگے بڑھ گیا۔ میں اسے اس وقت تک دیکھتا رہا جب تک وہ نگاہوں سے اوجھل نہ ہو گیا۔ اور پھر میں نے گہری سانس لی اور واپس گولڈ مین کے پاس آ گیا۔ گولڈ مین کو نہایت سنجیدگی سے اس سلسلے میں بتایا کہ کل دس بجے ہم یقینی طور پر روانہ ہو رہے ہیں اور وہ ذہنی طور پر تیار رہے۔

"میں ذہنی اور جسمانی طور پر پوری طرح تیار ہوں ماسٹر! آپ بے فکر رہیں۔ کچھ ہو تو سہی' اب تو ہاتھ پیروں میں زنگ لگتا جا رہا ہے۔"

"بس کل سے بھاگ دوڑ شروع ہے اور مجھے ابھی اس کی تیاریاں بھی کرنی ہیں' چنانچہ اجازت دو۔" میں نے کہا اور پھر واپس چل پڑا۔ تھوڑی دیر کے بعد میں بنی کے کمرے میں داخل ہو رہا تھا۔ بنی شب خوابی کے لبادے میں لپٹی بیحد حسین نظر آ رہی تھی۔ اس کے بدن سے خوشبوئیں اٹھ رہی تھیں اور آنکھوں میں سرخ ڈورے تیر رہے تھے۔ نہ جانے یہ شراب کا خمار تھا یا جوانی کا------ بہرحال میں نے اسے باہنوں میں سمیٹ لیا اور بنی نے خود کو مجھ میں جذب کر لیا۔ اس کے سانسوں کی گرمی جذبات کی آئینہ دار تھی۔ میں نے اس کی ساری امنگوں کو پورا کر دیا اور وہ سکون کی گہری نیند سو گئی۔

اور پھر دوسری صبح وہ جلد اٹھ گئی۔ ناشتہ اس نے میری ساتھ ہی کیا تھا۔ اس کے بعد کہنے لگی۔ نواز! مجھے اجازت دو گے میں ضروری کارروائی کے بعد ہی واپس آؤں گی۔"

"ٹھک ہے بنی! میرے لئے کیا حکم ہے؟"

"میرا انتظار کرو۔" اس نے کہا اور میں نے گردن ہلا دی۔ پھر میں واپس گولڈ مین کے پاس آ گیا۔ سردارے بھی آ گیا تھا۔ لیکن سنجیدہ تھا۔ اس کی وہ کیفیت نہیں تھی جو ہوتی تھی۔ نہ جانے نوئیل اسے اس قدر کیوں بھا گئی تھی۔ میں نے اسے غور سے دیکھا۔

"کس وقت واپس آئے تھے؟" میں نے پوچھا۔

"ابھی تھوڑی دیر قبل۔"

"نوئیل سے کوئی تذکرہ تو نہیں ہوا؟"

"باس! مجھے آجکل گدھا کیوں سمجھنے لگے ہو؟" سردارے نے سوال کیا۔

"کیونکہ عاشق نظر آنے لگے ہو' اور عاشقوں کو میں گدھوں سے زیادہ اہمیت نہیں دیتا۔"

"نہیں استاد! یہاں مجھے تم سے اختلاف ہے۔ ہم جیسے لوگ عشق کے قابل نہیں ہیں۔ یا یوں کہو کہ ہمارے حالات نے ہمیں عام انسانوں سے جدا کر دیا ہے۔ ورنہ ہمارے دیس کی کہانیاں' وہ لوگ معصوم تھے ہیر رانجھا' سوہنی مہینوال' سسی پنوں' لیلیٰ مجنوں' شیریں فرہاد------ بہرحال ان کے پیار کی داستانیں امر

ہیں۔

"کیا ملا کسی کو؟"

"ملا ہو یا نہ ملا ہو------ کہانیاں تو چھوڑ گئے۔ دلوں کے سودے تو فطرت کا حق ہیں استاد!"

"گدھے' سو فیصدی گدھے----- بہرحال مجھے تمہارے ضائع ہونے کا افسوس ہے سردارے۔"

"نہیں استاد! میں ضائع نہیں ہوا' ٹھیک ہوں۔ تم اطمینان رکھو۔" سردارے نے کہا اور میں خاموش ہو گیا۔ بہرحال میں نے اندازہ لگایا تھا کہ نوئیل کو بھی اس بارے میں معلوم نہیں ہے۔ ورنہ وہ ضرور تذکرہ کرتی اور سردارے کے چہرے پر پھول ہی پھول کھلے نظر آتے۔

دوپہر کو تقریباً پونے بارہ بجے بنی خود ہمارے پاس پہنچ گئی۔ اس کے چہرے پر عجیب سے تاثرات نظر آرہے تھے۔ یوں لگتا تھا جیسے اندر ہی اندر وہ بہت پرجوش ہو لیکن نارمل نظر آنے کی کوشش کر رہی ہو۔

"مسٹر نواز! براہ کرم میرے ساتھ آیئے۔" اس نے کہا اور میں خاموشی سے اس کے ساتھ نکل آیا۔ باہر آتے ہی وہ مضطربانہ انداز میں بولی۔ "ساری تیاریاں مکمل ہو گئی ہیں۔"

"خوب' کوئی الجھن؟" میں نے غور سے اسے دیکھا۔

"کوئی نہیں ہے۔"

"ہوریشو کے بارے میں رپورٹ ملی؟"

"ہاں۔ گرانٹ نے پورے وثوق سے کہا ہے کہ وہ جزیرے پر موجود نہیں ہے۔"

"گرانٹ اتنا ذہین ہے؟"

"اس نے پوری کوشش کی ہے۔ بہرحال وہ بھی خاصی حیثیت رکھتا ہے۔"

"ٹھیک ہے بنی! ہم نے پوری کوشش کرلی ہے اس کے باوجود اگر کوئی گڑبڑ ہوتی ہے تو پھر دیکھا جائے گا۔ ہاں آپ نے اسلحے کے لئے کیا کیا؟"

"وہ بھی تیار ہے' دیکھ لو۔" بنی نے اپنے کمرے کا تالا کھولتے ہوئے کہا۔ عموماً اس کے کمرے میں تالا نہیں رہتا تھا لیکن اس وقت اس نے شاید خصوصی طور پر تالا لگایا تھا۔ ہم دونوں اندر داخل ہو گئے تو اس نے دروازہ اندر سے بند کر لیا۔ پھر ایک الماری کھول کر اس نے جدید ترین ساخت کی تین ہلکی اسٹین گنیں نکال کر میرے سامنے رکھ دیں اور اس کے بعد چار پستول نکالے۔ بہت عمدہ ہتھیار تھے۔ میں نے انہیں پسند کیا۔

"ایمونیشن؟" میں نے پوچھا۔

"کافی ہے۔ لیکن تمہیں یہ چیزیں اپنے لباسوں میں چھپانی ہوں گی۔"

"مشکل کام نہیں ہے۔" میں نے اسلحہ دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں نے اسی لئے ان گنوں کا انتخاب کیا ہے۔ یہ ہلکی پھلکی لیکن نہایت کارآمد ہیں۔"

"ٹھیک ہے بنی! ہیلی کاپٹر آگیا؟"

"ہاں۔ دس بجے ہی آگیا تھا۔"

"پائلٹ سے ملاقات ہوئی؟"

"ہاں۔"

"کیا اسے فوراً واپس جانا تھا؟"

"ہاں' اسے یہی ہدایت کی گئی تھی۔"

"آپ نے اس سے کیا کہا؟"

"میں نے اسے حکم دیا ہے کہ دو بجے یہاں سے جائے' میں قیدیوں کو لے جا رہی ہوں۔"

"اوہ' آپ نے اسے بتا دیا؟"

"ہاں کیوں؟" بنی نے تعجب سے پوچھا۔

"مناسب نہیں تھا مس بنی! اس کے بجائے آپ اسے صرف یہ حکم دیتیں کہ وہ رکے' آپ کو اس سے کام ہے۔ ویسے پائلٹ کہاں ہے؟ کیا اسی عمارت میں ہیں؟"

"نہیں۔ وہ----- وہ نمک کے ایک کارخانے میں اپنے دوست کے پاس گیا ہے۔"

"بہرحال مناسب نہیں ہوا----- اسے موقع نہیں ملنا چاہئے تھا۔ اب آپ کب روانہ ہوں گی؟"

"دو بجے۔ کھانا وغیرہ کھانے کے بعد۔"

"ٹھیک ہے۔ میں کہہ چکا ہوں جو ہو گا دیکھا جائے گا۔" میں نے جواب دیا۔ بنی کسی سوچ میں پڑ گئی تھی۔ ٹھیک دو بجے ہم لوگ چل پڑے۔ گرانٹ اور نوئیل ہمارے ساتھ نہیں تھے۔ میں نے بھی اس بارے میں کچھ نہیں پوچھا۔ ہیلی کاپٹر ایک چھوٹے سے میدان میں نظر آرہا تھا۔ پائلٹ قریب کھڑا تھا اور اس کے قریب ہی گرانٹ اور نوئیل کھڑے نظر آرہے تھے۔ میں نے سردارے کے چہرے پر نگاہ ڈالی۔ وہ نوئیل کو دیکھ کر چونکا نہیں تھا۔ غالباً اس کے ذہن میں یہ خیال نہیں تھا کہ نوئیل ساتھ جا رہی ہے۔ ہم ہیلی کاپٹر کے نزدیک پہنچ گئے اور پائلٹ نے ادب سے دروازہ کھول دیا۔

بنی نے اشارہ کیا۔ پہلے گولڈ مین پھر میں اور سردارے اندر داخل ہو گئے۔ پھر گرانٹ اور نوئیل اور آخر میں بنی پائلٹ کے پاس بیٹھ گئی۔ سردارے کے ہونٹ کھلے تھے اور پھر بند ہو گئے تھے۔ پائلٹ نے سیٹ سنبھال لی اور خود کار دروازہ بند ہو گیا۔

"اجازت مادام!" اس نے پوچھا اور بنی نے گردن ہلا کر چشمہ آنکھوں پر چڑھا لیا۔ تب ہیلی کاپٹر کی [illegible] اسٹارٹ ہوئی اور پھر وہ فضا میں بلند ہونے لگا۔

ہم سب خاموش تھے۔ ہیلی کاپٹر کافی بلند ہو گیا تھا اور پھر وہ سیدھا پرواز کرنے لگا۔ نیچے گہرا نیلا سمندر [illegible] ہوا تھا اور سر پر نیلا آسمان۔ روشن اور چمک دار دن تھا۔ لیکن ہیلی کاپٹر کا سفر بڑا اکتا دینے والا تھا۔ کوئی نہیں بول رہا تھا۔ اور جب یہ خاموشی طویل ہو گئی تو میں نے سردارے کو اردو میں مخاطب کیا۔

"تم سکرات کی کیفیت میں کیوں ہو؟" میری آواز نے سب کو چونکا دیا تھا۔ بنی نے چونک کر گردن [illegible] لی تھی۔ اور پھر وہ بولی۔

"آپ نے کچھ کہا مسٹر نواز؟"

"نہیں مس بنی----- میں نے اپنے ساتھی کو مخاطب کیا تھا۔" میں نے جواب دیا اور بنی نے [illegible] سانس لی----- میں پھر سردارے کی طرف دیکھنے لگا تھا۔ "تم نے جواب نہیں دیا۔"

"ماحول میں کچھ گھٹن سی محسوس ہو رہی ہے استاد!" سردارے بولا۔

"نوئیل موجود ہے پھر بھی؟"

"نہ جانے تم ایسے جان لیوا مذاق کیوں کرتے ہو استاد! ویسے شاید اسے بھی یہ معلوم نہیں تھا کہ یہ ساتھ جا رہی ہے۔" سردارے مضمحل سی مسکراہٹ سے بولا۔

"اب بولو----- گدھے نہیں لگ رہے؟" میں نے کہا۔

"جو کہو تسلیم۔ تم نے اتنا بڑا احسان کیا ہے مجھ پر۔" سردارے نے کہا اور میں نے گردن ہلا دی۔

اسی وقت اچانک ہیلی کاپٹر کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور سب ہل گئے۔ بنی نے چونک کر پائلٹ کی طرف دیکھا۔ پائلٹ بھی چونک پڑا تھا۔ اور پھر وہ جلدی جلدی ہیلی کاپٹر پائلٹ بورڈ کے سوئچ دبانے لگا۔ ہیلی کاپٹر نے کئی اور جھٹکے لئے تھے۔ اس کی مشین کی آواز سست پڑتی جا رہی تھی۔

"کیا ہو رہا ہے؟" بنی خوفزدہ آواز میں بولی۔

"نہ جانے----- نہ جانے کیا-----" پائلٹ نے کہا۔ وہ کسی قدر نروس نظر آنے لگا تھا۔ بنی خود بھی مشین بورڈ کو جھک کر دیکھنے لگی۔ ہیلی کاپٹر کی مشین بند ہوتی جا رہی تھی۔

"جیسن----- کیا ہو رہا ہے؟" بنی غرائی۔ لیکن پائلٹ نے جواب نہیں دیا۔ وہ بری طرح بدحواس نظر آ رہا تھا اور بدستور ہیلی کاپٹر کی مشین پر مصروف تھا۔ پھر اس نے نیچے نگاہ دوڑائی اور میری نظر بھی بے اختیار نیچے چلی گئیں۔ سمندر میں ایک اور جزیرہ نظر آ رہا تھا۔ سرسبز اور درختوں سے بھرا ہوا جزیرہ۔ دفعتہ ہیلی کاپٹر کا انجن پھر جاگ اٹھا۔ پائلٹ کی کوشش کامیاب ہو گئی تھی۔ مشین دوبارہ چل پڑی۔ لیکن صرف چند لمحات کے لئے۔ اس کے بعد اس نے دوبارہ جھٹکا کھایا۔ لیکن پائلٹ نے اب شاید جان لیا تھا۔ اس نے مشین پھر اسٹارٹ کر دی۔ ہیلی کاپٹر کو وہ کافی نیچے لے آیا تھا۔ کئی بار اس نے جھٹکے کھائے اور پائلٹ نے اسے سنبھالا۔ سب کے چہرے سرخ تھے۔ اور پھر پائلٹ اسے جزیرے پر اتارنے لگا۔ ظاہر ہے ایسی حالت میں کچھ پوچھنے کا سوال ہی نہیں تھا۔ اگر وہ جزیرے پر اتر جاتا تو یہی غنیمت تھا۔ بہرحال ہوشیار پائلٹ نے اسے زمین پر اتار لیا۔ یہ ایسی جگہ تھی جہاں درختوں کی بہتات نہیں تھی۔ گھاس کا ایک طویل میدان تھا اور گھاس ہی سے لدے پہاڑی ٹیلے نظر آ رہے تھے۔ ہیلی کاپٹر نیچے اتر گیا۔ اور بدحواس پائلٹ پیشانی سے پسینہ پونچھنے لگا۔ وہ گہری گہری سانسیں لے رہا تھا۔

"یہ کیا ہوا ہے جیسن؟" بنی غرائی۔

"آپ دیکھ رہی ہیں مادام----- یقین کریں۔" پائلٹ نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔ یقین کریں اس کی کسی خرابی کا مجھے علم نہیں تھا اور نہ میں-----"

"لیکن اب کیا ہو گا؟"

"میں خرابی درست کر لوں گا باس! مجھے تھوڑی مہلت دیں، میرے حواس درست نہیں ہیں" اس نے معذرت آمیز لہجے میں کہا۔ اس دوران میں غور سے پائلٹ کے چہرے کا جائزہ لیتا رہا تھا۔ نہ جانے کیوں، نہ جانے کیوں میرے ذہن میں کرید تھی، ایک انجانی سی خلش-----

بنی چند ساعت سوچتی رہی۔ پھر وہ دروازہ کھول کر نیچے اتر آئی۔ ہم لوگ بھی نیچے اتر آئے۔

اور پھر کسی خیال کے تحت میں نے چاروں طرف نگاہیں دوڑائی تھیں اور میرے ذہن کی خلش دور ہو گئی۔ گھاس کے ٹیلوں نے بے شمار انسان اگل دیئے تھے۔ یہ سب مسلح تھے اور عجیب سے انداز میں کھڑے ہوئے تھے۔

"مس بنی!" میں نے بنی سے سرگوشی کے انداز میں کہا۔ اور بنی جو ابھی تک ہیلی کاپٹر کی طرف متوجہ تھی چونک کر میری طرف دیکھنے لگی۔ اسے شاید میرے لہجے میں کوئی بات محسوس ہوئی تھی۔

"کیا بات ہے نواز؟"

"آپ ہیلی کاپٹر سے نگاہیں ہٹا کر قرب و جوار کے ماحول کا بھی تو جائزہ لے لیں۔" میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور بنی نے چونک کر چاروں طرف دیکھا اور پھر اس کی آنکھوں میں آگ سلگ اٹھی۔ یہ اندازہ لگانے میں اب کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہونی چاہئے تھی کہ ہیلی کاپٹر کی مشین میں کوئی خرابی نہیں ہوئی تھی بلکہ اسے صرف مطلوبہ جگہ اتارنا مقصود تھا۔

"جیسن!" بنی کی آواز میں غراہٹ تھی۔

"یس باس!" پائلٹ نے معصومیت سے اسے دیکھا۔

"یہ لوگ کون ہیں؟"

"اوہ، میں نہیں جانتا باس! آپ لوگ تھوڑی دیر آرام کریں۔ میں ہیلی کاپٹر کی خرابی دور کئے لیتا ہوں۔" پائلٹ نے کہا۔ میرے ساتھیوں نے بھی انہیں دیکھ لیا تھا اور اب صورتحال کا جائزہ لے رہے تھے۔ میں نے بھی قرب و جوار کے ماحول پر نگاہ ڈالی۔ ہم تیزی سے پیچھے ہٹ سکتے تھے۔ لیکن اگر اس طرف سے فائرنگ شروع کر دی جاتی تو اس کھلے میدان میں کوئی قریبی پناہ گاہ نہیں تھی۔

دفعتاً چند لوگ گنیں سیدھی کئے آگے بڑھنے لگے۔ ان کے آگے آگے ہوریشو چل رہا تھا جو اچانک نمودار ہوا تھا۔ بنی اور دوسرے لوگوں نے بھی ہوریشو کو دیکھ لیا جس کے دانت باہر نکلے ہوئے تھے۔ ہم خاموشی سے اسے دیکھتے رہے۔

"باس کی خدمت میں آداب پیش کرتا ہوں۔" ہوریشو قریب پہنچ کر بولا۔

"یہ سب کیا ہے ہوریشو؟" بنی نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

"باس کے پروگرام میں رخنہ اندازی بلاشبہ ناقابل معافی گستاخی ہے لیکن ہوریشو کو موقع دیں۔ اگر ہوریشو کی وفاداری میں ذرا بھی شبہ ہو تو اپنی گردن اپنے ہاتھوں سے کاٹ کر باس کی خدمت میں پیش کر دے گا۔"

"ہیلی کاپٹر یہاں کیوں اترا ہے؟" بنی نے پوچھا۔

"میرے ایما پر ہی اترا ہے باس! لیکن یہ ضروری تھا۔" ہوریشو نے جواب دیا۔ اور پائلٹ جو اب تک معصوم بنے رہنے کی اداکاری کر رہا تھا سیدھا کھڑا ہو گیا۔

"اس کا مطلب ہے ہوریشو کہ اب تم میرے کاموں کو یعنی درمیان سے کاٹ سکتے ہو؟"

"باس سمجھنے کی کوشش کریں۔"

"یہ لوگ کون ہیں؟" بنی نے اس کی بات کاٹ دی۔

"باس کے غلام ہیں۔"

"مسلح غلام؟" بنی نے کہا۔

"آپ اندازہ نہیں لگا سکیں باس۔۔۔۔ یہ لوگ کتنے خطرناک ہیں۔ مجھے اندیشہ ہے کہ انہوں نے باس کو دھوکا دینے کی کوشش کی ہے۔" ہوریشو ہماری طرف اشارہ کرکے بولا۔

"گرانٹ! کیا تم اتنے بے اثر ہو کہ میری طرف سے گفتگو نہیں کر سکتے۔" بنی نے کہا اور گرانٹ آگے بڑھ آیا۔

"مسٹر ہوریشو! میں آپ کی عزت کرتا ہوں۔ لیکن بنی باس کا غلام ہوں۔ اگر آپ ان لوگوں کے خلاف کوئی کارروائی کرنا چاہتے تھے تو وہ باس بنی کے علم میں ہونا چاہئے تھی۔"

"میں باس سے معافی مانگ لوں گا۔" ہوریشو نے کہا۔

"اور میں تمہیں معاف کردوں گی؟" بنی غرائی۔

"باس کو جب معلوم ہوگا کہ۔۔۔۔" ہوریشو نے کہنا چاہا لیکن بنی نے اس کی بات کاٹ دی۔ وہ خوفناک انداز میں بولی۔

"میں مکلینو کی بیٹی کی حیثیت سے تمہیں تمہارے عہدے سے معطل کرتی ہوں۔ سمجھے! آج سے تم ہمارے گروہ میں نہیں رہے۔" اور پھر وہ چیخ کر بولی۔۔۔۔ "اگر تم میں سے کوئی مکلینو کا وفادار ہے تو آگے بڑھ آئے۔" ہوریشو جیسے پتھر کا بنا ہوا تھا اس کے اوپر کوئی خاص اثر نہیں معلوم ہوتا تھا۔ تمام لوگ قریب پہنچ گئے۔ لیکن ہوریشو نے پلٹ کر ان کی طرف نہیں دیکھا تھا۔ وہ بدستور بنی سے ہی مخاطب تھا۔

"بنی باس! میں آپ کے احکامات سے انحراف نہیں کر رہا۔ میں نے جزیرہ چھوڑ دیا تھا۔ لیکن مکلینو کے مفادات کو میں نہیں چھوڑ سکتا تھا' اور یہ سب مکلینو کے لئے ہی ہوا ہے۔"

"میں تمہیں معطل کرچکی ہوں اور اب تمہاری کوئی حیثیت نہیں ہے۔" بنی غرائی۔

"لیکن میں اس حکم کو نہیں مانوں گا۔"

"مکلینو کے وفادارو۔۔۔۔ مکلینو کے نام پر اس طرف آجاؤ۔ جو لوگ ہوریشو کا ساتھ دیں گے وہ مکلینو کے دشمن ہوں گے اور اس کے بعد تم خود اندازہ لگا سکتے ہو۔"

"اس بات کے جواب میں' میں تم لوگوں سے یہ کہوں گا کہ باس بنی ناسمجھ ہے۔ اگر مکلینو میری معطلی کی تصدیق کردی تو تم لوگوں کو آزادی ہوگی۔"

"مکلینو میری بات نہیں کاٹ سکتا۔" بنی نے کہا۔

"مسٹر ہوریشو! اس وقت باس غصے میں ہے' اس کے احکامات کی تعمیل ہونی چاہئے۔" ایک شخص نے نرم لہجے میں کہا۔ اور ہوریشو نے ہاتھ بلند کردیا۔ دوسرے لمحے کسی طرف سے فائر ہوا اور وہ شخص زمین پر گر کر تڑپنے لگا۔ تمام لوگ چونک پڑے تھے۔ لیکن ہوریشو نے اس طرف رخ بھی نہیں کیا تھا جدھر سے گولی آئی تھی۔

"یہ کیا ہوا۔۔۔۔؟ دیکھا تم نے؟ کیا ہوریشو مکلینو کا باغی نہیں ہے۔"

"یہ کیا ہوا ہے مسٹر ہوریشو!" چند لوگ بیک وقت غرائے۔ ان کے علاوہ بھی بہت سے لوگوں کے چہرے بگڑ گئے تھے۔

"ہوریشو کتے۔۔۔۔ ذلیل' کمینے۔" بنی نے شدید طیش کے عالم میں پستول نکال لیا۔ لیکن گرانٹ نے اسی وقت اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"مس بنی! آپ جانتی ہیں کہ میں نے تائب ہوکر مکلینو سے معافی مانگنے کا فیصلہ کرلیا ہے اور آپ نے وعدہ کیا ہے کہ مجھے معافی دلوا دیں گی۔ اگر ہوریشو ہمیں گرفتار کرکے مکلینو کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہے تو آپ کو اس میں اعتراض نہیں ہونا چاہئے۔ بات تو ایک ہی ہے۔" میں نے کہا۔

"ہرگز نہیں' یہ کسی طور ممکن نہیں۔ ہوریشو اب اس گروہ میں نہیں ہے۔ وہ مکلینو کا باغی ہے۔"

"مسٹر ہوریشو! حالات کو بگاڑنے کی ذمے داری آپ پر ہے۔ آپ نے اس شخص کو ہلاک کردیا ہے جس نے باس کے نام پر یہ بات کی تھی۔" گرانٹ نے کہا۔

"لیکن اس کا فیصلہ مکلینو کے سامنے ہوگا۔" ہوریشو نے کہا۔

"میں فیصلہ کرچکی ہوں۔ گرانٹ! اگر تم مکلینو کے وفادار ہو تو ہوریشو کو گرفتار کرلو۔"

"یہ مناسب نہ ہوگا گرانٹ۔۔۔۔ میں اس حکم کو صرف مکلینو کی زبان سے سن کر تسلیم کروں گا۔"

"لیکن تم نے اسے ہلاک کرکے ہم لوگوں کو ہماری حیثیت بتا دی ہے۔ ہم بنی کے ساتھ ہیں۔" بہت سے لوگوں نے ہتھیار اٹھا لئے اور ہوریشو نچلا ہونٹ دانتوں میں دبا کر انہیں گھورنے لگا۔

"خون کی ندیاں بہہ جائیں گی۔" وہ بولا۔

"ہمارا تو کام ہی مرنا مارنا ہے ہوریشو! اپنے چھپے ہوئے کتوں سے کہو گولیاں چلائیں۔ ہم دیکھتے ہیں ان کی تعداد کتنی ہے۔" ایک شخص نے کہا۔

اور اچانک ہوریشو کے چہرے کے تاثرات بدل گئے۔ "اچھی بات ہے۔ جو لوگ میرے ساتھ ہیں وہ ایک طرف ہو جائیں اور جو بنی کے ساتھ ہیں وہ دوسری طرف۔"

لوگ جگہیں چھوڑنے لگے۔ اور بنی کے طرفدار ایک طرف کھڑے ہو گئے۔ لیکن ان کی تعداد دوسرے لوگوں سے بہت کم تھی۔ چند افراد واپس پہاڑوں کی طرف چلے گئے تھے۔ ہوریشو خاموش کھڑا یہ کارروائی دیکھتا رہا تھا۔۔۔۔ اور پھر۔۔۔۔ اچانک اس کے منہ سے قہقہہ ابل پڑا تھا۔

"بنی۔۔۔۔ کیا تم میری طرفدار نہیں ہو؟" اس نے کہا اور بنی نے نفرت سے تھوک دیا۔ ہوریشو پھر اسی انداز میں ہنس پڑا۔ "تب ٹھیک ہے' یہ سب گواہی دیں گے۔" ہوریشو نے کہا۔ اور اچانک اس نے ہاتھ اٹھا دیا۔ اور پھر فائروں کی کئی آوازیں سنائی دیں۔ لیکن گولیاں ہماری طرف نہیں آئی تھیں۔ البتہ پہاڑوں میں کئی چیخیں سنائی دی تھیں۔

"ہوریشو بے ساختہ پلٹ پڑا۔ لیکن انہی لوگوں میں سے چند لوگ پیچھے ہٹے اور گنیں تان کر کھڑے ہو گئے جو ہوریشو کے ساتھی تھے۔

"تمہیں ہم بہتر طور پر جانتے ہیں ہوریشو!" ان میں سے ایک بولا۔ "اسی لئے ہم تمہارے لوگوں میں آملے تھے تاکہ انہیں کنٹرول کریں۔ اور ہمارے چند ساتھیوں نے ان لوگوں کو بھی سنبھال لیا جنہیں تم پہاڑوں میں چھپا آئے تھے۔"

"اوہ۔" ہوریشو کی آنکھوں میں آگ سلگ اٹھی۔ "تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے' اب کیا چاہتے ہو تم

لوگ؟"

"ہم باس بنی کی ہدایت پر عمل کریں گے۔"

"لیکن کان کھول کر سن لو---- یہ جزیرہ تمہارے لئے جہنم بن جائے گا۔ میں آخری بار سے درخواست کرتا ہوں کہ اس معاملے کو مکلینو پر چھوڑ دیا جائے۔ باس مکلینو کے حکم کا انتظ لے۔ بے شک وہ ان لوگوں کو ہمارے حوالے نہ کرے۔ لیکن میں باس کا حکم آجانے تک کسی کو جزیرہ چھوڑنے دوں گا۔"

"صورت حال بیحد خراب ہو گئی تھی۔ ہتھیار ہوریشو کے آدمیوں کے ہاتھوں میں بھی تھے اور وقت فرار مشکل تھا۔ بنی آگ ہو رہی تھی لیکن اس وقت اسے ٹھنڈا کرنا ضروری تھا۔ چنانچہ میں نے بڑھ کر کہا۔

"باس! صورتحال بری نہیں ہے۔ غلط فہمی میں ان حالات کو اور خراب نہ کیا جائے۔ اچھا ہے باس یہاں آجائے' وہ خود فیصلہ کر دے گا۔" اس کے ساتھ ہی میں نے بنی کو ایک اشارہ بھی کیا تھا۔ اس چہرے پر کئی رنگ نظر آئے۔

"ٹھیک ہے' مکلینو کو فوراً طلب کیا جائے۔ وہ خود آکر فیصلہ کرلے گا۔ لیکن اس وقت کوئی ان لوگوں کو چھو بھی نہیں سکے گا۔" بنی نے کہا۔

"اس میں کوئی حرج نہیں ہے باس!" ہوریشو نے مسکرا کر کہا۔ "میرا خیال ہے اب تصفیہ ہو گیا اس لئے ہمیں کشیدگی کی فضا ختم کر دینی چاہئے۔ میں باس کے قیام کا بندوبست کردوں؟"

"بکواس مت کرو۔ میری نگاہ میں تم مکلینو کے باغی ہو۔ اس کے علاوہ تم دھوکے باز تمہارے اوپر کوئی بھروسہ نہیں کیا جا سکتا۔ گرانٹ! اس طرف چلو اور ان لوگوں کو ساتھ لے لو جو ہمارے ساتھی ہیں۔ ہم کسی پہاڑی غار میں پناہ لیں گے۔ چلو---- اور تم لوگ بھی پہاڑوں سے اتر آؤ۔" نے چیخ کر کہا اور وہ لوگ گنیں تانے نیچے اتر آئے جنہوں نے پہاڑوں میں چھپے لوگوں کو قتل کر دیا تھا۔

دونوں گروہ دو مختلف سمتوں میں چل پڑے۔ ہوریشو اب پرسکون تھا۔ لیکن میں بھی اس شخص فطرت سے اچھی طرح واقف ہو چکا تھا۔ اس لئے میں بہت کچھ سوچ رہا تھا۔ ہم نے ایک کشادہ غار منتخب لیا اور اس میں داخل ہو گئے۔ بنی بیحد فکر مند نظر آرہی تھی۔

"اب کیا ہو گا نواز؟" اس نے پریشان لہجے میں کہا۔

"صورت حال تھوڑی سی مختلف ہو گئی ہے بنی---- لیکن میرا خیال ہے زیادہ فکر مند ہونے ضرورت نہیں ہے۔ سوچیں گے' کریں گے۔ بہرحال خوشی کی بات یہ ہے کہ کافی تعداد میں لوگوں نے تم ساتھ دیا ہے۔"

"اوہ' یقیناً۔ ان لوگوں نے نہایت ذہانت کا ثبوت دیا ہے ورنہ بد باطن ہوریشو---- وہ غصے دیوانہ ہو رہا ہے۔"

"میں تمہیں اسی بات کا احساس دلانا چاہتا تھا بنی۔" میں نے کہا۔

"کیا مطلب؟" بنی نے پوچھا۔

"ہوریشو حواس کھو بیٹھا ہے۔ اس وقت وہ صرف ان لوگوں سے مجبور ہوا۔

اس کے پوشیدہ ساتھیوں کو قابو میں کرنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ ورنہ......"

"تمہارا خیال درست ہے نواز---- پھر اب----؟"

"کہا نا فکر مند مت ہو۔ ان لوگوں کو ہینڈل کرنا ہے جو ہمارے ساتھ ہیں۔ تم ان سے بات کرو اور بتاؤ کہ ہوریشو مکمل طور پر باغی ہو گیا ہے اور کسی بھی وقت اس کی طرف سے حملے کا خطرہ ہے۔ اس پر نگاہ رکھی جائے۔"

"ٹھیک ہے ہم انہیں پہاڑوں میں پھیلا دیتے ہیں۔" بنی نے کہا اور پھر وہ باہر نکل آئی۔ تمام لوگ وہاں موجود تھے۔ گولڈ مین اور گرانٹ بھی وہیں موجود تھے۔

"مکلینو کے وفادارو! میں تم سے بات کرنا چاہتی ہوں۔" بنی نے کہا اور اس کی آواز سن کر تمام لوگ اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔

"کیا بات ہے باس؟"

"تمہیں علم ہے کہ میں مکلینو کی بیٹی ہوں اور بہرحال اس بات کا بھی تمہیں اندازہ ہے کہ بیٹی ہونے کے باوجود مکلینو نے مجھے گروہ میں عہدہ بھی دے رکھا ہے۔"

"ہاں باس! ہمیں معلوم ہے۔"

"یہ عہدہ کسی طرح بھی ہوریشو کے عہدے سے کم نہیں ہے۔ بلاشبہ وہ بیرونی معاملات دیکھتا ہے۔ لیکن خود مکلینو کو اب یہ شبہ ہونے لگا تھا کہ ہوریشو نہ صرف کاروبار میں بے ایمانی کر رہا ہے بلکہ وہ خفیہ طور سے اس کاروبار پر قابض ہونے کے خواب بھی دیکھ رہا ہے اور اس کے لئے وہ مکلینو کو بلیک میل کرنا چاہتا ہے۔"

"باس کو بلیک میل کرنا چاہتا ہے؟ لیکن کس طرح بنی باس؟"

"مجھے اغوا کر کے' مجھے پوشیدہ کر کے' باپ کو مجبور کر کے۔ مکلینو میرا باپ ہے نا؟"

"اوہ' اگر یہ بات ہے تو بے فکر رہو باس---- ہم اس کے ارادے کو کبھی کامیاب نہ ہونے دیں گے۔" ایک شخص نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم لوگوں نے ہوریشو کو مجبور کر دیا تھا۔ لیکن وہ وار ضرور کرے گا۔ چنانچہ مجھے بتاؤ میں کیا کروں؟"

"ہم تمہارے لئے جان دے دیں گے باس! ہم ہزار آنکھوں سے تمہاری نگرانی کریں گے۔"

"میں یہی چاہتی ہوں کہ تم ہوشیار رہو۔"

"ہم نے ہوریشو کے خلاف محاذ بنا لیا ہے۔ اس جزیرے پر وہ اتنا طاقتور نہیں ہے۔ ٹھیک ہے' ہم میں سے کچھ اس کے اشاروں پر ناچ رہے ہیں لیکن ہم ان سے بھی نمٹ لیں گے۔"

"گڈ---- اور اس کے بعد تم جانتے ہو۔ مکلینو احسان فراموش نہیں ہے۔"

"ہم اس کے ادنیٰ غلام ہیں باس!" انہوں نے جواب دیا اور پھر وہ پہاڑوں میں پھیل گئے۔ وہ سب مسلح تھے اور خاصے چاق و چوبند نظر آرہے تھے۔ میں غار میں واپس آگیا۔ لیکن میرے ذہن میں ایک خلش تھی' ایک عجیب سی خلش' جسے میں کوئی نام نہیں دے سکتا تھا۔ نہ جانے کیا بات تھی۔

غار میں ضروریات کا سارا بندوبست کر لیا گیا۔ کھانے پینے سے فارغ ہو کر ہم بیٹھ کر گفتگو کرنے

لگے۔ سردارے' نوئیل' گولڈ مین اور گرانٹ بھی ہمارے ساتھ تھے۔

"اب کیا خیال ہے نواز---- کیا ہوریشو ایسی کوئی جرأت کر سکے گا؟" بنی نے پوچھا۔

"خود تمہارا کیا خیال ہے بنی؟"

"میں فیصلہ نہیں کر پا رہی۔"

"کیوں؟"

"اس لئے کہ وہ ابھی تک خود کو مکلینو کا وفادار کہتا ہے۔ اگر اس نے دھوکے سے میرے اوپر حملہ کیا تو پھر مکلینو سے وفاداری کا کیا سوال رہ جاتا ہے۔ یہ تو کھلی بغاوت کا اعلان ہے کیونکہ مکلینو کسی بھی حالت میں میری موت تو پسند نہیں کرے گا۔"

"ہاں۔ یہ تو ہے۔" میں نے گردن ہلائی۔

"لیکن تجربہ کچھ اور کہتا ہے۔" بنی گردن ہلا کر بولی۔

"وہ کیا باس؟" اس بار گرانٹ نے مداخلت کی۔ اور سب چونک کر اسے دیکھنے لگے۔ گرانٹ کے لہجے میں اس وقت ایک خاص کیفیت تھی۔

"اوہ' گرانٹ! کیا اس نے ہم لوگوں پر ہتھیار نہیں اٹھائے تھے۔ کیا میں اس وقت ان ہتھیاروں کے نشانے سے دور تھی؟"

"نہیں باس! مسٹر ہوریشو کچھ بھی ہوں' ان کی یہ مجال نہیں ہو سکتی۔" گرانٹ غرا کر بولا۔

"پھر تم بتاؤ گرانٹ---- وہ سب کیا تھا؟"

"اگر تمہارے ذہن میں یہ خیال ہے باس تو گرانٹ کو اجازت دو۔ مسٹر ہوریشو کی حیثیت میری نگ میں باس کے احکام کے تحت تھی۔ اگر وہ باس کا باغی ہے تو میں اس سے کم نہیں ہوں۔"

"تم کیا کرو گے گرانٹ؟"

"میں اس کا سر کاٹ لاؤں گا۔" گرانٹ غرا کر بولا۔

"ہوں۔" بنی میری طرف دیکھنے لگی۔ تب میں نے گرانٹ سے کہا۔

"گرانٹ! کیا ہم لوگوں میں کوئی ہیلی کاپٹر پائلٹ نہیں ہے؟"

"ان لوگوں میں مشکل سے ملے گا جناب۔"

"میں ہیلی کاپٹر اڑا سکتی ہوں لیکن مشق نہیں ہے۔"

"تم ہیلی کاپٹر کے پائلٹ کو پہچانتے ہو؟" میں نے پوچھا۔

"کیوں نہیں۔"

"تب اگر کر سکتے ہو تو ایک کام کرو۔"

"کیا نواز؟" بنی نے پوچھا۔

"تم دونوں---- میری مراد گولڈ مین اور گرانٹ سے ہے' تم دونوں جاؤ اور کسی طرح پائلٹ اغوا کر لاؤ۔ یہ تمہارا اہم کام ہوگا۔"

"میں تیار ہوں۔" گرانٹ نے سینہ ٹھونک کر کہا۔

"تو کیا میں نہیں تیار ہوں گا۔" گولڈ مین مسکرا کر بولا۔

"لیکن کام جتنی ہوشیاری سے کرنا ہوگا' اس کا اندازہ تمہیں ہے گولڈ مین----؟" 83

"فکر مت کرو ڈیئر باس---- گولڈ مین تو خود کو چوہا محسوس کر رہا تھا۔ اب میں کام کروں گا۔ اٹھو یار---- ہم اسے دو گھنٹوں کے اندر اغواء کر لائیں گے۔"

"گڈ---- تب پھر تم دونوں روانہ ہو جاؤ۔" میں نے کہا۔

"اجازت باس!" گرانٹ کھڑا ہو کر بنی سے بولا۔

"مسٹر نواز کے احکامات کسی طور پر میرے احکامات سے مختلف نہ سمجھے جائیں۔" بنی نے جواب دیا۔

"اوکے باس!" گرانٹ نے اٹینشن ہو کر کہا۔ پھر اس نے پوچھا۔ "تمہارے پاس پستول موجود ہے مسٹر----!" مخاطب گولڈ مین سے تھا۔

"میرے پاس پستول کی والدہ محترمہ موجود ہیں۔" گولڈ مین چہک کر بولا۔ وہ بیحد خوش نظر آ رہا تھا۔ گرانٹ مسکرانے لگا۔ اور پھر وہ دونوں باہر نکل گئے۔

"بنی!" میں نے بنی کو مخاطب کیا۔ "تم نے اسے ہدایات نہیں دیں؟"

"اوہ' بس کافی ہے نواز---- گرانٹ ایسے کاموں کا ماہر ہے۔"

"تم مطمئن ہو تو ٹھیک ہے۔"

"سردارے!" میں نے سردارے کو مخاطب کیا۔

"یس باس!"

"تم بھی کچھ کرنے کو تیار ہو؟"

"دل و جان سے باس!" سردارے نے جواب دیا۔

"تب تمہیں ہیلی کاپٹر پر قبضہ کرنا ہے۔ یہاں سے دو آدمی ساتھ لے لو۔ ہرچند تم ہیلی کاپٹر اڑا کر نہیں لا سکتے۔ لیکن تمہیں اس پر مکمل قبضہ رکھنا ہے۔"

"اوکے باس!"

"یہ سب کچھ تم کس طرح کرو گے' تم جانتے ہو؟"

"جانتا ہوں باس!"

"آدمیوں کی تعداد بڑھا سکتے ہو۔"

"ہوں۔" سردارے نے پر خیال انداز میں کہا اور پھر بولا۔ "دو کی بجائے چار آدمی دیئے جائیں باس اور یہ بتایا جائے کہ یہ قبضہ کس وقت تک برقرار رکھا جائے گا۔"

"صبح سات بجے تک۔ اس کے بعد تم ہیلی کاپٹر چھوڑ کر واپس آ سکتے ہو۔"

"اوکے باس! ایک اجازت اور....."

"بولو۔"

"نوئیل کہتی ہے کہ وہ خاص حالات میں عورت نہیں مرد ہے۔" سردارے نے عجیب سے لہجے میں کہا۔

"اوہ' اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ اور پھر عورت ساتھ ہو تو مرد کی کارکردگی خود بخود بڑھ جاتی

ہے۔" بنی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو مس بنی ——— اور چونکہ آپ کی اجازت ہے اس لئے میرے باس کو بھی آپ مطمئن کر لیں گی۔" سردارے کھڑا ہو کر بولا۔ اور پھر نوئیل کی طرف دیکھ کر بولا۔ ارے ہاں! آپ کو تو اعتراض نہیں ہے مس نوئیل؟"

"ہرگز نہیں جناب! بلکہ میں خوش ہوں کہ مجھے صرف عورت نہیں سمجھا جا رہا۔"

"تب پھر میرے ساتھ جانے والوں کو ہدایت کر دی جائے۔"

"آئیے۔" بنی نے کہا اور ہم سب باہر نکل آئے۔

بڑی پر اسرار رات تھی، ہنگاموں سے پر۔ بنی نے باہر آکر چار مسلح آدمی سردارے کے ساتھ کر دیئے۔ اور وہ سب تاریکی میں روپوش ہو گئے۔ میں اور بنی خاموش کھڑے انہیں جاتے دیکھتے رہے تھے۔ پھر بنی نے گہری سانس لی اور میری کلائی پکڑ لی۔

"آؤ نواز ——— اندر چلیں۔" اور میں اس کے ساتھ واپس چل پڑا۔ بنی اندر پہنچ کر خاموش کھڑی ہو گئی۔ میں نے اس کی خاموشی محسوس کر لی تھی۔

"کیا سوچنے لگیں بنی؟"

"اس رات کے بارے میں سوچ رہی ہوں نواز۔ کیا تمہیں یہ رات انوکھی نہیں لگ رہی ہے؟"

"ہاں ایک عجیب سا احساس ہے اور میرا خیال ہے جس ماحول اور حالات میں ہم ہیں، ان کے تحت یہ احساس غیر فطری نہیں ہے۔" میں نے جواب دیا۔ غار میں اب میں اور بنی تنہا تھا۔ دوسرے لوگ باہر پہرہ دے رہے تھے۔ غار میں تاریکی پھیلی ہوئی تھی۔

"اب تمہارا کیا خیال ہے نواز؟"

"صورت حال خاصی الجھی ہوئی ہے۔ ہم فی الوقت دو طرفہ پھنسے ہوئے ہیں۔ ظاہر ہے ہم مکلینو کے وفادار بھی تو نہیں ہیں۔ اگر معاملہ مکلینو تک جا پہنچا تو.....؟"

"تو پھر؟"

"ویسے کھیل ابھی تمہارے حق میں ہے بنی۔ اگر ہم کسی طرح مکلینو کے جال میں جا پھنسے تو کم از کم تم یہ کہہ سکتی ہو کہ تم نے دولت اگلوانے کے لیے ایک لمبا جال پھیلایا ہے اور میں تمہاری مدد کروں گا بنی، میں ساری دولت واپس کر دوں گا تم یقین کرو میں خود بھی کنگال آدمی نہیں ہوں۔ سوئٹزر لینڈ کے بینکوں میں میرے کروڑوں ڈالر جمع ہیں۔ ہاں بات رہی مکلینو کے عتاب کی تو تم میری مدد کرنا۔ اگر مکلینو مان جائے تو ٹھیک ہے ورنہ پھر فرار کی نئی کوشش۔"

"اوہ۔ نواز۔ تمہاری زندگی کو کتنے خطرات لاحق ہیں؟"

"سچ پوچھو بنی، یہ خطرات ہی زندگی ہیں۔ مجھے سکون کے گھر پہنچا دو ایک ہفتے میں مرجاؤں گا۔"

"تم مکمل مرد ہو۔" بنی میرے قریب کھسک آئی۔

"خطرات میرے لئے سکون بخش ہوتے ہیں۔" میں نے اس کے بدن کو بازوؤں میں کستے ہوئے کہا۔

"لیکن ہوریشو؟" بنی کسمسائی۔

"وہ سارے اصولوں سے بے نیاز ہو گیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ وہ اب تمہاری زندگی لینے سے بھی دریغ نہیں کرے گا۔ پے در پے شکستوں سے وہ بری طرح جھنجلا گیا ہے۔"

"ہاں۔ تم نے ہر قدم پر اسے مایوس کیا ہے۔ میرا خیال ہے تم نے ہیلی کاپٹر یہاں سے فرار ہونے کے لیے منگوایا ہے، میرا مطلب ہے پائلٹ کا اغوا اور ہیلی کاپٹر پر قبضہ۔"

"یقیناً بنی!"

"لیکن ان لوگوں کا کیا ہو گا نواز؟"

"جو باہر پہرہ دے رہے ہیں؟"

"ہاں۔"

"مجھے معاف کرنا بنی، یہاں میں خود غرضی سے کام لے رہا ہوں۔ یہ سب مکلینو کے نام پر ہوریشو کے خلاف ہوئے ہیں۔ اگر انہیں ہمارے فرار کا علم ہو جائے تو کیا یہ ہمیں زندہ چھوڑیں گے۔"

"یہ بات تو ہے۔" بنی نے کہا۔

"ایسی صورت میں ہم یہاں سے نکلنے کے بعد ان کے لیے دعا ہی کر سکتے ہیں۔ بہر حال ہوریشو ان کا دشمن بن گیا ہے لیکن وہ خود اس سے نمٹ لیں گے۔"

"ٹھیک ہے۔" بنی نے گردن ہلائی اور پھر اس نے اپنا بدن ڈھیلا چھوڑ دیا۔ خود کو میری آغوش میں دے دیا۔ شاید وہ اس خوفناک رات کے تاثر کو ذہن سے مٹا دینا چاہتی تھی لیکن وہ عورت تھی، جذبات میں بہہ جانے والی عورت، جبکہ مجھے اس رات کے بے پناہ خطرات کا احساس تھا۔ اس رات کا تو ہر لمحہ چاق و چوبند رہنے والا تھا۔ اگر ہم خواہشات کے بھنور میں پھنس گئے تو مار بھی کھا سکتے تھے۔

میں نے اشاروں کنایوں میں یہ بات بنی کو سمجھائی اور اسے بھی ہوش آ گیا۔

"ہاں یہ رات، جاگنے کی رات ہے۔" وہ بولی۔

"یقیناً بنی! میرا خیال ہے تم میری آغوش میں لیٹ کر آنکھیں بند کر لو، تھکن اتر جائے گی۔"

"اور تم؟"

"میں جاگتا رہوں گا۔"

"نہیں نواز۔ تمہارے ساتھ جاگنے میں بھی لطف آئے گا۔ میں تمہیں اس قدر چاہنے لگی ہوں۔" اس نے میرے زانو پر لیٹتے ہوئے کہا۔

"مجھے تمہاری محبت کا احساس ہے بنی۔" میں نے اس کے بال سہلاتے ہوئے کہا اور وہ خاموش ہو گئی۔ باہر سناٹے کا راج تھا۔ بنی کے محافظ پہاڑوں میں پوشیدہ ہو گئے تھے۔ انہوں نے ہر قسم کی نقل و حرکت بند کر دی تھی۔ کافی دیر تک خاموشی طاری رہی پھر غار کے قریب قدموں کی چاپ سن کر میں چونک پڑا۔

میرا خیال تھا کہ بنی سو گئی ہے۔ دوسرے لمحے میرا ہاتھ اسٹین گن کی طرف بڑھ گیا۔ لیکن میں نے بنی کو بھی بل کھا کر اٹھتے دیکھا تھا۔ اس نے بھی گن سنبھال لی۔

"اوہ۔ بنی جاگ رہی ہو؟" میں نے سرگوشی کی۔

"ہاں!"

"تم نے کچھ سنا؟"

"قدموں کی چاپ ہے۔" بنی نے سرگوشی کی اور میں خاموش ہو گیا۔ تب باہر سے آواز سنائی دی۔

"باس! کیا آپ سو گئی ہیں؟" اور ہم نے گہری سانس لی۔ یہ ہمارے ہی آدمی تھے۔ بنی کا گہرا سانس بھی صاف سنائی دیا تھا۔

"نہیں۔ ہم جاگ رہے ہیں۔ خیریت؟"

"سب ٹھیک ہے باس۔ آپ چاہیں تو سو سکتی ہیں۔ ہم غار سے زیادہ دور نہیں ہیں اور غار ہماری نگاہ میں ہے۔ اس کے علاوہ بے فکر رہیں۔ ہم سب پوری طرح چاق و چوبند ہیں اور ہر قسم کے حالات سے نمٹنے کے لیے تیار۔ آپ یہ نہ خیال کریں کہ ہم سو گئے ہیں۔"

"بہت بہت شکریہ! میں تمہاری اس جانثاری کو ہمیشہ یاد رکھوں گی۔" بنی نے جواب دیا۔

"اوکے باس!" قدموں کی آوازیں دور ہو گئیں۔ بنی ایک سانس لے کر میرے سینے سے ٹک گئی تھی۔

"یہ لوگ واقعی وفادار ہیں۔ کاش میں انہیں کوئی انعام دے سکتی۔" میں نے اس بات کا کوئی جواب نہیں دیا تھا۔ بنی چند ساعت سوچتی رہی، پھر اس نے چہرہ اٹھایا اور میرے کئی بوسے لے ڈالے۔ "یقین کرو نواز، اب تم مجھے ساری دنیا سے پیارے ہو۔ تمہارے لیے میں زندگی کی ایک ایک سانس قربان کرنے کو تیار ہوں۔ تمہاری دائمی قربت کے لیے میں ہر کٹھن لمحے کو بخوشی جھیل سکتی ہوں۔ نواز میں نے پوری کائنات میں اس سے زیادہ محبت کبھی نہیں کی۔ کوئی بھی مجھے تم سے زیادہ عزیز نہیں ہے۔" میں نے بھی بنی کی اس گرم جوشی کا جواب اسی گرم جوشی سے دیا تھا۔ بس میں نے اتنا کرم کیا تھا اس پر کہ اظہار نہ ہونے دیا کہ میں کسی طور اس کا سہارا نہیں بن سکتا۔ میری منزل تو ابھی خود میرے تصور میں نہیں ہے، کوئی اس کا تعین کیا کر سکتا ہے۔

ہم دونوں اسی طرح کی گفتگو کرتے رہے۔ رات کا ہر لمحہ ذہن میں دھمک پیدا کر رہا تھا۔ عجیب سے خیالات کی رات تھی۔ ہمارے بھیجے ہوئے لوگوں میں سے ابھی تک کوئی نہیں پلٹا تھا۔ رات کی تاریکی کے دونوں مشن اہمیت رکھتے تھے۔ اس وقت صورت حال اچھی تھی۔ اگر گرانٹ اور گولڈ مین اپنے کام میں کامیاب ہو گئے تو صورت حال بہتر ہوتی ہے ورنہ پائلٹ کے بغیر ہیلی کاپٹر پر قبضہ بھی بے مقصد بن جاتا ہے۔

بنی نیم غنودہ ہو گئی تھی۔ طویل خاموشی اس کے ذہن نے قبول نہیں کی تھی اور اسے نیند آنے لگی تھی۔ میرا ابھی باتیں کرنے کا موڈ نہیں تھا اس لیے میں نے اسے نہ چھیڑا اور پھر بیٹھے بیٹھے تھک گیا تو میں بھی غار کی کھردری زمین پر لیٹ گیا۔ خیالات کی یورش ذہن کی جانب جاری تھی اور میں انہیں پرے دھکیلنے کے لیے جنگ کر رہا تھا۔ میں صرف سردارے اور گولڈ مین کے مشن کے بارے میں سوچنا چاہتا تھا اور باہر کی ہر آہٹ سننا چاہتا تھا۔

اور رات گذرتی رہی۔

نہ جانے کون سا پہر تھا جب فضا میں ہیلی کاپٹر کی آواز ابھری اور میں اچھل پڑا۔ بنی شاید کچی نیند میں تھی، اس نے بھی یہ آواز سنی اور بڑبڑا کر اٹھ بیٹھی۔

"نواز——نواز——یہ آواز——ہیلی کاپٹر کی ہے۔"

"ہاں۔" میں نے سرد لہجے میں کہا۔

"وہ لوگ کامیاب ہو گئے۔ کیا ہیلی کاپٹر اسی طرف نہیں آ رہا؟"

"ہاں بنی۔" میں نے شدید ذہنی انتشار کے عالم میں کہا۔ میری سمجھ میں کچھ نہیں آیا تھا۔ میں نے تو کچھ اور کہا تھا۔ کیا گولڈ مین اپنے مشن میں کامیاب ہو گیا؟ کیا اس کی ملاقات سردارے سے ہو گئی اور سردارے نے ذہانت سے کام لیتے ہوئے یہی بہتر سمجھا کہ ہیلی کاپٹر لے چلے اور وہ کام انجام دے جو ہم چاہتے تھے۔

سردارے کی ذہانت کو مد نگاہ رکھتے ہوئے یہ بات ناممکن نہیں تھی لیکن——لیکن سردارے——میرا ذہن ساتھ نہیں دے رہا تھا۔

"تو آؤ، باہر چلیں۔ انہیں اشارہ دیں۔" بنی میرا بازو پکڑ کر بولی۔

"رکو بنی۔" میں نے اسے تھام لیا۔

"کیوں؟" بنی تعجب سے بولی۔

"انہیں آ جانے دو، پھر چلیں گے۔" میں نے کہا۔

"اوہ۔ نواز! کیا تمہیں ان کی کامیابی پر شبہ ہے؟ انہوں نے شاندار پیمانے پر کام کیا ہے اور وہی کیا ہے جو ہم چاہتے تھے۔ وہ ہیلی کاپٹر لے آئے ہیں۔"

"بنی پلیز مجھے سوچنے دو۔ یہ بھی ممکن ہے کہ......" میرا جملہ پورا نہیں ہوا تھا کہ اچانک غار میں تیز روشنی رینگ آئی، انتہائی تیز روشنی اور بنی اچھل پڑی۔

"یہ——یہ کیا؟" اس نے متحیران لہجے میں کہا اور مجھے جواب دینے کی نوبت پیش نہ آئی۔ دو خوفناک دھماکے ہوئے۔ رات کا سکوت جس طرح زخمی ہوا وہ بہت خوفناک تھا۔ پتھروں کے لڑھکنے کا شور ہیجان خیز تھا۔ پھر ایک دھماکہ اور اس کے بعد دو اور دھماکے۔

یوں لگتا تھا جیسے پہاڑ ریزہ ریزہ ہو رہے ہوں۔ ہیلی کاپٹر سے بم پھینکے جا رہے تھے اور ان آوازوں میں انسانی چیخیں بھی شامل تھیں۔ ہمارے محافظ بموں کا شکار ہو رہے تھے۔ بنی مجھ سے چمٹ گئی تھی۔ عام حالات میں وہ بزدل نہیں تھی لیکن چونکہ کچی اور تکلیف وہ نیند سے جاگی تھی اس سے بدحواس ہو گئی تھی۔

میں خاموش کھڑا رہا۔ بنی کے منہ سے بھی کوئی آواز نہیں نکلی تھی اور یہی مناسب تھا ورنہ اس وقت اس کے سوالات جھنجلاہٹ کا باعث بن جاتے۔

دھماکے وقفے وقفے سے ہو رہے تھے۔ اس کے ساتھ ہی روشنی کے بم بھی پھینکے جا رہے تھے تاکہ ان پوشیدہ لوگوں کو دیکھ لیا جائے جو پہاڑوں میں چھپے ہوئے تھے۔ ہوریشو واقعی چالاک انسان تھا۔ اسے ان مسلح لوگوں کا اندازہ تھا جو بنی کے ساتھ تھے اور پھر اس نے ہمارے بارے میں بھی ضرور سوچا ہو گا۔ اسے یقین ہو گا کہ ہم غافل نہیں ہوں گے چنانچہ اس نے پہاڑوں میں حملہ مناسب نہ سمجھا اور اس طرح کارروائی کی۔

لیکن اب وہ ہر قیمت پر سب کو ختم کرنے پر تل گیا تھا۔ وہ شاید کھل کر مکلینو کے مقابلے پر آ گیا تھا کیونکہ ظاہر ہے کسی بھی قیمت پر مکلینو کم از کم اپنی بیٹی کی موت پسند نہیں کرے گا لیکن اب ہوریشو ہر اس سے بے نیاز ہے۔ اسے مکلینو یا اس کی بیٹی کا کوئی خیال نہیں ہے۔

اگر ہم غار سے باہر نکل جاتے تو ممکن ہے ہمیں بھی نقصان پہنچ جاتا لیکن غار کافی کشادہ تھا اور اس کی چھت مضبوط چنانچہ ہم محفوظ تھے۔

بنی اس وقت اپنی تمام تیزی اور طراری بھول گئی تھی۔ وہ کسی معصوم بچی کی طرح مجھ سے چمٹی ہوئی کھڑی تھی۔ اس وقت کوئی یہ کہہ بھی نہیں سکتا کہ وہ خود کو اتنی خطرناک سمجھنے والی لڑکی ہے۔

میں انتظار کرتا رہا۔ دھماکے اب بھی ہو رہے تھے اور پھر تھوڑی دیر کے بعد ہیلی کاپٹر کی آواز دور ہونے لگی۔ گویا ان لوگوں نے اپنا کام ختم کر لیا تھا۔ میرے لیے تو بہت سی فکریں تھیں۔ سردارے گرانٹ گولڈ مین وغیرہ۔ نہ جانے ان لوگوں کا کیا حشر ہوا۔ میرا اپنا خیال تھا کہ اس جزیرے پر یہی ایک ہیلی کاپٹر تھا' ممکن ہے دوسرے بھی ہوں۔ پتہ نہیں یہ لوگ اس ہیلی کاپٹر پر قبضہ بھی کر سکے یا نہیں۔ شاید کسی اور چکر میں پھنس گئے ہوں۔

بہرصورت چونکہ ایک ہی ہیلی کاپٹر یہاں پر آیا تھا اس لیے یہ بات نہیں سوچی جا سکتی تھی کہ وہی ہیلی کاپٹر ہو' جس میں ہم لوگ یہاں تک پہنچے ہیں۔ اس کا پائلٹ ہوریشو کے قبضے میں تھا ورنہ وہ ہمیں اس جگہ کیوں اتارتا۔ ہیلی کاپٹر میں بنی بھی موجود تھی اور وہ جس طرح ہوریشو کے آدمیوں کی صف میں جا ملا تھا' اس سے بھی یہی اندازہ ہوتا تھا۔

گویا سردارے وغیرہ خطرے میں تھے۔ میرے بدن میں بجلیاں سی دوڑ گئیں۔ اس وقت میں اپنی زندگی کی کوئی پرواہ نہیں کر سکتا تھا۔ یہاں سے نکلنے کا جو خیال ذہن میں تھا' اس پر کامیابی سے عمل ہونا چاہئے تھا لیکن اس سے زیادہ مجھے سردارے کی فکر تھی اس کے بعد گولڈ مین کی۔ باقی کسی سے مجھے کوئی سروکار نہیں تھا۔ لیکن ہونا کیا چاہئے------؟ میں نے سوچا فی الوقت کوئی بات میری سمجھ میں نہیں آئی تھی۔ بنی شاید اپنے حواس پر قابو پا چکی تھی۔ جب اس نے مجھ سے کہا۔

"کیا خیال ہے نواز' باہر نکلیں۔ ہیلی کاپٹر واپس جا چکا ہے۔" اس نے میرے بازو کو تھامتے ہوئے کہا۔

"ہاں چلو۔ باہر چلتے ہیں۔" میں نے کہا اور بنی کا بازو پکڑ کر باہر نکل آیا۔ تاریکی بدستور تھی۔ کہیں کہیں کراہوں کی آوازیں ہماری رہنمائی کر رہی تھیں لیکن ان لوگوں کو دیکھنے سے فائدہ بھی کیا۔ ہم ان کے لیے کیا کر سکتے تھے۔ ہم اپنی الجھنوں میں گرفتار تھے۔ تب بنی نے کہا۔

"اب کیا کیا جائے نواز؟"

"بڑی مشکل ہے بنی۔ اگر میرے ساتھی ٹھیک ہوں اور یہاں واپس آنے کی کوشش کریں تو ان کے لیے بھی خطرہ پیدا ہو سکتا ہے۔"

"ہاں۔ یقیناً! مگر کیا ہم یہیں قیام کریں؟ کیا اس کے بعد وہ یہاں کی حالت دیکھنے نہیں آئیں گے؟"

"آئیں گے ضرور لیکن دن کی روشنی میں۔ رات کو وہ یہاں اترنے کی ہمت نہیں کر سکتے۔" میں نے جواب دیا۔

"ہاں یہ بھی ٹھیک ہے' پھر انہیں ضرورت بھی کیا پڑی ہے اس کی۔" بنی نے کہا۔

"تو پھر؟"

"تم سوچو نواز۔ میں تو بالکل معطل ہو کر رہ گئی ہوں' حالانکہ اس سے قبل میں ایسی نہ تھی۔ لیکن

اندازہ ہوتا ہے جب دلوں میں محبت پیدا ہو جاتی ہے تو آدمی بزدل بھی ہو جاتا ہے۔ میں پہلے جیسی بنی نہیں رہی۔" بنی نے کہا اور میں اس کو دیکھنے کی کوشش کرنے لگا۔ تاریکی میں مجھے اس کا چہرہ نظر نہیں آ رہا تھا۔ تاہم بنی کے جذبات سے میں نے اندازہ لگایا کہ وہ خود کو بھول بیٹھی ہے۔

"آؤ بنی۔" میں نے ایک فیصلہ کرنے کے بعد کہا۔ اس وقت یہاں سے نکلنا خطرے سے خالی نہیں تھا۔ بہرحال ہم وہاں سے نکلنے کی کوشش کرنے لگے اور کچھ دیر کے بعد ہم دونوں کھلے میدان میں آ گئے اور ایک بار پھر ہمیں ایک خوفناک واقعے سے دوچار ہونا پڑا۔

ہیلی کاپٹر واپس آ رہا تھا۔ اس وقت ہم کھلے میدان میں تھے۔ ہم دونوں کو دیکھ لیے جانے کا خطرہ زیادہ تھا۔

یقیناً وہ روشنی کے بم پھینکے گا اور اس کے بعد بچے کھچے لوگوں کو ہلاک کرنے کی کوشش کریں گے۔ گویا ہیلی کاپٹر دوبارہ لوڈ ہو کر آ رہا تھا۔ میں نے صورت حال کو محسوس کیا اور بنی کا ہاتھ پکڑ کر نہایت تیز رفتاری سے بھاگنے لگا۔ میری یہی کوشش تھی کہ میں ان پہاڑیوں سے دور جا نکلوں۔ میں اور بنی نہایت تیز رفتاری سے دوڑتے رہے۔ ہیلی کاپٹر کافی پیچھے رہ گیا تھا لیکن ظاہر ہے ہم اس کا مقابلہ نہ کر سکتے تھے۔

چنانچہ تاروں کی چھاؤں میں ہمیں ایک درخت کا سایہ سا نظر آیا۔ ہم اس کی طرف دوڑنے لگے تھے۔ چند ساعت کے بعد میں درخت کے نزدیک تھا۔ ہیلی کاپٹر ابھی ہم سے کافی دور تھا اور مجھے یقین تھا کہ تاریکی میں وہ لوگ ہمیں دوڑتے ہوئے نہ دیکھ سکیں ہوں گے' ورنہ درخت کے اوپر پھینکے جانے والا ایک بم ہی کافی تھا۔

ہم درخت کے نیچے پہنچ گئے۔ ہیلی کاپٹر تیز رفتاری سے چلتا ہوا پہاڑی پر پہنچ گیا اور وہی ہوا جس کا خدشہ تھا۔ ایک بار پھر ہم نے دیکھا کہ پہاڑوں میں روشنی پھیل گئی اور اس کے ساتھ ہی خوفناک دھماکے ہونے لگے۔ بنی نے کان بند کر لیے تھے۔

"بنی!" میں نے آہستہ سے کہا۔

"نواز۔ نواز میں پاگل ہو جاؤں گی۔"

"ذہن کو قابو میں رکھو بنی۔ تم باہمت لڑکی ہو۔"

"مگر اب کیا کریں۔ اب بتاؤ کیا کریں؟"

"میرا خیال ہے وہ لوگ صرف ایک ہیلی کاپٹر پر آئے ہیں۔ یہاں دوسرے لوگ یقیناً موجود نہ ہوں گے۔ وہ پہاڑوں پر متوجہ ہیں۔ چنانچہ ہمیں تیزی سے اس جگہ سے نکل جانا چاہئے۔ آؤ۔" میں نے اس کے جواب کا انتظار کیے بغیر اس کا بازو پکڑ لیا اور ہم برق رفتاری سے دوڑنے لگے۔ اس بار میرا رخ آبادی کی جانب تھا۔

جو کچھ ہو گا دیکھا جائے گا' میں نے سوچا تھا۔ بہرصورت انتہائی برق رفتاری سے دوڑتے ہوئے ہم کافی دور نکل آئے۔ پہاڑیوں پر گویا دھماکوں کی بارش ہو رہی تھی۔ ہوریشو قہر توڑ رہا تھا۔ غالباً وہ بالکل ہی پاگل ہو گیا تھا۔

تب تھوڑی دیر کے بعد ہم ایک مکان کے نزدیک پہنچ گئے۔ بستی کے لوگ جاگ چکے تھے۔ انہیں اندازہ تھا کہ کیا ہو رہا ہے۔ ویسے بھی میں نہیں کہہ سکتا تھا کہ اس جزیرے پر ہوریشو یا مکلینو کی کیا

حیثیت تھی۔

یہاں کے لوگ سب کے سب اس کے غلام تھے یا پھر ان میں سے کچھ ایسے بھی تھے جو جزیرے
زندگی گذار رہے تھے۔ اس کے بارے میں کوئی اندازہ نہیں لگایا جا سکتا تھا اور نہ ہی اس وقت بنی سے پوچھ
کا یہ موقع تھا۔ مکان کی آڑ میں پہنچ کر ہم خاموش کھڑے ہو گئے۔ مجھے خطرہ تھا کہ ان لوگوں نے کہیں ہم
اس طرف آتے دیکھ نہ لیا ہو۔ اگر یہ صورت حال ہوئی تو کافی مشکلات پیش آ سکتی تھیں۔

تاہم جس مکان کی آڑ میں ہم لوگ کھڑے تھے وہاں اوپر سے لوگوں کی گفتگو کرنے کی آوازیں سنا
دے رہی تھیں۔ اس سلسلے میں وہ لوگ چہ میگوئیاں کر رہے تھے۔

میں نے ایک لمحے میں فیصلہ کیا اور پھر میں مکان کا دروازہ تلاش کرنے لگا۔ جلد ہی مجھے دروازہ
گیا۔ اسے کھولنے میں کوئی خاص دقت نہیں ہوئی تھی۔

میں مکان کے اندر رینگ گیا۔ بنی میرے ساتھ ہی تھی۔ چھوٹا سا مکان تھا' دو تین کمروں پر مشتمل
معمولی سی بناوٹ۔ نہ جانے اس مکان میں کتنے افراد ہوں۔ میں نے سوچا۔ میرے ذہن میں خوفناک منصو
جنم لے رہا تھا۔ بہر صورت میں مکان میں روشنی تلاش کرتا ہوا اندر ایک کمرے میں پہنچ گیا۔ یہ خواب گاہ نظر
آ رہی تھی۔

اس وقت حالات کافی خراب تھے۔ خواب گاہ میں ایک ڈبل بیڈ پڑا ہوا تھا۔ چند ضروری چیزوں کے
علاوہ وہاں کچھ نہ تھا۔ چنانچہ میں نے بنی کو اشارہ کیا اور ہم دونوں بیڈ کے نیچے رینگ گئے۔ بہت ہی عجیب
صورت حال تھی۔ ہم چوہوں کی طرح چھپتے پھر رہے تھے۔

بنی بھی اس ماحول سے بے حد متاثر نظر آ رہی تھی۔ بیڈ کے نیچے چھپے چھپے ہم دروازے کی جانب
دیکھتے رہے۔ دروازہ بالکل ہی سامنے تھا اور اگر کوئی اندر داخل ہوتا تو ہمیں یقیناً اندازہ ہو جاتا۔ بنی ساکت
وصامت پڑی ہوئی تھی۔ وہ زور زور سے سانس بھی نہیں لے رہی تھی۔ مبادا اس کی آواز باہر نہ سن
جائے۔ اس وقت اس کے اندر کی عورت پوری طرح ابھر آئی تھی۔

لیکن بیڈ کے نیچے لیٹے لیٹے ہی اچانک میرے بدن میں ایک پھریری سی آئی اور میرے اندر۔
ایک آواز ابھری۔

"نواز! یہ سب کیا ہے؟ میں چونک پڑا۔ دل ہی دل میں' میں نے اس آواز سے پوچھا کہ وہ کیا
چاہتی ہے۔

"تم خوفزدہ ہو؟" اس نے کہا۔

"نہیں۔"

"پھر تمہاری یہ کیا کیفیت ہے؟"

"صرف حالات۔"

"کیا تم حالات سے مغلوب ہو جانے والے ہو؟"

"ہرگز نہیں۔"

"پھر اتنے بزدل کیوں بن رہے ہو۔ اپنے ذہن سے کام لو۔ اپنی ان قوتوں کو آواز دو جو انوکھے کارنا
انجام دیتی ہیں۔ آواز نے مجھے ڈھارس دلائی اور درحقیقت میں نے اپنے اندر ایک

محسوس کیا۔ نواز ---- وہی نواز جو انسانی قدروں سے باغی تھا۔

"بنی! تمہیں خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم اسی جگہ رکو میں ابھی آتا ہوں۔" میں نے
کہا۔

"اوہ کہاں نواز؟"

"بس ---- کچھ نہیں بنی۔ میں نے تم سے کہہ دیا ہے کہ تم آرام سے یہاں لیٹو' میں ابھی تم
سے ملوں گا۔"

"لیکن ----؟"

"پلیز بنی! مجھے ڈسٹرب نہ کرو۔" میں نے کسی قدر سخت لہجے میں کہا اور مسہری کے نیچے سے باہر
رینگ گیا۔ میں دروازے کی جانب جا رہا تھا۔ مجھے اب اس بات کی بھی پرواہ نہیں تھی کہ بنی میری ہدایت پر
عمل کرتی ہے یا نہیں۔ اگر اس نے میری ہدایت سے اختلاف کیا تو ظاہر ہے ماری جائے گی اور مجھے اس بات
سے کوئی دلچسپی نہ تھی۔ میں تو صرف اسے اپنا آلہ کار بنا کر لایا تھا' وہ میری محبوبہ نہ تھی۔ یہ فطرت تو کبھی کی
سو چکی تھی۔ چنانچہ میں دروازہ کھول کر باہر نکل آیا۔ ابھی چند ہی قدم گیا تھا کہ چھت سے اترنے والے
میرے سامنے پہنچ گئے۔ دو عورتیں اور ایک مرد تھا۔

میں نے اپنی جگہ کھڑے کھڑے اندازہ لگایا کہ ان کے علاوہ تو کوئی اور موجود نہیں ہے۔ ان تینوں کی
آوازوں کے علاوہ اور کوئی آواز محسوس نہیں ہو رہی تھی۔ چنانچہ میں نے یہ اندازہ لگا لیا کہ یہاں پر صرف
ی تینوں افراد ہو سکتے ہیں۔

ویسے ان لوگوں نے خواب گاہ کا رخ نہیں کیا تھا جہاں بنی چھپی ہوئی تھی' بلکہ وہ ایک دوسرے
لمرے میں جا کر بیٹھ گئے۔ کمرے کا دروازہ انہوں نے کھلا چھوڑ دیا تھا۔ میں آہستہ آہستہ دروازے کے
یب پہنچ گیا۔ دراصل میں ان کی باتیں سننا چاہتا تھا۔ ویسے پستول میرے پاس موجود تھا اور ہلکی گن بھی
برے لباس میں چھپی ہوئی تھی۔

پستول میں نے نکال کر ہاتھ میں لے لیا تھا تاکہ کسی بھی خطرے سے فوری طور پر نبٹ سکوں۔ تب
ورت کی آواز ابھری۔

"جیک! آخر یہ سب کیا ہے؟"

"میرا خیال ہے ہیلنا' ہوریشو کی ان لوگوں سے ٹھن گئی ہے۔" جیک نے جواب دیا۔

"مگر وہ تو ہوریشو ہی کے ساتھی ہیں؟" عورت نے کہا۔

"ہاں مگر باس کی بیٹی بنی بھی ان کی ساتھی ہے۔" جیک نے جواب دیا۔

"لیکن ہوریشو کی یہ جرأت کیسے ہوئی کہ وہ بنی کے خلاف ہو گیا؟"

"ہوریشو۔" جیک نے ایک گہری سانس لے کر کہا۔ "وہ اپنی دنیا کا شہنشاہ ہے۔ بگڑ گیا سو بگڑ گیا' اسے
بمشکل ہی نو نہ روک سکے گا۔"

"لوہ۔ تم باس کے بارے میں یہ بات کہہ رہے ہو۔"

"میں یہ بات تمہارے سامنے کہہ رہا ہوں کسی بھرے مجمعے میں نہیں کہہ رہا۔" جیک نے شاید
سا کہا۔

"وہ تو ٹھیک ہے لیکن کیا اس کی ذمہ داری ہم پر بھی عائد نہیں ہوتی؟" ہیلنا نے پوچھا۔

"کس کی؟"

"ہمیں کس کی مدد کرنی چاہیے؟"

"صرف اپنی۔" جیک نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مگر اپنی مدد بھی ہم اسی طرح کر سکتے ہیں کہ مکلینو کی مدد کریں ورنہ کیا مکلینو ہمیں معاف کر دے گا؟"

"ہمارا اس میں کیا قصور ہے۔ ہوریشو نے ان لوگوں کو اپنے ساتھ ملا کر حکم دیا ہے۔ چنانچہ وہ لوگ ہوریشو کا ساتھ دے رہے ہیں اور یہ مکلینو کا ہی کہنا تھا کہ ہوریشو کو اس کے بعد سیکنڈ سمجھا جائے۔"

"لیکن ہوریشو، بنی کے خلاف ہے؟"

"اوہ ہیلنا! تم فضول باتوں سے پرہیز کرو۔ بنی بے شک مکلینو کی بیٹی ہے لیکن میرا خیال ہے اسے بھی اتنے اختیارات حاصل نہیں ہیں، جتنے کہ ہوریشو کو۔" جیک نے جواب دیا۔

"تو کیا وہ اسے مار ڈالے گا؟" ہیلنا نے خوفزدہ لہجے میں پوچھا۔

"مار چکا ہو گا۔ وہ اس کا دشمن بن گیا ہے اور ہوریشو جس کا دشمن بن جائے اس کی زندگی کے بارے میں تم کیا کہہ سکتی ہو۔" جیک نے کہا۔

"مجھے تو گروہ میں انتشار کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔"

"کیا مطلب؟"

"کہیں گروہ میں آپس میں ہی نہ ٹھن جائے۔ دیکھو نا، جزیرے ہی کے لوگوں میں آپس میں اختلاف پیدا ہو گیا ہے۔ دو گروہ بن گئے ہیں۔ بلاشبہ مکلینو پورے گروہ کا سربراہ ہے اور اس کے ہاتھ لمبے ہیں لیکن ہوریشو اپنی ایک الگ دنیا رکھتا ہے۔"

"اس میں کوئی شک نہیں ہے۔"

"تو کیا مکلینو اور ہوریشو میں چل نہ جائے گی؟"

"ہوریشو بے حد چالاک ہے۔ تم کیا سمجھتی ہو۔ کیا وہ مکلینو کے مقابلے پر آئے گا۔ ہرگز نہیں۔ اگر اس نے بنی کو مار بھی دیا ہے تو کیا مکلینو کے سامنے وہ اقرار کرے گا۔"

"اوہ۔ میں نہیں سمجھی؟" ہیلنا نے کہا۔

"ہیلی ڈیر! کل جزیرے پر قتل عام ہو گا۔ ان تمام لوگوں کو چن چن کر قتل کر دیا جائے گا جو ہوریشو کے خلاف مکلینو کے سامنے گواہی دے سکتے ہیں۔ اس کے بعد صرف وہی لوگ رہ جائیں گے جو ہر طرح سے ہوریشو کے حامی ہیں اور پھر ہوریشو خود بنی کی لاش لے کر روتا دھوتا مکلینو کے سامنے جائے گا اور اسے غم کی کہانی سنائے گا۔ وہ کہے گا کہ ایک گروہ بنی کے خلاف ہو گیا تھا، اس نے بنی کو ہلاک کر دیا اور افسوس وہ خود وہاں نہ تھا۔ اسے اطلاع ملی تو وہ جزیرے پر پہنچا اور اس نے باغی گروہ کے ایک ایک فرد کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔"

"خدا کی پناہ!" ہیلنا نے گہری سانس لے کر کہا۔

"ہوریشو سے شیطان بھی پناہ مانگتا ہے۔ یہ تو میں نے کہا ہے ممکن ہے اس سے بھی

ذہن تراش لے۔" جیک نے ہنستے ہوئے کہا۔

"لیکن جیک! یہ تو مکلینو سے غداری ہے۔"

"کیا مطلب؟" جیک کی آواز ابھری، اس کی آواز میں کسی قدر خشونت تھی۔

"ہم کس کے وفادار ہیں؟"

"کہہ چکا ہوں اپنے۔ کیا تم ہوریشو کے خلاف بولو گی؟ کیا اس کے بعد وہ بعد ہمیں زندہ چھوڑے گا؟"

"لیکن ضمیر بھی تو کوئی چیز ہے جیک۔"

"کیا فضول بکواس لگا رکھی ہے۔ ضمیر کیا ہوتا ہے۔ زندگی ضمیر سے زیادہ قیمتی ہے۔ تم جواب دو۔ کیا تم ہوریشو کے خلاف بولنے کی جرات کرو گی؟"

"ہاں۔ خواہ مجھے مصلحت سے کام لینا پڑے۔" ہیلنا نے جواب دیا۔

"مصلحت؟" جیک کی آواز میں سانپ کی سی پھنکار تھی۔

"ہاں جیک! ہم بظاہر ہوریشو کے خادم ہیں۔ کل اگر ہوریشو نے مکلینو کے وفاداروں کو تلاش کیا تو ہم ان میں نہ ہوں گے لیکن میں عہد کرتی ہوں کہ مکلینو کو بنی کی موت کی کہانی ضرور سناؤں گی۔" ہیلنا نے کہا۔

"اوہ۔ یہ تو اچھی بات ہے اور تم روبیا؟" جیک نے دوسری لڑکی کو مخاطب کیا۔

"میں ہیلنا کی طرح بے وقوف نہیں ہوں۔ میں کسی قیمت پر ہوریشو کو اپنا دشمن نہیں بناؤں گی۔ جب دوسرے خاموش رہیں گے تو مجھے ہی بولنے کی کیا ضرورت ہے۔"

"لیکن ہیلنا مصلحت سے کام لے گی۔" جیک نے کہا۔

"میں اپنی مرضی کی مالک ہوں۔" ہیلنا نے کہا۔

"مصلحت واقعی اچھی چیز ہے۔ روبیا۔ ہیلنا ٹھیک کہہ رہی ہے لیکن کیا ہمیں بھی مصلحت سے کام نہیں لینا چاہیے؟" جیک مکاری سے بولا۔

"اوہ جیک مناسب یہی ہو گا۔ بالآخر مکلینو، ہوریشو پر قابو پالے گا۔" ہیلنا نے سمجھا کہ جیک اس کا ہمنوا بن رہا ہے لیکن جیک ہنسنے لگا۔

"تمہارا نام مجھ سے منسوب ہے ہیلنا۔ اگر تمہارے ارادے ہوریشو کو پتہ چل گئے تو ہم بھی لپیٹ میں آ سکتے ہیں اس لیے ہوریشو کی غدار کو کیوں نہ اس کے سامنے پیش کر دیا جائے۔ اس طرح ہوریشو کی نگاہ میں ہمارا اعتماد بڑھے گا۔"

"کک کیا مطلب؟" ہیلنا بوکھلا کر بولی لیکن جیک کھڑا ہو گیا۔

"مس ہیلنا کو باندھنے میں تم میری مدد کرو روبیا۔" اس نے اپنی ساتھی لڑکی سے کہا اور پھر پھرتی سے آگے بڑھ کر ہیلنا کو دبوچ لیا۔

"جیک! تم ـــــ تم۔ مجھے۔ ہوریشو کے سامنے پیش کرو گے؟"

"ہاں ہیلنا! اس کے غدار کی حیثیت سے اور تم جانتی ہو میں جھوٹ تو نہیں بولوں گا۔ روبیا رسی لے آؤ۔" جیک نے کہا۔

مکان کا کچن زیادہ دور نہیں تھا۔ اس کے جانے کے بعد بینی نے میری طرف دیکھا۔

"اب کیا پروگرام ہے نواز؟"

"سارے کام بگڑ چکے ہیں بینی ------ لیکن اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ابھی ہم ہوریشو نہیں آئے اور ابھی ہوریشو کو ہمیں گرفتار کرنے میں خاصی مشکلات پیش آئیں گی۔" میں نے جواب

"کمبخت درندہ ہے' خونخوار درندہ ------ مجھے گمان بھی نہیں تھا کہ وہ کوئی ایسا قدم اٹھائے

"وہ مکلینو سے پوری طرح باغی ہو چکا ہے۔ حالانکہ ابھی اسے ہمارے بارے میں ہے۔"

"ہاں۔ مجھے اندازہ ہے۔"

"بہرحال میرے آدمی ناحق پھنس گئے۔ بینی! یہاں دوسرا کوئی ہیلی کاپٹر بھی ہو سکتا ہے؟"

"اس بارے میں مجھے نہیں معلوم۔"

"نہ جانے میرے ساتھی کس پوزیشن میں ہیں۔"

"وہ ------ وہ مارے نہ گئے ہوں۔" بینی نے پریشانی سے کہا اور میرے بدن میں آگ لگ

"اگر سردارے کو کچھ ہو گیا بینی ------ تو ------ تو میں اس جزیرے کو ویران کر دوں یہاں کسی ذی روح کو زندہ نہ چھوڑوں گا۔ جزیرے کی زمین خون سے سرخ ہو جائے گی۔" نہ جا آواز میں کیا بات تھی کہ بینی خوفزدہ ہو گئی۔ وہ خشک ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے بولی۔

"میں ہر حال میں تمہارا ساتھ دوں گی نواز ------ خواہ مجھے اپنی جان سے ہاتھ دھونا پڑیں۔

"ہر طرح کا خوف ذہن سے نکال دو بینی ------ ہم حالات سے نمٹنے کی ہمت بھی رکھتے صلاحیت بھی۔ میرا خیال ہے ہم بیلنا سے کام لے سکتے ہیں۔"

"کیسا کام؟"

"یہ لڑکی قابل اعتماد ہے۔ میں اس کی گفتگو سن چکا ہوں۔ جیک اور روبیا تو اسے قتل کر دیے گئے تھے اور وہ مکلینو کے نام پر خوشی سے جان دینے پر تیار ہو گئی تھی۔"

"ہاں۔ مکلینو کے وفادار ایسے ہی ہوتے ہیں۔"

"بہرحال وہ ہمارے کام آئے گی۔ ہم اسے جزیرے کے حالات معلوم کرنے کا کام سونپیں لیکن اس سے قبل خود اسے اس کے بارے میں معلومات حاصل کی جائیں گی۔"

"جیسا تم مناسب خیال کرو نواز ------ میں تو الجھ گئی ہوں۔ لیکن براہ کرم میرے جملوں نتیجہ اخذ نہ کرنا کہ میں اس صورتحال پر پشیمان ہوں۔"

"میں جانتا ہوں بینی۔" میں نے گردن ہلائی۔ بلاشبہ میرے ذہن میں بھی یہ بات تھی کہ بینی کا اپنے کردار میں مضبوط ہے اور آخر وقت تک ساتھ دینے والوں میں سے ہے۔

تھوڑی دیر کے بعد بیلنا واپس آ گئی۔ اس کے ہاتھوں میں کافی کی ٹرے تھی اور اس میں ہی کے بسکٹ رکھے ہوئے تھے۔ گرم کافی اور لذیذ بسکٹوں میں بڑا لطف آیا تھا۔ ہم نے خلوص دل سے شکریہ ادا کیا۔

"شرمندہ نہ کریں باس! آپ ان حالات میں مجھ سے ملی ہیں۔ میرا خوشی سے برا حال ہے۔

آپ کی جتنی خدمت کروں کم ہے۔" بیلنا نے ہاتھ ملتے ہوئے کہا۔

"ایک بات بتاؤ بیلنا!" بینی نے کہا۔

"جی باس!"

"تم یہاں اس جزیرے پر کتنے عرصہ سے ہو؟"

"تقریباً پانچ سال سے باس!"

"اس سے قبل کہاں تھا؟"

"ڈنمارک میں۔"

"یہاں تم سے کیا کام لیا جاتا ہے؟"

"نمک کی ایک فیکٹری میں اسٹینو ہوں۔ لیکن ------"

"لیکن کیا؟"

"اصل کام یہ نہیں ہے باس!"

"پھر؟"

"میں لوگوں کی داشتہ بھی رہتی ہوں۔ گروہ کی طرف سے یہ کام میرے سپرد ہے۔ بحیثیت عورت ایسے لوگوں کو متاثر کروں جو گروہ کے لئے کوئی مشتبہ حیثیت رکھتے ہوں اور پھر ان کے حالات کی رپورٹ گروہ کو دوں۔ اس سے میری زائد آمدنی بھی ہوتی ہے جس پر گروہ کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔"

"اوہ' تب تو تم کام کی لڑکی ہو ------ یہاں تمہارے دوست آتے ہیں؟"

"دوست۔ میرا بے غرض دوست کوئی نہیں ہے مادام۔"

"کیا مطلب؟"

"لڑکیوں میں میری لائن کی چند لڑکیاں شناسا ہیں۔ وہ سب خود غرض ہیں اور بے غرض دوستی نہیں پالتیں۔ رہے مرد ------ تو میرا تعلق صرف ان مردوں سے ہے جو میرے جسم کے شیدائی ہیں۔"

"اوہ' کیا وہ یہاں آتے ہیں؟"

"نہیں۔ یہاں کوئی نہیں آتا۔"

"تم ان کے پاس جاتی ہو؟"

"آپ سے کچھ نہیں چھپاؤں گی باس ------ ذہن کے کسی گوشے میں یہ احساس باقی نہیں رہ گیا ہے کہ کسی اچھے انسان کی چاہت بن سکتی ہوں۔ یہ خیال بھی رکھتی ہوں کہ اگر کسی نے میری شکل و صورت سے متاثر ہو کر میری طرف اس طرح بڑھنے کی کوشش کی تو اسے غلط فہمی میں نہ رہنے دوں گی۔ چنانچہ مجھے کسی ایسے شخص کا انتظار نہیں ہوتا جو دل کی سڑک سے آتا ہے۔ ہاں ------ انسان ہوں' بعض اوقات زیادہ کمانے کے لئے اور ------ بعض اوقات اپنی طلب پوری کرنے کے لئے باہر نکل جاتی ہوں اور کسی کے ساتھ رات گزار لیتی ہوں۔"

"اوہ۔" بینی نے گردن ہلائی ------ اس کے لئے بیلنا کے یہ الفاظ بہت متاثر کن تھے۔ لیکن میں نے ان پر غور بھی نہیں کیا۔ میرے سامنے تو ایسی داستانوں کے انبار تھے۔ ہر دل میں ایک زخم نظر آتا تھا مجھے تو اور اب تو میں ان زخموں کو دیکھنے کا اتنا عادی ہو گیا تھا کہ زخم خوردہ کے درد پر نگاہ بھی نہیں جاتی تھی۔ بیلنا

بھی ان لڑکیوں سے مختلف نہیں تھی جو مختلف اشکال میں میرے سامنے آچکی تھیں۔ لیکن بنی کافی متاثر نظر آرہی تھی۔ کئی منٹ وہ خاموش رہی' پھر بولی۔

"گویا یہاں کوئی نہیں آتا؟"

"ہاں باس۔ یہاں کبھی کوئی نہیں آتا۔"

"ہم مخصوص وقت تک یہاں پوشیدہ رہ سکتے ہیں؟"

"بڑے اطمینان سے باس------ کوئی غیر معمولی صورتحال پیش آبھی گئی تب میں پورے خلوص سے آپ کے لئے جان دے دوں گی۔ اور وہی کروں گی جو کہہ رہی ہوں۔"

"شکریہ ہیلنا! تم عمدہ انسان ہو۔ میں اعتراف کرتی ہوں۔ بظاہر تم جو کچھ ہو لیکن اندر سے بہت مختلف ہو۔ کم از کم نمک حلال تو ہو۔ میں دل سے تمہاری عزت کرتی ہوں۔ ہم تمہیں ایک تکلیف دیں گے ہیلنا۔"

"میرے لئے سعادت ہو گی باس!"

"ہمارے حالات معلوم ہیں تمہیں؟"

"ہاں باس۔ ہوریشو آپ کے خلاف ہے اور یہ بھول گیا ہے کہ آپ باس کی بیٹی ہیں۔"

"اور اس کا جو خمیازہ اسے بھگتنا ہو گا تم وہ بھی سوچ سکتی ہو ہیلنا۔"

"مجھے اندازہ ہے باس------ اور میں اسے پاگل ہی کہہ سکتی ہوں۔"

"آخری قدم اس نے جو اٹھایا ہے اس کا بھی تمہیں اندازہ ہے۔ وہ بزدل میرے آدمیوں کے سامنے تو نہیں آیا لیکن اس نے ہیلی کاپٹر سے ہماری قیام گاہ پر بم برسائے ہیں۔"

"ہاں باس------ میرے علم میں ہے۔"

"چنانچہ ہیلنا! جو کام تمہیں کرنے ہیں کافی مشکل ہیں۔ لیکن تمہارے علاوہ یہاں کوئی نہیں ہے۔"

"آپ ہر خیال سے بے نیاز ہو کر بتائیں باس!" ہیلنا مستعدی سے بولی۔

"ہمارے چند آدمی ہوریشو کے خلاف مہم پر گئے تھے۔ دو آدمی الگ گئے ہیں۔ یہ دونوں قوی ہیکل ہیں۔ ایک کا نام گرانٹ اور دوسرا گولڈ مین کے نام سے مشہور ہے۔ ان کے بارے میں خفیہ طور پر اندازہ لگانا ہے کہ ان کا کیا ہوا۔ اگر وہ اتفاق سے تمہیں مل جائیں تو انہیں چھپا کر یہاں لے آؤ۔"

"ایسا ہی ہو گا باس!" ہیلنا نے جواب دیا۔

"اس کے علاوہ ایک دوسرا گروپ دوسری مہم پر گیا تھا۔ ان میں پانچ مرد اور ایک لڑکی ہے جس کا نام نوئیل ہے۔ ایک مرد میرے دوست مسٹر نواز کا ہم وطن ہے۔ ان کے بارے میں بھی معلومات حاصل کرنا ہے۔"

"میں پوری کوشش کروں گی باس۔" ہیلنا نے گردن ہلائی۔

"باقی پہاڑوں میں جتنے لوگ ہلاک ہوئے ہیں' ان کے بارے میں بھی اگر کچھ معلوم ہو سکے......"

"بالکل ٹھیک باس! میں صبح کو یہ کام کر لوں گی۔" ہیلنا نے کہا۔

"بس تو اب ہم آرام کریں گے ہیلنا------ ایک بار پھر اس عظیم تعاون پر تمہارا شکریہ۔" بنی نے کہا۔ اور ہیلنا باہر نکل گئی۔ وہ کافی وغیرہ کے برتن لے گئی تھی۔

"واقعی عمدہ لڑکی ہے اور اس وقت ہمارا بہترین سہارا یہی ہے' کیا وقت ہوا ہے نواز؟"

"پونے پانچ۔" میں نے جواب دیا۔

"اب سونا تو حماقت ہے۔ لیکن آؤ تھوڑی دیر آرام کر لیں۔ آؤ نواز------ حالات کا مذاق اڑانے والے! تمہارے ساتھ اگر چند روز رہ گئی تو پھر کسی بات سے خوفزدہ نہ ہوؤں گی۔" بنی نے میرا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا اور میں اس کے ساتھ مسہری پر پہنچ گیا۔ بنی نے مجھے مسہری پر گرا دیا تھا۔ اور پھر خود بھی میرے پاس لیٹ گئی۔

"کیا مطلب؟"

"ایک بار بھی تمہارے چہرے پر پریشانی یا خوف کے آثار نہیں تلاش کر سکی۔ جو کچھ کرتے ہو' جو سوچتے ہو' وہ عقل و دانش سے بھرپور ہوتا ہے اور خوفناک حالات میں ذہنی قوتوں کی یہ کارکردگی ناقابل یقین ہے میرے لئے۔"

"اوہ' زندگی بڑی حقیر شے ہے بنی------ اس کا کوئی لمحہ تم سے وفا نہیں کر سکتا۔ چنانچہ اس بے وفا چیز سے دلچسپی رکھنا حماقت ہے۔ اسے ہماری پرواہ نہیں ہے تو ہم اس کی فکر کیوں کریں۔"

"کیسی انوکھی بات ہے۔"

"غلط تو نہیں ہے۔"

"ہرگز نہیں۔" بنی نے گردن ہلائی۔ پھر بولی۔ "اگر تمہارے یہ احساسات ہیں تو کسی بارے میں مت سوچو۔ باقی رات کے ان حسین لمحات کو اور حسین بنانے میں میری خدمات حاصل کرو۔ میں تمہارے ساتھ بھرپور تعاون کروں گی نواز------ میں بھی یہی چاہتی ہوں۔ میں تمہاری طرح نڈر' تمہاری مانند دلیر نہیں ہوں۔ میں ان خوفناک واقعات سے فرار چاہتی ہوں۔ میں موت سے بھی خوفزدہ نہیں ہوں۔ میں زندگی کی دلچسپیاں قریب لانا چاہتی ہوں میری مدد کرو نواز------" بنی نے اپنا بدن کھول دیا اور اس کے بعد------ میں نے بھی یہی بہتر سمجھا کہ ذہنی انتشار کو بنی کی آغوش میں سلا دوں۔

ہیلنا خود ہمارے پاس نہیں آئی تھی۔ گو وہ خود بھی ہمارے ساتھ جاگتی رہی تھی۔ لیکن جس وقت میں باہر نکلا آٹھ بجے تھے۔ ہیلنا کچن میں مصروف تھی۔ میرے قدموں کی چاپ سن کر میری طرف مڑی اور پھر اس کے ہونٹوں پر خلوص بھری مسکراہٹ پھیل گئی۔

"صبح بخیر جناب!" اس نے گردن جھکا کر کہا۔

"صبح بخیر ہیلنا------ یقیناً تم بھی سو نہ سکی ہو گی؟" میں نے کہا۔

"جی------ نیند نہیں آسکی۔ پھر یہ بھی خیال تھا کہ سو گئی تو دیر سے آنکھ کھلے گی اور بنی باس کی موجودگی میں دیر سے جاگنے کی جرات کیسے کر سکتی تھی۔"

"تم قابل قدر ہستی ہو ہیلنا------ مکلینو خوش نصیب ہے کہ اسے تم جیسے وفادار ملے ہیں۔"

"میں کس قابل ہوں جناب!"

"کیا کر رہی ہو؟"

"آپ کے لئے ناشتہ تیار کر رہی ہوں۔ کیا باس بنی بھی نہیں سو سکیں؟"

"نہیں۔ وہ جاگ رہی ہے۔"

"آپ باتھ روم ہو آئیں جناب! میں ابھی ناشتہ پیش کرتی ہوں۔" اس نے کہا۔

"اوکے ہیلنا۔۔۔۔۔ میں یہی دیکھنے آیا تھا کہ تم سو رہی ہو یا جاگ رہی ہو۔ ہم دونوں آدھے گھنٹے بعد تمہیں تیار ملیں گے۔" میں نے کہا اور ہیلنا نے پھر گردن خم کر دی۔ میں واپس بنی کے پاس پہنچ گیا اور اسے ہیلنا کے بارے میں بتایا۔ بنی خاموش ہو گئی تھی۔ پھر وہ اسی خاموشی سے اٹھ کر باتھ روم میں چلی گئی۔ میں اس کی ذہنی کیفیت کا اندازہ لگا سکتا تھا۔ بہرحال بنی اپنے ہاتھ قلم کر چکی تھی۔ بلاشبہ اس کا وہ اقتدار چھن گیا تھا جو اسے حاصل تھا۔ اگر وہ بدستور مکلینو کی وفادار ہوتی تو اس وقت تک نجانے کیا کر چکی ہوتی۔

تھوڑی دیر کے بعد وہ واپس آگئی۔ پھر میں بھی باتھ روم سے واپس آیا تو ہیلنا ہمارے پاس پہنچ گئی۔

"ناشتہ لگا دوں باس؟" اس نے بنی کو سلام کرنے کے بعد پوچھا۔

"لگا دو ہیلنا۔۔۔۔۔ ہماری وجہ سے۔۔۔۔۔"

"پلیز باس! میری خوشیوں کو ان الفاظ سے پامال نہ کریں۔" ہیلنا نے لجاجت سے کہا اور بنی اپنی جگہ سے اٹھ گئی۔ وہ ہیلنا کے پاس پہنچ گئی۔ چند ساعت کھڑی رہی اور پھر ہیلنا کو کھینچ کر گلے سے لگا لیا۔

"تم جو کچھ کر رہی ہو ہیلنا۔۔۔۔۔ وہ میرے لئے بیحد قابل قدر ہے' اور یقیناً میں تمہیں اس کا صلہ نہیں دے سکوں گی۔ ہاں' تمہیں زندگی کے ہر دور میں ایک دوست کی حیثیت سے یاد رکھوں گی۔"

"مجھے صلہ مل گیا ہے باس! کاش میں چیخ چیخ کر سب کو بتا سکتی کہ باس نے مجھے کتنی بڑی عزت بخشی ہے۔" اس کا چہرہ خوشی سے سرخ ہو رہا تھا۔ پھر اس نے ناشتہ ہمارے ساتھ کیا۔ بے چاری نے ناشتے میں کافی محنت کی تھی۔ نہ جانے کب سے وہ ناشتہ تیار کر رہی تھی۔

"تم کتنی دیر کے بعد روانہ ہو گی ہیلنا؟"

"بس ناشتے کے فوراً بعد باس!"

"واپسی کی فکر مت کرنا۔ کام پورا کرنے کی کوشش کرنا۔ خواہ واپسی کتنی ہی دیر بعد ہو۔ اور ہاں' ہم تمہارے کچن کو خود ہی استعمال کر لیں گے۔ یہاں سے جاتے ہوئے مکان کو لاک کر دیتی ہو؟"

"ہاں باس!"

"آج بھی معمول کے مطابق مکان کو باہر سے بند کر دینا۔"

"جو حکم باس!" ہیلنا نے جواب دیا۔ اور پھر وہ برتن اٹھا کر باہر نکل گئی۔ پھر اس کے جانے کے بعد ہم نے ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر بنی بولی۔

"اب نواز؟"

"کوئی کام نہیں ہے بنی۔۔۔۔۔ حالانکہ میرا دل تڑپ رہا ہے کہ باہر جا کر خود اپنے آدمیوں کا سراغ لگاؤں۔ لیکن مصلحت کے خلاف ہے۔ اور بہرحال میں اس وقت تک خطرہ مول لینے کے لئے تیار نہیں ہوں جب تک اس کے خاطر خواہ نتائج بر آمد نہ ہوں۔" میں نے کہا۔

"لیکن اب تو اس کی ضرورت بھی نہیں ہے نواز؟"

"کیا مطلب؟"

"میرا مطلب یہ ہے کہ ہیلنا یہ کام بہتر طور پر کر سکتی ہے۔ تمہارے اور میرے لئے ۔۔۔ اجنبی

اس کے علاوہ ہمارا یہاں کے لوگوں سے کوئی رابطہ بھی نہیں ہے۔ جبکہ ہیلنا اپنی مرضی کے مطابق اپنے ...وں سے پوچھ بھی سکتی ہے۔" بنی نے پرخیال انداز میں کہا۔

"ہاں یقیناً۔"

"چنانچہ اس کی واپسی تک تم یہ احساس اپنے ذہن سے نکال دو۔"

"ٹھیک ہے بنی!" میں نے گہری سانس لے کر کہا۔

"میں نے ایک بات محسوس کی ہے نواز!"

"کیا؟"

"تمہیں اپنے ساتھی سے بیحد محبت ہے۔ نوئیل کے مسئلے میں' میں نے محسوس کیا تھا۔"

"یوں تو مجھے ان تمام لوگوں کی فکر یکساں ہے بنی! جو میرے کام کے لئے گئے تھے۔ لیکن اس شخص ...بات اور ہے۔ وہ میرا ہم وطن ہے اور ایسا جاں نثار ساتھی ہے جس نے ہر موقع پر اپنی زندگی میرے لئے ...پر لگائی ہے۔"

"خوش مزاج انسان معلوم ہوتا ہے۔"

"بیحد بنی! خوفناک ترین حالات میں وہ دل کھول کر قہقہے لگاتا ہے۔"

"عورت اس کی کمزوری ہے؟"

"عورت کس کی کمزوری نہیں ہوتی۔" میں نے مسکرا کر کہا۔

"تمہاری بھی؟" بنی نے عجیب سے انداز میں مجھے دیکھا۔

"تمہیں تو اس کا عملی تجربہ ہے بنی۔" میں نے کہا اور بنی جھینپ کر مسکرانے لگی۔ "آؤ۔۔۔۔۔ سونے کی کوشش کریں۔" میں بنی کو لے کر خواب گاہ میں آگیا۔ رات تھکن ذہن پر سوار تھی۔ ہم ...سونے کے لئے لیٹ گئے۔ فی الحال اور کوئی کام نہیں تھا۔ تھوڑی دیر تک میرے ذہن پر سردارے اور ...ن وغیرہ سوار رہے۔ اور پھر نیند نے سارے خیالات ذہن سے چھین لئے اور میں گہری نیند سو گیا۔

رات بھر کی کسر پوری ہو گئی۔ شام کو چار بجے آنکھ کھلی تھی۔ بنی ابھی تک مست نیند سو رہی تھی۔ ...خیال ہے نیند کے عالم میں انسان کسی نوزائیدہ بچے کی مانند معصوم نظر آتا ہے۔ بنی کے چہرے پر بھی ...ئے ہوئے بے پناہ معصومیت رقصاں تھی۔ میں نے گھڑی دیکھی اور پھر بنی کو دیکھتا رہا۔

پھر بنی کو اس طرح سوتا چھوڑ کر میں اٹھ گیا۔ باتھ روم میں جا کر ٹھنڈے پانی سے خوب نہایا اور ...تازہ ہو گئی۔ تازہ دم ہو کر باہر نکلا تو بنی بھی جاگ چکی تھی۔ میری جانب دیکھ کر مسکرائی اور آہستہ سے ...ئی۔ پھر مسکراتے ہوئے بولی۔

"کیا ٹائم ہوا ہے نواز؟"

"بہت دیر ہو گئی بنی۔۔۔۔۔ اٹھو غسل کر لو۔ دوپہر کا کھانا تو گول ہو ہی گیا ہے۔" میں نے ...راتے ہوئے کہا۔ اور بنی باتھ روم کی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ واپس آگئی۔ پھر میری طرف ...تے ہوئے بولی۔

"کیا ہیلنا واپس آگئی؟"

"پتہ نہیں۔۔۔۔۔ میرا خیال ہے نہیں آئی۔ اگر آئی ہوتی تو اندازہ ہو چکا ہوتا۔" میں نے کہا اور

ہم دونوں کمرے سے باہر نکل آئے۔

"آؤ دیکھیں۔" بنی نے کہا۔

"دروازہ حسب معمول باہر سے بند تھا۔ اگر ہیلنا واپس آچکی ہوتی تو دروازہ کھلا ہوتا۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ ابھی تک واپس نہیں آئی۔

"وہ بے چاری ہماری وجہ سے کافی مشکلات میں پڑ گئی ہے۔ کہیں وہ کسی الجھن میں نہ پڑ جائے۔" بنی نے کہا۔

"الجھن تو قدم قدم پر موجود ہے بنی ۔۔۔۔ ہیلنا اگر پھنس گئی تو کون سی بڑی بات ہوگی۔ اب کچن کارخ اختیار کرو ۔۔۔۔ دیکھو تو سہی کھانے کے لئے کیا ہے؟"

"میرا خیال ہے نواز! کوئی خاص کھانا تو ہم کھائیں گے نہیں۔ میں کافی بنا لیتی ہوں' بسکٹ سے لیں گے۔ کیا تم زیادہ بھوک محسوس کر رہے ہو؟"

"بالکل نہیں' تمہارا اندازہ درست ہے۔" میں نے کہا اور بنی کچن کی طرف بڑھ گئی۔ میں بھی اس کے ساتھ ہی تھا۔ بھلا یہاں اور کام بھی کیا تھا۔ چنانچہ کچن میں پہنچ کر میں نے اور بنی نے کھانے کی چیزیں بنائیں فریج میں ابلا ہوا گوشت موجود تھا۔ چنانچہ ہم نے سینڈوچز بنالئے اور کافی کے ساتھ استعمال کئے۔

کھا پی کر ہم دوبارہ کمرے میں واپس آگئے۔ بڑی محدود سی زندگی محسوس ہو رہی تھی۔ بہرحال کمرے میں واپس آنے کے بعد ہم بیٹھ گئے تو بنی نے مجھ سے کہا۔

"نواز! اگر ہیلنا کچھ خبر لے آئی تو اس کے بعد تمہارا کوئی پروگرام تو ہوگا؟"

"ہاں بنی ۔۔۔۔ رات کو میں اپنی کارروائی شروع کروں گا۔"

"اوہ' کیا پروگرام ہے نواز؟"

"بس بنی! یہ تو حالات کے تحت سوچوں گا۔ سب سے پہلے تو مجھے ہیلنا کی طرف سے اطلاع مل جائے کہ اس نے کیا کام کیا۔ اس کے بعد دیکھوں گا اگر ہیلنا کوئی کارآمد اطلاع لے آئی تو ٹھیک ہے ورنہ میں اپنے ساتھیوں کی تلاش میں نکلوں گا۔ میرا خیال ہے کہ پہلے میں اپنے ساتھیوں کو تلاش کروں اس کے بعد یہاں سے باہر نکلنے کے بارے میں سوچیں گے۔ یا پھر جیسا بھی موقع ہوگا۔ اور اگر ہوربشو سے الجھنا پڑا تو الجھ جاؤں گا اور اس کے بعد فیصلہ کرلیں گے۔" میں اپنے کام میں مضبوطی پیدا کرنا چاہتا تھا۔ یہ کام تو مجھے کرنا ہی تھا۔

"ٹھیک ہے نواز ۔۔۔۔ میں ہر طرح سے تمہارے ساتھ ہوں۔ لیکن میں تمہیں تنہا نہ جانے دوں گی۔"

"کیا مطلب؟"

"جب تم اپنے ساتھیوں کو تلاش کرنے جاؤ گے تو کیا میں یہاں مقید رہوں گی؟" بنی نے کہا۔

"یہ تمہاری اپنی مرضی ہے بنی ۔۔۔۔ میرا خیال ہے۔ تمہارے لئے یہی بہتر ہے کہ تم ہیلنا کے ساتھ رہو۔"

"اوہ ۔۔۔۔ نواز! یہ کیسے ممکن ہے کہ تم کسی خطرے میں جا پھنسو اور میں یہاں پڑی رہوں۔"

"لیکن بنی ۔۔۔۔ میرے خیال میں مناسب یہی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم غیر یقینی حالات کا

شکار ہیں۔ اگر میں ۔۔۔۔"

"نہیں نواز ۔۔۔۔!" بنی نے میری بات درمیان سے کاٹ دی۔ "بات یہ ہے کہ جب میں اپنا مستقبل تمہارے ساتھ وابستہ کر چکی ہوں تو مصیبت میں پھنس گئے تو دونوں ساتھ' رہائی پائیں گے تو دونوں ساتھ جو کچھ ہوگا' ساتھ ہی ہوگا۔ یہ کیا بات ہوئی کہ تم مجھے یہاں چھوڑ کر چلے جاؤ۔ جس طرح تم اپنے ساتھیوں کے لئے پریشان ہو اسی طرح میں بھی تمہارے لئے تڑپتی رہوں۔ نہیں نواز ۔۔۔۔! میں ہر مصیبت میں تمہارا ساتھ دوں گی۔ ظاہر ہے کہ اگر موت آئی ہے تو دونوں ساتھ مریں' تنہا مرنے سے کیا فائدہ؟"

"اگر تمہارا یہی خیال ہے بنی تو ٹھیک ہے' رات کو ہم لوگ ساتھ ہی چلیں گے۔"

"بالکل ساتھ چلیں گے۔" بنی نے کہا۔ اور میں غور کرنے لگا کہ لڑکی بہرصورت وفادار ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس نے زندگی میں پہلی بار کسی شخص سے متاثر ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور جس انداز میں وہ میرے ساتھ پیش آرہی ہے اس سے محسوس یہی ہوتا ہے کہ بہرصورت وہ جو کچھ کہہ رہی ہے دل سے کہہ رہی ہے۔

چنانچہ ہم لوگ ہیلنا کا انتظار کرتے رہے۔ لیکن ہیلنا ابھی واپس نہیں آئی تھی۔

"کہیں وہ بے چاری بھی تو کسی مصیبت کا شکار نہیں ہوگئی۔" بنی نے تشویش ناک لہجے میں کہا۔

"ممکن نہیں ہے بنی! اس کی وجہ یہ ہے کہ ہیلنا ابھی تک ان لوگوں کی نگاہوں میں کوئی ایسی حیثیت اختیار نہیں کر سکی ۔۔۔۔ جو مشکوک ہوں۔"

"اوہ' لیکن جیک اور روبیا کا قتل ممکن ہے لوگوں کی نگاہوں میں آگیا ہو۔"

"ہاں۔ ممکن ہے لوگوں کو پتہ چل گیا ہو۔ لیکن بہرحال ابھی ہیلنا پر کوئی شک نہیں کر سکتا۔" میں نے جواب دیا۔

"لیکن نواز ۔۔۔۔ لوگ یہ بھی تو جانتے ہوں گے کہ جیک' ہیلنا سے بھی متاثر ہے اور اس کے ہیلنا سے بھی تعلقات ہیں۔"

"ٹھیک ہے۔ لیکن اس کے ساتھ روبیا پائی جائے گی۔"

"پھر بھی ۔۔۔۔ میرے ذہن میں بس یونہی خیال آگیا تھا۔ حالانکہ اس کی کوئی ٹھوس وجوہ نہیں ہیں۔ تاہم ممکن ہے کہ ایسی کوئی صورتحال پیدا ہوگئی ہو۔"

"ہاں۔ امکانات تو نہیں ہیں لیکن اتفاقات کو نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔" میں نے ایک گہری سانس لے کر کہا اور پھر ہم خاموش ہوگئے۔ لیکن ہمیں زیادہ انتظار نہ کرنا پڑا۔ تقریباً پونے سات بجے تھے جب ہیلنا نے مکان کا دروازہ کھولا ۔۔۔۔ اور میں اور بنی ہوشیار ہو کر چھپ گئے۔ ہم آنے والے کو دیکھنے کی کوشش کر رہے تھے۔ ہمارا اندازہ تو یہی تھا کہ ہیلنا ہی آئی ہے۔ لیکن اگر اس کے علاوہ کوئی اور بھی ہوتا تو پھر اس سے نمٹنے کے لئے بھی کوئی خاص تیاریاں کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ میں اس کے لئے پوری طرح تیار تھا۔ لیکن آنے والی ہیلنا ہی تھی۔ وہ خاصی تھکی ہوئی معلوم ہو رہی تھی۔ ہم دونوں سامنے آگئے اور وہ ہمیں دیکھ کر مسکرادی۔ پھر اس نے اندر سے دروازہ بند کرلیا اور ہمارے نزدیک پہنچ گئی۔

"ہیلو باس!" اس نے بنی کو مخاطب کیا۔

"ہیلو مسٹر نواز!"

"ہیلو ہیلنا ------ یقیناً تم اہم خبریں لے کر آئی ہو گی۔"

"ہاں۔ لیکن وہ خبریں آپ کے لئے زیادہ سود مند نہیں ہیں باس!" ہیلنا نے کسی قدر افسردگی سے کہا۔

"بہرصورت خبریں' خبریں ہوتی ہیں چاہے وہ اچھی ہوں یا بری ہاں تم یہ بتاؤ کہ کیا مسٹر نواز کے ساتھیوں کے بارے میں کوئی اطلاع ملی؟"

"کوئی پتہ نہ چل سکا۔ جن لوگوں کے بارے میں آپ نے کہا تھا' ان کا تو کوئی نشان ہی نہ مل سکا۔"

"اوہ' گرانٹ' گولڈ مین یا مسٹر سردارے' ان میں سے کسی کا پتہ نہ چل سکا؟"

"نہیں مادام ------ حالانکہ میں نے انتہائی معتبر ذرائع سے ان کے بارے میں معلوم کیا۔ لیکن کوئی اطلاع نہیں ملی۔"

"اوہ۔" بنی نے میری طرف دیکھا۔ میں نے پر خیال انداز میں گردن ہلا دی تھی۔ اگر ان لوگوں کی موت کی بھی کوئی اطلاع نہیں ملی تو اس کا مطلب تھا کہ وہ زندہ ہیں۔ اور اگر وہ زندہ تھے۔ تو شاید خود کو کہیں روپوش کرنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ بہرصورت ہیلنا پر میں کوئی بہت بڑا اعتماد نہیں کر سکتا تھا۔ وہ عورت تھی اور اس سلسلے میں کیا کر سکتی تھی۔ اب مجھے اپنے طور پر کام کرنا تھا۔

"اس کے علاوہ اور کیا خبر ہے ہیلنا؟" میں نے پوچھا۔

"بس ہوریشو' دیوانے کتے کی مانند تمہیں سارے جزیرے پر تلاش کر رہا ہے۔"

"اوہ' کیا اسے یہ اندازہ ہو گیا کہ ہم لوگ زندہ ہیں؟"

"ہاں۔ پہاڑوں میں چھتیس لاشیں ملی ہیں۔ اور ان میں تم لوگوں کی لاشیں نہیں تھیں۔ یہ بات مجھے پوکر نے بتائی ہے۔ پوکر میرا دوست بھی ہے اور ہوریشو کے خاص آدمیوں میں سے ہے۔ ان آدمیوں میں سے جو اس کے لئے لڑتے ہیں۔"

"اوہ گڈ ------ تو ان لاشوں میں تو تم نے ہمارے ساتھیوں کے بارے میں معلومات کی تھیں؟"

"نہیں۔ میں نے پوچھا تھا۔ میں نے پوچھا تھا کہ کیا ان میں سے کوئی بھی شخص مارا نہیں گیا؟ پوکر نے جواب دیا کہ مارے جانے والے لوگ سب جزیرے کے لوگ تھے۔ وہ بنی کی حمایت میں کھڑے ہو گئے تھے۔"

"خوب۔" بنی نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا۔ "اس کے علاوہ اور کوئی خبر؟"

"بس کوئی خاص نہیں۔ سوائے اس کے کہ ہوریشو آپ لوگوں کو تلاش کر رہا ہے۔"

"اس کا کیا خیال ہے؟"

"بس یہی کہ آپ پہاڑوں میں کہیں پوشیدہ ہیں۔"

"ہوں۔" میں نے گہری سانس لی۔ "ایک اور بات بتاؤ ہیلنا! جزیرے پر ایک سے زیادہ ہیلی کاپٹر موجود ہیں؟"

"میرا خیال ہے نہیں جناب ------ ویسے آتے رہتے ہیں۔ آج کل صرف وہی ایک ہیلی کاپٹر ہے جس سے آپ لوگ آئے تھے۔"

"گویا رات کو بمباری اسی سے کی گئی تھی؟"

"جی ہاں۔"

"ہیلی کاپٹر کہاں اترا ہوا ہے ہیلنا؟" میں نے پوچھا۔

"وہ شاید نمک کے کارخانے کی عمارت میں ہے۔"

"تمہیں اس کے بارے میں معلومات ہیں؟"

"کوئی خاص نہیں جناب! ویسے میں معلوم کر سکتی ہوں۔"

"خیر چھوڑو' اس سے کوئی خاص مقصد نہیں ہے۔ بس یونہی پوچھ رہا تھا۔ ہاں ہیلنا! کیا تم بتا سکتی ہو کہ اس جزیرے کا رقبہ کتنا ہے؟"

"صحیح تو نہیں بتا سکتی جناب ------ لیکن کافی وسیع ہے۔ کیونکہ رہائشی علاقہ صرف یہی ہے۔ یہاں نمک کے کارخانے ہیں۔ اس کے بعد پہاڑی علاقہ شروع ہو جاتا ہے اور پہاڑی علاقے کے بعد جنگل شروع ہو جاتا ہے۔ جنگلات کے بعد بھی پہاڑی علاقہ ہے اور خاصے طویل رقبے تک پھیلا ہوا ہے اور پھر انتہائی حصوں پر جزیرے کا اختتام ہے اور وہاں ساحل موجود ہے۔ اس کا فاصلہ کم از کم یہاں سے پندرہ بیس میل سے کم نہیں ہے بلکہ شاید اس سے بھی کچھ زیادہ ہی ہے۔ اس سے زیادہ میں نہیں جانتی۔" ہیلنا نے کہا۔

"خاصا وسیع جزیرہ ہے۔" میں نے کہا۔

"ہاں۔"

"لیکن تم یہ بات کیوں پوچھ رہے ہو نواز؟" بنی نے پوچھا۔

"اوہو' کوئی خاص بات نہیں ہے بنی ------ میں صرف یہ اندازہ کرنا چاہتا ہوں کہ اگر میرے آدمیوں نے بچنے کی کوشش کی تو ان کے لئے کون سی جگہ محفوظ ہو سکتی ہے اور وہ کتنی دور تک جا سکتے ہیں۔" میں نے کہا۔

"اوہ' تو تم انہیں تلاش کرو گے؟"

"ہاں بنی ------ میں اندازہ لگاؤں گا اپنے ساتھیوں کے ذہنوں کا اندازہ لگاتے ہوئے کہ وہ اس وقت کہاں چھپے ہوں گے۔"

"ٹھیک ہے۔ بہرصورت جو لوگ مارے گئے مجھے ان کا بیحد رنج ہے۔" بنی بولی۔

"ہاں اور مجھے بھی۔ ظاہر ہے انہوں نے میرے لئے جان دی ہے۔ لیکن ہوریشو ------" میں نے آہستہ سے کہا اور خاموش ہو گیا۔

"ہوریشو کا بہت برا وقت آ چکا ہے نواز ------ یہ تمہیں لکھ کر دے رہی ہوں۔ ٹھیک ہے' میں مکلینو کے ساتھ کوئی دھوکا کروں' کوئی فریب کروں' ہم لوگ یہاں سے نکل جائیں یا مارے جائیں' مکلینو کو تو اس بات کا علم نہ ہو گا کہ ہم لوگ مارے گئے یا ہمارے ذہنوں میں کیا تھا۔ لیکن اس کے بعد مکلینو' ہوریشو کا جو حشر کرے گا' اس کا شاید اسے اندازہ نہیں ہے۔ وہ بالکل پاگلوں کی طرح اس وقت زندگی سے بے نیاز ہو گیا ہے۔"

"ٹھیک ہے بنی! بعد کی باتیں بعد میں سوچیں گے اور بعد ہی میں دیکھا جائے گا۔ آؤ ہیلنا ------"

تم دن بھر مصروف رہی ہو' فی الوقت تم اپنی ضروریات سے فارغ ہو جاؤ۔ اس کے بعد ہم باتیں کریں گے۔" میں نے ہیلنا سے کہا اور اس نے مسکرا کر گردن خم کر دی۔

"اجازت ہے باس!"

"ہاں ہیلنا! تم غسل کر لو۔"

"تھینک یو باس۔" ہیلنا باتھ روم کی طرف چلی گئی اور جب تھوڑی دیر کے بعد وہ واپس آئی تو خاصی نکھری نکھری سی تھی۔

"باس! میں نے بہت سارے لوگوں کو پکڑا۔ اس قسم کے لوگوں کو جو مجھے اس بارے میں بتا سکتے تھے۔ لیکن میرا اندازہ ہے کہ آپ لوگوں کا کوئی ساتھی ان کے ہاتھ لگا نہیں۔"

"وہ آسانی سے ان کے ہاتھ لگنے والوں میں سے نہیں ہیں۔" میں نے جواب دیا۔

"بہر صورت میرے لائق جو بھی خدمت ہو آپ فرما دیں۔ میں کل اس سلسلے میں کوشش کروں گی۔"

"ہیلنا ۔۔۔۔۔ کل کی بات کل ہی دیکھی جائے گی۔ ہم لوگ آج رات باہر نکلیں گے اور ماحول کا جائزہ لیں گے۔"

"اوہ باس! یہ مناسب نہیں ہے۔" ہیلنا تشویشناک لہجے میں بولی۔

"کیوں؟" بنی نے پوچھا۔

"ہوریشو نے قدم قدم پر اپنے کتے چھوڑ رکھے ہیں' وہ آپ کی بو سونگھتے پھر رہے ہیں۔ ایک ایک آدمی کو چیک کیا جا رہا ہے۔ خود ہوریشو آپ کی تلاش میں سرگرداں ہے۔ خود میں نے اسے دیکھا تھا۔ اس کے چہرے پر عجیب سی وحشت برس رہی ہے۔ وہ بالکل پاگل دکھائی دے رہا ہے۔ اس سے پہلے ہوریشو اس انداز میں کبھی نہیں دیکھا گیا۔ عام حالات میں وہ ایک انتہائی پرسکون انسان ہے۔" ہیلنا نے کہا۔

"بہر حال ہم زیادہ وقت یہاں نہیں گذار سکتے ہیلنا۔ مجھے اپنے ساتھیوں کی تلاش میں جانا ہو گا۔" میں نے جواب دیا۔

"اور میں ہر حال میں نواز کے ساتھ ہوں۔"

"ایک بات اور بتاؤ ہیلنا۔" اچانک میں نے کہا۔

"فرمایئے مسٹر نواز؟"

"کیا ہمیں میک اپ کا سامان مل سکتا ہے۔ اگر تم ہمیں یہ سامان فراہم کر دو تو بڑا کام بن جائے گا۔ ہم چہرے بدل لیں گے اور مقامی آدمیوں میں گم ہو جائیں گے۔"

"میک اپ کا سامان؟" ہیلنا شرمندہ نگاہوں سے مجھے دیکھنے لگی' پھر آہستہ سے بولی۔ "افسوس! موجود نہیں ہے نہ ہی یہاں دستیاب ہو سکتا ہے۔"

"ٹھیک ہے ہیلنا۔ مل جاتا تو ٹھیک تھا۔ نہیں ہے تو کوئی خاص حرج نہیں ہے۔" میں نے جواب دیا۔

"باس! صبح کو میں کھانا نہیں تیار کر سکی تھی۔ آپ آپ نے ۔۔۔۔۔۔"

"ہم نے تمہارے کچن میں جا کر سینڈوچ بنا کر کھائے ہیں ہیلنا اور چونکہ ابھی تم [illegible]

کھائے ہیں اس لیے تم مزید کوئی تکلف نہ کرنا' بلکہ دن بھر کی محنت کے بعد تم آرام کرو۔"

"اوہ۔ باس۔ میں تھکی نہیں ہوں۔"

"تم بے حد نفیس لڑکی ہو۔ میں ایک بار پھر کہہ رہی ہوں کہ میں تمہیں ہمیشہ یاد رکھوں گی۔" بنی نے کہا اور پھر اس نے ہیلنا کو مجبور کر دیا کہ وہ آرام کرے۔

رات کو ہم دونوں اپنے کام کے لیے تیار ہو گئے۔ میں نے کسی خیال کے تحت بنی سے کہا "بنی! میری رائے ہے کہ تم میرے ساتھ نہ جاؤ۔"

"ارے کیوں نواز؟"

"تنہا میں زیادہ چاق و چوبند رہوں گا۔"

"نواز تم یقین کرو' میں کسی طور تمہارے اوپر بوجھ نہیں بنوں گی۔ تم اپنے طور پر جس طرح چاہو کام کر سکتے ہو اور سنو کام کے دوران اگر کوئی ایسی سچویشن پیدا ہو جائے کہ ہم تم جدا ہو جائیں تو میری تلاش میں سرگرداں مت ہونا بلکہ اپنا کام انجام دے کر یہیں واپس آ جانا۔ میں بھی یہیں پہنچ جاؤں گی۔"

"او کے بنی! یہ اچھی بات ہے۔" میں نے جواب دیا۔

رات کی تاریکی میں ہم ہیلنا کے مکان سے نکل آئے۔ ہیلنا نے پیش کش کی تھی کہ اگر اس کی ضرورت ہو تو وہ بھی ہمارے ساتھ چلے لیکن ہم نے اس کا شکریہ ادا کیا تھا۔ ہاں ضرورت کے مطابق ہم نے اس سے اس جزیرے کے مکمل حالات اور راستے وغیرہ معلوم کر کے ذہن نشین کر لیے تھے۔

رات تاریک تھی۔ آسمان پر بادل چھائے ہوئے تھے۔ جزیرے کی آبادی سنسان ہو چکی تھی۔ دن کو مصروف رہنے والے آرام کرنے لیٹ گئے تھے۔ ہم چلتے رہے اور مکانوں کے راستوں سے نکل آئے۔ اب ہم کھلے میدان میں تھے لیکن اتفاق ہی تھا کہ ابھی تک کوئی نہیں ٹکرایا۔ ویسے میری خواہش تھی کہ کوئی مل جائے اور میں اس سے کچھ معلوم کر سکوں۔ میری نگاہیں تاریکی میں گھور رہی تھیں۔

ان لوگوں کو تلاش کرنے کی میرے ذہن میں کوئی ترکیب نہیں تھی' نہ میں یہاں آزاد تھا کہ ان کے بارے میں آزادی سے معلوم کر سکوں۔ ہم نے ایک طویل سفر کیا اور جنگلات کے حصے تک آ پہنچے۔ بنی بلاشبہ ایک دلیر ساتھی ہونے کا ثبوت دے رہی تھی۔

جنگل کے سرے کے قریب پہنچ کر ہم رک گئے اور بنی میرے نزدیک آ گئی۔

"کیا خیال ہے نواز؟"

"کوئی خاص خیال نہیں ہے بنی!"

"جنگل میں داخل ہو گئے؟"

"سوچ رہا ہوں۔"

"بے سود نہ ہو گا؟"

"کیوں؟"

"اس طویل جنگل میں ہم انہیں کس طرح تلاش کر سکیں گے اور پھر یہ بھی ممکن نہیں ہے کہ ہم انہیں پکاریں۔ ظاہر ہے ہم انہیں آواز نہیں دے سکتے۔" بنی نے کہا اور میں نے گردن ہلا دی۔ درحقیقت انہیں تلاش کرنے کی کوئی عمدہ ترکیب میرے ذہن میں نہیں تھی۔

جنگل کے کنارے کھڑے ہم چند ساعت سوچتے رہے اور پھر ہم نے فیصلہ کر لیا کہ بہرحال تھوڑی دور تک کا جائزہ ضرور لیا جائے۔ پھر ہم نے درختوں کے درمیان قدم رکھا ہی تھا کہ میرے دل کی مراد پوری ہو گئی۔ بنی کے لیے ہیلی کاپٹر کی آواز کافی سنسنی خیز تھی لیکن میرا ذہن کسی اور سوچ میں پڑ گیا۔ میں تو اب تحریک کا خواہش مند تھا۔ کچھ کرو ورنہ ناکارہ رہو گے' کے اصول کے تحت میں کچھ کرنا چاہتا تھا۔

ہیلی کاپٹر ہمارے سروں پر پہنچ گیا لیکن ظاہر ہے ہمیں دیکھا نہیں جا سکتا تھا۔ ہم درختوں کی اوٹ میں تھے۔ بہرحال ہم نے آگے بڑھنے کا فیصلہ ترک کر دیا۔ میں دیکھنا چاہتا تھا کہ ہیلی کاپٹر کہاں جاتا ہے۔ دل کی مراد پوری ہونے کی بات میں نے یوں کی تھی کہ ہم نے چند ہی لمحات کے بعد محسوس کیا کہ ہیلی کاپٹر نیچے اتر رہا ہے۔ گویا وہ لوگ جنگل میں داخل ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

"نواز!" بنی کی سرگوشی میرے کانوں میں گونجی۔

"ہوں!"

"ہیلی کاپٹر نیچے اتر رہا ہے۔"

"ہاں بنی! اب کیا خیال ہے؟"

"کیا ان لوگوں کو ہماری نقل و حرکت کی اطلاع مل گئی ہے؟"

"ممکن ہے۔"

"لیکن نواز' یہاں ہم پھنس بھی سکتے ہیں۔"

"اوہ۔ پرواہ مت کرو میری جان' یہ میری پسند کے مطابق ہے۔" میں نے اس کا شانہ تھپتھپاتے ہوئے کہا اور بنی کی گہری سانس مجھے سنائی دی۔ پھر وہ خاموش ہو گئی۔ ہیلی کاپٹر ہم سے زیادہ دور نہیں رکا تھا اور پھر چند آوازیں سنائی دیں۔ کئی آدمی تھے۔ پھر ہم نے انہیں درختوں میں داخل ہوتے دیکھا اور ہم ایک موٹے تنے کی آڑ میں دبک گئے۔ میں تاریکی کے باوجود انہیں دیکھ رہا تھا۔ تعداد پانچ چھ سے کم نہیں تھی۔ یقیناً اعلیٰ پیمانے پر مسلح بھی ہوں گے۔ بہرحال میرا ذہن برق رفتاری سے کام کر رہا تھا۔ ہم دونوں سانس روکے کھڑے تھے۔ میں اندازہ لگانے کی کوشش کر رہا تھا کہ یہ لوگ اتفاقیہ طور پر یہاں آئے ہیں یا انہیں کسی طور اطلاع ملی ہے کہ کسی کو اس طرف دیکھا گیا ہے لیکن یہ اندازہ لگانا آسان کام نہیں تھا۔ ان کے قدموں کی چاپ سے ان کے آگے بڑھنے کا اندازہ ہو رہا تھا۔

دفعتاً" ہم دونوں چونک پڑے۔ اچانک ہی روشنی کا طوفان آ گیا تھا۔ یہ روشنی ایک عجیب ساخت کی چوکور مشین سے نکل رہی تھی جو کسی کے ہاتھ میں تھی لیکن اس قدر روشنی کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔ یقیناً وہ کسی جدید ساخت کی ایٹمی بیٹری تھی۔

وہ لوگ اس روشنی کو چاروں طرف گردش دے رہے تھے۔ ہمارا درخت بھی روشنی میں نہا گیا لیکن شکر ہے اس کا تنا موٹا تھا اس لیے ہم ان کی نگاہوں میں نہ آ سکے اور پھر وہ آگے بڑھ گئے۔ تھوڑی دور چل کر انہوں نے روشنی بند کر دی اور پھر کافی فاصلے پر پہنچ کر دوبارہ جلائی۔

یقیناً وہ ہمیں تلاش کر رہے تھے اور بہرحال یہ خاصا موثر انداز تھا۔ ہم دونوں خاموش رہے۔ پھر جب روشنی اتنی دور چلی گئی کہ ہمیں ہلکی سی نظر آنے لگی تو میں نے بنی کا شانہ دبایا۔

"نواز!" بنی نے سسکی سی لی۔

"تیار ہو بنی؟" میں نے پوچھا۔

"کس کام کے لیے؟"

"کیا ہیلی کاپٹر کے نزدیک اس کے محافظ نہ ہوں گے؟ میرا خیال ہے ان کی تعداد ایک یا دو سے زیادہ ہو گی۔ اس وقت ہمارے لیے ان سے زیادہ کار آمد اور کوئی نہ ہو گا۔"

"اوہ!" بنی نے آہستہ سے کہا۔ بہرحال وہ میری رائے سے متفق تھی۔ چنانچہ ہم دونوں انتہائی احتیاط سے درختوں کی آڑ لیتے کھسکنے لگے۔ میں نے بنی کو تاکید کر دی تھی کہ ذرا بھی آہٹ نہ ہو ورنہ کھیل بگڑ جائے گا اور بنی بے حد احتیاط سے کام لے رہی تھی۔ یوں ہم آخری درخت کے نزدیک پہنچ گئے جہاں سے ہیلی کاپٹر بخوبی دیکھا جا سکتا تھا۔ میرا اندازہ درست نکلا۔ ایک شخص موجود تھا۔ یقیناً وہ پائلٹ ہو گا۔ بس یہ اندازہ کرنا تھا کہ اس کے ساتھ کوئی اور بھی موجود ہے یا نہیں۔ میں اس شخص کی حرکات و سکنات دیکھنے لگا۔ اگر وہ ایک سے زیادہ ہوتے تو یقیناً نزدیک کھڑے ہوتے۔ پھر بھی میں نے سرگوشی کے انداز میں بنی کو مخاطب کیا۔

"کیا خیال ہے بنی' کیا یہ تنہا ہی ہے؟"

"ایسا ہی لگتا ہے نواز۔"

"ٹھیک ہے بنی' پستول نکال لو۔ اگر تم کسی دوسرے شخص کو مزاحم پاؤ تو میری مدد کرنا' اس سے میں نمٹتا ہوں۔"

"اوکے نواز!" بنی نے کہا اور میں تاک لگانے لگا۔ میں جانتا تھا کہ وہ بھی مسلح ہو گا۔ اگر میں سامنے سے جاؤں گا تو یقیناً دیکھ لیا جاؤں گا چنانچہ میں بائیں سمت کھسک گیا۔ بنی نے ایک درخت کی آڑ لے کر پستول نکال لیا تھا۔ میں درختوں کے درمیان چلتا رہا۔ اس طرح میرا ہیلی کاپٹر سے فاصلہ تو زیادہ ہو گیا تھا لیکن بہرحال اس طرف سے پائلٹ کے سر پر پہنچنا آسان تھا۔ ایک جگہ رک کر میں نے دیکھا' پائلٹ ہیلی کاپٹر سے ٹکا ہوا سگریٹ سلگا رہا تھا اور پھر اس نے دھواں چھوڑ دیا۔

اور اسی لمحے میں نے ہیلی کاپٹر کی طرف دوڑ لگائی بے آواز دوڑتا ہوا میں ہیلی کاپٹر کے عقب میں پہنچ گیا۔ پھر صرف ایک لمحے کے لیے میں رکا مجھے اندازہ نہیں تھا کہ پائلٹ نے میرے قدموں کی چاپ سنی ہے یا نہیں بہرحال ایک لمحے کی تاخیر مناسب نہ سمجھتے ہوئے میں نے جچے تلے انداز میں پیچھے سے اس پر حملہ کر دیا۔ میرا ایک ہاتھ اس کی گردن میں حمائل ہو گیا اور دوسرا سیدھا پستول پر جا پڑا۔

پستول اندازے کے مطابق موجود تھا۔ پھر میرا گھٹنا اس کی کمر پر پڑا اور پستول اس کی جیب سے نکل آیا۔ میری کیفیت بپھرے ہوئے بھیڑیے کی سی ہو رہی تھی' جیسے وہ انسان ہی نہ ہو۔ پستول میرے قبضے میں آ چکا تھا۔ چنانچہ میں اسے ایک طرف اچھال کر اپنے شکار کو بری طرح رگڑنے لگا۔ میں نے اس کی آواز نہیں نکلنے دی تھی اور جب وہ ڈھیلا پڑ گیا تو میں نے اسے اٹھا کر گردن پر لاد لیا۔ ویسے یہاں کوئی اور موجود نہیں تھا جس کا اندازہ مجھے ہو چکا تھا۔ پھر میں اسے ہیلی کاپٹر سے کافی دور ایک درخت کی آڑ میں لے گیا۔

بنی یقینی طور پر میری کارروائی دیکھ رہی تھی' چنانچہ وہ بھی وہیں پہنچ گئی' جہاں میں اپنے شکار کو لے گیا تھا۔ اسے زمین پر ڈال کر میں نے اس کے سینے پر گھٹنا رکھ دیا اور غرایا۔ "اگر حلق سے آواز نکلی تو ـــــ ذبح کر دوں گا۔" میرے شکار کے تو حواس ہی گم تھے۔ وہ کیا چیختا۔ پھر میں نے اس کی تلاشی لی اور

اس کی جیب سے ایک لمبا چاقو بھی برآمد ہو گیا۔ میں نے چاقو کھول لیا تھا۔ بنی جھک کر اس کی شکل دیکھنے لگی۔ پھر اس نے آہستہ سے کہا۔

"یہ جیسن نہیں ہے میرا مطلب ہے وہ پائلٹ جو ہمیں یہاں لایا تھا۔"

"اوہ' ہاں تمہارا خیال درست ہے۔ بہرحال میں اس سے کچھ سوالات کروں گا۔ اگر اس نے کسی سوال کے جواب میں ہچکچاہٹ کا اظہار کیا تو میں اس کے بدن کو کئی ٹکڑوں میں تقسیم کر دوں گا۔" اور پھر میں نے چاقو کی نوک پائلٹ کی پیشانی پر رکھ دی اور وہ سہم گیا۔

"کیا تم میری آواز سن رہے ہو؟"

"ہاں۔ ہاں۔" اس نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"مجھے پہچان گئے ہو؟"

"ہاں۔" اس نے اسی انداز میں جواب دیا۔

"یہ اچھی بات ہے کہ تم نے مجھے پہچاننے سے انکار نہیں کیا ہماری ملاقات پہلے بھی ہو چکی ہے۔ غالباً اس عمارت میں جہاں ہوریشو نے مجھے قید کیا تھا۔ کیوں۔ ٹھیک کہہ رہا ہوں نا؟"

"ہاں۔" اس نے جواب دیا۔

"تب تم نے میرے ساتھ اور دوسرے کو بھی دیکھا ہو گا؟ میری مراد گولڈ مین سے ہے۔"

"ہاں۔" پائلٹ نے جواب دیا۔ پیشانی پر چبھنے والی چاقو کی نوک اس کے حواس چھینے لے رہی تھی۔

"مجھے بتاؤ میری جان' وہ لوگ کہاں ہیں؟"

"مجھے نہیں معلوم۔ یقین کرو مجھے نہیں معلوم۔ ان کی تلاش جاری ہے۔ پہاڑوں میں مقامی لوگوں کے سوا کسی کی لاش نہیں ملی' سوائے ایک کے لیکن وہ بھی پہاڑوں میں نہیں مارا گیا۔ اسے بستی میں ہلاک کیا گیا ہے۔"

"کون تھا وہ؟" میرے بدن میں چنگاریاں بھر گئیں۔

"گرانٹ! وہ مادام بنی کے ساتھ آیا تھا اور ہمارے گروہ کا آدمی تھا۔" اس نے جواب دیا اور بنی کے حلق سے ہلکی سی آواز نکل گئی۔

"اس کے ساتھ کوئی اور بھی تھا؟" میں نے پوچھا۔

"اگر تھا تو یقین کرو مل نہیں سکا۔ اصل لوگوں میں سے ایک بھی نہیں پکڑا جا سکا۔" "پائلٹ ہو نا؟"

"ہاں۔" اس نے گھٹی گھٹی آواز میں جواب دیا۔

"یہ وہی ہیلی کاپٹر ہے جس سے ہم لوگ آئے تھے؟"

"ہاں!"

"لیکن اس کا پائلٹ جیسن کہاں ہے؟"

"وہ غائب ہے۔ اچانک غائب ہو گیا ہے۔" اس نے جواب دیا اور ایک بار پھر میرے دل میں ایک عجیب سا تاثر پیدا ہوا۔

"نواز!" اچانک بنی نے مجھے پکارا۔

"ہوں!"

"کیا خیال ہے' کیوں نہ ہم اسے یہاں سے لے چلیں۔ ڈنمارک پہنچ کر ہم مکلینو سے رابطہ قائم کریں گے۔ میرا دعویٰ ہے کہ اسے ان حالات کی خبر نہ ہو گی۔ ہم اس سے جزیرے پر فوری مداخلت کے لیے کہیں گے۔"

"اوہ۔ پروگرام بدل دو گی بنی؟"

"اس وقت یہی مناسب ہے۔"

"کیا تم اسے کنٹرول کر سکتی ہو؟"

"کیا مطلب؟"

"اگر تم اسے ڈنمارک تک لے جا سکتی ہو تو مجھے اعتراض نہیں ہے۔ میں یہاں تمہارا انتظار کروں گا میں اپنے ساتھیوں کی مدد کروں گا۔"

"گویا میں تمہیں یہاں چھوڑ جاؤں؟"

"ہاں یہی مقصد ہے میرا۔"

"یہ نہیں ہو سکتا نواز۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔"

"تب یہ بھی کیسے ہو سکتا ہے بنی کہ میں اپنے ساتھیوں کو چھوڑ جاؤں۔ کیا میں اتنا ہی بزدل ہوں۔" ...ں نے کہا اور بنی شرمندہ ہو گئی۔

"میں نے صرف ایک تجویز پیش کی تھی نواز۔ تمہیں اگر ناپسند ہے تو رد کر دو۔" اس نے آہستہ سے کہا۔

"ہاں بنی! میری نگاہ میں زندگی کی زیادہ وقعت نہیں ہے۔ ہمیشہ نہ جیوں گا اور نہ جینا چاہتا ہوں۔ ...ھے اس کھیل میں لطف آ رہا ہے۔ اگر اپنے ساتھیوں کو تلاش کر سکا تو کر لوں گا ورنہ دس بیس کو مار کر خود بھی ...ر جاؤں گا۔"

"تم ایسے ہی جیالے ہو نواز۔" بنی نے کہا اور خاموش ہو گئی۔ پھر چند ساعت کے بعد بولی۔ "اب ...ں کا کیا کرو گے؟"

"ابھی اس سے ایک سوال اور کرنا ہے۔" میں نے کہا اور دوبارہ پائلٹ کی طرف متوجہ ہو گیا۔ "ہاں ...وست ایک آخری سوال کا جواب اور دو۔ اس طرف کیسے آ نکلے تھے؟ کیا ہمارے بارے میں اطلاع ہو گئی ...ی؟"

"نہیں۔" پائلٹ نے جواب دیا۔

"پھر تم نے ادھر کا رخ کیوں کیا؟"

"ان علاقوں میں تلاش مکمل ہو گئی ہے اور باس ہوریشو کا خیال ہے کہ آپ لوگوں نے ادھر کا رخ ...کیا ہے۔ اب وہ جنگل اور اس کے پار کے علاقوں کو دیکھنا چاہتا ہے۔"

"اوہ۔ کیا ہوریشو بھی تلاش کرنے والوں میں شامل ہے؟"

"وہ جو جنگل میں داخل ہوئے ہیں؟"

"ہاں!"

"نہیں۔ وہ ان میں نہیں ہے۔" پائلٹ نے جواب دیا۔

"بے شک تم ایک عمدہ انسان ہو دوست۔ جس طرح تم سارے سوالات کے جواب دے ر
اس سے تمہاری قدر ہمارے دل میں بڑھ گئی ہے لیکن یہ تو بتاؤ' کیا تمہیں اس بات کا احساس نہیں
مکلینو سے غداری کر رہے ہو؟" میں نے بڑے نرم لہجے میں کہا اور چاقو کی نوک اس کی پیشا
ہٹالی۔

"کیا میں اٹھ جاؤں؟"

"ابھی نہیں' پہلے گفتگو مکمل کرلو۔" میں نے اس کے سینے پر گھٹنے کا دباؤ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"باس ہوریشو نے کہا ہے کہ وہ اس بات کے ذمہ دار ہیں کہ مکلینو انہیں سزا نہیں دے
اس کا خیال ہے کہ تم لوگوں نے مادام بنی کو شیشے میں اتار لیا ہے اور وہ تمہارے اشاروں پر ناچ رہی
باس مکلینو کسی قیمت پر اس بات کو پسند نہیں کرے گا۔ ہوریشو نے اس بات کی ذمہ داری لی
مکلینو اس کام پر ناراض نہیں ہو گا۔"

"اوہ۔ تو یہ کھیل ہے۔" میں نے گردن ہلائی۔ "بہرحال دوست' یہ تو آنے والا وقت بتائے گا
ہو رہا ہے لیکن تم اچھے انسان ہو اور میرا خیال ہے اچھے انسانوں کو برے لوگوں کے درمیان نہیں
چاہئے۔ بنی! تم اس سے کچھ اور پوچھنا چاہتی ہو؟" میں نے کہا۔

"نہیں۔ بس میں اور کیا پوچھوں گی۔" بنی نے جواب دیا اور میں نے پورا چاقو اس شخص کے
میں اتار دیا۔ اسے گمان بھی نہ ہو گا کہ دوسرے لمحے میں کیا حرکت کرنے والا ہوں لیکن اسے زندہ چھوڑ
کو مارنا تھا۔ میں نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر کئی وار کیے۔ بنی اچھل کر پیچھے ہٹ گئی تھی۔

پھر میں نے خون آلود چاقو اس کے بدن سے صاف کر کے جیب میں رکھ لیا۔ میرے ذہن
آندھیاں چل رہی تھیں۔ کوئی خاص ترکیب نہیں تھی ذہن میں۔ بس ایک جنون سوار تھا۔ سچ بات
کہ میرے دل میں سردارے کی آگ تھی۔ وہ نہ جانے کہاں ہے؟ اگر وہ کسی جال میں پھنس گیا تو
نہیں جانتا تھا کہ کیا ہو گا۔

"تو گرانٹ مارا گیا نواز؟" بنی نے کہا۔

"ہاں بنی!"

"لیکن جیسن کی گمشدگی' کیا تمہارے دوسرے آدمی نے اسے اغوا کرلیا؟"

"ممکن ہے۔"

"لیکن اب تو بے سود ہی ہے۔"

"ہاں۔" میں نے گہری سانس لی۔

"اب کیا ارادہ ہے نواز؟ میرا خیال ہے رکنا ٹھیک نہیں ہے۔ جو لوگ جنگل میں گئے ہیں
رابطہ کسی نہ کسی طرح پائلٹ سے ضرور ہو گا۔ اگر انہوں نے اسے کال کیا تو؟"

"اوہ۔ عمدہ خیال ہے۔ اس کے پاس ٹرانسمیٹر تلاش کیا جائے۔" میں نے کہا اور ایک بار
پائلٹ کی تلاشی لینے لگا لیکن ٹرانسمیٹر اس کے پاس موجود نہیں تھا۔ تب میں ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ
میرے ساتھ چل پڑی تھی۔

ایک پاکٹ ٹرانسمیٹر ہمیں ہیلی کاپٹر میں رکھا مل گیا۔ بنی کا اندازہ بالکل درست تھا۔ میں نے ٹرانسمیٹر اپنے قبضے میں کرلیا اور یہ شاید اتفاق تھا کہ اسی وقت ٹرانسمیٹر پر اشارہ موصول ہوا تھا۔

☆ ☆ ☆

بنی سنسنی خیز نگاہوں سے مجھے دیکھنے لگی۔ میں نے ٹرانسمیٹر اٹھالیا تھا۔

"بات کرو گے نواز؟" اس نے سرگوشی کی۔

"نہیں۔" میں نے جواب دیا۔

"کیوں ----- میرا خیال ہے انہیں مطمئن کردو تاکہ وہ اپنی تلاش میں لگے رہیں۔" بنی نے مشورہ دیا۔

"نہیں بنی ----- میں اس کے برعکس سوچ رہا ہوں۔" میں نے کہا۔

"کیا -----؟" بنی نے تاریکی میں میرے چہرے کا جائزہ لینے کی کوشش کی۔ لیکن یہ ممکن نہیں تھا۔

"بنی! انہوں نے ہمارے ساتھیوں کو قتل کیا ہے۔ میں' ہوریشو کو چھوڑوں گا نہیں' جہاں بھی اسے نقصان پہنچا سکا' ضروری پہنچاؤں گا۔ اور اس وقت -----"

"اوہ' میں سمجھ رہی ہوں۔" بنی آہستہ سے بولی اور میں خاموش ہو گیا بنی بھی کسی سوچ میں ڈوبی ہوئی تھی۔ ٹرانسمیٹر پر کافی دیر تک اشارے موصول ہوتے رہے اور پھر خاموشی چھا گئی۔ ہم نے اسے اس کی جگہ رکھ دیا تھا۔ اور پھر میں نے بنی کا ہاتھ پکڑا اور ایک مناسب جگہ تلاش کر کے وہاں پہنچ گیا۔

"اس طرح تمہارا خیال ہے کہ -----" بنی نے کہا۔

"ہاں۔ جواب نہ ملنے پر انہیں تشویش ہو گی اور وہ اس طرف دوڑیں گے۔ انہیں ہیلی کاپٹر کی فکر ہو گی۔" میں نے بنی کا مطلب سمجھ کر جواب دیا۔ اور بنی گہری سانس لے کر خاموش ہو گئی۔ ہم انتظار کرنے لگے اور میرا اندازہ غلط نہیں نکلا۔ زیادہ دیر نہیں گزری تھی کہ ہم نے درختوں میں آہٹیں سنیں اور پھر اچانک وہی تیز روشنی نظر آئی۔ قرب و جوار کا علاقہ منور ہو گیا تھا۔

میں اسٹین گن سنبھالے ہوشیار کھڑا تھا۔ روشنی بجھ گئی اور چند ساعت کے لیے تاریکی اور گہری ہو گئی۔ پھر ہمیں چند سائے نظر آئے۔ جو ہیلی کاپٹر کے قریب کھڑے ہوئے تھے۔

"وہ اسے تلاش کر رہے ہوں گے۔" بنی نے میرے کان کے قریب سرگوشی کی اور میں نے بنی کا شانہ دبا دیا۔ میں تیار تھا۔ بس ایسی رینج کی تاک میں تھا کہ ان لوگوں کو موقع نہ مل سکے۔ اور پھر مجھے چانس مل گیا اور دفعتاً" جنگل کا سناٹا زخمی ہو گیا ----- اسٹین گن کی آواز کے ساتھ ہی بے تحاشا چیخیں ابھری تھیں۔ بڑا کامیاب برسٹ مارا تھا میں نے۔

لیکن شاید کچھ لوگ بچ گئے تھے۔ کیونکہ چند ہی ساعت کے بعد جوابی کارروائی شروع ہو گئی۔ اور یہ کاروائی خوف و دہشت میں ڈوبی ہوئی تھی۔ وہ لوگ پاگلوں کی طرح' سوچے سمجھے بغیر گولیاں برسا رہے تھے۔ ظاہر ہے ایسی صورت میں کامیابی کی کوئی امید ہوتی تو نہیں ہے۔ ہم خاموشی سے گولیوں کی آوازیں سنتے رہے اور اندازہ لگاتے رہے کہ وہ کہاں ہیں؟

اور جونہی وہ رکے' میں نے اندازہ لگاتے ہوئے نشانوں پر فائرنگ کردی اور میرا اندازہ کامیاب نکلا۔

پھر چیخیں ابھریں ـــــــ اور اس بار شاید وہ سب کھیت رہے تھے کیونکہ پھر کوئی تحریک نظر نہیں آئی۔ بچ بھی گئے ہوں گے تو اب ان میں سر ابھارنے کی ہمت نہ رہی ہوگی۔

بنی خاموش تھی۔ میں نے کئی منٹ تک اندازہ لگایا اور پھر آہستہ سے بنی سے کہا۔ ”کیا خیال ہے بنی! اب یہاں سے کھسک لیں؟“

”اِیں ـــــــ ہاں ـــــــ ہاں۔“ بنی جیسے کسی خواب سے چونک پڑی ہو۔

”یہاں رکنا اب مناسب نہیں ہے، کیونکہ فائرنگ کی آوازیں محدود نہ رہی ہوں گی ـــــــ اور اس بار صرف چند افراد نہیں آئیں گے۔“

”ہاں ـــــــ لیکن ـــــــ وہ ـــــــ وہ سب مارے گئے؟“ بنی نے پوچھا۔

”اندازہ یہی ہوتا ہے، ٹھہرو۔“ میں نے کہا۔ اور پھر میں نے آخری کوشش کی۔ اسٹین گن کی گولیوں نے اس بار ہیلی کاپٹر کو چھلنی کردیا تھا اور پھر اچانک اس کے پیٹرول ٹینک نے آگ پکڑلی۔ خوفناک دھماکہ ہوا اور آگ چاروں طرف پھیل گئی۔

بنی نے مضبوطی سے میرا بازو پکڑ لیا تھا ـــــــ ”آؤ ـــــــ“ میں نے اس سے کہا۔ اور پھر میں اسے لیے ہوئے کافی پیچھے کی طرف دوڑنے لگا۔ ہم دونوں نہایت احتیاط سے چھپتے چھپاتے پہاڑی ٹیلوں کی آڑ لے کر دوڑ رہے تھے۔ لیکن رخ بستی کی جانب ہی تھا۔ ہلینا کے مکان سے بہتر اور کوئی پناہ گاہ نہیں تھی۔ اور بہرحال اس لڑکی پر ہم دونوں کو مکمل بھروسہ تھا۔ ہمارا اندازہ غلط نہیں نکلا تھا ـــــــ بے شمار لوگ اس سمت دوڑتے نظر آئے جدھر آگ پھیلی ہوئی تھی اور ہیلی کاپٹر کے ٹکڑے بکھرے ہوئے تھے۔ میں اور بنی ان کی نگاہوں سے بچتے ہوئے بالآخر بستی میں داخل ہوگئے اور ہلینا کے دروازے پر پہنچ گئے۔

دروازہ حسب معمول کھلا ہوا تھا اور ہلینا جاگ رہی تھی۔ ہمارا انتظار کررہی تھی۔ ہمارے اندر پہنچتے ہی اس نے دروازہ اندر سے بند کرلیا اور پھر بڑے احترام سے ہمیں اندر لے گئی۔

”تم جاگ رہی تھیں ہلینا؟“ بنی نے کہا۔

”ہاں باس! آپ لوگ مجھے ساتھ نہیں لے گئے۔ لیکن میرا دل آپ میں الجھا ہوا تھا۔ کافی تیار ہے۔ میں نے کافی تیار کرکے رکھی تھی تاکہ آپ کے واپس آتے ہی آپ کو پیش کردی جائے۔ گرم کافی ساری تھکن نچوڑ لے گی۔“ ہلینا نے جواب دیا اور بنی شدید متاثر ہوگئی۔ اس نے آگے بڑھ کر ہلینا کے رخسار کا بوسہ لے لیا۔ پھر بولی۔

”حالات جو بھی رہیں ہلینا ـــــــ میں تیرے اس خلوص کا جواب دوں گی۔“ ہلینا نے مسکراتے ہوئے گردن ہلائی اور باہر نکل گئی۔ میں اور بنی کمرے میں آگئے تھے۔ ہم نے اپنا سامان رکھ دیا اور میں بیٹھ کر جوتے اتارنے لگا۔ بنی بھی یقیناً تھک گئی ہوگی۔

وہ تیار ہو کر میرے قریب پہنچی ہی تھی۔ کہ ہلینا کافی لے کر آگئی ـــــــ اور درحقیقت اس وقت گرم کافی نے لطف دیا تھا۔ ہلینا کو بھی ہم نے شریک کرلیا تھا۔ اس کے چہرے پر بہت سے سوالات تھے اور ہم جانتے تھے کہ وہ کچھ پوچھنا چاہتی ہے۔ تب میں نے ہی کہا۔

”تمہارے ذہن میں کوئی خاص بات ہے ہلینا؟“

”ہرگز نہیں جناب! بس ان دھماکوں کے بارے میں پوچھنا چاہتی ہوں۔“

”دھماکے یہاں تک سنے گئے تھے؟“

”جی ہاں۔ رات کا وقت ہے نا۔“

”اوہ، کوئی خاص بات نہیں ہے ہلینا ـــــــ بس تلاش کرنے والوں سے مڈبھیڑ ہوگئی تھی۔ ہم نے ان کا ہیلی کاپٹر بھی تباہ کردیا اور ان سب کو ہلاک کردیا۔“

”اوہ۔“ ہلینا نے گردن ہلائی۔

”اس کے علاوہ ہم نے ان میں سے دو آدمیوں کو پکڑ کر ان سے معلومات بھی حاصل کی تھیں۔“ بنی بولی۔

”کوئی پتہ چل سکا؟“

”اندازہ یہ ہے کہ وہ لوگ بھی ان کے ہاتھ نہیں آسکے، سوائے ایک شخص کے۔ وہ میرا ساتھی گرانٹ تھا اور اسے ان لوگوں نے ہلاک کردیا۔ ہمارا دوسرا آدمی پائلٹ کو اغوا کرنے میں کامیاب ہوگیا ہے۔“

”اوہ۔“ ہلینا نے گردن ہلائی۔ ”تو اب وہ لوگ آپ کو جنگل کے نزدیک تلاش کررہے ہوں گے۔ اس سے ایک فائدہ اور ہوا ہے، وہ یہ کہ اب ان کا یہی خیال ہوگا کہ آپ لوگ جنگلوں میں چھپے ہوئے ہیں۔“

”ہاں۔ یہ بھی تم نے درست کہا۔“

”اور ایک نقصان بھی ہوگیا ہے بنی۔“ میں نے کہا۔ اور بنی چونک کر مجھے دیکھنے لگی۔ ”وہ لوگ شدومد سے ہمیں جنگلوں میں تلاش کریں گے اور ممکن ہے بنی! میرے ساتھیوں نے جنگلوں ہی کو پناہ گاہ بنایا ہو۔“ بنی پرخیال انداز میں گردن ہلانے لگی۔ پھر بولی۔

”کیا تمہارا ساتھی تمہاری طرح ذہین نہیں ہے نواز؟“

”کیوں؟“ میں نے پوچھا۔

”ان حالات میں چھپنے کے لیے وہ جگہیں مناسب نہیں رہتیں جہاں ہر ذہن پہنچ جائے۔ جنگلوں میں وہ لوگ کھلی کارروائی کرسکتے ہیں۔ ان کی بہ نسبت بستیاں زیادہ محفوظ ہیں۔“ بنی نے کہا اور میں غور سے اس کی شکل دیکھنے لگا۔ پھر میں نے سردارے کا تجزیہ کیا اور پھر میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

”تب مجھے اطمینان ہے بنی!“

”کیا؟“

”یہی کہ کم از کم سردارے جنگل میں نہ ہوگا۔“

”کیا وہ بہت ذہین ہے؟“

”ہاں وہ لومڑی کی طرح چالاک اور شیر کی طرح نڈر ہے اور اگر مجھ سے دور ہو تو ـــــــ پھر وہ بہت کچھ ہوتا ہے۔ میرے سامنے گھامڑ بنے رہنے میں اُسے مزا آتا ہے۔“

”تب پھر اتنا فکرمند نہ ہو نواز ـــــــ ہم نے ہر قسم کے حالات سے نمٹنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اب واقعات کوئی بھی رخ اختیار کریں، اس میں الجھنے کی ضرورت نہیں ہے اور پھر تم لوگ زندگی سے کھیلنے والے ہو۔ زندگی اور موت کے اس کھیل میں فکرمندی کا کون سا پہلو ہے۔ جب تک زندہ ہیں ٹھیک ہے، موت آئے گی تو مرجائیں گے۔“ بنی نے بڑی ہمت سے کہا اور درحقیقت بعض اوقات انسان کے ذہن کو چھوٹے

چھوٹے سہاروں کی ضرورت پیش آجاتی ہے۔ کسی سہارے کو نظرانداز کرنا دانشمندی نہیں ہے۔" میں بنی کی شکل دیکھنے لگا تھا----- لیکن اسی وقت ہلینا تڑپ کر بولی۔

"ایسی باتیں نہ کرو باس! ہلینا اپنی زندگی کی قیمت پر تمہاری حفاظت کرے گی۔ میں بہت چھوٹی سی ہوں باس----- کسی ننھے سے کیڑے کی طرح بے حقیقت۔ لیکن باس! تمہارے لیے میں ایک طاقتور ہاتھی ہی ثابت ہوں گی۔ اور وہ کروں گی جو سوچا بھی نہیں جاسکتا۔"

"ہلینا! کاش----- کاش ہم تمہیں اس کا صلہ دے سکتے۔" بنی نے کہا۔

"خدا کی قسم! باس----- بہت چھوٹی سی انسان ہوں۔ بڑی معمولی حیثیت رکھتی ہوں۔ خود کو کسی قابل نہیں سمجھتی' پیٹ بھرنے کے لیے عزت بیچتی ہوں۔ بدن کی مشقت کا صلہ مل جاتا ہے۔ لیکن روح آزاد ہے۔ باس! تیری محبت میں روح کی مشقت ہو رہی ہے' خلوص اور پیار کام کر رہا ہے' اس کے صلے کی بات مت کرو--- -- روح کی مشقت کا نہ کوئی صلہ ہوتا ہے اور نہ کوئی صلہ دے سکتا ہے۔ جانتی ہو باس! اس مشقت کا --کیا صلہ ہونا چاہیے؟ تمہاری محبت میں----- تمہاری وفا میں کام کرتے ہوئے' چند دہکتی ہوئی گولیاں بدن میں اتر جائیں تو حیات کو ابدی سکون مل جائے۔ وہ مل جائے جو کھو چکی ہوں۔ تم تصور کرو باس! کچلے ہوئے ضمیر کے لیے ایک روشن دھبہ کافی نہیں ہوگا کہ صلے سے بے نیاز ہو کر میں نے کسی کے لیے جان دے دی۔"

بنی کی آنکھوں میں آنسوؤں کے قطرے چھلک اٹھے تھے۔ پھر اس نے کہا۔ "نواز-----"

"ہوں۔" میں چونک پڑا۔

"یہاں سے نکلے تو ہلینا ہمارے ساتھ ہوگی۔"

"اوکے بنی----- ہم اسے اس جزیرے پر چھوڑ بھی نہیں سکتے۔ اب یہ ہماری اہم ترین ساتھی ہے اور ہم اپنے کسی ساتھی کو جزیرے پر نہیں چھوڑیں گے۔"

"اب آپ تھک گئی ہوں گی باس! آرام کریں۔ رات کافی گزر چکی ہے۔ آپ سکون سے سو جائیں باس! ہلینا ہزار آنکھوں سے آپ کی حفاظت کرے گی۔"

"تھینک یو ہلینا!" بنی نے کہا اور ہلینا کافی کے برتن اٹھا کر باہر نکل گئی۔ اس کے جانے کے بعد بنی نے ایک گہری سانس لی اور مسکرانے لگی۔ میرے ہونٹوں پر بھی مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔ تب بنی اٹھ کر میرے نزدیک آگئی اور پھر وہ میرے آغوش میں گر پڑی۔ اس نے میری گود میں لیٹ کر گردن میں بانہیں ڈال دیں تھیں۔

"بنی۔" میں اس پر جھک پڑا اور اس نے گردن اٹھا کر مجھے چوم لیا۔ "بعض اوقات میں تمہارے لیے بہت پریشان ہو جاتا ہوں بنی۔"

"کیوں؟" وہ محبت بھری نگاہوں سے مجھے دیکھنے لگی۔

"سوچتا ہوں' کہیں تمہیں اپنی حماقت کا احساس تو نہیں ہونے لگا۔"

"حماقت؟"

"ہاں بنی! تم ایک شاندار زندگی چھوڑ کر میرے لیے سرگرداں ہو رہی ہو۔"

"نواز! زندگی ایسی شے ہے جس پر کم از کم ہم اپنے حق کا دعویٰ کرسکتے ہیں۔ ہر انسان خود سے پیار

ہے۔ لیکن----- اب میرا تجربہ ہے کہ اگر کسی دوسرے کے وجود سے پیار ہو جائے تو پھر اپنا وجود' اپنا
کسی کی امانت محسوس ہوتا ہے۔ میں تمہیں چاہتی ہوں نواز----- اور اپنے پیار کو تمہارے لیے
کر چکی ہوں۔ میری نگاہ میں میرا وجود کوئی حیثیت نہیں رکھتا اور پھر بات بدن کی رہی تو اس سے بڑی
بختی کیا ہوگی کہ یہ تمہارے لیے کٹ جائے۔"

میں نے بنی کو بھینچ لیا۔ اس کے الفاظ نے دل کے تاروں پر مضراب کی سی جھنک دی تھی۔ لیکن
راب منجمد ہو چکے تھے۔ ان پر کبھی کبھی نشان ضرور پڑتا تھا۔ لیکن میں نے ہر آواز کو ابھرنے سے روک
اور اب میں متاثر ہونے والوں میں نہیں تھا۔

بس----- وہ انداز----- جو کسی کی طلب ہو سکتا ہے' خرچ کرنے میں کوئی قباحت نہیں
چنانچہ میں نے بنی کو اس کے الفاظ کی قیمت ادا کردی۔ اتنا چوما اسے کہ وہ سرشار ہو گئی اور اس کی
وں میں سرور الڈ آیا۔ اس نے اپنا وجود مجھ میں ضم کردیا----- ویسے وہ عام عورت نہیں تھی۔
ی دیر پہلے ہم جو کچھ کرکے آئے تھے' اس کے بعد ذہن کا لطافت کی وادیوں میں گم ہونا ناممکن العمل تھا۔
تو کیفیت دوسری تھی۔ لیکن بنی پر بھی اس کا کوئی خاص رد عمل نہیں تھا۔ وہ میری آغوش میں ہمہ تن
تھی۔

جذبات کی منزلوں کا عروج----- اور پھر زوال۔ لیکن یہ زوال بھی فرحت بخش ہوتا ہے اور اس
بعد کسی تھکن کا کوئی احساس نہیں رہتا۔ ہر سانس سکون کا اظہار ہوتا ہے اور بنی کو تو میری آغوش میں
کے بعد نیند وغیرہ کا دھیان ہی نہیں رہتا تھا۔

وہ جاگتی رہی' سوچتی رہی۔ میں نے اسے خاموش پایا تو جاننا چاہا کہ کیا وہ سوگئی----- مجھے دیکھ کر وہ
انداز میں مسکرا دی۔

"میں سمجھا تم سو گئیں۔"

"نہیں۔"

"خاموش کیوں ہو؟"

"سوچ رہی تھی۔" اس نے جواب دیا۔

"کیا سوچ رہی تھیں بنی؟" میں نے پیار سے کہا۔

"بس میری سوچ کا محور تمہارے سوا کیا ہو سکتا ہے۔" بنی نے کہا۔

"میرے بارے میں ہی سہی۔ کیا خیال تھا ذہن میں؟"

"تم بے حد شاندار انسان ہو نواز----- میں نے مرد کے بارے میں کبھی اس طرح نہیں سوچا'
کے گواہ تم خود ہو۔ زندگی میں پہلی بار تم نے میری نسوانیت کے احساس کو مجروح کیا تھا۔ میں مرد کو ہمیشہ
سمجھتی تھی نواز! اور خود کو برتر۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ دنیا کے خطرناک ترین مردوں سے میرا واسطہ پڑ چکا
لیکن وہ خطرناک ہونے کے باوجود مکلینو کے غلام تھے۔ اور مکلینو کے غلام ہونے کی حیثیت
میرے غلام بھی۔ ان میں سے کوئی بھی ایسا نہیں تھا جو مرد کی حیثیت سے مجھے متاثر کرتا۔

لیکن' پھر وہ ملا جس نے مکلینو کو بھی چوٹ دی۔ اوہ! تم نہیں جانتے نواز----- مکلینو
دنیا کا سب سے بلند انسان سمجھتا ہے۔ اس کا خیال ہے کہ وہ پیدا نہیں ہوا جو اسے کراس کرسکے۔ لیکن

اچانک وہ پیدا ہوگیا اور ـــــ پھر اس نے مکلینو کی لانچ لوٹ لی' مکلینو کی عزت لوٹ لی
مکلینو کو وہ شاک دیا کہ اس کی کیفیت کا اندازہ نہیں لگایا جاسکا۔ اور میں اس کی دیوانی ہوگئی۔ میں عورت
کے ذہن کی عکاسی نہیں کر رہی نواز ـــــ میں صرف اپنی بات کر رہی ہوں۔ تم نے میرے پندار
نسوانیت کو توڑا اور تم میری زندگی کا سب سے بڑا کھیل بن گئے۔ اب تمہارے سوا میں دنیا میں کسی کے
بارے میں نہیں سوچ سکتی۔ ساری دنیا میں سب سے پہلے مجھے تمہارا مفاد عزیز ہے۔ اپنے بارے میں اس کے
بعد سوچتی ہوں۔"

بنی بے اختیار مجھ سے لپٹ گئی اور پھر اس نے بڑے معصومانہ انداز میں مجھ سے پوچھا۔
نواز ــــ کیا دنیا کی ہر عورت میری طرح ہوتی ہے؟"

"کیا مطلب بنی؟"

"کیا وہ صرف اس کا انتظار کرتی ہے جو اس کے پندار کو توڑ دے۔ کیا وہ صرف اس کو پسند کرتی ہے
جو اس پر حاوی ہو جائے؟"

"بڑا انوکھا سوال ہے بنی۔"

"مجھے بتاؤ نواز ــــــ میں جاننا چاہتی ہوں۔"

"میرا خیال ہے تم درست کہہ رہی ہو۔ ویسے مزاج کا فرق بھی ہوتا ہے۔ عورت کی اپنی دنیا ہے
یہاں پندار ٹوٹنے کی بات نہیں ہے۔ یوں سمجھو' کسی خاص بات سے متاثر ہونے کو تم پندار ٹوٹنے کا نام دے
رہی ہو۔" میں نے کہا۔

"نہیں نواز! یہاں میں تم سے زیادہ تجربے کار ہوں۔ بنی مسکرائی۔

"وہ کس طرح؟"

"میں نے تمہاری مردانہ وجاہت کے بارے میں سوچا تھا۔ میں نے یہ سوچا تھا یہ مشرقی نوجوان
دلکش ہے' ایک مرد کی حیثیت سے خوبصورت ہے۔ لیکن نواز! میں نے تمہیں ایک غلام کی نگاہ سے ہی دیکھا
تھا۔ میں نے یہ نہیں سوچا تھا کہ تم مجھ سے برتر ہو۔"

"خوب ــــ پھر؟" میں نے دلچسپی سے پوچھا۔ اس کی باتوں میں مزا آرہا تھا اور تھوڑی دیر کے
لیے میں اپنی الجھن بھول گیا تھا۔

"بس تمہیں اندازہ ہے کہ میں اپنے سامنے کسی کی برتری نہیں تسلیم کرتی ہوں۔ لانچ پر گو تم نے
نہایت اعلیٰ پیمانے پر سمندری محافظوں سے جنگ کی تھی۔ لیکن مجھے پسند نہیں آئی تھی۔ اور ــــــ"

"ہاں۔ مجھے اندازہ ہے۔"

"لیکن میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ کوئی میرے بارے میں اس طرح بھی سوچ سکتا ہے' کوئی
یوں بھی مجھ پر ہاتھ ڈال سکتا ہے اور جب تم نے ــــــ تم نے مجھے میری نگاہوں میں بے حقیقت کردیا
تو ــــ تو میں نے اپنی ٹوٹی ہوئی شخصیت پر غور کیا۔ اور جب میں نے تمہارے بارے میں نفرت کا تعین
کیا' میں نے اندازہ لگایا کہ اس شخص سے کتنی نفرت کی جاسکتی ہے جس نے میرے ساتھ یہ سلوک کیا ہے
تو ــــ تو میں نے اپنے اندر ایک عجیب کیفیت پائی۔ تم یقین کرو مجھے محسوس ہوا کہ مجھے تم سے نفرت
نہیں ہے اور دل کی اس بات پر میں حیران رہ گئی ــــــ میں نے خود کو احمق سمجھا۔ لیکن کوشش کے

باوجود ــــ تب نواز ــــ تب میں نے تم سے محبت شروع کردی۔ اور اب اس محبت میں روز افزوں
ترقی ہو رہی ہے۔ کیسی عجیب بات ہے' اب میں تمہارے لیے ساری دنیا کو چھوڑنے کے لیے تیار ہوں۔"

"بنی ــــــ" میں نے اسے بھینچ لیا۔ لیکن میرا دل اندر سے کہہ رہا تھا' افسوس بنی ــــــ اس
لحاظ سے میں انسان نہیں ہوں۔ میں کسی کی محبت کی پذیرائی نہیں کر سکتا۔ میں انسانیت سے وہ ناطے توڑ چکا
ہوں۔ جو کسی کی ذات سے متاثر ہو کر اس کے لیے زندگی وقف کر دیتے ہیں۔ تمہاری محبت کی عمر بہت
تھوڑی ہے اس کے بعد ــــــ

لیکن میں نے ان جذبات کا اظہار نہیں کیا۔ میرا ذہن زخمی تھا اور ذہن کے زخم شاید کبھی مندمل
نہیں ہوتے۔ یہ زخم ناسور بن چکے تھے۔ اور یہ ناسور سوچنے کے انداز ہی کو بدل چکے تھے۔ خوبصورت الفاظ
صرف الفاظ تھے میرے لیے اس سے زیادہ کچھ نہیں۔

یوں پیار و محبت کی گفتگو میں بقیہ رات بھی گزر گئی۔ کچھ سوئے' کچھ جاگے' لیکن نیند کی کسل ذہن
پر سوار رہی۔ وفا شعار ہلینا ہمارے لیے باورچی خانے میں گھسی ہوئی تھی اور اس نے تھوڑی دیر کے بعد ناشتہ
پیش کردیا۔ تب ناشتے کے دوران میں نے ہلینا سے پوچھا۔

"اب تمہارا کیا پروگرام ہے ہلینا؟"

"تھوڑی دیر کے بعد جاؤں گی جناب۔"

"تمہیں اپنی ملازمت پر بھی جانا ہوگا؟"

"اوہ' ضروری نہیں ہے۔"

"کیوں؟"

"ڈیوٹی برائے نام ہے۔"

"کیا ڈیوٹی پر حاضر ہونا ضروری نہیں ہوتا؟"

"ہوتا تو ہے۔"

"پھر؟" بنی نے پوچھا۔

"اوہ باس! کارخانے کا مینجر ــــــ کبھی کبھی میرے پاس آجاتا ہے اور ــــــ اور اس کے
عوض مجھے پوری پوری آزادی ہے۔" ہلینا نے کہا اور گردن جھکالی۔ بنی بھی خاموش ہوگئی۔ ہلینا جو کچھ بن
چکی تھی اس بارے میں کیا کیا جاسکتا تھا۔ بہرحال پھر بنی آہستہ سے بولی۔

"تمہاری تنہا زندگی پر بڑا بوجھ ہے ہلینا۔"

"باس! خوشیوں سے بہت دور نکل آئی تھی۔ میں نے اپنی زندگی کا تعین صرف یہ کیا تھا کہ جب
تک سانسوں کے تار بندھے ہوئے ہیں اسی طرح گزار دوں۔ مرجاؤں گی تو تمام جھگڑوں سے نجات مل جائے
گی۔ لیکن آپ کی آمد' آپ کی خدمت سے ایک روحانی سکون نصیب ہوا ہے۔ اور ــــــ میں خوش ہوں
کہ بہرحال میری زندگی کو بھی کوئی مقصد ملا۔"

ہم دونوں ہلینا کی سوز بھری گفتگو کے تاثر میں ڈوبے رہے۔ پھر میں نے کہا۔ "اب کیا پروگرام ہے
ہلینا؟"

"آپ کے ساتھیوں کی تلاش کے مشن پر جاؤں گی اور اس شکل میں اگر کوئی سرا ہاتھ لگا تو فوراً

واپس آکر آپ کو اطلاع دوں گی۔"

"اوہ' ٹھیک ہے ہلینا۔۔۔۔۔ ہم یہاں تمہارا انتظار کریں گے۔" میں نے جواب دیا اور ہلینا چلی گئی۔ ہم لوگ پھر ایک دوسرے میں کھو گئے تھے۔ بظاہر میں بنی میں الجھا ہوا تھا لیکن میرا ذہن سردارے وغیرہ میں تھا اور ایک بار پھر ذہن میں جھنجلاہٹ ابھر رہی تھی۔

تنہا زندگی ہر حال میں بہتر ہوتی ہے۔ مر بھی رہے ہو تو ذہن کسی اور طرف تو نہیں ہوگا۔ کسی دوسرے کی پریشانی کا تو خیال نہیں ہوگا۔ اپنے طور پر جیو اور مر جاؤ۔ دنیا کی مصیبتوں سے چھٹکارا۔ اگر سردارے کا وجود نہ ہوتا تو زندگی ہر طرح داؤ پر لگائی جاسکتی تھی۔ ہیلی کاپٹر کے پائلٹ کو مجبور کیا جاسکتا تھا کہ وہ جزیرے سے نکل چلے اور دوسرے ایسے بہت سے کام۔

لیکن اب پھنسا ہوا تھا۔۔۔۔۔ نہ جانے سردارے کہاں گم ہے' کیا کر رہا ہے۔ زندہ ہے یا مرگیا۔ مجھے اس پر غصہ آنے لگا۔ لیکن یہ ساری سوچ احمقانہ تھی' مجھے اس کا احساس تھا۔ بنی کو اندازہ نہیں ہوسکا کہ میں پریشان ہوں۔

دوپہر کے تقریباً پونے بارہ بجے تھے جب ہلینا اچانک واپس آگئی۔ اس کے پاس ایک بیگ تھا جسے اس نے ایک طرف رکھ دیا۔

"خیریت ہلینا۔۔۔۔۔ تم کچھ پرجوش نظر آرہی ہوں؟"

"ہاں باس! ایک چھوٹا سا کام بن گیا ہے۔"

"کیا؟" بنی نے مضطربانہ انداز میں پوچھا۔

"ڈکن اور ربوبی آئے ہیں۔"

"کون ہیں یہ؟"

"گروہ کے لوگ ہیں۔ ایک آپیرا ہال میں سروس کرتے ہیں۔ وہیں سے گروہ کے لیے کام کرتے ہیں۔"

"اور وہ کہاں سے آئے ہیں؟" بنی نے پوچھا۔

"ڈنمارک سے۔"

"خیر۔۔۔۔۔ ان کے آنے سے کیا فرق پڑا ہے' یہ بتاؤ؟"

"باس! بڑا کام بن گیا ہے۔ چونکہ وہ دونوں آپیرا ہال میں ملازمت کرتے ہیں اس لیے انہیں وہاں بڑے روپ بھرنے ہوتے ہیں۔ اس بیگ میں میک اپ کا مکمل سامان موجود ہے۔"

"اوہ۔" میں چونک پڑا۔

"اور سب سے بڑی بات یہ باس۔۔۔۔۔ کہ ڈکن اور ربوبی کی جسامت آپ دونوں جیسی ہے۔"

"کیا؟" بنی چونک پڑی۔۔۔۔۔ میں بھی دلچسپ نگاہوں سے ہلینا کو دیکھ رہا تھا۔ ہلینا کا مقصد بنی کی سمجھ میں نہیں آیا تھا لیکن میں پوری طرح سمجھ گیا تھا۔

"لیکن ان دونوں سے تمہارا کیا تعلق ہے ہلینا؟" میں نے پوچھا۔

"نیا نہیں۔۔۔۔۔ وہی جو باقی لوگوں سے ہے۔" ہلینا نے کہا۔

"اوہ' اوہ۔" میں نے گردن ہلائی اور پھر میں بنی کی طرف دیکھنے لگا۔

"میں کچھ نہیں سمجھی نواز۔"

"ہلینا نے ایک کارنامہ انجام دیا ہے۔" میں نے اعتراف کیا۔

"مجھے بھی تو بتاؤ۔"

"لیکن ہلینا! ہم ان سے کیسے مل سکیں گے؟"

"ٹھیک دو گھنٹے کے بعد دونوں یہاں آئیں گے۔"

"اوہ' ونڈر فل۔۔۔۔۔ تمہارے پاس؟"

"ہاں۔"

"دونوں آئیں گے؟"

"ہاں۔" ہلینا نے گردن جھکالی۔

"بڑا کام کیا ہے ہلینا تم نے۔ لیکن ہمارا کام تو ان کے آنے کے بعد ہی شروع ہوگا۔"

"یقیناً جناب! آپ تیار رہیں۔"

"میں تیار ہوں ہلینا۔۔۔۔۔ لیکن کیا تمہیں معلوم ہے کہ وہ کس پروگرام سے آئے ہیں' یہاں تک رہیں گے؟ کیا یہاں ان کی کوئی رہائش گاہ موجود ہے؟"

"ان کی رہائش گاہ کوئی نہیں ہے۔ ویسے وہ یہاں مال لینے آتے ہیں' بڑی لانچ ساتھ آئی ہے۔ باقی میں آپ کے سامنے معلوم کروں گی۔ لیکن۔۔۔۔۔"

"ہاں' ہاں۔ لیکن کیا؟"

"آپ کو کچھ غیر اخلاقی مناظر برداشت کرنے پڑیں گے جناب! میری بدبختی کا تماشہ دیکھنا ہوگا۔"

"اوہ۔۔۔۔۔ ہلینا۔۔۔۔۔ ہماری نگاہ میں تم بہت بلند ہو۔ تمہاری شخصیت ان غلاظتوں سے بالاتر وتمہارے اوپر مسلط کردی گئی ہیں۔ اس لیے تم اس بارے میں مت سوچو۔" بنی نے کہا۔

"اب جب میں آگئی ہوں تو کھانا تیار کردوں؟"

"اوہ ہلینا! اس کی کیا ضرورت ہے۔"

"ہے جناب!"

"اچھا باہر کی کیا پوزیشن ہے؟" میں نے پوچھا۔

"بتانے والی تھی۔ آج سارے کارخانوں میں کام بند ہے۔ باہر بڑی گہما گہمی ہے' رات کے واقعے کا ماہے۔ ہوریشو اعلیٰ پیمانے پر کچھ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔"

"خوب۔" میں نے گہری سانس لی۔ ہوریشو کی پریشانی سے مجھے خوشی ہوئی تھی۔ پھر ہلینا چلی گئی اور نیال نگاہوں سے مجھے دیکھنے لگی۔

"میرا خیال ہے اب تم سمجھ گئی ہوگی۔"

کی حد تک۔" بنی نے گردن ہلائی۔

"کیا۔۔۔۔۔ مجھے بتاؤ؟"

"ان دونوں کا انتظار کیا جائے گا اور شاید تم ان کی شکلیں استعمال کرو گے۔"

"بالکل درست۔"

"لیکن میں......."

"سب ٹھیک ہو جائے گا۔ بنی! پہلے میں اس میک اپ بکس کو دیکھ لوں۔ غالباً ہیلنا یہ بیگ چرا کر لائی ہو گی۔" میں نے بیگ اٹھاتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یقیناً۔"

"یہ لڑکی دل کھول کر ہمارے لئے کام کر رہی ہے۔ کاش ہم اسے اس کی محنت کا صلہ دے سکیں۔"

"ہم اسے نظرانداز نہیں کریں گے نواز!"

"ہرگز نہیں بنی!"

"اگر یہاں سے نکل سکے تو اسے ضرور ساتھ لے جائیں گے۔"

"بالکل------" میں نے بیگ کھولتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس سے میک اپ کا سامان نکالنے لگا میری آنکھوں میں دلچسپی کی چمک پیدا ہو گئی تھی۔ جدید ترین میک اپ بکس تھا۔ کئی رنگوں کے بال' نائیلون کے ناک' آنکھوں کے پلکیں' ہونٹ وغیرہ موجود تھے اور پھر چہرے بدلنے والی جھلیاں اور انہیں چپکانے کے لوشن------ بڑے کام کی چیز ہاتھ لگی تھی اور ہلینا کو اس کے اس کارنامے پر دلی مبارکباد دی جا سکتی تھی۔

"کیا پوزیشن ہے؟" بنی نے پوچھا۔

"بہترین بنی------ لطف آگیا۔"

"تم اس کے استعمال سے واقف ہو نواز؟"

"کام چلا لوں گا۔" میں نے اعتماد سے کہا۔

"میں جانتی ہوں تم کسی طرح کام چلا لو گے۔" بنی مسکراتی ہوئی بولی۔ وہ پیار بھری نگاہوں سے مجھے دیکھ رہی تھی------ میں نے بیگ بند کر دیا اور پھر اسے ایک طرف رکھ دیا۔

تھوڑی دیر کے بعد ہلینا نے کھانا تیار کر لیا اور آ کر ہمیں اطلاع دی۔ ہم کھانے کے لئے اٹھ گئے کھانا خاموشی سے ہی کھایا گیا تھا۔

ہلینا نے گھڑی دیکھی اور پھر ہماری طرف دیکھتی ہوئی بولی۔ "میرا خیال ہے وہ آنے والے ہوں گے۔ آپ تیار ہو جائیں۔"

"میں تیار ہوں ہلینا! لیکن اگر وہ ہمارے کام کے آدمی نکلے تو ہمیں کہاں تک جانے کی اجازت ہے؟" میں نے ہلینا سے پوچھا۔

"اوہ جناب! باس بنی موجود ہیں۔ ان کے سامنے میری مجال ہے کہ میں کوئی اجازت دوں۔ باس کے مفاد میں جو بات ہو وہ مجھے دل سے عزیز ہے۔"

"تب ٹھیک ہے۔ میں بنی سے اجازت لے لوں گا۔" میں نے کہا اور ہلینا خاموش ہو گئی۔

ہم دونوں اندر کے کمرے میں پہنچ گئے تھے' اس سلسلے میں باقاعدہ پروگرام بنا لیا گیا تھا------ ہلینا اس کمرے میں ان کا انتظار کرنے لگی۔

بنی خاموشی سے میرے پاس آ گئی تھی۔ ہم دونوں الماری کے عقب میں پوشیدہ تھے۔ کافی بڑی الماری تھی اور اس کے پیچھے بیٹھنے کی گنجائش بھی بہت زیادہ تھی۔

بنی آہستہ سے بولی۔ "پروگرام کیا ہے نواز؟"

"بنی! اگر وہ لوگ ہمارے کام کے ثابت ہوئے تو ظاہر ہے پھر ان کی زندگی مناسب نہیں ہو گی۔"

"اور' قتل کر دو گے انہیں؟"

"ہاں------ یہ انتہائی ضروری ہو گا۔"

"پھر اس کے بعد------؟"

"پھر اس کے بعد ہم ان کے میک اپ میں آ جائیں گے۔ جیسا کہ ہلینا نے بتایا ہے کہ ان کی جسامت ہم سے مماثلت رکھتی ہے۔ ہم اس سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں گے۔"

"لیکن میں------" بنی عجیب سے لہجے میں بولی۔

"کیوں------ تمہیں کیا ہو گیا؟"

"میرا مطلب ہے وہ دونوں تو مرد ہیں۔"

"اور بنی------ تمہیں مرد بنانے میں کون سی دقت پیش آئے گی------؟ بہرصورت پہلے انہیں آ جانے دو' ان کا جائزہ لیں گے' ان کی باتیں سنیں گے اور اگر ہم ان کا کردار آسانی سے ادا کر سکے تو میرا خیال ہے یہ ایک بہتر ترکیب ہو گی اور ہم اس سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے------ لیکن اگر صورت حال دوسری ہوئی یعنی وہ ہمارے کام کے نہ ثابت ہوئے تو پھر جو ہو گا اس کے بعد ہم دیکھ لیں گے۔" میں نے کہا اور بنی گردن ہلانے لگی۔

اس کے بعد ہم خاموش ہو گئے اور پھر تھوڑی دیر کے بعد ہم نے قدموں کی چاپ سنی۔ ہلینا زور زور سے گفتگو کرتی ہوئی آ رہی تھی۔ مقصد شاید اس کا یہی تھا کہ ہمیں اندازہ ہو جائے کہ وہ لوگ آ چکے ہیں۔

چنانچہ ہم محتاط ہو گئے۔ ہم نے سانس تک روک لی------ ہلینا دروازہ کھول کر اندر آ گئی تھی۔ چند ساعت ہم نے انہیں دیکھنے کی کوشش نہیں کی۔ لیکن پھر ہلینا نے انہیں بٹھا دیا اور خود بھی شاید بیٹھ گئی۔

مجھے یقین تھا کہ اس نے زاویہ ایسا رکھا ہو گا کہ ہم دونوں انہیں دیکھ بھی سکیں اور ان کی آواز بھی سن سکیں' کچھ اس طرح کہ انہیں کوئی شبہ نہ ہو------ اور میرا اندازہ درست نکلا۔ میں نے الماری کے پیچھے سے جھانکا تھا۔

میں نے دیکھا کہ دو ملاح قسم کے نوجوان تھے' عمریں زیادہ نہیں تھیں۔ ایک بہت دبلا پتلا اور کسی قدر چھوٹے قد کا تھا۔ اور دوسرا بالکل میری جسامت کا------ گویا ہلینا کا اندازہ درست تھا۔

دونوں بڑے دلچسپ انداز میں ہلینا سے گفتگو کر رہے تھے اور یہ گفتگو ہلینا ہی کے بارے میں تھی۔ ہم نے ان کی باتوں پر کان لگا دیئے۔

چھوٹے قد کا نوجوان کہہ رہا تھا۔ "ہلینا! میں دیکھ رہا ہوں' تمہارے اندر کوئی خاص تبدیلی نہیں ہوئی۔"

"کس قسم کی تبدیلی؟" ہلینا نے پوچھا۔

"میرا مطلب ہے' نہ تمہاری جسامت میں' نہ تمہارے بدن میں' ویسی کی ویسی ہی ہو۔ میرا خیال ہے ہم کئی مہینے کے بعد آئے ہیں۔"

"کئی مہینے کے بعد کیوں------ میرا خیال ہے تمہیں زیادہ سے زیادہ دو یا تین ماہ ہوئے ہیں۔" ہلینا

"ہاں' یہ تو درست ہے۔ لیکن بہرصورت لگتا یوں ہی ہے جیسے ہمیں آئے ہوئے طویل عرصہ گز
چکا ہے۔ ہلینا کو جب بھی دیکھو یونہی کی یونہی نظر آتی ہے۔"

"ظاہر ہے اگر یہ بات نہ ہوتی تو ہم بار بار یہاں کیوں آتے۔" دوسرا نوجوان بولا اور پہلا نوجو
مسکرا پڑا تھا۔

"اور لطف کی بات یہ ہے کہ دونوں ایک ہی مرض کا شکار ہیں۔"

"ہاں بھئی ہلینا کی یہی تو خوبی ہے کہ بیک وقت دونوں میں سے کسی کو بیزار نہیں ہونے
دیتی۔۔۔۔۔ سچی بات تو یہ ہے کہ تنہا لطف بھی نہیں آتا۔"

"براہ کرم آپ لوگ اپنے بارے میں بھی بتائیں اور میرا تذکرہ چھوڑیں۔" ہلینا نے جلدی سے
اور وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر بے تکے انداز میں ہنس پڑے۔

"اپنی باتیں کیا کریں ہلینا۔۔۔۔۔ یہاں آنے کے بعد تو بس تم ہی تم یاد رہ جاتی ہو' میرا خیال ہ
اب ہمیں خود سے زیادہ دور نہ رکھو۔"

"اوہ' ڈکن! دیکھو' یہ بوبی بہت اوور (OVER) ہو رہا ہے۔ کیا تم اس صورت حال کو پسند کر
ہو؟" ہلینا نے ناز بھرے انداز میں دوسرے شخص سے کہا اور وہ بولا۔

"دیکھو بوبی! اسے پریشان نہ کرو۔"

"اوہ' تو گویا تم یہاں صرف اس کی دلجوئی کے لئے آئے ہو۔" بوبی نے ڈکن کو گھورتے ہوئے کہا
"مطلب یہ کہ پہلے کچھ دیر باتیں کریں گے' بیٹھیں گے' اب ایسا بھی کیا کہ آئے اور فضول باتوں
اتر آئے۔"

"دیکھا ہلینا! ڈکن بوڑھا ہوتا جا رہا ہے' یہ ان باتوں کو فضول باتیں کہتا ہے۔" بوبی نے ہنستے ہو
کہا۔ بوبی دبلے پتلے جسم کا مالک تھا اور چھوٹا سا قد رکھتا تھا۔ لیکن ضرورت سے کچھ زیادہ ہی بول رہا تھا۔

"اچھا' اچھا۔ بس خاموش ہو جاؤ۔" ڈکن گھونسا تان کر بولا۔ ان دونوں میں شاید کافی بے تکل
تھی۔ پھر وہ بولا۔

"ہاں ہلینا! یہ بتاؤ' کیا کھلا پلا رہی ہو؟"

"جو آپ لوگ کہیں"

"بھئی کھانے کا تو موڈ نہیں ہے۔ البتہ رہی پلانے کی بات' تو وہ تمہاری میزبانی پر چھوڑ دی۔" ڈک
مسکرایا۔

"بہتر ہے۔ میں ابھی آپ لوگوں کے لئے کچھ لاتی ہوں۔" ہلینا نے کہا اور پھر وہ کمرے سے باہر
گئی۔

بہرصورت یہ بھی اس کی دانائی کا ایک ثبوت تھا۔ وہ تنہائی میں انہیں چھوڑنا چاہتی تھی۔ ظاہر
سننے والے ہم لوگ موجود تھے اور ہم باآسانی ان کی گفتگو سن کر اندازہ قائم کر سکتے تھے۔ ہوا بھی وہی۔
ساعت کے بعد ہی انہوں نے گفتگو شروع کر دی۔

"کمبخت ویسی کی ویسی ہے۔"

"ہاں۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ خاصی حسین عورت ہے۔"

"حسین اور باذوق۔" بوبی بولا۔

"اچھا بوبی! فضول باتیں ترک کر دو۔ یہ تم نے کیا چکر چلا رکھا ہے۔ یوں بھی کوئی کسی سے ملتے ہی اس قسم کی باتیں شروع کر دیتا ہے' پہلے کم از کم اس کی دلجوئی کرو پھر اس کے بعد۔۔۔۔۔" ڈکن ہنسا۔

"ٹھیک ہے بھئی' اب تو ماننا ہی پڑے گی تمہاری بات۔۔۔۔۔ تمہارا عہدہ جو مجھ سے بڑھ گیا ہے۔"

"فضول باتیں مت کیا کرو بوبی۔۔۔۔۔ دیکھو' میں تم سے بار بار یہ کہہ چکا ہوں' بھلا اس بات میں عہدے کا کیا تذکرہ۔۔۔۔۔ ہم دونوں یہاں مزے لینے کے لئے آئے ہیں یا اپنے عہدوں کے تعین کے لئے۔" ڈکن بولا۔

"نہیں' یہ بات تو نہیں ہے لیکن پھر بھی۔۔۔۔۔" بوبی نے کہا اور خاموش ہو گیا۔ اور پھر وہ اس وقت تک خاموش رہا جب تک کہ ہلینا واپس نہ آ گئی۔

ہلینا شاید شراب کا مکمل سیٹ لے کر آئی تھی' ٹرالی کی آواز تو ہمیں محسوس ہوئی تھی۔ لیکن بعد میں اندازہ ہوا کہ شراب کا جگ ٹرالی پر رکھا ہوا ہے۔ ہم بہت احتیاط سے باہر جھانک رہے تھے۔ ایک آدھ بار بنی نے بھی باہر دیکھنے کی کوشش کی تھی اور اس میں کامیاب بھی ہو گئی تھی۔ لیکن بہرصورت اس صورت حال سے وہ بھی واقف تھی اس لئے ہم میں کوئی گفتگو نہیں ہوئی۔

"ہاں ڈکن! اب تم بتاؤ' کہاں کہاں رہے' کہاں کہاں گھومے؟"

"اور ہلینا! ہماری زندگی بھی کوئی زندگی ہے' کسی ایک جگہ تو قدم ٹکتے ہی نہیں۔ باس کا حکم چلتا ہے' جہاں جانے کا حکم ملتا ہے' پہنچ جاتے ہیں۔۔۔۔۔ لیکن ہاں سنو! یہ یہاں کیا قصہ ہو رہا ہے؟" ڈکن نے پوچھا۔

"کیا مطلب؟" ہلینا نے پوچھا۔ "کیسا قصہ؟"

"مطلب یہ کہ مسٹر ہوریشو کے بارے میں سنا ہے کہ وہ کچھ ہنگامے کرا رہے ہیں۔" ڈکن نے کہا۔

"اوہ' ہاں۔۔۔۔۔ بنی باس بھی یہاں آئی تھی اور اس کے ساتھ کچھ ایسے لوگ تھے جو مکلینو کے قیدی تھے۔ پتہ نہیں قصہ کیا ہوا۔۔۔۔۔ ہوریشو ان لوگوں کا دشمن ہو گیا اور شاید مکلینو کی بیٹی بنی باس کا بھی۔"

ڈکن نے تعجب سے پوچھا۔ "بنی کا۔۔۔۔۔؟"

"ہاں۔ ہوریشو نے باس بنی کو بھی قتل کرنے کی کوشش کی تھی۔"

"ارے نہیں' یہ کیسے ممکن ہے۔ تمہیں غلط فہمی ہوئی ہو گی۔" ڈکن نے یقین نہ کرنے والے انداز میں کہا۔

"سنا تو یہی ہے میں نے۔۔۔۔۔ البتہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ کہاں تک صحیح ہے اور کہاں تک غلط۔ بہرحال سنا یہی ہے کہ مسٹر ہوریشو ان لوگوں کو تلاش کر کے قتل کر دینا چاہتے ہیں اور اس سلسلے میں انہوں نے یہاں بمباری بھی کرائی تھی جس سے کافی آدمی ہلاک ہوئے۔"

"کہاں بمباری کرائی تھی؟" بوبی حیرت سے بولا۔

"پہاڑوں میں۔۔۔۔۔ چونکہ وہاں باس بنی اور ان کے ساتھی مقیم تھے۔ عجیب و غریب حالات

سے گزر رہے ہیں آجکل ہم لوگ ۔۔۔۔۔ نہ جانے کیا ہو گیا ہے' نہ جانے کیا ہونے والا ہے۔" ہلینا پرخیال انداز میں بولی۔

"واقعی ۔۔۔۔۔ لیکن مسٹر ہوریشو کو یہ کیا سوجھی ۔۔۔۔۔ باس بنی کے خلاف تو کوئی کارروائی میرا خیال ہے BIG BOSS بھی پسند نہیں کرے گا۔"

"مسٹر ہوریشو ہی اس بارے میں جان سکتے ہیں۔ میں کیا جانوں۔" ہلینا نے کہا۔

"مگر بڑی تعجب خیز بات ہے۔ اگر مسٹر ہوریشو باس کی بیٹی کو قتل کرنے پر تل گئے ہیں تو میرا خیال ہے وہ اچھا نہیں کر رہے۔ مکلینو بہرصورت ان کا کتنا بھی احترام کرتا ہے لیکن اپنی بیٹی کے سلسلے میں تو ان کی بات مشکل ہی سے مانے لگا۔ آخر وہ اس کے دشمن کیوں ہو گئے ہیں؟"

"بس طویل سلسلہ ہے مجھے اس بارے میں زیادہ معلومات نہیں۔ تم مجھ سے یہاں کے بارے میں پوچھے جا رہے ہو حالانکہ میں نے تم سے سوال کیا تھا کہ تم کہاں کہاں گھومتے رہے؟"

"ہلینا! میں بتا چکا ہوں کہ کئی جگہوں پر گیا۔ جہاں جانے کا حکم باس نے دیا' وہاں گیا۔" ڈکن نے کہا۔

"ہوں۔ غیر ملکوں میں بھی رہے ہو گے؟"

"ہاں ہاں' کیوں نہیں۔"

"یہاں کیسے آئے؟"

"مال لینے کے لئے ۔۔۔۔۔ اور اس کے علاوہ یہاں آنے کا کیا مقصد ہو سکتا تھا۔ ویسے اگر سچ پوچھو تو تمہاری یاد ہمیں یہاں کھینچ لائی ہے۔" بوبی نے مسکراتے ہوئے کہا اور ہلینا بھی مسکرانے لگی۔ پھر ہنستے ہوئے بولی۔

"تم بہت شریر انسان ہو بوبی۔" اس نے کہا اور ہنسنے لگی۔ پھر بولی۔ "ڈکن' کب تک یہاں رکنے کا ارادہ ہے؟"

"اوہ ڈارلنگ! حکم کے غلام دیکھنے میں بھی غلام نظر آتے ہیں اور ہوتے بھی غلام ہیں۔ بھلا ہمارا کوئی پروگرام ہو سکتا ہے۔ جس وقت لانچ کا بگل بجے گا چل دیں گے۔ اگر لانچ پر نہیں ہوں گے تو کان پکڑ کر بلوا لئے جائیں گے۔ ماضی میں بھی یہی ہوتا رہا ہے۔"

"لوڈنگ شروع ہو گئی؟"

"ہمارا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ نہ ہی ہم اس بارے میں معلوم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔"

"ہاں۔ یہ تو ہے۔ اچھا تمہارے ساتھ کون کون آیا ہے؟"

"پندرہ افراد ہیں' سب کے سب نئے ہیں۔ پرانے لوگوں میں سے کوئی نہیں ہے۔ تمہیں کسی کی تلاش ہے؟"

"نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔" ہلینا شاید ان کے لئے پیگ بنا رہی تھی۔ پھر گلاس ٹکرانے کی آواز سنائی دی۔ ہلینا نے دو یا تین بار سرسری انداز میں الماری کی طرف بھی دیکھا تھا۔ ویسے وہ مشکل میں گرفتار تھی۔ ہماری نگاہوں میں زیادہ سبکی نہیں کرانا چاہتی تھی جبکہ وہ لوگ ضرورت سے زیادہ ہی منہ پھٹ تھے اور ہر جملے میں فحش مذاق کرتے تھے۔

میں نے انہیں بخوبی دیکھ لیا تھا اور ان کے بولنے کے انداز کو نوٹ کر لیا تھا۔ اس کے علاوہ میں خاص طور سے ڈکن کی حرکات بھی نوٹ کر رہا تھا۔ ڈکن کے انداز میں میں نے ایک خاص بات دیکھی تھی۔ وہ بیٹھے بیٹھے دونوں ہاتھوں کے انگوٹھوں کو دائرے کی شکل میں گھمانے لگتا تھا۔ اور پھر میں نے بنی کے کان میں سرگوشی کی۔

"بنی!"

"ہوں۔" وہ چونک پڑی۔

"تم اس دوسرے آدمی کو دیکھ رہی ہو؟"

"بوبی کو؟"

"ہاں۔" میں نے جواب دیا۔

"دیکھ رہی ہوں ۔۔۔۔۔ کیوں؟" بنی نے جواب دیا۔

"اس کی آواز میں زنانہ پن نہیں ہے؟"

"ہاں۔ لیکن وہ بہت غلیظ گفتگو کر رہا ہے۔" بنی نفرت سے ناک سکوڑ کر بولی۔

"گڈ ۔۔۔۔۔ میں چاہتا ہوں تم اس کی آواز' اس کے بولنے کا انداز اور اس کی اضطراری حرکتوں کو نوٹ کر لو۔ تمہیں اس شخص کا کردار ادا کرنا ہے۔"

"اوہ۔" بنی نے گردن ہلائی۔

"جس وقت اسے پوری طرح چیک کر لو' مجھے بتا دینا ۔۔۔۔۔ اس کے بعد ہم انہیں مہلت نہیں دیں گے۔" میں نے کہا اور بنی بدستور گردن ہلاتی رہی۔ دوسری طرف وہ لوگ اوور ہو رہے تھے۔ لیکن ہلینا کی ایک بات نے مجھے حیرت میں ڈال دیا۔ وہ کہہ رہی تھی۔

"یہ تم لوگوں کی عادتیں کیوں بدلتی جا رہی ہیں؟"

"کیوں ۔۔۔۔۔ کیا ہوا ہلینا ڈارلنگ؟"

"کیا اس سے پہلے تم اس طرح شراب پیتے تھے؟ میرا مطلب ہے لباس پہن کر اور وہ بھی میرے سامنے؟"

"اوہ' اس کا مطلب ہے تم بھی ہمارے لئے بے چین ہو۔" بوبی بولا۔ اور پھر جلدی سے کھڑا ہو گیا۔

"میں بھی یہی سوچ رہا تھا کہ نہ جانے ہم کیا بھول گئے ہیں۔"

"یہ حقیقت ہے بوبی! ہم سارے جہانوں میں گھوم آئے ہیں' ایک سے ایک حسینہ ملتی ہے لیکن جو خوبی اور جو خوش ذوقی ہلینا کے پاس ملتی ہے کہیں نہیں ملتی۔" ڈکن نے کہا اور اس کے بعد وہ لوگ اخلاق کی آخری حد سے باہر آ گئے۔ انہوں نے اپنے لباس اتار کر ہلینا کے حوالے کر دیئے۔

"میں انہیں الماری میں رکھ دوں۔" ہلینا نے کہا۔ لیکن بوبی نے پیچھے سے اس کی کمر پکڑ لی۔

"اور تمہارے اندر یہ تبدیلی کیوں ۔۔۔۔۔؟" وہ بولا۔ ہلینا نے ایک جھٹکے سے خود کو اس سے چھڑا لیا اور بوبی جھونک میں گرتے گرتے بچا۔

"کیسی تبدیلی بوبی؟" اس نے سنبھل کر پوچھا۔

"تم نے بھی تو شراب کا ہر پیگ دو آتشہ بنا کر دیا ہے یعنی شراب کا نشہ اور تمہارے بدن کا۔"

بوبی نے کہا۔ میرے ذہن میں ایک اور خیال آیا تھا۔ اس دوران بنی نے تعجب خیز نگاہوں سے میری طرف دیکھا اور آہستہ سے سرگوشی کی۔

"ہلینا کو کیا ہوا؟"

"میں جانتا ہوں بنی! لیکن ٹھہرو' بعد میں بتاؤں گا۔" میں نے کہا اور پھر میں الماری کے پیچھے سے باہر نکل آیا۔

"اس تبدیلی کی وجہ میں بتاؤں گا دوستو!" میں نے کہا اور دونوں بری طرح اچھل پڑے۔ وہ بدحواسی میں کھڑے ہو گئے تھے اور پھر ان کی آنکھیں غصے سے سرخ ہو گئیں۔

"کون ہو تم؟" ڈکن خونخوار لہجے میں بولا۔

"ہلینا ہی بتائے گی۔"

"کیوں ہلینا! تم تو ہمیں دعوت دے کر آئی تھیں۔" بوبی نے کہا۔

"ہاں۔ میں نے دعوت دی تھی۔" ہلینا کے چہرے کی رونق بحال ہو گئی۔

"پھر یہ یہاں کیوں ہے؟"

"ابھی تو اور بھی ہیں۔" ہلینا نے مسکراتے ہوئے کہا اور بنی بھی باہر نکل آئی ---- اور وہ دونوں شاید بنی کو پہچانتے تھے۔ دونوں خود کو چھپانے کی کوشش کرنے لگے۔

"سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔" بنی غرائی۔

"بب باس ---- باس!" ہکلائے۔ ان کی حالت خراب ہو گئی تھی۔ بنی نے میری طرف دیکھا اور میں نے گردن جھکا کر کہا۔

"کیا حکم ہے باس؟ کیا میں انہیں ہلینا کے اندر کی تبدیلی کے بارے میں بتاؤں؟"

"بتاؤ۔" بنی نے کہا۔ اور دوسرے لمحے میں ڈکن پر جھپٹ پڑا۔ اس کے ساتھ ہی میں نے بوبی کی کمر پر لات رسید کر دی تھی۔ وہ کمزور سا انسان تھا۔ ہلینا کے ایک جھٹکے پر ہی گرتے گرتے بچا تھا۔ میری لات نے تو اسے دیوار سے دے مارا تھا۔ ڈکن کو البتہ خود پر مان تھا۔ وہ جوجسٹو کے ایک داؤ کے ذریعے میری گرفت سے نکل گیا اور پھر وہ کراٹے کی پوزیشن بنا کر کھڑا ہو گیا۔ بوبی البتہ ایک لات میں ہی ٹھیک ہو گیا اور اس میں دوبارہ کھڑے ہونے کی سکت نہیں رہی تھی۔ میں نے ڈکن کی جانب دیکھا۔

لباس سے عاری شخص لڑنے کی پوزیشن میں بیحد مضحکہ خیز لگ رہا تھا۔ لیکن بہرحال اس نے مجھے چیلنج کر دیا تھا اور اس وقت اسے درست کرنا بیحد ضروری تھا۔ چنانچہ میں نے بھی پوزیشن لے لی اور پھر میں نے انتظار کئے بغیر اس پر حملہ کر دیا۔

ڈکن نے پینترہ بدلا اور میری طرف لات چلائی۔ لیکن میں نے اس کا وار برداشت کرتے ہوئے سانپ کی طرح پلٹ کر اس کی ٹانگ بغل میں دبالی اور پھر سانپ ہی کی طرح پلٹا کھایا۔ ڈکن نے اپنا سر زمین سے ٹکرانے سے بچانے کے لئے دونوں ہاتھوں کا سہارا لیا تھا۔ لیکن میں نے داؤ کے بعد داؤ لگایا۔ میں نے اس کی ٹانگ چھوڑ کر کمر پکڑ لی اور پھر ایک دیسی داؤ کلائی کے ذریعے اسے چت کر کے اپنا گھٹنا اس کی گردن پر رکھ دیا۔ گھٹنے کے ایک ردے سے ڈکن کی آنکھیں باہر نکل آئیں۔

اس نے دونوں ہاتھ زمین پر پٹخے اور ان سے کسی شے کا سہارا لینے کی کوشش کی۔ لیکن میں نے

گھٹنے کا دباؤ اور سخت کر دیا۔ پھر اس کے حلق سے آخری آوازیں نکلیں اور اس کی آنکھیں کھلی رہ گئیں۔ بنی کے چہرے پر جوش کے آثار نظر آ رہے تھے۔

"ویری گڈ ---- اس چیلنج کا بھرپور جواب ملا ہے اسے ---- دیکھا ہلینا!" اس نے کہا لیکن ہلینا کی تو آواز ہی بند تھی۔

"اب تم سناؤ دوست!" میں نے بوبی کو دیوار کے سہارے کھڑا کرتے ہوئے کہا۔ بوبی نے خوفزدہ نگاہوں سے مجھے دیکھا۔ لیکن میں اس وقت رحم کے ہر تاثر سے خالی تھا۔ چنانچہ میں نے اس کی گردن بھی دبوچ لی اور پھر اس کا حشر بھی اپنے ساتھی سے مختلف نہ ہوا۔

میں نے دونوں کو ختم کرنے کے بعد ہاتھ جھاڑے تھے اور پھر میں ہلینا کی طرف مخاطب ہو کر بولا۔ "تم نے اسی لئے ان کے لباس اتروائے تھے نا ہلینا ---- کہ میری کوشش سے وہ خون آلود نہ ہو جائیں اور ہمارے استعمال کے کام آ سکیں؟"

"ہاں مسٹر نواز!" ہلینا نے جواب دیا۔

"لیکن میرے ذہن میں شروع سے یہ خیال تھا کہ میں تمہارے مکان کے کمرے کا فرش بھی نہ خراب ہونے دوں اور میں نے اس کا خیال رکھا ہے۔"

"مجھے آپ کے بارے میں معلوم نہ تھا۔"

"اب معلوم ہو گیا؟" بنی بے اختیار مسکرا پڑی۔

"ہاں ---- حالانکہ مجھے سوچ لینا چاہئے تھا کہ باس کے ساتھ کوئی معمولی شخصیت تو نہ ہو گی۔" ہلینا نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن نواز ---- یہ لڑکی بھی کافی ذہین ہے' دور تک سوچتی ہے۔ تمہارا کیا خیال ہے؟"

"بالکل بنی! میک اپ باکس اور پھر ان لوگوں کی جسامت کا تجزیہ۔"

"یہ حقیقت ہے نواز ---- دیکھو ڈکن تمہاری جسامت کا ہے۔"

"اور بوبی بالکل تمہاری طرح بنی۔"

"ہاں ---- لیکن۔"

"کیوں؟"

"کیا میں اس کا روپ دھار سکتی ہوں؟"

"کیوں نہیں۔"

"تم اس کا میک اپ کر سکتے ہو؟"

"یقیناً۔"

"عجیب سا نہیں لگے گا؟"

"بالکل نہیں۔"

"بہرحال ٹھیک ہے۔ لیکن ہلینا ---- ان لوگوں کی لاشیں کہاں ٹھکانے لگائیں۔ کیا تمہاری نگاہ میں ایسی کوئی جگہ ہے؟"

"ہاں۔ مکان کے نیچے گٹر لائن ہے۔ میرا خیال ہے مین ہول کھول کر انہیں اندر ڈال دیا جائے۔"

بہتے ہوئے سمندر میں پہنچ جائیں گے۔"

"گڈ ---- تب پہلے یہ کام کر لیا جائے' اس کے بعد دوسرے کام کریں گے۔" میں نے کہا اور ہلینا نے بھی حتی الامکان میری مدد کی تھی۔ مین ہول کا ڈھکن برابر کرنے کے بعد ہم نے سکون کی سانس لی اور اب حلئے بدلنے کی تیاریاں شروع ہو گئیں۔ بوبی کے میک اپ میں بنی کے بال آڑے آتے تھے۔ میں نے انہیں کاٹنے کی تجویز پیش کی اور بنی کے حلق سے ایک آواز نکل گئی۔

"کیوں بنی ---- کیا تم اس کے لئے تیار نہیں ہو؟"

"نہیں نواز ---- اگر اس کی ضرورت ہے تو ٹھیک ہے' ویسے مجھے اپنے بال کافی پسند ہیں۔" بنی نے اپنے بالوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

"مگر بنی! تمہارے بال دوبارہ آسکتے ہیں۔" میں نے کہا اور پھر میں نے بنی کی مرمت شروع کر دی۔ تھوڑی دیر کے بعد بنی کی شکل بدلنے لگی۔ ہلینا بھی ہم سے بدستور تعاون کر رہی تھی اور تقریباً پون گھنٹے کے بعد جب بنی کا میک اپ مکمل ہو گیا تو ہلینا کے حلق سے ایک آواز نکل گئی۔

"میرے خدا ---- مسٹر نواز تو جادوگر معلوم ہوتے ہیں۔"

"آئینہ دکھاؤ۔" بنی بولی۔

"ابھی نہیں بنی!" میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیوں؟"

"پہلے بوبی کے کپڑے پہن لو۔"

"اوہ' اچھا لاؤ ہلینا ---- کپڑے لاؤ۔" بنی نے کہا اور ہلینا نے بوبی کا لباس اسے دے دیا۔ بنی نے دوسرے کمرے میں جا کر لباس تبدیل کیا۔ اور میں نے اس کا بازو پکڑ کر اسے آئینے کے سامنے لا کھڑا کیا۔ بنی نے خود کو دیکھا اور ششدر رہ گئی۔ کئی منٹ تک وہ ہر زاویے سے خود کو دیکھتی رہی۔ پھر اس نے سرسراتی آواز میں کہا۔

"یقین کرو نواز! تمہارے ہر کام کو میں اس طرح دیکھتی ہوں جیسے کوئی مافوق الفطرت انسان میرے سامنے ہو۔ تمہاری ہر جنبش کے نتیجے کو انوکھا سمجھنے میں حق بجانب ہوں۔ مجھے یقین تھا کہ میک اپ کا نتیجہ بھی کچھ ایسا ہی نکلے گا جس کی پیشگوئی میں نے کر دی تھی۔"

"اب میں ڈکن بن جاؤں۔" میں نے کہا اور اس کے بعد میں خود پر مصروف ہو گیا۔ دونوں لڑکیاں میرے ہاتھوں کی مہارت دیکھ رہی تھیں۔ اور میں تیزی سے اپنے کام میں مصروف تھا۔ پھر میں نے اپنے چہرے کو فائنل ٹچ دیئے اور تیار ہو گیا۔

اور اسی وقت ایک شور سنائی دیا۔ کافی زور سے دروازہ دھڑدھڑایا گیا تھا۔ ہم سب اچھل پڑے۔ ہلینا نے وحشت زدہ نگاہوں سے دروازے کی طرف دیکھا۔

"کون ہو سکتا ہے ہلینا؟" میں نے سرد لہجے میں کہا۔

"معلوم نہیں۔"

"اوہ بنی! سامان سمیٹو۔" میں نے کہا اور ہم نے میک اپ کا سامان جلدی سے بیگ میں ٹھونس دیا۔ ہاں' اشین گنیں ہم نے تیار کر لی تھیں۔ دروازہ بدستور پیٹا جا رہا تھا۔

"دیکھو!" میں نے ہلینا سے کہا۔ اور اس کے بعد میں برق رفتاری سے لباس تبدیل کرنے لگا۔ الٹا سیدھا لباس پہن کر میں تیار ہو گیا۔ ہم نے چھپنے کی کوشش نہیں کی تھی اور ہمارے کان باہر کی آوازوں پر لگے ہوئے تھے۔

"دروازہ کھولنے میں اتنی دیر کیوں لگائی؟" کسی نے غرا کر کہا۔

"وہ ---- وہ جناب ---- میرے کچھ مہمان۔" یہ ہلینا کی آواز تھی۔

"کیا بکواس ہے۔" وہی غراہٹ ابھری۔

"قصہ کیا ہے۔ اس انداز میں گفتگو کیوں کی جا رہی ہے؟" ہلینا نے ایک دم سنبھالا لیا۔ اس کی آواز بھی تلخ ہو گئی تھی۔

"سامنے سے ہٹو۔ قصہ ابھی معلوم ہو جائے گا۔" کسی نے کہا اور پھر قدم ہمارے کمرے کی طرف بڑھنے لگے۔ ہمارے کمرے کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔

آنے والا ایک لمبا چوڑا آدمی تھا۔ اس کے پیچھے دوسرے لوگ بھی تھے۔

"اوہ' تم لوگ' یہاں کیا کر رہے ہو؟" اس نے برا سا منہ بنا کر کہا۔

"مسٹر روبن ---- کیا یہ غیر اخلاقی حرکت نہیں ہے' آپ یہ سوال کرنے کا کیا حق رکھتے ہیں؟" ہلینا آگے بڑھ کر بولی۔

"جزیرے پر آگ لگی ہوئی ہے۔ مسٹر ہوریشو کے حکم سے ایک ایک مکان کی تلاشی لی جا رہی ہے' یہ اسی سلسلے کی کڑی ہے۔"

"لیکن پھر یہ رویہ کیوں ہے؟"

"اوہ' ہم کافی پریشان ہو چکے ہیں۔ مسٹر ہوریشو نے جزیرے پر ہر تحریک رکوا دی ہے وہ ہر قیمت پر دشمنوں کو تلاش کر لینا چاہتے ہیں' جانتی ہو کیا ہوا ہے؟"

"کیا مطلب؟"

"رات کو ایک ہیلی کاپٹر تباہ کر دیا گیا۔ آٹھ افراد کو قتل کر دیا گیا۔ صبح کو نمک کے ایک کارخانے میں آگ لگا دی گئی۔ دروازے چاروں طرف سے بند کر دیئے گئے تھے۔ جس میں بیس آدمی ہلاک ہو گئے۔ پورے جزیرے پر افراتفری پھیلی ہوئی ہے اور ان حالات میں......"

میرا دل چاہا تھا کہ مسرت کی کلکاری لگاؤں۔ لیکن میں نے بمشکل برداشت کیا تھا۔ ایسی تیسی گولڈ مین کی' اس کے فرشتے بھی یہ سب کچھ نہیں کر سکتے تھے' سردارے اور صرف سردارے ---- ممکن ہے اس کے ذہن میں خیال آیا ہو کہ مجھے کوئی نقصان پہنچ گیا ہو اور یہ اس کی منتقمانہ کارروائی ہو۔

"اوہ' یہ تو واقعی افسوسناک صورت حال ہے۔"

"مسٹر ڈکن! حالات آپ کے علم میں آچکے ہیں۔ اس کے بعد اس بات کی کہاں گنجائش ہے کہ آپ یہاں عیاشی کریں۔ براہ کرم لانچ پر جائیں اور وہیں قیام کریں۔"

"اوہ' کیا آپ کو یہ ہدایت دینے کا حق ہے؟" میں نے ڈکن کی آواز میں غرائی کی اور حیران رہ گیا۔ میری آواز بنی کے کہنے کے مطابق بالکل ڈکن سے مشابہہ تھی۔

"میں جانتا ہوں مسٹر ڈکن! آپ کا تعلق باہر سے ہے اور ہم آپ کو کوئی ہدایت نہیں دے سکتے۔

لیکن موجودہ حالات کے مطابق اگر ہم آپ کو ہدایت بھی دیں تو آپ اسے مسٹر ہوریشو کی ہدایت سمجھیں۔"

"اوہ' میں نے گردن ہلائی۔ "بہرحال مسٹر ہوریشو کے احکامات سے روگردانی نہیں کی جاسکتی۔ بوبی------!اٹھ جاؤ۔"

"اوکے باس!" بنی نے بڑے پر لطف انداز میں کہا------ اور میں نے حیرت سے بنی کو دیکھا تھا کیونکہ بنی نے بوبی کی آواز کی نقل بڑی کامیابی سے اتاری تھی اور انداز بھی اسی کا اختیار کیا تھا۔

"جیم! تم انہیں لانچ پر چھوڑ آؤ۔ یہ مناسب نہیں ہے کہ اس وقت کوئی بھی شخص شک کی نگاہ سے دیکھا جائے۔ صورت حال بہت خطرناک ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ مسٹر ڈکن اور بوبی کو گولی ماردی جائے۔" اس شخص نے کہا اور ایک آدمی آگے بڑھ آیا۔

"چلئے جناب۔"

"اور ہلینا ڈیئر! تم تھوڑا سا خیال رکھو۔ موجود حالات کے تحت یہ سب کچھ مناسب نہیں ہے۔ اپنے گھر تک محدود رہو' غیر ضروری طور پر باہر جانے سے گریز کرو' یہ ہوریشو کا حکم ہے۔" اس نے ہلینا سے کہا اور ہلینا نے گردن ہلادی------ وہ تشویشناک نگاہوں سے مجھے دیکھ رہی تھی۔

میں بھی اس صورت حال سے تھوڑا سا پریشان ہو گیا تھا۔ ہلینا کو اس وقت چھوڑنا کسی طور مناسب نہیں تھا۔ لیکن بہرصورت ان حالات پر قابو پانے کے لئے بہتر یہی تھا کہ ان کے احکامات کی تعمیل کی جائے۔ ورنہ کوئی خطرناک صورت حال بھی پیش آسکتی تھی۔ چنانچہ ہم دونوں جیم کے ساتھ باہر نکل آئے۔

یہ دبلا پتلا دراز قامت آدمی تھا۔ ہمارے آگے آگے چلتا ہوا شاید ساحل کی طرف جا رہا تھا۔ اور تھوڑی دیر کے بعد وہ ہمیں لئے ہوئے اس لانچ کے نزدیک پہنچ گیا جو یقیناً ڈکن اور بوبی کی لانچ تھی۔

"براہ کرم مسٹر! جب تک آپ کو دوسرے احکامات نہ مل جائیں آپ لانچ سے نیچے نہ اتریں۔" اس نے کہا اور ہم دونوں لانچ کی طرف بڑھ گئے۔ ہم لوگ اس وقت عجیب و غریب پوزیشن میں تھے۔ سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ آگے کیا ہونے والا ہے بہرحال اتنا ضرور تھا کہ خوفزدہ نہیں تھے۔

بنی اور میں تجسس کا شکار تھے۔ اس کی وجہ صرف یہی تھی کہ ہمیں اندازہ نہیں تھا کہ لانچ پر ہمارے ساتھ کیا سلوک ہو گا۔ اس وقت ہمارے پاس ہتھیار وغیرہ بھی موجود نہیں تھے۔ صورت حال ایک دم تبدیل ہو گئی تھی اور اس تبدیلی کو قبول کئے بغیر کوئی چارہ نہیں تھا۔ چنانچہ ہم لانچ پر پہنچ گئے۔ لانچ پر عملے کے تمام لوگ موجود تھے۔

میں نے اندازے سے یہ پتہ چلالیا کہ لانچ کا سربراہ کون ہے۔ وہ کپتان کے لباس میں تھا' چھوٹے سے قد کا ایک خوبصورت آدمی۔ لیکن اس کی آنکھیں بیحد خطرناک تھیں۔

بہرحال اس نے ہماری طرف کوئی خاص توجہ نہیں دی تھی۔ یہاں پر موجود کسی بھی شخص نے کوئی خاص توجہ نہیں دی تھی۔ جس سے اندازہ ہوتا تھا کہ ہماری اس لانچ پر آمد کسی بھی شخص کے لئے باعث تجسس نہیں ہے نہ ہی کوئی حیرانی کی بات تھی۔ ابھی تک ہم نے بھی ایسا کوئی اظہار نہیں کیا تھا جیسے ہم اس لانچ سے اجنبی ہوں۔ ہم لانچ پر چکرانے لگے۔ ہم پورے طور پر مطمئن نظر آرہے تھے لیکن بہرصورت ذہن میں اضطراب ضرور تھا کہ لانچ کے ماحول میں کس طرح ضم ہوا جاسکتا ہے۔ یہ فوری افتاد پڑی تھی اور ہمیں کچھ بھی معلومات حاصل نہیں تھیں۔

چنانچہ ہم ایک سنسان سے گوشے میں جا کھڑے ہوئے۔ دور دور تک کوئی نہیں تھا' تب میں نے آہستہ سے بنی کو مخاطب کیا۔ "بنی! اس صورتحال کے بارے میں کیا خیال ہے؟"

"بہت ہی اچانک یہ سب کچھ ہوا ہے مسٹر نواز!" بنی نے کہا۔ اور میں نے پرخیال انداز میں گردن ہلادی۔

"ہاں۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے۔"

"میں تو کسی حد تک پریشان ہو گئی ہوں۔"

"اوہ بنی! پریشان ہونے کی کوئی بات نہیں ہے۔ حالات ہمارے لئے راستوں کا تعین کر رہے ہیں اور فی الحال ہم ان راستوں کو بدل نہیں سکتے۔ ہمیں انہی راستوں پر سفر کرنا ہے' یہ جانے بغیر کہ ہماری زندگی میں اگلا مرحلہ کیا ہو گا۔"

"وہ تو ٹھیک ہے' لیکن یہاں لانچ پر سب اجنبی ہیں۔ کہیں ہم دھوکا نہ کھا جائیں اور پھر صورت حال جس طرح خطرناک ہو گئی ہے اس کا تمہیں بھی اندازہ ہو گا نواز!"

"ہاں بنی! مجھے اندازہ ہے۔ لیکن بہرحال میں اس سے بہت زیادہ خوفزدہ نہیں ہوں' جو کچھ ہو گا' دیکھا جائے گا۔"

"ٹھیک ہے میں جانتی ہوں' یہ ساری باتیں تم اس انداز میں نہیں سوچتے جس انداز میں میں سوچ رہی ہوں۔ بہرصورت نواز! جب ہم نے یہ سب کچھ فیصلہ کر ہی لیا ہے تو پھر ہمیں پریشان ہونے کی کیا ضرورت ہے۔"

"پریشانی کا تو کوئی ذکر ہی نہیں ہے بنی------ میں تو صرف یہ کہہ رہا تھا کہ صورت حال سے نمٹنے کے لئے ہمیں انتہائی عقل مندی سے کام لینا ہو گا۔ یہاں سب سے پہلے ہمیں یہ کام کرنا چاہئے کہ یہاں کے لوگوں سے ہمارا تعارف ہونا چاہئے' خواہ وہ کسی بھی شکل میں ہو۔ کم از کم ہمیں یہ معلوم ہونا چاہئے کہ ان لوگوں کے نام کیا ہیں۔ سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ اس لانچ میں ہماری رہائش گاہ کہاں ہے؟"

بنی پرخیال انداز میں گردن ہلانے لگی۔ میرا ذہن تیزی سے کام کر رہا تھا اور میں سوچ رہا تھا کہ اس صورت حال کو کس طرح ضم کیا جائے۔

"لیکن اتفاقات ہی کہانیاں ترتیب دیتے ہیں' ورنہ کہانیوں کا تسلسل ٹوٹ نہ جائے۔

لڑکی ہماری طرف دیکھتی ہوئی مسکراتی ہوئی آگے بڑھ رہی تھی۔ ہم دونوں چونک کر اسے دیکھنے لگے۔

"ہیلو بوبی! کہاں ہو آئے؟" اس نے قریب آکر کہا۔

"بس ڈارلنگ------ آوارہ گردی۔" بنی نے فوری جواب دیا تھا۔ وہ ایک لمحے کے لئے خاموش نہیں ہوئی تھی اور اس کا یہ انداز مجھے کافی پسند آیا تھا۔

"تم ان آوارہ گردیوں سے باز نہیں آؤ گے بوبی! اور مسٹر ڈکن! آپ بھی اس کے ساتھی ہیں' آپ اسے سمجھاتے کیوں نہیں۔"

"میں کیا سمجھاؤں' تمہارا کیا خیال ہے کہ یہ میرے سمجھانے سے باز آجائے گا؟" میں نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"یہ بہت بگڑا ہوا انسان ہے۔" لڑکی نے شرارت آمیز نگاہوں سے بوبی کی طرف دیکھا۔ "کل شام کہہ رہا تھا کہ جینی ------ میں تمہیں بہت چاہتا ہوں۔ حالانکہ آج یہ جہاں گیا ہوا تھا اس کے بارے میں بخوبی جانتی ہوں۔"

"بتا سکتی ہو؟"

"کیوں نہیں۔"

"تو پھر بتاؤ۔"

"ظاہر ہے تم لانچ پر ہمیشہ ہلینا کے گن گاتے رہے ہو۔" لڑکی نے جواب دیا اور بنی بوبی کے انداز میں ہنسنے لگی۔ اس نے مسکراتے ہوئے مجھے آنکھ ماری تھی۔

"کیا خیال ہے مسٹر ڈکن! اس لڑکی کی چالاکی پر اب تو آپ کو کوئی شبہ نہیں رہ گیا؟"

"نہیں۔" میں نے بھی مسکراتے ہوئے کہا اور پھر بولا۔ "یہ صورت حال تمہارے علم میں ہے جینی؟"

"کون سی صورت حال مسٹر ڈکن!؟"

"یہ سب کیا ہو رہا ہے' ہم لوگوں کو لانچ پر محدود کر دیا گیا ہے۔"

"اوہ' جزیرے کے حالات زیادہ خراب معلوم ہوتے ہیں۔ ہم سب کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ ہم لانچ سے نیچے نہ اتریں۔"

"ہمارا ان معاملات سے کیا تعلق؟ بہرحال ٹھیک ہے اگر ہدایت ہے تو ہمیں بھی کیا ضرورت ہے۔" میں نے شانے ہلاتے ہوئے کہا۔

"تم تو بور ہو رہے ہو گے بوبی!؟"

"اوہ' نہیں ڈارلنگ! کیا تم میری قیام گاہ تک چلنا پسند کرو گی؟" بنی نے کہا۔

"کیوں؟"

"تم سے ایک اہم کام ہے۔ مسٹر ڈکن! پلیز ------ آپ یہاں رکیں۔ بنی نے میری طرف دیکھ کر کہا اور میں نے گردن ہلا دی۔ بنی اس لڑکی کے ساتھ چلی گئی اور میں اسے جاتے دیکھتا رہا۔ صورت حال واقعی خراب ہو گئی تھی۔ میری عقل نے کام کرنا چھوڑ دیا تھا۔ صورت حال ایسی تھی کہ کوئی ترکیب کارگر نہیں تھی۔ میرے لئے یہ کام آسان تھا کہ میں جزیرے پر قتل عام شروع کر دوں۔ لیکن بے نتیجہ ------ کام وہ ہونا چاہئے جس سے کوئی فائدہ بھی ہو۔

اب ضرورت اس بات کی تھی کہ کھیل میں کوئی موثر تبدیلی کی جائے۔ اتنی موثر تبدیلی جس سے پانسہ پلٹ جائے۔ اور اس کے لئے کوئی پلاننگ ضروری تھی۔ ذرا سا موقع مل جائے تو میں اس بارے میں سوچنا چاہتا تھا۔

بنی تقریباً بیس منٹ کے بعد واپس آئی تھی۔ اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی۔ میں نے دلچسپ نگاہوں سے اسے دیکھا۔

"کیا رہا بنی!؟"

"شاندار۔" بنی نے کہا اور پھر ہنستی ہوئی بولی۔ "لیکن تم سے معذرت بھی کرنی ہے نواز!؟"

"کیا مطلب؟"

"میری ذات اب تمہاری امانت ہے اور میں نے اسی امانت میں تھوڑی سی خیانت کی ہے۔ لیکن قابل معافی بات یوں ہے کہ میری حیثیت عورت کی نہیں تھی۔"

"اوہ' میں سمجھ رہا ہوں۔"

"اس بے وقوف لڑکی کے کئی بوسے لینے پڑے تھے۔ بہرحال اس کے فرشتوں کو بھی میری اصلیت پر شبہ نہیں ہو سکا۔"

"گڈ ------ معلومات کیا حاصل کیں؟"

"لانچ کے بارے میں کافی۔ اپنی قیام گاہ بھی معلوم کر لی۔ لانچ کیپٹن کا نام تک ایلن ہے۔ دوسرے بہت سے لوگوں کے نام بھی معلوم ہو گئے ہیں۔"

"ویری گڈ بنی! اس طرح تصدیق بھی ہو گئی کہ ہمارے میک اپ شاندار ہیں اور ہم نے ان لوگوں کی آوازوں کی نقل بھی کامیاب اتاری ہے۔"

"ہاں یقیناً۔"

"بہرحال تھوڑا وقت یہاں گزار لینے میں کوئی حرج نہیں ہے بنی! ہمیں صورت حال میں تھوڑی سی تبدیلی کرنا ہو گی۔ کاش! کسی طرح ہلینا بھی یہاں آ سکتی۔"

"مشکل ہے۔ صورت حال کی وجہ سے یہ ممکن نہیں ہو سکتا۔ بہرحال انتظار کئے لیتے ہیں جس وقت بھی موقع ملے گا یہاں سے نکل چلیں گے۔"

"اوکے' اب کیا پروگرام ہے؟"

"آؤ ------ تھوڑی دیر آرام کر لیتے ہیں۔ ویسے لانچ کافی بڑی ہے۔ جدید ترین لانچ ہے۔"

"ہاں۔ ہماری رہائش گاہ بھی عمدہ ہے۔"

"تب آؤ ------ ویسے کیا میری اور تمہاری رہائش گاہ ایک ہے؟"

"ہاں۔" بنی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"خوب۔" میں نے اس کے شانے پر ہاتھ رکھ دیا اور تھوڑی دیر کے بعد ہم لانچ کے کیبن میں پہنچ گئے۔ کیبن واقعی عمدہ تھا۔ ضرورت سے آراستہ اور کافی حد تک بیرونی مداخلت سے محفوظ ------ دو بستر تھے۔ چنانچہ ہم بستروں پر پہنچ گئے اور آرام سے لیٹ گئے۔ بنی کسی سوچ میں ڈوبی ہوئی تھی۔ میں خود بھی خاموشی سے سوچنا چاہتا تھا اس لئے میں نے اسے مخاطب کرنا مناسب نہیں سمجھا اور خیالات میں ڈوب گیا۔

میں سوچ رہا تھا کہ میرے اس وقت کے اقدامات سب ناکام ہیں اور میں اس کی وجہ جاننا چاہتا تھا۔ گویا عمل میں کوئی ایسی خامی ہے جو میری نگاہوں سے اوجھل ہے۔

وہ خامی کیا ہے؟ میں اسے جاننا چاہتا تھا۔ اس بات میں کوئی شک نہیں تھا کہ ہوریشو مقابلے کا انسان ہے اور وہ جو اقدامات کر رہا ہے' وہ کافی ٹھوس ہیں۔ اس لئے فی الحال میں معطل ہو گیا ہوں۔ لیکن میری ذہنی صلاحیتیں تو کند نہیں ہوئیں۔ ان کا سدباب ضروری ہے لیکن کیا؟ اور اس سے زیادہ بنی نے مجھے سوچنے نہ دیا۔

"نواز ------!" اس نے مجھے مخاطب کیا۔

"ہوں۔" میں نے اس کی طرف دیکھا۔

"تمہاری خاموشی کافی طویل ہو گئی ہے۔"

"ہاں بنی!"

"کیا سوچ رہے تھے؟"

"ان حالات کے علاوہ اور کیا سوچ سکتا ہوں۔"

"پریشان ہو؟"

"نہیں ----- صرف یہ غور کر رہا تھا کہ آخر حالات ہمارے اوپر مسلط کیوں ہیں۔ پروگرام میں کون سی تبدیلی کی جائے کہ ہم ان حالات پر قابو پا سکیں۔"

"اوہ' ہاں یہ سوچو۔"

"بنی!" میں نے آہستہ سے کہا۔ "کیوں نہ ہم ان حالات میں ایک خاص تبدیلی پیدا کریں؟"

"مثلاً؟"

"مکلینو -----" میں نے جواب دیا اور بنی نہ سمجھنے والے انداز میں میری طرف دیکھنے لگی۔ پھر آہستہ سے بولی۔

"میں نہیں سمجھی نواز -----"

"یونہی بنی! میں سوچ رہا تھا کہ کیوں نہ اب مکلینو کو اس کھیل میں شریک کر لیا جائے۔"

"کس طرح؟"

"کیا اسے ابھی تک حالات کا پتہ نہیں چل سکا؟"

"اس بات پر میں خود حیران ہوں نواز! اسے اتنا بے خبر نہیں ہونا چاہئے۔"

"بہرحال بنی! اسے پتہ ہے یا نہیں۔ یہ تو بعد کی بات ہے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ اسے کھیل میں شریک کر لیا جائے۔ ہوریشو بہرحال حدود سے آگے بڑھ گیا ہے۔ مکلینو ابھی تمہاری طرف سے بدگمان نہیں ہوا ہے۔ تم کہہ سکتی ہو کہ تم نے ہمیں پھانس لیا تھا لیکن ہوریشو نے کھیل بگاڑ دیا۔"

"اوہ' پھر ----- پھر اس سے کیا ہو گا نواز؟"

"صورت حال کو بدلنے کے لئے یہ تبدیلی ضروری ہے بنی!"

"مجھے پوری اسکیم بتاؤ نواز!"

"صورت حال ابھی تک پوری طرح میرے ذہن میں بھی واضح نہیں ہے بنی ----- لیکن ہم ان حالات کو اس انداز میں ڈھال سکتے ہیں کہ کسی طرح ہم دونوں یہاں سے نکل چلیں۔ کسی مناسب جگہ پہنچ کر میں کسی ہوٹل میں قیام کروں' تم مکلینو سے ملو ----- اسے صورت حال سے آگاہ کرو اور بتاؤ کہ تم نے ہمیں جال میں پھانس لیا تھا لیکن ہوریشو نے کام خراب کر دیا۔ تم مکلینو کو متاثر کر سکتی ہو۔"

"اوہ گویا ----- تم ----- میرا مطلب ہے تم -----"

"ہاں بنی ----- میں یہی غور کر رہا تھا کہ میں کہاں غلط لائنوں پر چل رہا ہوں۔ اندازہ یہ ہوا کہ جو راستہ میں نے اختیار کیا ہے اس میں خامی ہے۔ اس میں تبدیلی ضروری ہے اور میں نے یہی سوچا ہے کہ اب کھیل کو یہ رخ دیا جائے۔"

"عمدہ خیال ہے۔ لیکن اس کے ہر پہلو پر غور کر لو۔"

"میرا خیال ہے بنی' اس وقت یہ پروگرام مناسب ہے۔ مکلینو تمہاری طرف سے ابھی تک بدظن نہیں ہے۔ اس سے فائدہ اٹھاؤ۔ ہم پوری کوشش کریں گے یہاں سے نکلنے کی اور فوری طور پر تم مکلینو کو تیار کر کے یہاں لے آؤ گی۔ یہاں آ کر ان لوگوں کو گرفتار کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ اس طرح وہ مکلینو کے قیدی بن کر ہوریشو کے چنگل سے نکل جائیں گے اور اس کے بعد نئے سرے سے کوشش کی جائے گی۔ خاص طور سے اس لیے کہ تم نے ابھی مکلینو کا اعتبار نہیں کھویا ہے۔"

بنی غور سے میری گفتگو سن رہی تھی اور پھر اس نے پرخیال انداز میں کہا۔

"ترکیب تو حلق سے اترتی ہے نواز۔ براہ کرم اس کے دوسرے پہلوؤں پر بھی غور کرو۔ اگر اس طرح ہم مکلینو کا سہارا لے لیں تو بلاشبہ ہوریشو کو چت کیا جا سکتا ہے۔"

"ہوں۔" میں نے پرخیال انداز میں گردن ہلائی۔ اس وقت جب ہیلی کاپٹر ہمارے قریب تھا اور ہم پائلٹ پر قابو پا چکے تھے تو بنی نے تجویز پیش کی تھی کہ اس کے ذریعے یہاں سے نکل چلیں لیکن میں نے مخالفت کی تھی اور اپنے ساتھیوں کی بات کی تھی۔

لیکن اس وقت میں انہیں چھوڑ جانے کی بات کر رہا تھا۔ کیا بنی اس بارے میں نہیں سوچے گی؟ کیا نہیں سوچے گی کہ میں ہوریشو کے مقابلے پر ناکام رہا ہوں۔ میں شاید اسے اس کا موقع نہیں دیتا لیکن بات ہی تھی۔ میں ابھی تک اپنے ساتھیوں کی تلاش میں ناکام تھا اور بس کی وجہ یہ تھی کہ ہوریشو اس جزیرے پر کافی طاقتور تھا' جبکہ میں محدود۔

ایسی صورت میں یہ ساری باتیں فضول تھیں کہ کون کیا سوچے گا' اپنا کام جس طرح ہو سکے کیا جائے۔ میں بنی کے ساتھ کون سا مخلص تھا جو اس کے کسی خیال سے متاثر ہوتا "بہت گہری سوچ میں ڈوب گئے نواز؟"

"نہیں بنی۔ ایسی کوئی خاص بات نہیں ہے۔"

"پھر کیا فیصلہ کیا؟"

"بس یہاں سے نکل جانے کی بات ہے بنی ترکیب وہی اچھی ہے۔"

"فرض کرو ہم یہاں سے نکل گئے' اس کے بعد؟"

"ظاہر ہے ہمارا رخ ڈنمارک ہی کی طرف ہو گا اور اس کے بعد بنی تم مکلینو کے پاس چلی جانا۔ میں کسی ایسی جگہ قیام کروں گا جہاں سے میرے بارے میں آسانی سے لوگوں کو پتہ نہ چل سکے۔ مکلینو کو تم یہی بتانا کہ ہوریشو کی حماقت کی وجہ سے تم ہم سب کو مس کر چکی ہو ورنہ تم نے اپنا کام مکمل کر لیا تھا۔ ہوریشو کے بارے میں جو کچھ بھی تم کہنا چاہو' اس کے بارے میں تم بہتر سمجھتی ہو۔

بہرصورت بنی ان حالات کی مدد سے تم ہوریشو کے خلاف مکلینو کو اکسا سکتی ہو اور پھر جب مکلینو' ہوریشو کے خلاف ہو جائے اور تم لوگ روانہ ہونے لگو تو پھر تم مجھے بھی اطلاع دے دینا۔ کوشش کرنا کہ اس سلسلے میں زیادہ وقت ضائع نہ ہو۔ ایسا نہ ہو کہ ہوریشو میرے ساتھیوں کو تلاش کر لینے میں کامیاب ہو جائے۔ مجھے اطلاع دو گی تو میں اسی میک اپ میں تمہارے ساتھ چل سکوں گا۔"

"بنی نے پرخیال انداز میں گردن ہلائی۔ "ترکیب نہایت شاندار ہے نواز۔" وہ بولی۔

"تو بس بنی اس پر عمل کرلو۔"

"لیکن مسٹر نواز یہاں سے نکلنے کی کیا رہے گی؟ اب جبکہ آپ اس کے لیے تیار ہیں۔" بنی نے پوچھا۔

"ہاں بنی! ہمارا سب سے پہلا کام یہی ہو گا کہ اس بارے میں کوئی بہتر صورت حال تلاش کرلیں۔" میں نے کہا اور بنی گردن ہلانے لگی۔

اتنی بڑی لانچ پر کوئی خاص گہما گہمی نہیں تھی۔ بس لوگ لانچ پر محدود ہو گئے تھے اور اب اپنے اپنے مشاغل میں مصروف تھے۔ ہمیں کسی نے ڈسٹرب نہیں کیا تھا۔

لیکن رات کے تقریباً ساڑھے آٹھ بجے تھے جب جینی اندر داخل ہوئی۔ مسکراتی ہوئی شریر کا لڑکی۔ اس نے اندر آکر بنی کو مخاطب کیا۔

"ہیلو بوبی! تم تو جب سے آئے ہو ایسے گھسے ہو کہ باہر ہی نہیں نکلے۔ کیا بات ہے، بہت تھک گئے ہو کیا؟" اس نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں جینی! یہی بات ہے، میں تھک گیا ہوں۔" بنی نے بوبی کی بھاری آواز میں کہا اور جینی اسے نہایت خطرناک نگاہوں سے دیکھنے لگی۔

"تو پھر باہر آؤ۔ میں تمہاری ساری تھکن اتار دوں گی۔" جینی شرارت آمیز انداز میں مجھے دیکھ کر ہنستی ہوئی بولی۔

"نہیں جینی۔ آج میں آرام کرنا چاہتا ہوں۔"

"ارے کیا آرام آرام کی رٹ لگا رکھی ہے۔ میں کرنے دوں گی تمہیں آرام۔ مسٹر ڈکن آپ اسے سمجھائیے بڑا ضدی ہوتا جا رہا ہے۔"

"ہاں بھئی بوبی جب جینی تمہیں بلا رہی ہے تو چلے جاؤ۔"

"نہیں مسٹر ڈکن، آج میں صرف آرام کروں گا۔"

"ہونہہ۔ آرام کرو گے ---- کرتے ہو تو کرتے رہو۔" جینی نے برا سامنہ بنا کر کہا اور باہر نکل گئی۔ تب بنی آہستہ سے بولی۔

"یہ کس مصیبت میں پھانسے دے رہے ہیں آپ مجھے مسٹر نواز؟"

"کیوں بنی؟"

"ارے اس خطرناک لڑکی کی آنکھوں کا اندازہ آپ نے نہیں کیا۔ میرے بارے میں وہ بہت اچھے خیالات نہیں رکھتی۔ نہ جانے میرے ساتھ سلوک کیا کرتی اور اس کے بعد کیا ہمارا پول نہیں کھل جاتا؟"

"اوہ! میرا خیال ہے بنی، خاصا دلچسپ تجربہ ہو گا یہ بھی کہ وہ تمہیں نوجوان بوبی سمجھے اور اس کے بعد تم سے ----" میں نے جملہ ادھورا چھوڑ دیا۔ بنی کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔ پھر اس نے کہا۔

"نہیں مسٹر نواز۔ واقعی یہ صورت حال خاصی خطرناک ہے۔ ہم زیادہ دیر تک خود کو اس طرح پوشیدہ نہیں رکھ سکیں گے۔"

بہر صورت رات کا کھانا کھانے کے بعد ہم اسی کیبن میں آرام کرنے کے لئے لیٹ گئے۔ جینی نے پھر مداخلت کرنے کی کوشش نہیں کی تھی۔ ہم نے دروازہ بند کرلیا تھا۔ لانچ کے آدمیوں کے بارے میں پتہ چل گیا تھا کہ وہ باہر نہیں نکل رہے۔ جزیرے پر اترنے کی انہیں اجازت نہیں ہے۔ ہوریشو ابھی تک اپنی کارروائیوں میں مصروف تھا۔ بہر صورت ہمارے لیے یہ بہترین جگہ تھی جہاں ہم پوشیدہ رہ سکتے تھے۔

کیبن کا دروازہ میں نے اندر سے بند کرلیا تھا۔ بنی بدلے ہوئے روپ میں بھی بری نہیں لگ رہی تھی۔ حالانکہ اس نے بوبی کی شکل اختیار کی ہوئی تھی لیکن میں جانتا تھا کہ وہ کیا ہے اور بنی خود بھی اس سلسلے میں خاصی عجیب سی کیفیت محسوس کر رہی تھی۔ تب اس نے آہستہ سے کہا۔

"نواز! اگر ہم یہاں سے نکلنے میں کامیاب ہو گئے تو اس کے بعد بھی ہمیں کافی غیر یقینی صورت حال سے گذرنا ہو گا۔"

"ہاں بنی۔ غیر یقینی صورت حال تو یہاں قدم قدم پر ہے لیکن ہمیں اس کی زیادہ پرواہ نہیں ہونی چاہئے اور اس وقت تو تم ان باتوں کو چھوڑو، رات کا یہ پہر خدشات کا اظہار کرنے کا نہیں ہوتا۔"

"اوہ نواز! لیکن کیا اس وقت ----؟"

"کیوں؟" میں نے شرارت آمیز نگاہوں سے بنی کو گھورا۔

"میرا مطلب ہے میرا میک اپ خراب ہو جائے گا۔"

"اوہ بنی ہو جائے گا تو ہو جانے دو۔" میں نے اسے آغوش میں کھینچ لیا اور بنی کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

اس وقت رات کے تقریباً دو بجے تھے جب اچانک ہماری لانچ میں جنبش ہوئی۔ اس نے ایک وسل دی اور اس کے بعد پانی پر آہستہ آہستہ ڈولنے لگی۔ لانچ کے انجن کی آواز صاف سنائی دے رہی تھی۔ میں اور بنی ابھی تک سوئے نہیں تھے، بس نیم غنودہ سے تھے کہ لانچ کی اس آواز سے چونک پڑے اور بنی جلدی سے اٹھ کر بیٹھ گئی۔

"نواز!" اس نے آہستہ سے مجھے پکارا۔

"ہاں بنی۔ میں جاگ رہا ہوں۔"

"یہ ---- یہ کیا قصہ ہے؟"

"میرا خیال ہے اسٹیمر نے اپنی جگہ چھوڑی ہے۔"

"یہ لوگ کہیں جا رہے ہیں یا ---- میرا مطلب ہے جگہ بدل رہے ہیں۔"

"اگر یہ جا رہے ہوتے تو اخلاقی طور پر موجود لوگوں کو اطلاع ضرور دینی چاہئے تھی۔ تاہم صورت حال معلوم کرنا پڑے گی۔ آؤ اٹھو۔ ہمیں کسی قسم کے تکلف سے کام نہیں لینا چاہئے۔"

"اوہ ٹھیک ہے۔" بنی نے کہا اور پھر ہم دونوں جلدی جلدی اٹھ گئے۔ میں نے بنی کا جائزہ لیا اور بنی نے میرا۔

"کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔" بنی بولی۔

"اب جب تم نے میک اپ کے بارے میں بھی مجھے مان لیا ہے تو پھر یہ بھی مان لو کہ یہ میک اپ آسانی سے خراب نہیں ہو سکتا۔"

"مان لیا۔" بنی مسکرائی اور ہم دونوں کیبن سے باہر نکل آئے۔ اسٹیمر ساحل چھوڑ چکا تھا۔ چند

لوگ مصروف تھے۔ مجھے اتفاق سے جینی نظر آ گئی۔ بنی کو اشارہ کر کے میں نے کہا۔
"ہماری اکلوتی شناسا۔"
"کون؟"
"جینی ہے۔"
"اوہ۔ ہاں لیکن وہ مجھ سے بگڑ کر چلی گئی تھی۔ بنی نے کہا۔
"میں سنبھالتا ہوں۔ میرا خیال ہے اس سے معلومات حاصل کرنے کے لیے اسے تھوڑی سی پا کرنا ہو گی۔" میں نے کہا اور بنی نے گردن ہلا دی۔ تب میں اسے وہیں چھوڑ کر تیز قدموں سے جینی طرف چل پڑا۔ وہ شاید اپنے کیبن کی طرف جا رہی تھی۔
"ہیلو ----- جینی۔" میں نے اسے آواز دی اور وہ رک گئی۔ اس نے گھوم کر میری طر دیکھا اور انتظار کرنے لگی۔
"ابھی تک جاگ رہی ہو جینی؟"
"ہاں۔ ایک بجے پروگرام ٹل گیا تھا۔ اس کے بعد تو سونے کی اجازت نہیں ہوتی۔ ابھی کیپٹن کیبن میں کافی دے کر آئی ہوں۔"
"لیکن اچانک پروگرام کیسے بن گیا؟"
"روانگی کا؟"
"ہاں!"
"تفصیل تو معلوم نہیں۔ بس ہوریشو کے آدمی آئے تھے اور انہوں نے کیپٹن سے گفتگو کی۔ بار تو کام بھی نہیں ہوا۔ بس...... فوری طور پر روانہ ہونے کا حکم دے دیا گیا۔"
"اوہ۔ کوئی گڑبڑ معلوم ہوتی ہے۔"
"ہاں یہی لگتا ہے۔"
"لیکن اب کیا پروگرام ہے؟ میرا مطلب ہے لوڈنگ کے بغیر ہم لوگ چلے جائیں گے؟"
"اب تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا لوڈنگ کا۔" جینی نے کہا اور پھر بولی۔ "کیا آپ میرے ساتھ ا کپ کافی پئیں گے مسٹر ڈکن؟"
"اگر آپ کہیں گی۔" میں نے کہا۔
"ہاں۔ میں آپ سے کچھ گفتگو کروں گی۔"
"تب آئیے۔" میں نے کہا۔ پھر میں نے ایک نگاہ بنی کی طرف ڈالی اور پھر جینی کے ساتھ اس کیبن میں داخل ہو گیا۔
چھوٹا سا کیبن دوسرے کیبنوں سے مختلف نہیں تھا۔ جینی نے مجھے بیٹھنے کا اشارہ کیا اور پھر بو
"میں ابھی کافی لاتی ہوں۔" اور وہ باہر نکل گئی۔ بنی کو کہیں یہ بات ناگوار نہ گزرے، میں نے سوچا لیکن میرا منہ بن گیا۔ ان دنوں کچھ زیادہ ہی مخلص ہو رہا تھا جس کی وجہ سے پریشانیاں بڑھ گئی تھیں۔
ان پریشانیوں کو دور کرنے کا صرف ایک ہی طریقہ تھا اور وہ یہ کہ سب کو ان کی حیثیت تک جائے۔ کسی کو اس حد تک خود پر مسلط نہ کیا جائے جو مصیبت بن جائے۔ سردارے گم ہو گیا تھا۔ بلاش

ایک اچھا دوست تھا لیکن اس کی وجہ سے خاصی الجھنیں برداشت کرنا پڑی تھیں۔ بلاشبہ میری سوچ خود غرضانہ تھی لیکن میں اس میں حق بجانب تھا۔
میری فطرت کی جس انداز میں تشکیل ہوئی تھی، اس کے بعد یہ ساری باتیں یا کسی ایسے شخص کا بوجھ جو میری جانب سے لاپرواہ ہو، میرے لئے ناقابل برداشت تھا۔ چنانچہ میں بنی کی طرف سے بھی لاپرواہ ہو گیا۔ میں صرف یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ یہ لوگ کہاں جا رہے ہیں۔
چنانچہ میں خاموشی سے انتظار کرتا رہا اور تھوڑی دیر کے بعد جینی کافی کی ٹرے لیے ہوئے میرے سامنے آ گئی۔ ٹرے میں دو کپ رکھے ہوئے تھے۔ اس میں سے اس نے ایک پیالی میرے سامنے رکھ دی اور دوسری اپنے سامنے رکھ کر بیٹھ گئی۔ میں آہستہ سے بولا۔
"کیا بات ہے جینی، تم کچھ فکر مند ہو یا بے وقت جاگنے کی وجہ سے ایسی ہو رہی ہو؟" کیونکہ وہ خاصی سنجیدہ دکھائی دے رہی تھی۔
"اوہ۔ نہیں مسٹر ڈکن، میں آپ سے کچھ کہنا چاہتی ہوں۔"
"ہاں ہاں کہو۔ میں سن رہا ہوں۔"
"آپ کو علم ہے مسٹر ڈکن کہ میں بوبی کو بے پناہ چاہتی ہوں؟"
"ہاں۔ مجھے اس کا علم ہے۔ اور احساس بھی ہے جینی۔"
"غلط۔ آپ کو اس کا کوئی احساس نہیں ہے۔ احساس ہے تو آپ کو مجھ سے ہمدردی کیوں نہیں ہے؟"
"کیوں جینی؟"
"اگر آپ کو مجھ سے ہمدردی ہوتی مسٹر ڈکن تو آپ بوبی کو اس طرح سے غلط راستوں پر نہ جانے دیتے۔"
"اوہ۔ تمہاری مراد جزیرے پر جانے سے ہے، یا ہلینا کے ہاں مہمان رہنے سے؟" میں نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔
"ہاں میں اسی کے بارے میں بات کر رہی ہوں۔"
"لیکن جینی دیکھو، بوبی تو اپنی مرضی کا مالک ہے میں اسے کیسے روک سکتا ہوں؟"
"آپ روک سکتے ہیں مسٹر ڈکن!"
"مگر کس طرح؟"
"وہ آپ کا دوست ہے اور میرا خیال ہے ساری دنیا میں وہ آپ کے سوا کسی کی بات نہیں مانتا۔ میں تو یہ امید کرتی ہوں کہ آپ اگر اسے کسی بات کے لیے کہیں گے تو وہ کسی بھی طور اسے نظرانداز نہیں کرے گا۔ وہ آپ کا احترام بھی کرتا ہے مسٹر ڈکن۔" جینی جوش جذبات میں بول رہی تھی۔
"ہوں۔ تو میں اسے کیا حکم دوں؟"
"یہی کہ ان فضول جھگڑوں میں نہ پڑا کرے۔ مجھ سے مخلص ہے مخلص رہے۔ ہمیشہ ہمیشہ میں اسے بت چاہتی ہوں۔"
"اوہ۔ اگر اس نے میری بات ماننے سے انکار کر دیا تو؟"

"میں نے کہا مسٹر ڈکن' وہ آپ کی بات نہیں ٹالے گا۔"

"اچھا۔ تو ٹھیک ہے جینی' اگر یہ بات ہے تو میں اس سے کہوں گا۔ اور کچھ؟" میں نے پوچھا۔

"نہیں۔ بس شکریہ۔ آپ جانتے ہیں کہ میں دنیا میں اس کے علاوہ کسی کو نہیں چاہتی۔ میں ا ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اپنانا چاہتی ہوں لیکن مسٹر ڈکن اس کی فطرت میں تبدیلیوں کے بعد ------ میں چا ہوں کہ وہ اتنا بدل جائے صرف اتنا کہ میرے علاوہ کسی کی جانب نظر اٹھا کر نہ دیکھے۔ میں خود بھی اس کے پوری زندگی تج دینا چاہتی ہوں۔"

"جینی! اس کی فطرت کے تحت کیا یہ بات آسان ہے؟"

"اسے آپ آسان بنائیں مسٹر ڈکن ------ میرے لیے۔ میرے لیے مسٹر ڈکن۔ میں آپ شکر گزار ہوں گی۔"

"بہرصورت میں کوشش کروں گا۔ فی الحال یہاں سے ہم کہاں جا رہے ہیں؟" میں نے ماح تبدیل کرنے کی کوشش کی۔

"یقینی طور پر ڈنمارک۔"

"اوہ۔ اچھا۔ تو ٹھیک ہے جینی' وہاں پہنچنے کے بعد میں اس سلسلے میں کوئی کاروائی کروں گا۔ تمہا کافی کا بہت بہت شکریہ' اب مجھے اجازت دو۔"

"بیٹھیں مسٹر ڈکن"

"نہیں۔ اب جبکہ میرے سپرد کوئی کام نہیں کیا گیا ہے تو کیوں نہ میں سونے کی کوشش کروں میں نے جواب دیا اور پھر جینی کے کیبن سے باہر نکل آیا اور اس طرف چل پڑا' جہاں میں نے بنی کو چھوا تھا۔

بنی اس جگہ نہیں تھی جہاں میں اسے چھوڑ کر گیا تھا' البتہ وہ اپنے کیبن میں موجود تھی۔ میں ا کے نزدیک پہنچ گیا۔ میں اندازہ لگانا چاہتا تھا کہ اس کی ذہنی کیفیت کیا ہے لیکن بنی ٹھیک نظر آ رہی تھی۔ ا نے آہستہ سے گردن ہلائی اور پوچھا۔

"کیا رہا مسٹر نواز ------ میرا خیال ہے آپ کافی معلومات حاصل کر کے آئے ہیں۔" میں نے ا کے لہجے میں طنز تلاش کرنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہا' وہ نارمل تھی۔ غالباً اس نے سوچا ہو گا کہ معلوما حاصل کرنے کی کوشش میں' میں نے ایسا کیا ہے اور اس پر اسے کوئی اعتراض نہیں تھا۔

میں نے اسے پوری تفصیل بتا دی اور بنی گردن ہلانے لگی۔ پھر اس کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

"یہ تو ایک طرح سے یہ کہنا چاہیے کہ ہماری غیبی امداد ہوئی ہے۔"

"ہاں بنی۔ اس وقت تو کچھ ایسا ہی لگتا ہے۔ دیکھو نا ہم لوگ یہاں سے چلنے کا پروگرام بنا رہے کہ اچانک ہمیں اس کا موقع مل گیا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اس کے بعد کیا حالات پیش آتے ہیں۔"

"حالات کیا پیش آئیں گے نواز' بس سیدھی سی بات ہے ہم پہنچ جائیں گے اور اسٹیمر کو چھوڑ دا گے۔"

"ہاں یہ بھی ٹھیک ہے۔" میں نے پرخیال انداز میں کہا۔ میرے ذہن میں اپنے

...م سردارے ایک طویل عرصے سے میرے ساتھ تھا لیکن آج کچھ اس قسم کا موقع تھا کہ سردارے مجھ ...ے جدا ہو گیا تھا۔ مجھے بہرصورت یہ بات پسند نہیں تھی لیکن مجبوری تھی۔ میں ہر قیمت پر سردارے کو ...لاش کرنا چاہتا تھا اور اس وقت میں تنہا تھا سردارے کے بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ کہاں ہے؟ کیا ...کر رہا ہے؟ مجھے یہ بھی اندازہ نہیں تھا کہ نہ جانے کب وہ ہوریشو کے ہاتھ چڑھ جائے۔ آخر وہ اس چھوٹے ...ے جزیرے پر کب تک ہوریشو سے چھپے رہ سکتے تھے' جبکہ ہوریشو بھی پوری قوت سے انہیں تلاش کر رہا ...تھا اور یہ بھی بہت بڑی بات تھی کہ ہوریشو اسے اب تک پکڑ نہ سکا تھا۔

بہرصورت ہوریشو اپنی زندگی میں اس سے زیادہ خطرناک حالات کا شکار کبھی نہ ہوا ہو گا۔ اس نے ...چند لوگوں کے ہاتھوں اس طرح ہزیمت کبھی نہ اٹھائی ہو گی۔ سردارے اگر مارا بھی جاتا تو مجھے اس کا زیادہ ...افسوس نہیں ہوتا کیونکہ سردارے نے اپنے دشمن کو تگنی کا ناچ نچا دیا تھا لیکن اسے مارا نہیں جانا چاہیے۔

بنی خاموش رہی۔ وہ بھی کسی گہری سوچ میں ڈوبی ہوئی تھی اور ایک بار پھر ہم لیٹ گئے۔

میں نے دل میں یہی مناسب سمجھا کہ سونے کی کوشش کروں۔ اس وقت ذہن کچھ اس طرح ...پراگندہ تھا کہ طبیعت پر اضمحلال طاری تھا۔ اس کا بہتر طریقہ یہی تھا کہ سونے کی کوشش کی جائے اور جس ...وقت ڈنمارک پہنچ جائیں تو حالات پر غور کریں کہ اب کیا کرنا چاہیے اس لیے میں نے سو جانا ہی مناسب سمجھا ...لیکن اس کے باوجود میں اور بنی کافی دیر تک جاگتے رہے۔

☆ ☆ ☆

رات کو کافی دیر سے سوئے تھے اس لیے صبح کو دیر تک سوتے رہے۔ نہ جانے ان لوگوں نے ...ہمیں کیوں نظر انداز کر دیا تھا' یا پھر ممکن ہے کہ ہماری حیثیت کچھ دوسری ہو کیونکہ دیر تک سونے کے باوجود ...کسی نے ہمیں جگانے کی کوشش نہیں کی تھی۔ جب جاگے تو روشنی کی کرنیں چاروں طرف سے ہم پر حملہ ...آور ہو چکی تھیں۔ بنی بھی میرے ساتھ ہی جاگی اور اس نے بھی کیبن کے ان حصوں کی طرف دیکھا' جہاں ...سے روشنی چھن رہی تھی۔

"غالباً لانچ سفر کر رہی ہے؟" اس نے کہا۔

"ہاں لانچ سفر کر رہی ہے؟" اس نے کہا۔

"اٹھیں؟"

"ظاہر ہے اٹھنا تو ہے۔ باہر جا کر اندازہ تو کریں کہ لانچ کتنا سفر کر چکی ہے۔" میں نے کہا اور بنی بھی ...تیار ہو گئی۔

تھوڑی دیر کے بعد ہم باہر نکل آئے۔ یہاں لوگ اپنے چھوٹے چھوٹے کاموں میں مصروف تھے۔ ...لانچ پر شاید کوئی ایسا کام نہیں تھا جس میں کہ بہت زیادہ مصروفیت ہو۔ ملاح ٹائپ کے لوگ تھے جن کے اپنے ...اپنے کام تھے اور وہ اپنے کاموں سے ادھر ادھر آ جا رہے تھے۔ ہماری طرف کسی نے توجہ نہیں دی۔ اور البتہ ...تھوڑی دیر کے بعد جینی ہمارے پاس پہنچ گئی۔ یہ لڑکی بھی عجیب تھی بری طرح پیچھا کیے ہوئے تھی۔ اتفاق ...سے میں نے بنی سے اس کا تذکرہ نہیں کیا تھا لیکن جب میں نے اسے دور سے آتے دیکھا تو میں نے ...سرسرے انداز میں بنی سے کہا۔

"بنی! رات کو اس لڑکی نے مجھ سے فرمائش کی تھی کہ میں تمہیں سمجھاؤں میرا مقصد ہے کہ دنیا کے

جھگڑوں کو چھوڑ کر تم صرف اس کی محبت میں گم ہو جاؤ۔ میرا مقصد ہے اس سے تھوڑی بہت گفتگو کر لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ غالباً تم سمجھ گئی ہو گی؟"

میں خاموش ہو گیا تھا کیونکہ جینی قریب پہنچ چکی تھی۔ بنی نے آہستہ سے گردن ہلا دی تھی اور وہ میری بات کا اندازہ کرنے میں کامیاب ہو گئی تھی۔

جینی کا چہرہ زیادہ خوش نہیں تھا۔ وہ ہمارے نزدیک آ گئی۔

"ہیلو مسٹر ڈکن!" اس نے سرد لہجے میں کہا۔

"ہیلو بنی! ناشتہ نہیں کراؤ گی کیا؟" بنی نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔ ہاں۔ آپ لوگ دیر تک سوتے رہے اس لیے میں نے مناسب نہیں سمجھا۔ فرمائیے کیا ناشتہ آپ کے کیبن میں لے آؤں؟"

"تم نے ناشتہ کر لیا؟" میں نے جینی سے پوچھا۔

"جی ہاں۔ کر لیا۔" اس نے سرد سے انداز میں جواب دیا۔

"لیکن میں دعویٰ کر سکتا ہوں کہ جینی نے ناشتہ نہیں کیا۔" بنی آگے بڑھ کر بولی اور پھر اس نے جینی کے دونوں بازوؤں پر اپنے ہاتھ رکھ دیئے۔

"کیوں جینی، کیا تم یہ بات میرے سامنے بھی کہہ سکتی ہو؟"

"کیوں نہیں۔" جینی نے اداس سے لہجے میں کہا۔

"ہرگز نہیں جینی۔ جتنا میں تمہیں جانتا ہوں، دنیا کا کوئی شخص نہیں جان سکتا۔ چلو آؤ ساتھ ہی ناشتہ کریں گے۔" بنی نے بوبی کے سے انداز میں کہا اور جینی کے چہرے پر خوشی کی چمک پیدا ہو گئی۔

تھوڑی دیر کے بعد ہم ناشتہ کر رہے تھے، تب میں نے یونہی رواداری میں جینی سے پوچھا۔

"جینی! ہماری لانچ کون سے کنارے سے لگے گی؟"

"اوہ۔ ہم بیلنور کی کیمپنگ پر جا رہے ہیں۔ یہ کیمپنگ کرون برگ کے قلعے کے پاس میں ہے۔ یہ کیمپنگ ہی ہماری منزل ہے لیکن آپ تو اس طرح پوچھ رہے ہیں مسٹر ڈکن جیسے آپ ان باتوں سے ناواقف ہیں۔"

"اوہ۔ ہاں۔ کچھ ایسی بات ہے جینی۔" میں نے بنی کی آنکھ بچا کر جینی کو آنکھ ماری اور بے چاری جینی غور ہی کرتی رہ گئی ہو گی کہ اس میں کون سی مصلحت ہے۔ اسے کیا معلوم کہ میں صرف بات ٹالنا چاہتا ہوں۔ اس کے بعد میں وہاں سے اٹھ گیا۔ "تو مس جینی تمہارا بوبی اب تمہارے حوالے ہے، اسے سنبھالو میں ذرا باہر جا رہا ہوں۔" میں نے کہا۔ بنی کا منہ ایک لمحے کے لیے کھلا تھا لیکن پھر وہ خاموش ہو گئی تھی۔ اب وہ اتنی احمق بھی نہیں تھی کہ اتنے سے مسئلے کو نہ سنبھال سکتی۔

میں باہر نکل آیا اور پھر ٹہلتا ہوا لانچ کے مختلف حصوں کی سیر کرتا رہا نہ جانے ان الو کے پٹھوں کی اور بوبی کی یہاں اس لانچ پر کیا پوزیشن تھی۔ کوئی کام ہی نہیں تھا۔ لوگ دیکھتے تھے، شناسائی کے انداز میں مسکراتے تھے اور آگے بڑھ جاتے تھے۔ سچ بات ہے کہ میں کوئی اندازہ نہیں لگا سکا اور کافی دیر تک یونہی آوارہ گردی کرتا رہا۔ پھر تھک گیا تو اپنے کیبن میں چلا گیا۔

بستر پر لیٹ گیا اور سردارے اور گولڈ مین وغیرہ پھر میرے ذہن میں ابھر آئے۔ سردارے تو اس وقت بہت ہی یاد آ رہا تھا۔ نہ جانے کس پوزیشن میں ہو گا۔ گولڈ مین بھی بہر حال وفادار انسان تھا لیکن سردارے، اس کی الگ شخصیت تھی۔

دوپہر کے کھانے پر بنی سے ملاقات ہوئی۔ لنچ ہمارے کیبن میں ہی آ گیا تھا۔ جینی شاید کچن کی انچارج تھی کیونکہ اب تک کھانے پینے کا سلسلہ اسی سے رہا تھا بنی آ گئی تھی۔ جینی شاید اس وقت مصروف تھی اس لیے اس نے ہمارے ساتھ کھانے کی کوشش نہیں کی۔

اور میں نے مسکراتے ہوئے بنی کی طرف دیکھا۔ "سناؤ بنی۔ تمہاری محبوبہ نے تمہیں زیادہ پریشان تو نہیں کیا؟"

"نہایت بے وقوف لڑکی ہے۔ بوبی کو بہت زیادہ چاہتی ہے، بلکہ یوں کہو پاگل ہے اس کے لیے۔" بنی نے جواب دیا۔

"افسوس۔ اس کا محبوب اس دنیا میں نہیں رہا اور اس کا ذریعہ ہم ہی ہیں۔" میں نے کہا۔

"چھوڑو ان باتوں کو۔ وہ اس سے مخلص بھی کب تھا۔" بنی منہ بنا کر بولی۔

"ہاں یہ بات بھی ہے۔"

"لڑکی بھی خوب تیز ہے۔ بس وہ تسلط چاہتی ہے۔"

"ہوں۔ ویسے بنی میں تھوڑا سا خوفزدہ بھی ہو گیا تھا۔"

"کس بات سے؟"

"تم سے۔ میں نے اس سے تھوڑا سا التفات برتا تھا۔ میں نے سوچا تھا کہ کہیں اس بات پر تم مجھ سے ناراض نہ ہو جاؤ۔" میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ نواز! ایسی بھی کیا بات، مجھے تمہارے اوپر اعتماد ہے۔"

"واقعی؟"

"ہاں۔ کیوں نہیں۔ تم برے راستوں کے راہی ہونے کے باوجود ایک اچھے انسان ہو۔ میں نے تمہارے اندر اصول پائے ہیں۔ یقین کرو میں تمہارے اوپر بے حد اعتماد کرتی ہوں۔"

"اس کا شکریہ ضرور ادا کروں گا بنی۔"

"اس کے علاوہ وہ تمہاری بہت عزت کرتی ہے۔"

"جینی؟"

"ہاں۔" بنی نے جواب دیا۔

"لیکن بنی ایک بات بڑی حیرت انگیز ہے۔"

"کیا؟" بنی نے میرے لیے سروس کرتے ہوئے پوچھا۔

"لانچ پر ہماری کیا پوزیشن ہے، یہ عقدہ نہیں کھل سکا۔ لوگ ہم سے ناراض بھی نہیں ہیں۔ ان کی نگاہوں میں ہمارے لیے دوستی بلکہ میرا خیال ہے پسندیدگی ہے لیکن یہاں ہمارے سپرد کوئی کام نہیں ہے۔ ابھی تک ہم سے کوئی کام نہیں لیا گیا، جبکہ دوسرے لوگ مصروف رہتے ہیں۔"

"ہاں نواز۔ واقعی میں نے تو اس سلسلے میں غور بھی نہیں کیا۔" بنی نے مسکراتے ہوئے کہا اور ہم دونوں خیالات میں ڈوب گئے۔ پھر کھانے سے فراغت ہو گئی۔ بنی کسی قدر بوجھل ہو گئی تھی۔ پھر کافی دیر

کے بعد اس نے جماہی لیتے ہوئے کہا۔ "ایک طرح کا جمود نہیں طاری ہو گیا نواز؟"

"شاید۔ ویسے بنی یہ سفر کتنا طویل ہو سکتا ہے؟"

"میرے اندازے کے مطابق زیادہ طویل نہیں۔ آج کسی وقت ہمیں منزل پر پہنچ جانا چاہیے۔" بنی نے جواب دیا اور پھر ایک طویل انگڑائی لے کر بولی۔ "بہرحال نواز' ہماری شخصیت میں خاصی تبدیلیاں آئی ہیں۔"

"کس قسم کی تبدیلیاں؟"

"اپنی بات کر رہی ہوں نواز۔ بچپن سے لے کر اب تک' میں نے اپنی کسی خواہش کو رد ہوتے نہیں برداشت کیا اور کسی بھی جائز ناجائز خواہش کو پورا کرنے کے لیے میں نے وہ کچھ کیا ہے جو کوئی ہوش مند انسان نہیں کر سکتا۔ مکلینو نے میری ہر طرح مدد کی ہے۔"

"ہوں۔ اب کیا تبدیلی ہوئی ہے؟"

"میں ہلینا کے لیے افسردہ ہوں۔" بنی نے سست لہجے میں کہا۔

"کیوں؟"

"میں نے اس سے بڑے پر اعتماد لہجے میں کہا تھا کہ اس جزیرے سے نکلوں گی تو وہ میرے ساتھ ہو گی لیکن ہم اسے چھوڑ آئے ہیں۔"

"اوہ۔ بنی بہرحال ہم انسان ہیں۔ بعض اوقات حالات انسان پر پوری طرح قابض ہوتے ہیں اور ہم کسی طور ان کے شکنجے سے نہیں نکل پاتے لیکن ہم میں اور عام انسان میں تھوڑا سا فرق ضرور ہے۔"

"کیا؟" بنی نے پوچھا۔

"عام لوگ حالات سے شکست تسلیم کر لیتے ہیں اور خود کو بے بس تصور کر لیتے ہیں لیکن ہم نے شکست تسلیم نہیں کی ہے بلکہ حالات کو دھوکہ دینے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔ حالات نے جس رخ سے ہمارا راستہ کاٹا ہے' ہم اس رخ کو بدل کر انہیں دھوکہ دے رہے ہیں اور ہمیں یقین ہے کہ ہم کامیاب رہیں گے۔ رہی ہلینا کی بات تو جس طرح ہم مشکوک نہیں ہو سکے' وہ بھی مشکوک نہیں ہوئی ہے اور جس وقت ہم اپنے آدمیوں کی رہائی کے لیے یہاں پر آئیں گے اور انہیں رہا کرا کے لے جائیں گے تو اس وقت ہلینا سے کیا ہوا وعدہ بھی نبھائیں گے۔" میں نے کہا اور بنی خاموش ہو گئی۔ بات ٹھیک ہی تھی۔

بہرصورت ہمارا اندازہ غلط نہیں نکلا۔ شام کے تقریباً پانچ بجے تھے جب لانچ ہیلنور پہنچ گئی۔ کرون برگ کا کائی زدہ قلعہ' تانبے کی چھت' گنبد اور مینار آسیب زدہ سے محسوس ہو رہے تھے۔ شہر پر دھند چھائی ہوئی تھی۔

بہرصورت لانچ ساحل سے لگ گئی اور لوگ نیچے اترنے لگے۔ ہمیں اندازہ نہیں تھا کہ ہم اتنے آرام اور آسانی سے یہاں تک پہنچ سکتے ہیں۔

ساحل پر اترنے کے بعد ہم ایک انجانی سی خوشی محسوس کر رہے تھے اور اب نہ صرف میرے بلکہ بنی کے دل میں بھی ایک خواہش شدت سے جاگ اٹھی تھی کہ جتنی جلد ہو سکے ہم فوری طور پر ان لوگوں سے دور نکل جائیں۔ یہاں تک آنے میں حالات اور تقدیر نے جس انداز میں ساتھ دیا تھا' ضروری نہیں تھا کہ برقرار رہتا۔ ہم فی الوقت مضبوط نہیں تھے۔ ظاہر ہے ہم لاعلمی کی بنا پر مارے بھی جا سکتے تھے۔

بنی نے میری جانب دیکھا اور پھر آہستہ سے بولی۔

"اب بتاؤ نواز' اب کیا کریں؟"

"اوہ۔ بنی اور مصروفیات پر نگاہ رکھو کہ یہ سب کیا کرتے ہیں اور میرا خیال ہے فوری طور پر یہاں سے نکلنے کی کوشش کی جائے۔"

"ٹھیک ہے۔" بنی نے کہا اور ہم ساحل سے تھوڑے ہٹ گئے۔ کرون برگ کا قلعہ دھند کی شکل میں نظر آ رہا تھا اور یہ دھند بہرصورت ہمارے لیے بھی فائدہ مند تھی۔ انسانی وجود دھند میں ضم نظر آ رہے تھے۔

اتنی گہری دھند تھی کہ لوگوں کی نقل و حرکت کا کوئی خاص اندازہ نہیں ہو رہا تھا۔ ہم آہستہ آہستہ پیچھے ہٹنے لگے۔ مجھے خطرہ تھا کہ کہیں جینی ہماری تلاش نہ شروع کر دے۔ بہرصورت ہم چلتے رہے اور آہستہ آہستہ ساحل سے دور ہٹنے لگے۔

بہرصورت ہم کافی پیچھے ہٹ آئے اور تھوڑی دیر کے بعد ہم ساحل سے کافی دور پہنچ گئے تھے۔

ہیلنور اور کرون برگ کا قلعہ تاریخی حیثیت رکھتا تھا اور اس تاریخ کو شکسپیئر نے امر کر دیا تھا۔ شکسپیئر کے ایک کھیل کے مطابق کسی زمانے میں یہاں ایک خونی ڈرامہ کھیلا گیا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ سلطنت کے لیے ایک قتل ہوا تھا۔ مقتول بادشاہ کی روح سرشام قلعہ کی دیوار پر نمودار ہوتی اور اپنے بیٹے کو انتقام کے لیے اکساتی۔ ہملیٹ' جو ڈنمارک کا شہزادہ تھا اور جسے شکسپیئر نے امر کر دیا تھا۔ بہرحال یہ سارا واقعہ شکسپیئر کی زبانی تھا۔ ہو سکتا ہے اہل ڈنمارک اس واقعہ کی اصل روح سے بھی ناواقف ہوں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اصلی ہملیٹ ہیلنور کے نام سے بھی ناواقف ہو۔ جب فریڈرک دوم نے کرون برگ قلعہ تعمیر کروایا تھا تو ہملیٹ اس سے سات سو برس پہلے مورس کے جزیرے میں دفن ہو چکا تھا۔ اصل میں اس کا نام آملنھ تھا۔ وہ ایک قبائلی سردار کا اکلوتا بیٹا تھا۔ سرداری کے لالچ میں آملنھ کے چچا نے اس کے باپ کو قتل کر ڈالا۔

آملنھ کے باپ کو قتل کرنے کی گھناؤنی سازش میں اس کی ماں بھی شامل تھی۔ انیس سالہ آملنھ سارا دن قلعہ کے آتش دان میں راکھ کریدتا رہتا اور ہر سوال کا جواب ایسے دیتا جیسے اس کا دماغ چل گیا ہو۔ ایک شب اس نے اپنے چچا کے محافظ کو شراب پلا کر مدہوش کر دیا اور چچا کو قتل کر کے سردار بن بیٹھا۔

۱۲۰۰ عیسوی میں ساکو گرامائیکس نامی ایک ڈینش نے اس واقعہ کو کہانی کا روپ دیا اور اس کے بعد شکسپیئر نے اس میں کچھ تبدیلیاں کر کے اسے ہیلنور سے منسلک کر دیا تھا۔ بہرصورت ہیلنور شہر والوں نے اس ڈرامے کو انتہائی موثر طور پر تسلیم کر لیا تھا اور رومان پسندوں نے اب بھی قلعہ کی دیواروں پر ہملیٹ کے باپ کی روح کو دیکھا تھا۔

اور شہر والوں نے تو حد ہی کی۔ انہوں نے سیاحوں کی تسلی کے لیے ہملیٹ کی قبر بنا رکھی ہے۔ ہملیٹ کی تاریخ میرے ذہن میں گھوم رہی تھی لیکن چونکہ ذہن دوسری جانب متوجہ تھا اس لیے میں اس تاریخ سے پوری طرح لطف اندوز نہیں ہو سکتا تھا۔

بنی نے اب رفتار خاصی تیز کر دی تھی اور وہ یہاں سے جلد از جلد نکل جانا چاہتی تھی۔ ساحل سے کافی دور پہنچنے کے بعد ہم رک گئے اور پھر بنی اپنے چہرے سے ماسک علیحدہ کرتے ہوئے بولی۔

"میرا خیال ہے ہمیں فوری طور پر یہاں سے کوپن ہیگن پہنچ جانا چاہیے۔"

"ہاں بنی' جب حالات نے اتنا ساتھ دیا ہے تو اس سے پورا فائدہ اٹھانا ضروری ہے۔"

"تو پھر------ کیا طریقہ اختیار کیا جائے؟" بنی نے سوال کیا۔

"یہاں کے کسی قصبے سے ہمیں ٹرین بھی مل سکتی ہے؟" میں نے کہا۔

"لیکن اگر بیچ ہائیکنگ سے کام چلایا جائے تو؟" بنی نے کہا۔

"اوہ! لیکن اس کے باوجود میں نہیں چاہتا کہ کسی کو ہمارے بارے میں کوئی اندازہ ہو سکے۔"

"تمہاری مراد ان لوگوں سے ہے جن سے ہم کار میں لفٹ لیں گے؟"

"ممکن ہے' ان میں سے کچھ لوگ ہمارے لیے خطرناک ہوں۔"

"اول تو یہاں کافی دھند پھیلی ہوئی ہے دوسرے یہ کہ کسی کو کیا ضرورت پڑی ہے جو ہماری جانب توجہ دے گا۔ میرا مطلب ہے رسک لے لینے میں کوئی خاص خطرہ نہیں ہے۔"

اور چند ساعت کے بعد میں بھی اس سے متفق ہو گیا۔ ہم سڑک کے کنارے جا کھڑے ہوئے اور جاتی ہوئی گاڑیوں کو اشارہ کرنے لگے جو کافی وقفے وقفے سے گذر رہی تھیں۔ چنانچہ چند ساعت کے بعد ایک لمبی کار ہمارے سامنے رک گئی۔ سرخ ناک والے ڈرائیور نے گردن نکال کر پوچھا۔

"کدھر؟"

"کوپن ہیگن!"

"بیٹھو۔" اس نے عقبی دروازہ کھول دیا اور ہم دونوں جلدی سے دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گئے۔ ڈرائیور نے کار آگے بڑھا دی تھی۔ چوڑے شانوں والا درمیانی عمر کا شخص تھا۔ کردن برگ کے علاقے میں اس کے فارم تھے۔ خود کوپن ہیگن میں رہتا تھا اور یہاں فارموں کی دیکھ بھال کے لیے آتا رہتا تھا۔ راستے میں وہ نہ جانے کہاں کہاں کی گفتگو کرتا رہا۔

اس طرح کے سفر میں بس بعض اوقات یہی دقت پیش آتی تھی۔ کبھی کبھی ایسے لوگوں سے واسطہ پڑ جاتا تھا جو صرف اپنی کہنا جانتے تھے اور ایسی ایسی سناتے تھے کہ حواس معطل ہو جاتے تھے۔ اب اخلاقاً" ان کی باتوں میں دلچسپی بھی لینا پڑتی تھی' چنانچہ یہ بوڑھا بولنے کا مریض تھا۔

طویل ترین سفر کے آدھے راستے تو وہ اپنی سناتا رہا تھا۔ لڑنے والی بڑھیا جو اس کی بیوی تھی۔ نالائق بیٹا جو شراب اور جوئے کا رسیا تھا اور فارم کے کاموں میں کوئی دلچسپی نہیں لیتا تھا اور تین جوان بیٹیاں جن کی وجہ سے بوڑھا زندہ تھا اور محنت کرتا تھا۔

بات اگر یہیں تک رہتی تو شاید ہم اس کو اپنا مقدر سمجھ لیتے لیکن اپنی کہنے کے بعد جب اسے اطمینان ہو گیا کہ اس کے پاس مزید کہنے کے لیے کچھ نہیں ہے تو اسے ہماری فکر ہوئی۔

"شریف بچو۔ کیا تم اپنے بارے میں کچھ نہ بتاؤ گے؟"

"اب ہمارے بارے میں بھی پوچھو گے؟" میں کراہ کر بولا۔

"ہاں۔ دوران سفر اگر گفتگو جاری رہے تو سفر میں بہت آسانی ہو جاتی ہے۔"

"لیکن بعض اوقات دوسروں کے لیے بڑی مشکل ہو جاتی ہے۔"

"میں سمجھا نہیں۔" بوڑھے نے کہا۔

"ہماری کہانی تو بہت مختصر ہے مسٹر پیٹر۔ ہم دونوں ایک دوسرے کو چاہتے تھے۔ کامیاب محبت کے

بعد شادی کرلی اور اب اس کی کامیابی کے لیے دعاگو ہیں۔" بنی نے کہا۔

"او ہو۔ بہت خوب! محبت میں کامیاب جوڑوں کو دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہوتی ہے۔" بوڑھے نے محبت سے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکریہ شکریہ۔" میں نے جلدی سے کہا۔ "آپ ہمارے لیے دعا کرتے رہیں۔"

"یقیناً۔ ایک مجھ بدنصیب کو دیکھو۔ زندگی بھر کسی سے محبت ہی نہیں کر سکا۔" بوڑھے نے کہا۔

"تو اب شروع کر دیں۔ اس میں کیا حرج ہے۔" میں نے کہا اور بنی مسکرانے لگی۔

"اب؟" بوڑھا سوچ میں پڑ گیا' پھر گردن ہلاتے ہوئے بولا۔ "اب تو ذرا مشکل ہے۔" اور اس کی سنجیدگی پر ہم دونوں ہنس پڑے۔ بوڑھا احمقانہ انداز میں ہماری شکلیں دیکھنے لگا تھا۔ "اس میں ہنسنے کی کیا بات ہے؟" اس نے اسی انداز میں پوچھا۔

"اوہ۔ ہم دوسری بات پر ہنسے تھے۔" میں نے جواب دیا اور بوڑھا خاموش ہو گیا۔ اس کے بعد بقیہ سفر ایسی ہی فضول باتوں میں کٹا تھا اور اس وقت روشنیاں جل اٹھی تھیں جب ہم کوپن ہیگن میں داخل ہوئے۔ روشنیوں کا شہر کوپن ہیگن اسی طرح جگمگا رہا تھا۔

بوڑھے نے ہمیں کوپن ہیگن کی ایک خوبصورت شاہراہ پر اتار دیا اور پھر رخصت ہو گیا۔ ہم دونوں کھڑے رہ گئے تھے۔

"ایک بات بتاؤ نواز؟" بنی نے پوچھا۔

"ہوں!"

"کیا تم یہاں بھی اسی میک اپ میں رہو گے؟"

"گڈ------ تم نے اس وقت وہی بات سوچی بنی جو میں سوچ رہا تھا لیکن تم بھی ایک بات بتاؤ۔"

"پوچھو۔"

"کیا اسٹاک ہوم کے مقابلے میں مکلینو کا گروہ کوپن ہیگن میں زیادہ پھیلا ہوا ہے؟"

"نہیں' لیکن یوں سمجھو ہیڈ کوارٹر کوپن ہیگن میں ہی ہے اور مکلینو سویڈن کی بہ نسبت یہاں زیادہ مضبوط ہے۔ اسٹاک ہوم میں وہ صرف گروہ کو ہدایات دینے جاتا ہے اور باقی سارے کام یہاں ڈنمارک میں ہوتے ہیں۔"

"تب پھر میک اپ بدلنا ضروری ہے لیکن تم فکر مت کرو۔ یہاں میں بے دست و پا نہیں ہوں اور میرے ذہن میں بہت سے پروگرام ہیں۔ ابھی تو یہاں رات شروع ہوئی ہے۔ ہمیں میک اپ کا سامان بہ آسانی مل سکتا ہے۔ چنانچہ میک اپ کا سامان خرید لیتے ہیں اور پھر اس کے بعد میں کسی ہوٹل میں مقیم ہو جاتا ہوں اور تم------ ویسے ظاہر ہے تمہیں یہاں کے بارے میں تفصیل تو معلوم ہو گی۔"

"کیوں نہیں۔ میں طویل عرصے تک کوپن ہیگن میں رہ چکی ہوں۔" بنی نے جواب دیا اور پھر ہم بازار کی ایک دوکان پر رک گئے۔ وہاں سے میں نے مطلوبہ سامان خریدا اور اب کسی مناسب جگہ کی تلاش میں چل پڑے جہاں میک اپ تبدیل کیا جا سکے۔

لیکن ایسی کوئی جگہ سمجھ میں نہیں آئی تب میں نے بنی سے کہا۔ "بنی اس بارے میں بھی ایک عمدہ ترکیب ہے۔"

"کیا؟" بنی نے پوچھا۔

"تم کسی ہوٹل کا انتخاب کر لو۔ وہاں کسی مردانہ نام سے کمرہ حاصل کرو اور خود اس میں چلی جاؤ۔ تھوڑی دیر کے بعد میں وہاں آجاؤں گا اور پھر میں میک اپ بدل لوں گا اس طرح کوئی میری طرف توجہ نہیں دے گا۔ پھر تم وہاں سے چلی آنا۔" میں نے کہا اور بنی نے سر ہلا دیا۔

تھوڑی دیر کے بعد ڈمپل کے ایک خوبصورت کمرے میں ہم دونوں پہنچ گئے۔ بنی نے سیکریٹری کی حیثیت سے اپنے باس مسٹر شیلٹر کے لیے کمرہ ریزرو کرایا تھا اور کمرے میں آکر میں نے مسٹر شیلٹر کا میک اپ کر لیا۔ ایک خوبصورت ڈینش کا میک اپ جسے بنی نے تعریفی نگاہوں سے دیکھا تھا۔

"ویری گڈ! لیکن کوپن ہیگن کی لڑکیوں سے بچ کر رہنا۔ اتنے خوبصورت ہو گئے ہو کہ لڑکیاں چیل کی طرح جھپٹیں گی۔" اس نے کہا تھا۔

"اوہ ڈارلنگ۔ میں اپنے کمرے سے باہر ہی نہیں جاؤں گا۔" میں نے اس کا بوسہ لے کر جواب دیا اور پھر بنی بولی۔

"اب مجھے اجازت دو نواز اور میرے لیے دعا بھی کرو کہ مکلینو کو شیشے میں اتارنے میں کامیاب ہو جاؤں۔ بڑا سخت کام ہے۔"

"ہاں بنی۔ تمہیں انتہائی ہوشیاری سے کام لینا چاہئے۔ اب یہ تمہارے اوپر ہے کہ تم اسے کس طرح شیشے میں اتارتی ہو۔ اگر مکلینو کو شبہ ہو گیا تو سارا کھیل بگڑ جائے گا۔"

"میں پوری پوری کوشش کروں گی نواز۔" بنی نے کہا اور پھر مختصر گفتگو کے بعد وہ ہوٹل سے چلی گئی اور میں تنہا رہ گیا۔ تنہائی کافی سکون بخش ہوتی ہے۔ خاص طور سے ان اوقات میں جب ذہن کو طویل عرصے سے سکون نہ ملا ہو اور سوچنے کے لیے بہت کچھ ہو۔ میری کیفیت بھی زیادہ اچھی نہیں تھی اور دماغ میں کھچڑی پک رہی تھی۔ بہت سے سوالات تھے جو تنہائی ملتے ہی ذہن کے پردے پر ابھر آئے۔ یہ سب کیا ہے۔ میں اپنی کوشش میں ناکام کیوں ہوں اور میرے ذہن کے اس بوجھ میں میری کوتاہی کوتاہی شامل ہے۔

اس وقت آزاد ہوں۔ کوئی بار ذہن پر نہیں ہے۔ آسانی سے نکل سکتا ہوں لیکن ——— لیکن کون سی مجبوری روکے ہوئے ہے۔

سردارے ——— صرف سردارے۔ ورنہ گولڈ مین کا میری زندگی سے اتنا گہرا تعلق نہیں تھا۔ رہی اقدار کی 'انسانیت کی بات تو میں کون سا اچھا انسان تھا۔ لوگوں نے میرے لیے بہت کچھ کیا تھا لیکن لوگوں نے میرے ساتھ بھی تو بہت کچھ کیا تھا۔ چھوڑ دوں ان سب کو اور صرف خود کو دیکھوں۔ کبھی مجبور نہیں ہوا تھا لیکن سردارے ——— سردارے۔

شاید اس وقت وہ میری سب سے بڑی کمزوری تھا۔ ہاں سردارے میری کمزوری تھا۔ میں کوشش کے باوجود اسے نظرانداز نہیں کر سکتا تھا۔

خیالات کو میں نے ذہن سے جھٹک دیا۔ کوئی فیصلہ نہیں کر پا رہا تھا اور پھر میں نے ساری پابندیاں توڑنے کے بارے میں سوچا۔ بنی کا کھیل اب ختم ہو جانا چاہئے۔ وہ کچھ بھی کرتی رہے۔ میں اس سے الگ ہٹ کر بھی تو سردارے کے لئے کوشش کر سکتا ہوں۔ بنی ہی کیوں ——— لیکن پھر عقل نے ٹھوکا دیا۔ بنی اس وقت ایک عمدہ سہارا ہے۔ اس سے فائدہ ہی ہے۔ پھر کیوں اس سہارے کو ضائع کیا جائے اور جب ذہن

ی فیصلے پر نہ پہنچ سکا تو میں سو گیا۔

رات کو جاگا تھا اور جب آنکھ کھلی تو بنی کو کمرے میں دیکھ کر حیران رہ گیا۔ وہ ایک آرام کرسی پر بیٹھی ہوئی کوئی رسالہ دیکھ رہی تھی۔ میں چونک کر اٹھ بیٹھا۔

"ارے بنی تم ——— خیریت؟"

"ہاں سب خیریت ہے۔" وہ پرسکون انداز میں مسکرائی۔

"مگر تم آئیں کس وقت؟"

"تقریباً ایک گھنٹہ ہو گیا۔" اس نے کلائی پر بندھی گھڑی پر وقت دیکھتے ہوئے کہا۔

"اوہ! لیکن تم نے مجھے جگا کیوں نہیں لیا؟"

"تم سوتے ہوئے اتنے معصوم لگ رہے تھے کہ بس میں تمہیں دیکھتی رہی اور میرا دل نہ چاہا کہ ہیں اس گہری نیند سے جگا دوں۔" وہ پھر مسکرائی۔

"اوہو ——— مگر تم کیا مکلینو سے ملی؟"

"ہاں ہاں سب کچھ ہو گیا۔ پہلے تم غسل کرو' ڈریس پہنو' پھر میرے ساتھ آکر بیٹھو۔ میں تمہارے لے کافی منگواتی ہوں اس کے بعد گفتگو کریں گے۔"

"گویا سب خیریت ہے؟" میں نے سکون کا گہرا سانس لیتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں بالکل خیریت ہے۔ کوئی ایسی بات نہیں ہے جس کا تم تردد کرو۔" بنی نے جواب دیا اور میں ھ روم کی طرف بڑھ گیا۔

تھوڑی دیر کے بعد میں بنی کے ساتھ بیٹھا ہوا کافی پی رہا تھا۔

"اب شروع ہو جاؤ بنی میرے ذہن میں بہت تجسس ہے۔"

"تجسس کی بات نہیں نواز۔ دراصل مکلینو یہاں موجود نہیں ہے۔"

"کیا مطلب؟"

"وہ سویڈن گیا ہوا ہے۔"

"اوہو کب؟"

"آج یا کل صبح تک واپس آجائے گا۔"

"گڈ! گویا ابھی تک اس سے تمہاری ملاقات نہیں ہوئی؟"

"سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ویسے بہرصورت میرے آدمیوں نے میری باقاعدہ پذیرائی کی ہے۔ لے عجیب سی بات ہے نواز۔ ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے مکلینو ان حالات سے ناواقف ہو۔ اتنی حیران ن بات ہے یعنی کسی بھی شخص نے مجھ سے اس انداز میں گفتگو نہیں کی جیسے کہ کوئی خاص بات ہو۔ اس کا طلب ہے کہ ہوریشو نے مکلینو کو بھی ان حالات سے بے خبر رکھا ہے۔" بنی نے کہا۔

"اوہ! لیکن بنی یہ بات تو ہوریشو کے خلاف ہی جاتی ہے۔"

"ہاں بالکل۔ میں خود بھی یہی سوچ رہی تھی کہ ہوریشو اس بار اپنی قبر کھود ہی بیٹھا ہے اور ہم اسے ھکل اتارے بغیر باز نہیں آئیں گے۔"

"ٹھیک ——— تو تمہارے آدمیوں نے ایسی کوئی بات نہیں کی جس سے اندازہ ہو تا کہ وہ کچھ

حالات سے باخبر ہیں؟"

"بالکل نہیں۔"

"اور مکلینو کے سوئیڈن جانے کی وجہ؟"

"وہ کوئی خاص نہیں۔ تم نے دیکھا ہو گا' بلکہ میرا خیال ہے تمہاری ملاقات بھی مکلینو سوئیڈن ہی میں ہوئی تھی۔ ویسے بھی سوئیڈن ہمارے لیے اچھی خاصی اہمیت رکھتا ہے۔ وہاں ہمارا کاروبار بہت پھیلا ہوا ہے۔ مکلینو اکثر وہاں قیام کرتا ہے اور چونکہ وہاں کا فاصلہ بھی زیادہ نہیں ہے اس بعض اوقات معاملات کی نگرانی کرنے کے لیے بھی وہ وہاں تک چلا جاتا ہے۔"

"تو تمہیں یقین ہے کہ وہ شام تک واپس آرہا ہے؟"

"امکان اسی بات کا ہے۔"

"چلو ٹھیک ہے۔ ظاہر ہے ایسی شکل میں تم وہاں نہیں رک سکتی تھیں۔"

"نہیں نواز یہ بات نہیں ہے۔ میں مصلحتاً تم سے دور رہتی لیکن میرے ذہن میں ایک اور پروگرام آگیا۔"

"اوہو۔ وہ کیا؟"

"بے حد دلچسپ۔ بہت ہی نفیس پروگرام۔"

"وہ کیا بنی؟"

"تمہیں میک اپ کا اس قدر ماہر دیکھ کر میں نے کچھ سوچا ہے اور میرا خیال ہے کہ اس طرح زیادہ مطمئن ہو کر زیادہ بہتر کام کر سکیں گے۔"

"بنی میں اب بھی نہیں سمجھا؟"

"سنو میں تمہیں سمجھاتی ہوں۔" بنی نے کہا اور اپنے پرس سے ایک تصویر نکال کر میرے رکھ دی۔

"خطرناک سی شکل کا ایک آدمی تھا۔ میں نے اسے غور سے دیکھا اور بنی میرا چہرہ دیکھتی رہی بولی۔

"کیا خیال ہے نواز؟ کیا اس شخص کا میک اپ تمہارے چہرے پر ہو سکتا ہے؟"

"کیوں نہیں بنی' نہایت آسانی سے۔"

"اس کا نام ڈکسن ہے مکلینو کے خطرناک آدمیوں میں اس کا شمار ہوتا ہے۔ بہت وفا اور میرے بھی وفاداروں میں سے ہے۔ یوں سمجھ لو کہ اگر کسی مسئلے میں مکلینو خود کام نہ کرنا اس کے حوالے کر دیتا ہے۔ جسامت میں بالکل تمہاری طرح ہے۔ یعنی کوئی ایسا فرق نہیں ہے جسے کیا جا سکے۔ وفادار ہے لیکن نواز' وفاداروں کا مصرف تم جانتے ہو۔"

"ہاں۔" میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بس ان کا مصرف اس سے زیادہ نہیں ہوتا کہ وہ وقت پر کام آجائیں۔" بنی نے کہا مکلینو کی بیٹی بول رہی تھی۔ وہ بنی نہیں تھی جو مجھ سے محبت کرتی تھی۔ مکلینو کی بیٹی ہو سے اگر اس کا یہ نظریہ تھا تو غلط نہیں تھا۔

"میں یہ چاہتی ہوں کہ یہ اپنی جگہ تمہیں دے۔"

"گویا مجھے اس کے میک اپ میں آنا ہے؟"

"ہاں۔"

"اس سے فائدہ کیا ہو گا بنی؟"

"فائدہ یہ ہو گا کہ چونکہ میری خود بھی اس شخص سے کافی دوستی ہے اس لیے میں اسے ہمیشہ اپنے ساتھ رکھ سکتی ہوں۔ چنانچہ نواز تم اس کے میک اپ میں ہروقت میرے ساتھ رہو گے۔"

"ویری گڈ۔ آئیڈیا اچھا ہے بنی ------ لیکن کیا مکلینو کو دھوکا دینا اتنا آسان ہو گا؟" میں نے کہا۔

"ہاں اس صورت میں جبکہ میں بھی تمہاری معاون ہوں گی۔"

"لیکن اس شخص کا کیا کرو گی؟"

"میں نے کہا نا کہ وفادار صرف وقت پر کام آنے کے لیے ہوتے ہیں۔" بنی نے جواب دیا۔ "ہم اسے قتل کر دیں گے۔" اور میں اس کی صورت دیکھتا رہ گیا۔

عجیب عجیب روپ میرے سامنے آتے تھے عورت کے بھی ------ بہرصورت ایک طرف وہ محبت کرنے والی عورت تھی اور دوسری جانب وہ اپنے وفاداروں کے ساتھ ایسا سلوک بھی کر سکتی تھی لیکن اس کے لیے یہ کوئی تعجب خیز بات نہیں تھی۔ میں نے اسے جہاز پر دیکھا تھا اور اس وقت جب میں اسے لانچ لیے جا رہا تھا۔ مجھے اندازہ تھا کہ وہ کس قسم کی عورت ہے۔

"لیکن بنی جب تم کہتی ہو وہ اس قدر چالاک ہے تو کیا اسے قابو میں کرنا آسان ہو گا؟"

"کیوں نہیں نواز۔ اس سے زیادہ چالاک اور خطرناک آدمی اس پر ہاتھ ڈالے گا تو یہ بات ناممکن نہیں ہو گی لیکن یہ کام فوری طور پر ہو جانا چاہیئے۔"

"فوری طور سے تمہاری کیا مراد ہے بنی؟"

"میرا مطلب ہے مکلینو کے آنے سے پہلے پہلے۔"

"ٹھیک ہے بنی۔ اگر تمہارا خیال ہے کہ مکلینو رات کے کسی بھی حصے میں آسکتا ہے یا دن میں تو ہمیں فرصت میں یہ کام کر لینا چاہیئے۔"

"ہاں نواز۔ میرا بھی یہی مقصد تھا۔"

"تو ٹھیک ہے بنی ہم کوشش کئے لیتے ہیں۔ آج ہی یہ کام ہو جائے گا۔"

"یقیناً نواز!"

"تو پھر اب کیا پروگرام ہے؟"

"بس تم تیار ہو جاؤ۔ میں اس کو فنلے گارڈن میں بلاتی ہوں۔ فنلے گارڈن اس کام کے لیے بہترین جگہ ہے۔ ہم ڈکسن کو وہیں قتل کریں گے اور کسی کو پتہ بھی نہیں چلے گا۔" بنی نہایت سفاکی سے بولی۔

میں بنی کے اس روپ پر حیرت زدہ بھی تھا لیکن میں نے اپنی حیرت کا اظہار نہ کیا اور بولا۔

"میک اپ کا سامان؟"

"سامان لے جانے کی کیا ضرورت ہے۔ کیا تم اس شخص کا میک اپ یہیں نہیں کر سکتے؟" بنی نے کہا۔ اس وقت وہ بے حد ذہین ہو رہی تھی۔ باتیں بھی اس کی نہایت ذہانت کی تھیں۔ بلاشبہ اگر میں اس شخص کا میک اپ یہیں کر لیتا تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑ سکتا تھا اور میں نے نہایت مہارت سے ڈکسن کا میک اپ کر لیا۔

"حقیقت ہے نواز۔ تم بے پناہ ذہین ہو' بے پناہ خوبیوں اور صلاحیتوں کے مالک۔ میں تمہاری ہر صلاحیت کی دل سے معترف ہوں اور اس وقت شاید ڈکسن بھی یہ بات نہ کہہ سکے کہ تم ڈکسن ہو اور جسامت! میں کہتی ہوں ونڈر فل نواز' کوئی بھی دیکھ کر یہی کہے گا کہ تم ڈکسن ہو۔" وہ پیار بھرے لہجے میں بولی۔

"ٹھیک ہے بنی۔ تم مطمئن ہو تو ٹھیک ہے لیکن بہرصورت اس کی آواز کی نقل' اس کی چال ڈھال تو میرے علم میں نہیں ہے۔"

"اوہ اس کی فکر مت کرو ڈکسن بذات خود اچھی خاصی حیثیت کا مالک ہے اور اچھی خاصی حیثیت کا مالک ہونے کی وجہ سے کوئی اس کے بارے میں یہ غور کرنے کی جرات نہیں کر سکتا کہ اس کے انداز میں کچھ تبدیلی ہے۔ رہی آواز کی بات تو بہرصورت ہلکی پھلکی بیماریاں چلتی ہی رہتی ہیں۔"

"ٹھیک ہے بنی۔ بہرصورت تم کافی چالاک ہو گئی ہو۔" میں نے مسکراتے ہوئے کہا اور تھوڑی سی تیاریوں کے بعد ہم باہر نکلنے کے لیے تیار ہو گئے۔ تب بنی بولی۔

"رک تو جاؤ نواز۔ میں اسے ٹیلی فون تو کر لوں۔"

"کسے؟"

"میرا مطلب ہے ڈکسن کو۔"

"غالباً" تم اسے فنلیے گارڈن بلاؤ گی؟"

"ہاں یقیناً۔" بنی نے جواب دیا اور پھر ٹیلی فون کے نزدیک پہنچ گئی۔ اس نے نمبر ڈائل کیے اور ریسیور کان سے لگا لیا۔

دوسرے لمحے اسے شاید کسی کی آواز سنائی دی تھی۔ اس نے کسی کو ڈکسن کو بلانے کے لیے کہا اور انتظار کرتی رہی۔ پھر ڈکسن ٹیلی فون پر پہنچ گیا اور بنی بولی۔

"مسٹر ڈکسن پلیز مجھے تمہاری سخت ضرورت ہے تم مصروف تو نہیں ہو۔" چند ساعت وہ دوسری طرف کی آواز سنتی رہی پھر بولی۔

"تو ٹھیک ہے فنلیے گارڈن پہنچ جاؤ۔ گارڈن کے بڑے مجسمے کے پاس میں تمہیں ملوں گی۔"

"ہاں ہاں اسی وقت میں تمہیں سب کچھ بتا دوں گی۔ فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں۔"

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے' بس مجھے ذاتی سا کام ہے۔"

"ہاں تم تنہا ——— بالکل ٹھیک۔"

"او کے۔" بنی نے ریسیور رکھ دیا اور مجھے دیکھ کر مسکراتے ہوئے بولی۔

"مجال تھی اس کی جو میرے بلانے پر نہ پہنچتا۔" اس نے کہا اور پھر میرے بازو میں بازو ڈال کر نکل آئی اور پھر ہم لوگ بنی کی کار میں بیٹھ کر فنلیے گارڈن جا رہے تھے۔

فنلیے گارڈن کافی وسیع و عریض تھا۔ سنسان بھی تھا گویا زیادہ لوگ وہاں نہیں آتے تھے۔ اونچے نیچے درختوں کی بہتات تھی۔ ہاں جگہ جگہ کاریں نظر آ جاتی تھیں۔ بنی نے تیز روشنی بجھا دی تھی اور میں اس کا مقصد سمجھ گیا تھا۔

"تو یہ ہے فنلیے گارڈن؟" میں نے کہا۔

"ہاں۔"

"لیکن یہ کاریں؟"

"یوں تو ڈنمارک میں تنہائی کی کمی نہیں ہے اور بے شمار جگہیں ایسی ہیں جہاں تنہائی کے متلاشی جوڑے جا سکتے ہیں لیکن تبدیلیوں کے خواہش مند فنلیے گارڈن چلے آتے ہیں اور گارڈن کے منتظمین نے ان کے لیے بہتر مواقع فراہم کر دیئے ہیں۔"

"اوہ۔ وہ کیا؟"

"یہاں تیز روشنی کہیں نہیں ملے گی۔ کاریں آسانی سے اندر لائی جا سکتی ہیں اور کاروں کی روشنیاں جلانے کی اجازت نہیں ہے۔"

"خوب!" میں نے گہری سانس لے کر کہا۔

"کار ایک عظیم الشان مجسمے کے نزدیک پہنچ گئی اور بنی نے اسے روک دیا پھر اس نے کلائی پر بندھی گھڑی میں وقت دیکھتے ہوئے کہا۔

"بس اب تم اس مجسمے کی آڑ میں ہو جاؤ نواز۔ تم جانتے ہو تمہیں کیا کرنا ہے۔"

"!دکھے بنی! لیکن ———"

"ہاں۔ ہاں کہو۔"

"ختم کر دینا ہے؟"

"ہاں۔"

"اور اس کی لاش کا کیا کرو گی؟"

"کافی جگہ ہے' ٹھکانے لگا دیں گے۔" بنی نے جواب دیا اور پھر دور سے کسی گاڑی کی ہلکی روشنیاں دیکھ کر میں دیو ہیکل مجسمے کے پیچھے رینگ گیا۔

کار اسی طرف آ رہی تھی اور پھر وہ بنی کی کار سے تھوڑے فاصلے پر رک گئی۔ "مادام بنی!" ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"آ جاؤ ڈکسن!" بنی نے کہا اور سیاہ سوٹ میں ملبوس شخص بنی کے نزدیک پہنچ گیا۔

"آپ تنہا ہیں؟" اس نے پوچھا۔

"کیا مطلب؟" بنی کی آواز ابھری۔

"مم ——— میرا مطلب ہے یہاں ——— اس جگہ ——— لل ——— لیکن مادام۔ آپ نے مجھے یہاں کیوں بلایا ہے؟"

"ڈکسن! کیا زیادہ پی لی ہے؟" بنی غرائی۔

"سوری مادام۔ پی نہیں ہے لیکن آپ کی دعوت سن کر حواس ضرور کھو بیٹھا ہوں۔ مجھے معاف

کریں مادام۔ اگر کوئی لڑکی کسی نوجوان کو فنلسے گارڈن میں دعوت دے تو ------ اس نوجوان کی خوشیوں کا کیا ٹھکانہ ہو سکتا ہے۔"

"تو تمہاری نگاہ میں' میں ایک عام لڑکی ہوں؟"

"ہرگز نہیں مادام۔ میں تو حیران تھا۔"

"میری سمجھ میں نہیں آتا' تم لوگوں کی اتنی جرأت کیوں ہو گئی۔ کیا مکلینو بوڑھا ہوتا جارہا ہے؟ کیا اس کا گروہ اس سے باغی ہو رہا ہے؟"

"مادام۔ مادام۔ معاف کر دیں۔ میری یہ مجال کہ باس کے بارے میں کسی ہلکے انداز میں سوچوں۔ بس انسان ہوں' احمقانہ خیال ذہن میں آگیا۔ معافی چاہتا ہوں۔"

"ہوریشو کے بارے میں کچھ معلوم ہے؟" بنی نے پوچھا۔

"اوہ۔ کوئی خاص بات نہیں مادام' کیوں؟"

"میرا اندازہ ہے کہ ہوریشو بھی کسی قدر باغیانہ انداز اختیار کر چکا ہے۔ پتہ نہیں مکلینو کو اس کی اطلاع ہے یا نہیں؟"

"یہ ناممکن ہے مادام۔ سیاہ فام ہوریشو وفاداری میں کسی کتے کی مانند ہے۔ وہ بغاوت کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔"

"ہوں۔ مکلینو آج واپس آرہا ہے یا کل؟"

"کہا نہیں جاسکتا مادام۔ ویسے زیادہ سے زیادہ کل تک لیکن آپ نے مجھے یہاں کیوں طلب کیا تھا؟"

"اوہ۔ تمہیں ایک شخص سے ملانا تھا۔"

"کون ہے وہ؟"

"ابھی تھوڑی دیر کے بعد آجائے گا۔ ویسے کیا تمہارے پاس پستول ہے؟"

"پستول؟ نہیں تو لیکن کیا ایسی کوئی ضرورت تھی؟"

"پیش بھی آسکتی ہے۔ کوئی اور ہتھیار بھی نہیں ہے؟" بنی نے چالاکی سے پوچھا۔

"نہیں مادام ------ اگر آپ فون پر مجھے ہلکا سا اشارہ بھی دے دیتیں تو میں ------ لیکن کیا وہ تنہا ہو گا یا اس کے ساتھ ------؟"

"تنہا ہو گا۔" بنی لطف لے رہی تھی۔

"تب کوئی بات نہیں ہے۔ آپ کے غلام دو چار آدمیوں کی پرواہ کہاں کرتے ہیں لیکن معاملہ کیا ہے اور وہ کون ہے؟"

"آجاؤ۔" بنی نے کہا اور میں مجسمے کے عقب سے نکل آیا۔ ڈکسن ششدر رہ گیا تھا۔ کوئی بات ہی سمجھ میں نہ آئی ہو گی لیکن میں وقت ضائع کرنے کا عادی نہیں تھا۔ ایک جاندار گھونسے کے ساتھ میں نے اپنا تعارف کرایا اور ڈکسن توازن نہ برقرار رکھ سکا لیکن عمدہ لڑاکا تھا گرتے ہی اس نے پاؤں اٹھائے اور پھر سیدھا کھڑا ہو گیا۔

میں بھی پوری طرح چاق و چوبند تھا۔ چنانچہ جونہی ڈکسن نے مجھ پر حملہ کیا میں نے دیسی داؤ کا

...ارا اور ایک بار پھر اسے ڈھیر کر دیا۔ جگہ سنسان تھی اور مقابل تنہا۔ پھر مجھے کیا پرواہ ہو سکتی تھی۔ بنی ...اس جنگ سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔ میں نے تہیہ کر لیا تھا کہ ڈکسن کو اپنے پیروں پر کھڑا نہیں ...نے دوں گا اور میں اپنی کوشش میں کامیاب تھا۔

"بس کرو ڈارلنگ۔ ختم کرو یہ کھیل۔" بنی نے کہا اور میں نے اس بار ڈکسن کو گرایا تو اس کی ...ردن کی پشت پر بھی ایک زور دار ضرب لگا دی اور یہ ضرب معمولی نہیں تھی۔ ڈکسن کی گھٹی گھٹی چیخ ...تھی اور پھر وہ اٹھ نہیں سکا۔ گردن کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی۔

میں سیدھا کھڑا ہو گیا۔

"کھیل ختم؟" بنی نے پوچھا۔

"ہاں۔"

"بے ہوش ہو گیا؟"

"ہمیشہ کے لیے۔"

"اوہ! مگر کیسے؟"

"میں نے اس کی گردن توڑ دی ہے۔" میں نے جواب دیا اور بنی جھک کر اسے دیکھنے لگی۔ پھر اٹھی اور مجھ سے لپٹ کر میرے کئی بوسے لے ڈالے۔

"تم ہر طرح پیار کے قابل ہو نواز۔"

"اوہ۔ کیوں؟"

"دیکھو نا۔ وہ لڑکی کتنی خوش نصیب ہے جو اپنے محبوب سے کچھ کہے اور اس اعتماد کے ساتھ کہ وہ کہے گی اور ہو جائے گا۔ میں نے کہا کھیل ختم کرو اور کھیل ختم ہو گیا۔ تم نے ہم دونوں کی گفتگو تو ضرور سنی ہو گی نواز؟"

"ہاں۔"

"میں نے اسے ہتھیاروں کے بارے میں پوچھا اور پھر اس نے کہا کہ وہ دو چار آدمیوں کو تو خالی ہاتھ ٹھیک کر دے گا۔ میں دل ہی دل میں اس کی بات پر ہنسی تھی۔"

"کیوں؟"

"بس مجھے اندازہ تھا کہ وہ تمہیں ٹھیک نہ کر سکے گا۔" بنی نے کہا اور میں ہنسنے لگا۔ پھر بنی کی مدد سے ہم نے پہلے اس کے کپڑے اتارے۔ میں نے ڈکسن کا لباس پہن لیا اور پھر ہم اس کی لاش ٹھکانے لگانے میں مصروف ہو گئے۔ تقریباً آدھے گھنٹے کے بعد ہم واپس پہنچ رہے تھے۔

ڈکسن کی کار میرے پاس تھی اور بنی میرے پیچھے پیچھے آرہی تھی۔ پروگرام یہ تھا کہ اس کار کو یہاں سے باہر لے جاکر کسی مناسب جگہ پر چھوڑ دیں گے تاکہ لوگوں کو ڈکسن کے بارے میں کوئی شبہ نہ ہو سکے لیکن پھر میں نے یہ پروگرام بدل دیا۔ ڈکسن کی شخصیت مشکوک نہیں ہونی چاہئے۔ راستے میں بنی ایک بار اپنی کار سے میرے نزدیک آئی تو میں نے اسے رکنے کا اشارہ کیا تب میں نے اسے یہ بات بتائی کہ کار چھوڑنا مناسب نہیں ہے تو اس نے دانتوں تلے زبان دبالی۔

"ہاں یہ تو بھول ہی گئے تھے۔ ٹھیک ہے تم میرے پیچھے پیچھے چلے آؤ۔" اس نے کہا اور میں نے کار

بنی کی کار کے پیچھے لگادی۔

مکلینو کی نئی رہائش گاہ بھی خوبصورت تھی۔ میں بنی کے ساتھ ہی اندر داخل ہو گیا تھا۔ پھر ہم نے اپنی اپنی کاریں کھڑی کر دیں۔ اب میں نے کسی حد تک محکومانہ انداز اختیار کر لیا تھا۔ یہاں دوسرے لوگ بھی موجود تھے اور ان کی موجودگی کو ذہن میں رکھنا نہایت ضروری تھا لیکن اندر داخل ہو کر بنی نے مجھے اپنے کمرے میں طلب کر لیا اور مسکراتی ہوئی بولی۔

"یہاں ہم بالکل محفوظ ہیں۔ کسی کی مجال نہیں ہے جو ہماری گفتگو سننے کی کوشش کرے۔"

"اوہ بنی ویری گڈ۔ بہرصورت مجھے تم سے کچھ اور باتیں بھی کرنی ہیں۔ نہ جانے کیوں ہماری کل گفتگو تشنہ رہ گئی۔"

"ہاں ہاں کہو نواز' کیا بات ہے؟"

"مجھے اس شخص کی مکمل شخصیت کے بارے میں بھی بتا سکتی ہو بنی۔"

"میں نے الجھے ہوئے انداز میں کہا۔

"ڈکسن کی بات کر رہے ہو؟"

"ہاں۔"

"تو بس یوں سمجھو کہ ڈکسن' مکلینو کے خاص لوگوں میں سے ہے اور میرا ذاتی وفادار بھی جس وقت میں اسے کسی کام میں مصروف کر لیتی ہوں تو مکلینو اس میں مداخلت نہیں کرتا چنانچہ تم بے فکر رہو' میں تمہیں اپنے ساتھ رکھوں گی۔"

"اوکے بنی۔ ویسے کیا یہاں موجود لوگوں کا تعارف نہیں کراؤ گی؟"

"اس وقت اور اس انداز میں تو تعارف کرانا مشکل ہے لیکن تم صرف اتنی بات سمجھ لو کہ یہاں تمہاری حیثیت موجود لوگوں میں سب سے زیادہ اونچی ہے اور کوئی تم سے کوئی سوال نہیں کر سکتا اس لیے تم مطمئن رہو ــــــ تم زیادہ تر میرے ساتھ مصروف رہنا مکلینو جس وقت آئے گا دیکھا جائے گا۔"

"اوکے بنی!" میں نے کہا۔ بہت زیادہ احتیاط بھی بعض اوقات احمقانہ ہی ثابت ہوتی ہے چنانچہ میں نے اسی بات پر اکتفا کیا۔ ہاں جب رات میں بنی کے کمرے سے نکلنے لگا تو بنی نے پشت سے میرے شانے پر ہاتھ رکھا اور میں پلٹ پڑا۔

"جا رہے ہو۔" وہ آہستہ سے بولی اور میں اس کے ہونٹوں کی لرزش دیکھ کر مسکرانے لگا پھر بولا۔

"تم بتاؤ بنی' چلا جاؤں؟"

"بنی چند ساعت سوچتی رہی پھر گہری سانس لے کر بولی۔ "ہاں نواز۔ آج رات چلے ہی جاؤ۔ حالانکہ یہ تنہا رات میرے لیے بڑی تکلیف دہ ہو گی۔"

"کوئی بات نہیں بنی۔ ہم اچھے مستقبل کے لیے خود پر جبر بھی کریں گے۔" بنی نے گردن ہلا دی تھی اور پھر میں وہاں سے نکل آیا۔ بنی نے پہلے ہی مجھے میری رہائش گاہ بتا دی تھی اپنے کمرے میں آ کر میں نے سکون کی سانس لی۔ بہرصورت جو کچھ ہوا تھا اور اچانک ہوا تھا' خاصا فائدہ مند تھا اور میں اس سے کسی حد تک مطمئن بھی تھا۔

مفکّروں نے عورت کے بارے میں بہت کچھ کہا ہے۔ انہوں نے اسے طرح طرح کی تشبیہات دی ہیں۔ کسی نے اسے روح کائنات کہا ہے۔ کسی نے اسے پھول سے تشبیہہ دی ہے۔ پتہ نہیں عورت کے معاملے میں ان کے تجربات کیسے ہوں گے' پتہ نہیں انہیں کیسی عورتیں ملی ہوں گی جنہیں وہ پھول کہتے تھے۔ میرے تجربات تو بڑے خوفناک تھے مجھے تو یہ آدمخور پھول نظر آتے تھے۔ خوفناک پنکھڑیوں والے' جو خوبصورت بھی ہوتے ہیں' نرم و نازک ہوتے ہیں لیکن ان کی دوسری شکل۔ کس کس روپ میں نظر آئی تھی۔ چنانچہ عورت کے بارے میں میرے خیالات ان تمام لوگوں سے مختلف ہیں۔

بہت سی عورتیں دیکھی تھیں۔ سب کی سب ایک دوسرے سے مختلف' سب کے اپنے اپنے رنگ' انوکھے رنگ...... اور اب بنی میرے سامنے تھی۔ مکلینو اس کا باپ تھا اور میں اس کے باپ کا دشمن۔ مکلینو نے بنی کی پرورش کی تھی' اسے ایک شخصیت دی تھی' پوری زندگی اس پر اعتماد کیا تھا۔ اسے سب کچھ سکھایا تھا اور مکلینو وہ شخص تھا جس سے نہ جانے کیسے کیسے سورماؤں کے پتے پانی ہوتے تھے لیکن اس کی بیٹی نے اسے الو بنا دیا تھا۔ اس کے دشمن کے لیے اسے اتنے چکر دیے تھے کہ مکلینو کی...... کوئی شخصیت ہی نہیں رہی تھی۔ ایک طرف وہ ایک دشمن مرد سے بعد ہم اتنی الفت کرتی تھی اور دوسری طرف وہ ایک ایسے وفادار کو قتل کر چکی تھی جس کے بارے میں اس کے خیالات تھے کہ وہ در حقیقت کسی کتے کی طرح وفادار ہے اور اس پر آنکھیں بند کر کے بھروسہ کیا جا سکتا ہے۔

یہ تھی عورت ـــــ اور اگر اس صنف سے میرا بھروسہ اٹھ گیا تھا تو کوئی انوکھی بات نہیں تھی۔ میں بنی پر بھی بھروسہ نہیں کر سکتا تھا۔ میرے تجربات ہی ایسے تھے۔ ہاں کام نکالنے کی دوسری بات تھی اور اس کے علاوہ وہ ایک خوبصورت اور رس بھری عورت بھی تھی جو میری محبت کا دعویٰ بھی کرتی تھی اور خلوت میں اپنے بھرپور جذبات کا مظاہرہ تھی۔ عورت جس شخص سے پیار کرتی ہے اسے اپنا سب کچھ سونپ دیتی ہے۔

چنانچہ مجھے دوہرا فائدہ تھا اور جب فائدے مفت حاصل ہوں تو انسان ان سے منہ کیوں پھیرے۔ چنانچہ اندر کی حالت سے میں خود واقف تھا دوسرے کو دل میں جھانکنے کا موقع کیوں دیا جائے۔

ہاں اگر دل میں کوئی پھانس تھی تو سردارے کی' لیکن اگر ماضی میں جھانکتا تو اس پھانس کی خلش بھی کم ہو جاتی تھی۔ سردارے بلاشبہ عام انسانوں سے ہٹ کر ایک مختلف شخص تھا۔ اس کے نام کے ساتھ دوستی اور انسانیت کا نام لیا جا سکتا تھا لیکن اس وقت تو وہ بھی نہیں تھا جب مجھے دوستوں اور انسانوں کی تلاش تھی۔ وہ بھی تو بعد کی پیداوار تھی' اس وقت کی جب میں خود مضبوط تھا۔ اگر میں مضبوط نہ ہوتا تو سردارے کی مدد نہ کر سکتا اور اگر سردارے کی مدد نہ کر پاتا تو سردارے شاید میرا اتنا گہرا دوست نہ ہوتا۔ ہاں انسانیت کے کچھ رشتے جو میرے ذہن سے ابھی محو نہ ہوئے تھے' میں بھی نبھا رہا تھا۔ مکلینو اور بنی کو جل دے کر بہ آسانی نکل سکتا تھا لیکن سردارے کے لیے سب کچھ کر رہا تھا۔

اس کے باوجود اگر سردارے کو کوئی نقصان پہنچ گیا تو اس میں میرا قصور تو نہیں ہو گا۔ میں جتنی کوشش کر سکتا تھا' کر رہا تھا۔ اپنی جان بچانے کی میں نے کوئی کوشش نہیں کی تھی اور نہ ہی میں اس سلسلے میں حد تک جانا چاہتا تھا کہ زندگی کی کوئی صورت پیدا ہو۔ تاہم سردارے کی یاد میرے دل میں چٹکیاں لیتی

رہتی تھی۔ میری دلی خواہش تھی کہ سردارے مجھے مل جائے۔

بہر صورت ایک وفادار دوست کی ضرورت تو ہمیشہ ہی رہتی ہے اور مجھے تو کیا ہر انسان کو اس کی خواہش ہوتی ہے اور انسان اس لیے مجبور بھی ہوتا ہے۔

سردارے بہرحال مجھے جس حال میں ملا تھا لیکن اس کے بعد اس نے میرے ساتھ جو وقت گزارا اس کے بعد ہم دونوں کے درمیان کوئی ایسی بات نہیں رہی تھی جسے میں نظر انداز کر سکتا۔ وہ ہمیشہ ایک مخلص ساتھی کی حیثیت سے میرے ساتھ رہا۔ اس نے میرے لیے ہمیشہ زندگی کی بازی لگائی تھی۔ کبھی اس نے اپنے بارے میں نہیں سوچا۔ بس وہ کام کرتا تھا جو میرا حکم ہوتا۔

چنانچہ میرے دل میں سردارے کے لیے اتنی گنجائش تھی اور اسی گنجائش کے تحت میں اپنے طور پر کوشش کر رہا تھا کہ سردارے مجھے مل جائے۔

بہر صورت اپنی کوششیں جاری تھیں اور اب کامیابی حالات ہی مہیا کر سکتے تھے۔ بنی جس انداز میں کام کر رہی تھی، وہ میرے لیے خاصا تسلی بخش تھا لیکن اگر بنی خود اتنی ذہانت سے کام نہ کرتی تو اس سلسلے میں مجھے بھی کچھ نہ کچھ کرنا پڑتا لیکن فی الحال میں اس کے مشوروں پر عمل کر رہا تھا اور مجھے یقین تھا کہ اونٹ کسی نہ کسی کروٹ ضرور بیٹھے گا۔

"میں نے ایک طویل سانس لی اور میرا ذہن بنی کی طرف بھٹکنے لگا۔ پرشباب عورت، تنہائیوں کی ساتھی، وہ اس وقت مجبور تھی اور میں جانتا تھا کہ وہ بھی اس وقت اپنے بستر پر کروٹیں بدل رہی ہوگی۔ اسے میرے قرب کے بغیر چین کہاں نصیب تھا لیکن صورت حال ایسی ہی تھی۔ غالباً" جس شخص کے میک اپ میں مجھے یہاں لایا گیا تھا وہ کسی طور بھی بنی کے اس قدر قریب نہیں ہو سکتا تھا کہ رات کے کسی بھی حصے میں اس کے کمرے کی طرف جا سکے، یا اس کے کمرے میں آسکے۔

چنانچہ بنی نے احتیاط برتی تھی اور اس وقت میرے نزدیک بھی وہ احتیاط بری نہیں تھی۔ چونکہ ہم جو کام انجام دینا چاہتے تھے اس کے لیے سخت احتیاط کی ضرورت تھی۔ اگر ہمارا راز کھل جاتا تو پورا کھیل بگڑ سکتا تھا۔

چنانچہ بہتر یہ تھا کہ سویا جائے۔ میں نے اپنی آرامگاہ پر ایک نظر ڈالی۔ خاصا خوبصورت بیڈ روم تھا، ہر قسم کی ضروریات سے آراستہ، دیواروں پر حسین تصاویر آویزاں تھیں۔ اس میں ایک خوبصورت عورت کی تصویر بھی تھی، جو بڑے ہیجان خیز انداز میں ایک پتھریلی چٹان پر بے سدھ پڑی ہوئی تھی۔ میری نگاہیں اس پر جا ٹکیں اور میں اسے دیکھتا رہا۔

ذہن میں پھر عجیب عجیب سے خیالات جنم لینے لگے۔ میں نے سوچا کہ بہتر یہی ہے کہ سو جاؤں، چنانچہ میں اٹھا اور لائٹ آف کر دی۔ ننھا سا نائٹ بلب روشن کیا اور میں اپنے ریشمی بستر پر کروٹ لے کر لیٹ گیا۔

عجیب سی حالت ہو رہی تھی میری۔ دل چاہ رہا تھا کہ نیند آجائے اور میں ان تمام خیالات سے نجات پالوں لیکن ان حالات میں نیند خوشامد کے باوجود نہیں آرہی تھی چنانچہ میں نے آنکھیں بند کر کے اپنے ذہن کو آزاد چھوڑ دیا اور سونے کی کوشش شروع کر دی اور چند ساعت کے بعد میں نیم غنودہ ہو گیا۔

لیکن یہ غنودگی زیادہ دیر تک قائم نہ رہ سکی کیونکہ اچانک میں نے ایک ہلکی سی آہٹ محسوس کی،

میں نے چونک کر دروازے کی سمت دیکھا۔

میں محسوس کرنے لگا کہ آہٹ دروازے پر ہے لیکن نہ جانے کیوں مجھے محسوس ہوا کہ آہٹ دروازے کی طرف نہیں بلکہ کمرے کے ہی کسی دوسرے حصے کی طرف ہے۔ یہ کیا اسرار ہے۔ میں نے سوچا اور خاموش اپنے بستر پر لیٹا رہا۔

بہر صورت میں ہر حادثے کے لیے تیار تھا۔ جس قدر غنودگی ذہن پر چھائی تھی، سب چھٹ گئی تھی اور اب میں ذہنی طور پر بالکل چاق و چوبند تھا۔

میری نگاہیں چاروں طرف کا جائزہ لے رہی تھیں لیکن میں اپنی جگہ بے سدھ پڑا ہوا تھا۔ کمرے میں نائٹ بلب کی روشنی اتنی کم تھی کہ ہر چیز واضح طور پر نظر نہیں آسکتی تھی۔

بہت سے خیالات میرے ذہن میں چکرانے لگے۔ ہو سکتا ہے کوئی گڑبڑ ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے بنی حالات کو پرسکون پا کر میرے پاس آئی ہو۔ ظاہر ہے وہ بھی میرے لئے اسی قدر پریشان تھی جس قدر کہ میں۔

لیکن یہ آہٹ دروازے پر تو نہیں تھی۔ میں نے ہلکی سی گردن گھمائی اور اپنی پشت پر دیکھا۔

ایک خوبصورت سا پردہ لٹک رہا تھا۔ اس پر پہلے بھی میری نگاہ پڑی تھی لیکن میں نے توجہ نہ دی تھی۔ ممکن ہے اس کے پیچھے بھی کوئی دروازہ ہو------اور میرا خیال درست ہی نکلا۔

پردہ آہستہ آہستہ ہل رہا تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد پردہ پوری طرح سے کھلا اور پھر کوئی اندر آگیا۔

میں نے آنکھیں اس طرح بند کر لی تھیں کہ آنے والے کو یہ احساس نہ ہو کہ میں جاگ رہا ہوں اور اتنی ہلکی روشنی میں آنے والے کو میری آنکھیں نظر آ بھی نہیں سکتی تھیں۔ میں نے محسوس کیا کہ سیاہ لباس میں کوئی عورت ہی ہے۔

"بنی۔"

میرے ذہن نے نعرہ لگایا اور میرے ذہن کو مسرت ہی ہوئی تھی۔ اس وقت اس کی آمد میرے لیے خاصی دلچسپ اور دلکش تھی۔ وہ آہستہ آہستہ چلتی ہوئی میرے سامنے پہنچ گئی اور مجھ پر جھک گئی۔

اس کے بدن سے خوشبوئیں نکل کر میری ناک سے ٹکرانے لگیں۔ گویا بنی پورے طور سے تیار ہو کر آئی تھی۔

میں نے اپنی آنکھوں میں اس قدر ہلکی سی جھری رکھی تھی کہ اس کا ہلکا سا خاکہ دیکھ سکوں۔ پوری طرح اس کے خدوخال مجھے نظر نہیں آرہے تھے اور اچانک ہی مجھے اس کی آواز سنائی دی۔

"ڈکسن، ڈکسن ڈیر۔ ڈکسن۔" اور میرے پورے بدن میں جھرجھری سی پھیل گئی۔

یہ بنی کی آواز نہیں تھی، بلکہ ایک اور دلکش آواز تھی۔ خاصی دلکش۔ بلکہ اتنی دلکش کہ بے اختیار آنکھیں کھول کر اسے دیکھنے کو دل چاہنے لگا تھا، لیکن میں خاموش پڑا رہا۔ یہ تو کوئی نئی ہی صورت حال تھی------اور اگر اس صورت حال میں کوئی خاص بات ہے تو پھر تو میرے لیے خاصی دلکشی تھی۔

"ڈکسن ڈیر۔" آواز پھر سنائی دی۔ اس بار لڑکی کے سانس میرے چہرے سے ٹکرانے لگے۔ میں نے آنکھیں بالکل بند کر لی تھیں۔

تب دو نرم ہونٹ میرے ہونٹوں سے آچپکے اور میرے پورے وجود میں آگ سلگ گئی۔ وہ میرے ہونٹوں کو بھنبھوڑنے کی حد تک چوم رہی تھی۔ پھر اس نے اپنے نرم بدن کا بوجھ بھی میرے بدن پر ڈال

دیا۔

"ڈکسن! اتنی گہری نیند سو رہے ہو۔" اس نے ناز بھرے انداز میں کہا اور میری نیند مزید گہری ہو گئی۔ میں نے سانس بھی آہستہ آہستہ لینا شروع کر دیے کہ اسے میرے جاگنے کا احساس نہ ہو اور وہ میرے کچھ اور نزدیک آ گئی۔

"افوہ! بڑی ہی گہری نیند آ گئی ہے۔ چلو خیر کوئی بات نہیں ہے۔" وہ آہستہ سے میرے نزدیک لیٹ گئی اور اس نے اپنا سر میرے بازو پر رکھ دیا اور اپنا دوسرا پاؤں اور ہاتھ میرے بدن پر۔ میرا تنفس تیز ہونے لگا تھا' انسان تھا' آخر کب تک خود پر جبر کر سکتا تھا۔ وہ آہستہ آہستہ سے میرے رخسار' گردن' ناک پر بوسے دے رہی تھی۔ اس کے جذبات میں کافی گرمی پائی جا رہی تھی۔ چنانچہ چند ساعت کے بعد میں نے آہستہ سے کروٹ بدلی اور وہ ایک دم سے اپنا چہرہ اوپر اٹھا کر بولی۔

"ڈکسن' سو رہے ہو۔ میں بور ہو رہی ہوں۔"

"نہیں۔" میں نے غنودہ سی آواز میں کہا۔

"جاگو نا۔ دیکھو میں تہیلما ہوں۔"

"تہیلما۔" میں نے ذہن ہی ذہن میں دوہرایا۔ خوبصورت نام ہے۔ اس نام کی ایک لڑکی مجھے پہلے بھی مل چکی تھی۔ بہر صورت ابھی تک میں نے اس کا چہرہ غور سے نہیں دیکھا تھا۔ تب میں نے آہستہ آہستہ آنکھیں کھولیں اور اس کی طرف دیکھ کر مسکرایا۔

"جاگ گئے؟" وہ پیار بھرے انداز میں بولی۔

"ہاں!"

"سو کیوں رہے تھے؟"

"ہوں۔ بس" مجھ سے کوئی جواب نہ بن پڑا۔

"کیا تمہیں میرا انتظار نہیں تھا؟" وہ پیار بھرے انداز میں بولی۔

"یہ بات نہیں ہے۔" میں نے بھاری آواز میں کہا' جیسے سوتے سے جاگنے کے بعد انسان کی کیفیت ہوتی ہے۔

"پھر۔ تم سو کیوں گئے تھے؟"

"بس ایسے ہی۔"

"اوہ' اور میں جو تمہارے لیے جاگ رہی تھی؟"

"آئی ایم سوری۔" میں نے آہستہ سے کہا اور ہاتھ اس کی کمر کے گرد ڈال کر اسے اپنی آغوش میں گھسیٹ لیا۔

اس نے بھی شاید مجھے معاف کر دیا تھا۔ وہ بھی مجھ سے لپٹ گئی اور اس کے بعد مجھے یہ اندازہ لگانے میں دقت نہیں ہوئی کہ ڈکسن کے تہلیما سے کیسے تعلقات تھے۔ چنانچہ میری تو دلی مراد بر آئی تھی۔ میں تو سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ اس طرح سے اس وقت میری خواہش پوری ہو سکتی ہے۔ بہر صورت شکر خورے کو شکر ہی ملتی ہے اور میں بھی شکر سمجھ کر اس سے لطف اندوز ہونے لگا۔ خوب تھی شکر بھی' میٹھی میٹھی' چاشنی دار۔

اور اس چاشنی سے میں پوری طرح لطف اندوز ہوا۔ دل بھر کر میں نے مزہ لیا اور رات کا خاصا وقت اسی میں گزر گیا اور وہ میرے بازو میں منہ لپیٹ کر سو گئی۔ درمیان میں اس نے کئی بار اس حیرت کا اظہار کیا تھا کہ آج میرے اندر ایک عجیب سی کیفیت ہے جسے وہ الفاظ میں بیان نہیں کر سکتی۔ میں خود بھی اس کیفیت کو الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا تھا اور اسے بیان کرنا شاید میرے لیے مضر ہی ہوتا۔

حالانکہ اس عجیب و غریب صورت حال میں نیند آنی چاہیے لیکن نیند بھی خوب شے ہے' میں ایک اجنبی لڑکی کے ساتھ رات کا ایک رنگین حصہ گزارنے کے بعد بڑے اطمینان سے گہری نیند سو گیا' ان حالات سے بے خبر کہ صبح کو جاگنے کے بعد ممکن ہے میری شخصیت میں تبدیلی کا احساس ہو جائے لیکن ایسا نہ ہوا۔

اس وقت شاید صبح کے آٹھ بجے تھے جب لڑکی نے میرے گھنے بالوں میں انگلیاں پھیرنی شروع کر دیں۔ وہ مجھے جگا رہی تھی۔

اور بہت دیر کے بعد جب میری آنکھ کھلی تو اس کے الفاظ میرے کانوں میں گونجے اور اس کی انگلیوں کا لمس مجھے اپنے بالوں میں محسوس ہوا۔

"اٹھو گے نہیں ڈارلنگ۔ اتنی دیر' آج تو تم عجیب سے نظر آ رہے ہو' تم تو جلدی جاگ جانے کے عادی ہو۔ پلیز اٹھ جاؤ۔"

"ہوں۔" میں نے آنکھیں کھول دیں اور اس نے اپنا سر میرے سینے پر رکھ دیا۔ اس کے بدن کا بوجھ میرے اوپر تھا۔

بہر صورت میں نے اسے مایوس نہیں کیا اور اس کی کمر کے گرد اپنی بانہیں ڈال دیں۔ بہت دیر تک وہ میری شکل دیکھتی رہی اور پھر بولی۔

"اب اٹھو گے نہیں' باتھ روم جاؤ' نہالو' ممکن ہے کوئی کام پیش آ جائے۔" وہ بڑے پیار سے بولی۔

"اوکے۔" میں اس کا نام یاد کرنے کی کوشش کرنے لگا اور چند ساعت کے بعد مجھے اس کا نام یاد آ گیا۔

"اوکے تہلیما۔" میں نے کہا اور اس نے بستر کے نزدیک کرسی پر پڑا ہوا گاؤن اٹھا کر مجھے دے دیا۔ میں نے گاؤن پہنا اور باتھ روم میں داخل ہو گیا۔ دل ہی دل میں سوچ بھی رہا تھا کہ جلدی سے یہ بلا ٹل جائے۔ بہت خوبصورت بلا تھی۔ دن کی روشنی میں' میں نے اس کا چہرہ دیکھا تھا۔ بہت ہی خوبصورت اور دلکش تھی۔ طبیعت خوش ہو گئی۔ رات کو اس لڑکی کے ساتھ گزارے ہوئے لمحات ذہن میں آ گئے اور پانی کی ٹھنڈی پھواریں میرے سلگتے ذہن پر جذب ہونے لگیں۔ بہر صورت میں ——— ضرورت سے زیادہ نہایا۔ پھر اپنے بدن اور بالوں کو تولیے سے خشک کرنے لگا۔ باتھ روم ہی میں' میں نے اپنے میک اپ کا جائزہ لے لیا تھا کہ کہیں سے میک اپ میں کوئی تبدیلی تو نہیں ہوئی لیکن آج کل کے میک اپ بھی اس قدر کمزور نہیں تھے۔

چنانچہ میں حسب معمول تھا۔ باہر نکلا تو تہیلما میرا انتظار کر رہی تھی۔ وہ ایک کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے بدن پر ایک خوبصورت گاؤن تھا۔ وہ پاؤں پر پاؤں رکھے بیٹھی تھی جس کی وجہ سے گاؤن کا ایک حصہ اس کی ران پر سے کھسک گیا تھا۔

اس قدر دودھیا رنگ تھا کہ میں دنگ رہ گیا۔ بے پناہ کشش سمیٹے ہوئے' بے پناہ خوبصورتی تھی اس

رنگ میں۔

میری نگاہیں اس طرف پاکر وہ مسکرائی اور آہستہ سے بولی۔ "بڑے شریر ہو' اپنی شرارتیں بھی نہیں چھوڑتے۔"

"ہوں۔" میں نے ایک بھاری سی ہوں' کے علاوہ کچھ نہ کہا اور پھر وہی بولی۔

"آؤ چلو ناشتہ کرلیں۔"

"تم نہیں نہاؤ گی؟" میں نے اس سے پوچھا۔

"نہیں۔ بس میں منہ ہاتھ دھولوں گی۔"

"ارے' ارے کیوں؟"

"بس میری مرضی' دل نہیں چاہ رہا۔" اس نے کسلمندی سے کہا۔

"جیسی تمہاری مرضی تھیلما لیکن بہرصورت کیا ناشتہ ہم لوگ تنہا ہی کریں گے؟" میں نے پوچھا۔

"کیا مطلب؟" وہ تعجب سے بولی۔

"میرا مطلب ہے اور کوئی تو نہیں ہے۔"

"اور کون ہوگا؟" وہ بدستور حیرانی سے بولی۔

"اوہ۔" میں نے تھیلما کی طرف بغور دیکھا اور ایک دم خاموش ہوگیا' پھر بولا "ارے بس ویسے ہی کہہ رہا تھا۔"

"آؤ پھر ناشتہ کریں۔ آؤ (Come On) کم آن۔" وہ ناز بھرے انداز میں بولی اور میرا ہاتھ پکڑ کر ایک طرف چل پڑی۔

میں نے گہری سانس لی۔ بہرصورت عجیب سی لڑکی تھی۔ ٹیبل پر ناشتہ رکھا ہوا تھا۔ ہم دونوں نے کرسیاں کھینچیں اور ناشتہ کرنے لگے۔

نہ جانے تھیلما' ڈکسن کی کون تھی' میں ابھی تک اس کا اندازہ نہیں کرسکا تھا۔ ہاں اتنا محسوس کرچکا تھا کہ ڈکسن سے اس کے جسمانی تعلقات بھی تھے اور شاید اس کی محبوبہ بھی۔ حالانکہ اس بارے میں مجھے تجسس بھی تھا لیکن میں نے اپنی خاموشی کو کافی حد تک برقرار رکھا اور زیادہ باتیں نہیں کیں۔

"باس بنی نے کوئی خاص کام تمہارے سپرد کیا ہے؟"

"نہیں۔" میں نے جواب دیا۔

"میں یہی سوچ رہی تھی کہ شاید باس بنی نے تمہیں کوئی خاص کام سپرد کیا ہے۔ انہوں نے تمہیں کل بلایا تھا نا؟"

"ہاں!"

"کیوں؟ کیا کام تھا؟"

"بس کچھ ایسے ہی معاملات تھے۔ میرا خیال ہے بنی' مسٹر مکلینو سے فوری طور پر ملنا چاہتی ہے۔" میں نے جواب دیا۔

"اوہو۔ مسٹر مکلینو تو شاید آج ہی آنے والے ہیں۔"

"ہاں شاید۔"

"تمہیں کوئی اطلاع ملی؟"

"نہیں۔ کوئی اطلاع نہیں ملی۔" میں نے جواب دیا۔

"کیا بات ہے ڈکسن ڈارلنگ کچھ بجھے بجھے سے لگ رہے ہو؟" تھیلما نے پوچھا۔

"نہیں یہ تمہارا خیال ہے' ایسی کوئی بات نہیں۔" میں نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"پھر بھی۔ میں محسوس کر رہی ہوں۔ تمہارے چہرے پر کچھ تھکن کے سے آثار ہیں۔" تھیلما نے کہا۔

"نہیں ڈیر۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ بس میں یونہی سوچ رہا تھا کہ باس بنی اس قدر پریشان کیوں ہے۔ یا تم نے محسوس کیا کہ باس بنی کسی قدر الجھی الجھی سی نظر آرہی ہیں' نہ جانے کیا بات ہے؟"

"نہیں۔ میں باس کے سامنے زیادہ گئی نہیں کیونکہ انھیں میری زیادہ ضرورت نہیں پڑی۔" تھیلما نے جواب دیا۔

"میں یہ ہی سوچ رہا تھا کہ کوئی ایسا مسئلہ ضرور ہے جو ابھی تک میرے علم میں بھی نہیں آیا۔ نہ جانے کیا مسئلہ ہے؟"

"کیا ہو سکتا ہے؟" اس نے مجھے دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں نہیں کہہ سکتا' ظاہر ہے یہ باس کے معاملات ہیں اور وہی اسے مناسب طور پر جان سکتی ہیں۔" میں نے جواب دیا۔

"ہاں۔ یہ ٹھیک ہے لیکن بہرصورت اب تمہارا کیا پروگرام ہے؟ مجھے اجازت دے رہے ہو۔؟"

"ہاں۔ پھر کب ملوگی؟" میں نے پوچھا۔

"دوپہر کے کھانے پر پہنچ جاؤں گی۔" اس نے جواب دیا۔

"اوکے۔ میں انتظار کروں گا۔" میں نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوکے۔ ڈکسن ڈارلنگ۔" وہ اٹھتے ہوئے بولی۔ پھر اس نے میرے ہونٹوں کو الوداعی بوسہ دیا اور باہر نکل گئی۔

تب میں نے گہری سانس لی تھی۔ بڑا اچھا ہوا تھا' بات گول مول ہی رہی تھی۔ بہرصورت اب میں بنی سے پوچھنا چاہتا تھا کہ تھیلما کون ہے' حالانکہ رات کے واقعات بنی کو بتانا مناسب نہیں تھا ورنہ بنی محتاط ہو جاتی۔

عورت' عورت ہی ہوتی ہے' خواہ وہ افلاطون ہی کیوں نہ ہو۔ ظاہر ہے وہ یہ برداشت نہیں کرسکے گی کہ میں کسی بھی روپ میں کسی بھی مصلحت کے تحت کسی دوسری عورت کے ساتھ شب بسری کروں' چنانچہ صرف پوچھنے کی حد تک بات مناسب تھی اور اس مقصد کے لیے کوئی بھی گول مول بات کی جاسکتی تھی۔ ویسے یہ خفیہ دروازہ ---- میرا خیال ہے تھیلما خاص طور سے اس خفیہ دروازے سے آتی ہوگی' میں چند ساعت سوچتا رہا اور پھر میں نے ایک بات اور بھی سوچی۔

تھیلما' ڈکسن سے اس قدر بے تکلف ہے ناشتہ اور کھانا وغیرہ ڈکسن کے ساتھ ہی کھاتی ہے اور اس سلسلے میں مجھے بھی ذرا محتاط رہ کر بنی سے گفتگو کرنا ہوگی۔

ٹھیک ہے میں نے محسوس کیا ہے کہ عورت دنیا کی تمام باتیں برداشت کر لیتی ہے' ہر کام کر سکتی ہے لیکن اپنے مرد کو کسی دوسری عورت کے ساتھ کسی قیمت پر نہیں دیکھ سکتی' چنانچہ یہ احتیاط ذہن میں رکھنا ہی تھی' سو میں انتظار کرتا رہا کہ بنی مجھے بلوائے اور میں پہنچوں۔

میں نے لباس تبدیل کر لیا تھا اور فی الوقت اپنی آرامگاہ ہی میں تھا۔ مجھے یقین تھا کہ بنی میرے بغیر بے چین ہوگی اور وہ یقیناً" مجھے بلوانے کی کوشش کرے گی اور میرا یہ اندازہ درست ہی نکلا۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک نوجوان سی لڑکی میرے دروازے پر آئی اور بولی۔

"باس بنی آپ کو طلب کرتی ہیں۔"

"اوہ۔ کہاں ہے وہ؟"

"اپنے روم میں۔" لڑکی نے جواب دیا اور میں نے گردن ہلا دی۔ تب وہ لڑکی واپس پلٹ گئی۔

اچانک میرے ذہن میں کوئی خیال آیا' میں نے اسے روکا اور وہ رک گئی۔ "لیس مسٹر ڈکسن!" اس نے پوچھا۔

"اوہ۔ کوئی بات نہیں جاؤ۔" میں نے جواب دیا اور وہ میری طرف عجیب سی نگاہوں سے دیکھتی ہوئی چلی گئی۔

ابھی میں ایک حماقت کرنے جا رہا تھا۔ لڑکی چونکہ اچھی خاصی تھی اس لیے میں اسے روک کر اس کا نام پوچھنے جا رہا تھا۔ پھر اچانک ہی مجھے یاد آ گیا کہ میں یہاں جس روپ میں ہوں' یہاں کی کوئی شخصیت اس روپ سے بے بہرہ نہیں ہوگی۔ چنانچہ میں فوری طور پر سنبھل گیا تھا۔ چنانچہ میں بنی کی طرف چل پڑا۔

تھوڑی دیر کے بعد میں نے دروازے پر پہنچ کر آہستہ سے دستک دی۔ اندر سے بنی کی تحکمانہ آواز ابھری۔

"آ جاؤ۔"

میں اندر داخل ہو گیا۔ بنی کمرے میں تنہا تھی۔ صوفے پر بیٹھی وہ کچھ سوچ رہی تھی۔ مجھے دیکھ کر اس کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ پھیل گئی۔ اس کی آنکھوں میں تفکر کے آثار صاف نظر آ رہے تھے۔

"لیس باس۔" میں نے آہستہ سے گردن خم کر کے کہا۔

"دروازہ بند کرو۔" بنی نے جواب دیا اور میں گردن خم کر کے دروازے کی جانب بڑھ گیا۔

میں نے دروازہ بند کیا اور دروازہ بند کرنے کے بعد جب پلٹا تو بنی غیر محسوس انداز میں میرے نزدیک کھڑی تھی۔

اس نے میری گردن میں بانہیں ڈال دیں اور اپنا چہرہ اوپر اٹھا دیا۔ میں نے جھک کر اس کے لبوں پر اپنے ہونٹ رکھ دیئے۔ ایک طویل بوسے سے فارغ ہونے کے بعد بنی نے میرے سینے پر اپنا سر رکھ دیا اور بولی۔

"اب تمہارے بغیر ایک رات بھی شاق گزرتی ہے۔"

"ہاں بنی۔ میں بھی آدھی رات تک کروٹیں بدلتا رہا۔"

"خیر کوئی ہرج نہیں ہے۔ میرا خیال ہے بہت زیادہ وقت نہیں جب ہم ان تمام جھمیلوں سے فارغ ہو چکے ہوں گے اور اس کے بعد ------ اس کے بعد نواز ایسی کوئی بات نہ ہوگی جو ہم دونوں کو ایک

دوسرے سے دور رکھ سکے۔"

"ہاں بنی۔ میری بھی یہی خواہش ہے۔ میں بھی یہی چاہتا ہوں کہ اب ان تمام جھگڑوں سے نکل کر کسی پر سکون جگہ پہنچ جاؤں۔"

"نواز۔" بنی مجھ سے لپٹ گئی اور مجھے چومتے ہوئے بولی۔ "تم سے ایک بات پوچھوں۔ نواز؟"

"ہاں بنی' ضرور"

"جب ہم یہاں سے نکل جائیں گے نواز' تو تم کیسی زندگی پسند کرو گے؟"

"صرف وہ زندگی جس میں مجھے بنی کا قرب حاصل ہو۔" میں نے جواب دیا اور بنی میرے اس جواب سے سرشار ہو گئی۔

"سچ نواز۔" میں بھی یہی چاہتی ہوں۔ زندگی میں نہ جانے کیسے کیسے وقت گزارے ہیں' نہ جانے کس ماحول میں سانس لی ہے لیکن اب جب سے تم ملے ہو' دل چاہتا ہے کہ سکون ہو' تنہائی ہو' ایسی تنہائی جس میں صرف تم میرے نزدیک ہو' یا پھر کوئی پر فضا مقام ہو۔ میرا خیال ہے ہم کسی ایسے جزیرے میں چلیں گے جہاں صرف پر سکون اور پر امن لوگ رہتے ہوں گے' ان کے درمیان ہم لوگ ایک اچھے شہری کی زندگی بسر کریں گے۔"

"کیوں نہیں بنی۔ ہم اپنی تمام خواہشات کو پورا کریں گے۔" میں نے بنی کے شانے کو پیار سے تھپتھپاتے ہوئے کہا' حالانکہ میں نے مکاری سے کام لیا تھا۔

"ہاں نواز۔ میں ایک پر سکون ماحول دیکھنا چاہتی ہوں' بہت ہی خوبصورت ماحول۔ میں بھول جانا چاہتی ہوں کہ کبھی جرائم کی زندگی سے بھی ہمارا کوئی تعلق رہا ہے۔ میں تمہارے ساتھ ایک ایسی زندگی گزارنا چاہتی ہوں جس میں نیکی ہو۔ نواز ہم نیکی اپنا لیں گے۔ ہم ایک ایسا گھر تعمیر کریں گے جس میں ہم جنت بنا سکیں۔"

"ہاں بنی۔" میں نے مکاری سے جواب دیا۔ حالانکہ میرا دل اندر سے کہہ رہا تھا کہ میڈم بنی' پہلی فرصت ملتے ہی آپ سے علیحدگی اختیار کروں گا کیونکہ میری زندگی اب ہر تاثر سے عاری ہے۔

بنی چند ساعت جذباتی انداز میں بولتی رہی۔ پھر اس نے کچھ سنبھالا لیا اور مجھ سے خمار آلود لہجے میں بولی۔

"نواز۔ صوفے پر بیٹھ جاؤ۔"

"شکریہ۔" میں نے کہا اور صوفے پر بیٹھ گیا۔

"تو رات کو تم بھی پریشان رہے؟"

"ہاں۔" میں نے جواب دیا۔

"میں بھی خاصی رات تک نہ سو پائی تھی۔"

"خیریت؟" میں نے پوچھا۔

"ہاں تمہارے بارے میں سوچتی رہی۔ بس دل چاہ رہا تھا کہ سارے وسوسے اور اندیشے نظر انداز کر کے تمہارے پاس پہنچ جاؤں۔"

"نہیں بنی۔ بہر صورت ہمیں زندگی کے بہت سے مراحل سے گزرنا ہے۔ تھوڑی سی احتیاط اچھی

ہی ہوتی ہے۔"

"میں خود بھی یہی سوچتی ہوں' ورنہ شاید میں برداشت نہ کرپاتی۔" بنی نے جواب دیا۔

"خیر کوئی بات نہیں ہے۔ ہاں تم نے اس وقت کیا مجھے کسی خاص کام سے بلایا ہے؟" میں نے پوچھا۔

"ہاں' ابھی تھوڑی دیر پہلے مجھے ایک ایجنٹ کا فون ملا ہے۔"

"کس سلسلے میں؟" میں نے پوچھا۔

"مکلینو سویڈن سے روانہ ہوگیا ہے اور اب وہ تھوڑی دیر میں یہاں پہنچنے ہی والا ہے۔" بنی نے جواب دیا۔

"اچھی خبر ہے۔" میں نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہاں اچھی ہی ہے۔" بنی بھی مسکرائی۔

"کیا خود کو تم تیار پاتی ہو؟"

"ہاں کیوں نہیں۔ بنی تمہارے سامنے اس قدر کمزور ہوگئی ہے' ورنہ عام حالات میں وہ اس قدر کمزور نہیں ہے۔"

انسان بھی عجیب شے ہے۔ بعض اوقات وہ نہ جانے خود کو کیا محسوس کرتا ہے۔ کوئی شخصیت اسے اس قدر متاثر کر بیٹھتی ہے کہ اس کے لیے وہ اپنا وجود تک فنا کر دیتا ہے' اپنی ذات کو گم کر دیتا ہے اور نواز میں تو خود کو تمہارے سامنے بھول بیٹھی ہوں۔"

"ہاں بنی! لیکن تم تنہا اپنے بارے میں یہ بات نہیں کہہ سکتیں' نواز بھی تمہارے لیے اتنا ہی پاگل ہوچکا ہے۔"

"مجھے یقین ہے نواز۔" بنی نے جواب دیا۔

اس وقت میں انتہائی صفائی سے جھوٹ بول رہا تھا' مجھے ذرا بھی اس چیز کا احساس نہیں تھا کہ میں ایک لڑکی کو بے وقوف بنا رہا ہوں اور لڑکی ---- لڑکی بھی وہ جس نے نہ جانے کتنے خون اپنے ہاتھوں سے کیے تھے۔

بہرصورت اسے کسی طور چکر میں لانا اتنا زیادہ ضمیر کا بوجھ نہیں تھا' جس قدر کہ میں محسوس کر رہا تھا۔ چنانچہ میں نے اپنے ذہن کو جھٹک دیا۔

"اور کوئی الجھن تو پیش نہیں آئی؟" بنی نے پوچھا۔

"نہیں بنی کوئی خاص نہیں۔ چھوٹی چھوٹی الجھنوں کی تو میں خود بھی زیادہ پرواہ نہیں کرتا۔ ابھی چند ساعت قبل ایک لڑکی میرے پاس آئی تھی' اس نے بڑی بے تکلفی سے میرا نام لیا اور پھر ناشتے کے لیے پوچھنے لگی۔

"لڑکی۔ کون لڑکی۔ کون تھی وہ؟" بنی حیرت کے شدید جھٹکوں کی زد سے نکل کر بولی۔

"اوہو شاید اس نے اپنا نام تھیلما بتایا تھا۔"

"اوہ تھیلما۔ ہاں۔ اس کے بارے میں میرا خیال ہے کہ وہ ڈکسن کی محبوبہ ہے۔" بنی نے جواب دیا۔

"اوہو۔ محبوبہ۔" میں نے عجیب سے انداز میں کہا اور بنی ہنسنے لگی۔

"ہاں محبوبہ ---- لیکن تم اس سے زیادہ بے تکلف ہونے کی کوشش مت کرنا' سمجھے؟" بنی تیکھے انداز میں بولی۔

"ہاں۔ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اس کا لیکن یہ بتا کر تم نے بڑا اچھا کیا چونکہ میں تو اس لڑکی کے بارے میں ذرا الجھن ہی میں پڑ گیا تھا کہ نہ جانے کون ہے اور اتنی بے تکلفی سے اس نے مجھے ناشتے کا آفر کیا اور پھر ناشتہ میرے ساتھ ہی کیا۔"

"خیر اس حد تک کوئی ہرج نہیں ہے لیکن نواز تم جانتے ہو تمہیں اپنا کردار کس طرح انجام دینا ہے اور یوں بھی ہم زیادہ عرصے تک یہاں نہیں رہیں گے۔ بہرصورت اس لڑکی کو جس حد تک ہو سکے خود سے دور ہی رکھنا کیونکہ میں نے اس کے بارے میں بہت کچھ سنا ہے۔"

"مثلاً؟" میں نے پوچھا۔

"بس یہی ڈکسن سے اس کی ضرورت سے زیادہ دلچسپیاں ہیں اور اس سے زیادہ مجھے معلومات نہیں ہیں کیونکہ مجھے ڈکسن سے اس وقت یا اب کبھی بھی کوئی خاص دلچسپی نہیں رہی۔ ہاں ڈکسن کے روپ میں نواز میرے لیے باعث کشش ہے۔" بنی نے مسکراتے ہوئے کہا اور میں گردن ہلانے لگا۔

"بہرصورت ٹھیک ہے بنی' میں اسے زیادہ لفٹ نہیں دوں گا' لیکن اس کے باوجود یہاں کے چند لوگوں سے میری شناسائی ضروری ہے۔ یہاں کی وہ ملازمہ جسے تم نے مجھے بلانے کے لیے بھیجا تھا۔"

"اوہ اس کا نام گوان ہے۔"

"گوان؟" میں نے سوالیہ انداز میں کہا۔ "گوان۔ ٹھیک ہے۔ یعنی میں اس سے بھی اس کا نام پوچھنے جا رہا تھا۔"

"اوہو' ایسی غلطی نہ کرنا ڈکسن' ذرا سا ہوشیار رہنا نہایت ضروری ہے' ویسے تم مکلینو کو باس ہی کہتے ہو اور اس کے سامنے بہت زیادہ مودب رہتے ہو۔ اس چیز کو ذہن میں رکھنا۔" بنی نے مجھے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"او کے بنی ---- اور کوئی خاص بات؟"

"بس اور کوئی خاص بات نہیں ہے۔ زیادہ تر معاملات میں ہی سنبھالوں گی اور اس وقت تم موجود رہنا جب میں مکلینو سے طویل ملاقات کروں گی۔ دراصل ڈکسن کی پوزیشن اس قدر مضبوط ہے کہ وہ ہمارے پرائیویٹ معاملات میں بھی دخل دے سکتا ہے اور یہ سب کچھ میں نے اچانک ہی سوچا تھا اور جس قدر میں نے اچھا سوچا اس پر میں بہت ہی خوش ہوں۔" بنی نے کہا اور میں نے گردن ہلا دی۔

"اب میرے لیے کیا حکم ہے بنی باس؟" میں نے مودبانہ انداز میں پوچھا اور بنی کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"بس کچھ نہیں۔ افسوس کہ میں تمہارے ساتھ زیادہ دیر بیٹھ بھی نہیں سکتی۔ بہرصورت میں ڈکسن کو یا کسی دوسرے شخص کو اتنی لفٹ نہیں دیتی تھی کہ دوسرے لوگ یہ محسوس کریں کہ وہ تنہائی میں میرے ساتھ اتنی دیر بیٹھ بھی سکتے ہیں اور یہ بات ذرا اجنبی ہوگی۔"

"تو پھر میں کیا کروں؟"

"اپنے کمرے میں جاؤ' کوئی رسالہ پڑھو' میرا خیال ہے جب مکلینو آجائے گا تو میں تمہیں اطلاع دے دوں گی----- تم مکلینو کے کمرے میں پہنچ جانا۔"

"اوکے باس۔" میں نے کھڑے ہو کر کہا اور بنی پھر ہنس پڑی۔ پھر وہ دروازے کی جانب بڑھی اور اس نے دروازے کا لاک کھول دیا۔ لاک کھولنے کے بعد اس نے دروازے کے پٹ کھولے نہیں تھے انہیں بند ہی رکھا تھا۔ پھر اس نے آہستہ سے اپنے ہونٹ آگے بڑھا کر میرے ہونٹوں کو چوم لیا اور میں دروازے سے باہر نکل آیا۔

اپنے کمرے میں پہنچ کر میں نے گہری سانس لی اور دیر تک کچھ سوچتا رہا۔ ذہن میں شرارتیں جنم لے رہی تھیں' تب میں نے گھنٹی بجائی اور چند ساعت کے بعد ایک شخص اندر داخل ہو گیا۔

"گوان کو بھیج دو۔" میں نے کہا اور وہ شخص باہر نکل گیا۔ گول مول سی لڑکی چند ساعت کے بعد میرے قریب پہنچ گئی۔

"سنو گوان' کیا تم مجھے کافی پلا سکتی ہو؟"

"کیوں نہیں مسٹر ڈکسن؟"

"تو پھر پلیز ذرا جلدی سے بنا کر لے آؤ لیکن ایک کپ نہیں دو کپ۔"

"جی بہت اچھا۔" گوان نے آہستہ سے کہا اور باہر نکل گئی۔ میں ایک کرسی پر بیٹھا مسکراتا رہا تھا۔

تھوڑی دیر کے بعد گوان ہاتھوں میں کافی کی ٹرے لیے اندر داخل ہوئی لیکن اس کی ٹرے میں دو کپ کافی تھی۔ وہ خود کسی حد تک متحیر نظر آ رہی تھی۔ اس نے ٹرے ایک میز پر رکھ دی اور سیدھی کھڑی ہو گئی۔

"میرا خیال ہے تم میرے سامنے ہی بیٹھ جاؤ۔" میں نے کہا۔

"جی۔ میں نہیں سمجھی مسٹر ڈکسن؟"

"بیٹھ جاؤ گوان۔"

"لیکن-----"

"کیا تم مصروف ہو؟"

"جی نہیں جناب۔"

"باس بنی کہاں ہے؟"

"اپنے کمرے میں مصروف ہے' نہ جانے کیا کر رہی ہے مجھے نہیں معلوم۔" گوان نے جواب دیا۔

"بس تو ٹھیک ہے۔ تم بھی دروازہ بند کر دو۔" گوان چند ساعت کے لیے ٹھٹکی' اس نے کچھ سوچا لیکن پھر پلٹ کر اس نے دروازہ بند کر دیا----- لیکن وہ اب بھی مجھے متحیر نظر آ رہی تھی۔

"بیٹھو گوان' کیا تم میرے ساتھ ایک کپ کافی نہیں پی سکتی۔"

"آپ کے ساتھ؟" گوان نے سہمے ہوئے انداز میں کہا۔

"ہاں' ہاں کیوں ڈرتی ہو مجھ سے؟"

"نہیں جناب' لیکن میں۔ میں تو ملازمہ ہوں جناب۔"

"اوہو۔ ان باتوں کو بھول جاؤ گوان۔ بعض اوقات میرا دل چاہتا ہے کہ کسی بھی مختصر

قریب کر لوں کہ وہ مجھے اپنے آپ سے کسی بھی حد تک دور نہ سمجھے۔" میں نے کہا اور گوان مودب ہو کر بیٹھ گئی۔

وہ سہمی سہمی اور جھجکی نظر آ رہی تھی۔ تب میں نے اس کے نزدیک پہنچ کر اس کی ٹھوڑی کے نیچے انگلی لگا کر اس کا چہرہ اوپر اٹھایا اور بولا۔

"تم ڈر رہی ہو؟"

"آپ سے؟"

"ہاں۔"

"نہیں جناب۔ میں صرف اپنی حیثیت سے ڈر رہی ہوں۔"

"اوہ۔ تم ایک عورت ہو اور ایک عورت کی جو حیثیت ہوتی ہے تم اسے اچھی طرح جانتی ہو گوان۔"

"بہت بہت شکریہ جناب' لیکن میں خود کو اس قابل نہیں سمجھتی کہ آپ کی اس قدر توجہ حاصل کر سکوں۔"

"گوان! کیا تم مجھے سرزنش کرنا چاہتی ہو----- کہ میں تم سے وہ گفتگو نہ کروں جو کر رہا ہوں۔"

"نہیں جناب۔ قطعی نہیں لیکن میں اپنی خوش بختی پر کتنا ناز کروں' ایسا نہ ہو کہ میں پاگل ہو جاؤں۔"

"نہیں گوان' ایسی کوئی بات نہیں ہے' تم پریشان نہ ہو۔" میں اس کے پاس سے ہٹ آیا۔ پھر میں نے اس کی شکل دیکھی۔

گوان خاموش نگاہوں سے مجھے دیکھ رہی تھی۔ "کافی پیو۔" میں نے اس سے کہا اور اس نے کافی کا کپ اٹھا لیا۔

میری سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ اس سے کیا بات کروں' بس بلا وجہ ہی دل چاہا تھا کہ اس لڑکی سے تھوڑی سی گفتگو کی جائے لیکن اب میں سوچ رہا تھا کہ شاید میں نے حماقت ہی کی ہے' مجھے کوئی بھی ایسا قدم اٹھانا نہیں چاہیے جو میرے لیے مہلک ثابت ہو' چنانچہ جوں ہی اس نے کافی کا کپ ختم کیا' میں نے اس سے خشک لہجے میں کہا۔

"شکریہ گوان' اب تم جا سکتی ہو۔"

گوان کی آنکھوں میں پھر تحیر نظر آیا۔ لیکن اس نے سپاٹ نگاہوں کے ساتھ ٹرے اٹھائی اور دروازہ کھول کر باہر نکل گئی۔

اور میں تھکا تھکا سا صوفے کی پشت سے ٹک گیا تھا۔ پھر نہ جانے کب تک میں اسی طرح بیٹھا رہا۔ شدید بوریت ہو رہی تھی اور میرے لیے مشکل یہ تھی کہ جب بھی تنہائی ملتی میرے ذہن میں عجیب عجیب سے خیالات چکرانے لگتے تھے۔ سردارے ابھی ادھر ہی تھا۔ نہ جانے اب تک ان لوگوں سے مدافعت کر رہا تھا یا پھر ہتھیار ڈال چکا تھا۔ اگر ان لوگوں نے سردارے کو کوئی نقصان پہنچایا تو میرا ردعمل کیا ہو گا۔ میں نے سوچا اور میرے بدن میں پھریریاں سی دوڑ گئیں۔

سردارے کی آواز میرے کانوں میں گونجنے لگی۔ ہمیشہ ہنسنے والا انسان' جو دوسروں کو بھی خوش رکھتا

ہے۔ اگر اسے کوئی نقصان پہنچا تو۔۔۔۔۔ بہرصورت مجھے دلی رنج ہو گا کیونکہ اس دنیا میں میرا واحد دوست وہ ہی تھا جس کے لیے میں غم زدہ ہو سکتا تھا۔

تقریباً" پونے بارہ بجے تھے جب گوان نے دروازہ کھول کر اندر جھانکا۔

"کیا بات ہے گوان؟" میں نے خالی الذہن ہو کر پوچھا۔

"مسٹر ڈکسن! باس بنی آپ کو طلب کر رہی ہیں۔"

"اوہو اچھا سنو۔" میں نے اس سے کہا اور وہ رک گئی۔ "کیا مسٹر مکلینو واپس آ چکے ہیں؟"

"ہاں۔" اس نے جواب دیا۔

"بنی کہاں ہے؟"

"ابھی اپنے کمرے ہی میں ہے شاید کہیں جا رہی ہے۔"

"اچھا ٹھیک ہے۔" میں نے کہا اور پھر میں برق رفتاری سے باہر نکل آیا اور بنی کے کمرے کی طرف چل پڑا۔ جب میں بنی کے کمرے کے قریب پہنچا تو بنی اپنے کمرے سے نکل رہی تھی۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا۔ پھر سرگوشیانہ انداز میں بولی۔

"مکلینو واپس آ چکا ہے۔ میں نے اسے اطلاع دی تو اس نے مجھے بلوایا ہے اور میں وہیں جا رہی ہوں۔"

"مکلینو کو آئے ہوئے دیر کتنی ہوئی؟" میں نے پوچھا۔

"تقریباً" آدھ گھنٹہ۔ اسے میرے آنے کی اطلاع اب ملی ہے۔"

"اوہو۔ تمہیں کیسے معلوم؟"

"بس اسے میرے آنے کی اطلاع ملی تو اس نے مجھ سے ٹیلی فون پر بات کی اور کہا کہ میں فوراً" ہی اس کے پاس پہنچ جاؤں۔"

"تو پھر اب تم جا رہی ہو۔؟"

"ہاں۔۔۔۔۔ اور چند ساعت کے بعد تم بھی وہیں آ جانا۔"

"میں؟" میں نے عجیب سی نگاہوں سے بنی کو دیکھا۔

"ہاں۔ کیوں؟" اس نے سوال کیا۔

"کیا میرا اس طرح سے مداخلت کرنا درست ہو گا؟"

"میں تمہیں بتا چکی ہوں نواز کہ ڈکسن کی حیثیت سے تم بہت بڑی حیثیت کے مالک ہو چنانچہ تمہاری موجودگی میں مکلینو کوئی خاص اعتراض نہیں کرے گا اور میں اسے خود کہہ دوں گی کہ میں نے ڈکسن کو بلایا ہے۔"

"ٹھیک ہے بنی، اگر تم مناسب سمجھتی ہو تو ٹھیک ہے۔" میں نے کہا اور بنی نے شانے ہلا دیئے، پھر وہ آگے بڑھ گئی۔

میں اپنی جگہ کھڑا اسے جاتے دیکھتا رہا تھا۔ پھر بنی جس کمرے میں داخل ہوئی، میں نے اسے نگاہ میں رکھ لیا اور چند ساعت خود پر قابو پانے کی کوشش کرتا رہا۔

میں ایک بار پھر مکلینو کے پاس جا رہا تھا۔ ایک طویل عرصے کے بعد میرا اس سے سامنا ہو نا تھا۔

اس خطرناک شخص کے سامنے جو بہرصورت ایک حیثیت تو رکھتا تھا۔

بنی کی بات دوسری تھی۔ وہ بہرصورت عورت تھی، اس کے علاوہ میرے چکر میں بھی تھی لیکن مکلینو کی نگاہوں سے پوشیدہ رہنا خاص مشکل کام تھا اور اس سلسلے میں سخت احتیاط کی ضرورت تھی لیکن بزدل تو میں بھی نہیں تھا۔ جو کچھ ہو گا دیکھا جائے گا۔ میں نے سوچا اور چند ساعت کے بعد ہی مکلینو کے دروازے پر پہنچ گیا، تاکہ ان لوگوں کی گفتگو کا باقاعدہ آغاز ہونے سے پہلے ان کی گفتگو سن سکوں۔ میں نے دروازے پر دستک دی اور اندر سے مکلینو کی آواز سنائی دی۔

"کون ہے؟"

"ڈکسن ہو گا پپا میں نے اسے بلایا تھا۔" بنی کی آواز میری سماعت سے ٹکرائی۔

"اوہ ڈکسن، کم آن۔" مکلینو نے بھاری آواز میں کہا اور میں دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔

مکلینو نے گردن نہیں اٹھائی تھی۔ وہ پرخیال انداز میں کچھ سوچ رہا تھا اور بنی اس کے دائیں جانب بیٹھی ہوئی تھی۔ اس نے بھاری آواز میں کہا۔ "بیٹھ جاؤ ڈکسن، تمہیں کوئی خاص کام تو نہیں ہے؟"

"نہیں جناب۔" میں نے جواب دیا اور مکلینو نے نظر اٹھا کر مجھے دیکھا۔ ایک لمحے کے لیے میں سناٹے میں آ گیا تھا۔ میں نے سوچا کہ شاید اسے کوئی شبہ ہوا ہو لیکن بہرصورت مکلینو نے مجھے دیکھنے کے بعد پھر نگاہیں جھکا لیں اور پرخیال انداز میں بولا۔

"کیا بات ہے بنی، تمہاری اچانک آمد کی اطلاع میرے لیے تعجب خیز ہے؟"

"پپا، ہوریشو کے بارے میں آپ کو کیا معلوم ہے؟" بنی نے پوچھا۔

"کچھ باتیں میرے کانوں تک پہنچی ہیں بنی، انکے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں اور میں یہاں اسی مقصد کے تحت آیا تھا کہ یہاں سے ہوریشو کی طرف جاؤں۔"

"ہاں پپا۔ بہت ہی اہم باتیں ہیں، اتنی اہم کہ آپ سنیں گے تو حیران رہ جائیں گے حالانکہ میرا خیال تھا کہ آپ کو معلوم ہو گا لیکن اندازہ ہوتا ہے کہ ہوریشو نے یہاں بھی ڈبل چال چلی ہے۔" بنی نے کہا۔

"ہوریشو نے؟" مکلینو نے تعجب سے پوچھا۔

"ہاں پپا۔ اس غدار شخص نے۔"

"اوہ بنی۔ تم اس کے بارے میں الفاظ کے استعمال میں تھوڑی سی احتیاط برتو تو بہتر ہے۔" مکلینو نے کہا۔

"ہاں پپا۔ پہلے میں آپ کو تفصیل سنا لوں اس کے بعد اگر آپ احتیاط برتنے کو کہیں گے تو میں آپ کے حکم سے انحراف نہیں کروں گی۔"

"کیا بات ہے؟" مکلینو نے کسی قدر متحیرانہ انداز میں پوچھا۔

"پپا، آپ نے میرے سپرد کوئی کام کیا تھا، کیا آپ کو یاد ہے؟"

"ہاں مجھے یاد ہے۔"

"براہ کرم ذرا مجھے بتایئے؟"

"تم نے ان دونوں مشرقی لوگوں سے اپنی دولت کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کا فیصلہ کیا تھا اور غالباً" اسی پر عمل کرنے کے لیے مجھ سے اجازت لی تھی۔"

"ہاں پپا۔ میں نے آپ کی اجازت سے یہ کام شروع کیا تھا نا؟"

"ہاں۔ پھر؟" مکلینو نے بھنویں اٹھا کر پوچھا۔

" پپا' کیا آپ کی اجازت کے بعد ہوریشو کو یہ حیثیت حاصل ہے کہ وہ میرے کسی معاملے میں دخل دیتا؟"

" مثلاً"۔ کسی معاملے سے تمہاری کیا مراد ہے بنی؟"

"کسی کیس کے سلسلے میں پپا۔ کیا میں اپنے طور پر کوئی کام کرنے کی اہلیت نہیں رکھتی؟"

"کیوں نہیں؟"

"کیا میں اس قدر بے وقوف ہوں کہ کوئی کھیل بگاڑ سکتی ہوں۔ یا پھر اگر کوئی کھیل بگڑ بھی رہا ہو تو کیا میں اتنی حیثیت نہیں رکھتی کہ اس کے بعد بھی اپنی مرضی سے عمل کر سکوں۔ کیا پپا کو اس دوست سے اتنی دلچسپی تھی کہ اگر میں کسی مشن میں ناکام رہوں تو میری اپنی حیثیت بالکل ختم کر دی جائے؟"

"نہیں۔" مکلینو نے بھاری لہجے میں جواب دیا۔

"پھر پپا ہوریشو نے میرے ساتھ یہ سلوک کیوں کیا؟"

"کیسا سلوک بنی؟ براہ کرم مجھے اس کے بارے میں تفصیل سے بتاؤ' میں پہیلیاں بوجھنا نہیں چاہتا۔" مکلینو نے کسی قدر درشت لہجے میں کہا۔

" پپا' میں ان دونوں کو شیشے میں اتارنے کے لیے ان دونوں کے ساتھ نرم لہجہ اختیار کر چکی تھی۔ میں انہیں جزیرے پر لے گئی اور میں نے کچھ اس قسم کا چکر دیا کہ وہ اپنے طور پر مجھے سب کچھ بتانے پر تیار ہو جائیں۔ میں ان کی ہمدرد بن گئی تھی پپا------- اور بہر صورت اگر میں نے یہ کام کسی خاص مقصد کے تحت کیا تو میں اس کے لیے خود مختار تھی۔ ہوریشو اپنے طور پر ان لوگوں کو قتل کرنے کا فیصلہ کر چکا تھا لیکن میں اس کی مخالف تھی۔ میں چاہتی تھی کہ پہلے ہمیں ہماری دولت مل جائے اس کے بعد ہم ان کی بوٹیاں اڑا دیں گے۔ اس سلسلے میں' میں نے اسے کسی قدر شیشے میں بھی اتار لیا تھا اور اس نے مجھے ایڈریس بھی دیا اور کہا کہ اس نے اپنی دولت کس طرح سے کس بینک کے ذریعے باہر بھجوائی ہے۔ اس نے ایک حصے کا پتہ مجھے بتا دیا تھا اور میں نے فیصلہ کیا تھا کہ باقی معلومات حاصل کرنے کے بعد انہیں آپ کی خدمت میں پیش کر دوں گی۔"

لیکن ہوریشو نے میرا تعاقب کیا اور پھر عین اس وقت اس نے مداخلت کی جب میں بہت سی معلومات حاصل کر چکی تھی۔ میں نے پھر بھی اس سے تعاون کیا پپا' میں نے اس سے کہا کہ وہ دولت کے بارے میں میری کہی ہوئی باتوں سے معلومات حاصل کرے لیکن اس نے ایسا نہیں کیا پپا اور جب میں نے ان سے خاصی معلومات حاصل کر لیں تو میں انہیں لے کر ڈنمارک کی طرف چل پڑی۔

لیکن اس پائلٹ کو ہوریشو نے حکم دیا تھا کہ وہ ہمیں کسی دوسرے جزیرے پر اتار دے۔ پوائنٹ فور پر پائلٹ نے ہیلی کاپٹر کی خرابی کا بہانہ کیا اور یہاں نیچے ہوریشو اور اس کے ساتھیوں نے ہمارا استقبال کیا اور ہمارے اوپر گنیں تان لیں۔

ہوریشو نے یہاں تک قدم اٹھایا کہ اس نے ہم سب کو قتل کرنے کا حکم دیا اور وہیں جزیرے پر دو روپ بن گئے جن میں ایک مکلینو کا وفادار تھا اور دوسرا ہوریشو کا۔ ہمارے وفاداروں نے ہماری طرف ے ہتھیار اٹھا لئے' تب ہوریشو کسی حد تک مجبور ہو گیا اور ہم نے پہاڑوں میں پناہ لی لیکن وہاں ہوریشو نے جاننے کے باوجود کہ میں بھی انہی پہاڑوں میں روپوش ہوں' اس نے ہیلی کاپٹر سے بمباری کرائی اور ہمارے بے شمار آدمی قتل کر ڈالے۔ اس کے بعد پپا ہم چوروں کی طرح چھپتے پھرے۔ اس نے ان دونوں کو یا گرفتار رلیا یا مار ڈالا' اس بارے میں' میں نہیں جانتی۔ وہ جزیرے پر روپوش ہو گئے تھے۔ ہوریشو کی بمباری سے ائدہ اٹھا کر وہ بھاگ نکلے اور میں تنہا رہ گئی۔ ہوریشو کے آدمی میری تلاش میں سرگرداں رہے اور انتہائی شکل کے ساتھ میں وہاں سے چھپ کر فرار ہونے میں کامیاب ہوئی ہوں۔

میں نے ہوریشو سے بارہا کہا کہ وہ مکلینو کا خیال کرے' وہ یہ سوچے کہ میں اس کی بیٹی ہوں اور کلینو کبھی یہ پسند نہیں کرے گا کہ اس کی بیٹی کے ساتھ یہ سلوک ہو لیکن ہوریشو نے کہا کہ یہ اس کا اتی معاملہ ہے' اس وقت وہ مکلینو کی مداخلت بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ کیا پپا ہوریشو اس طرح غدار زار نہیں پاتا؟

مکلینو متحیر انداز میں ساری باتیں سن رہا تھا۔ پھر اس نے بڑے عجیب سے لہجے میں کہا۔

"کیا یہ ساری باتیں درست ہیں؟"

"ہاں پپا میں جھوٹ نہیں بول رہی۔ آپ اس کی چاہیں تو تصدیق بھی کرا سکتے ہیں۔" بنی نڈر لہجے ہں بولی۔

"لیکن یہ سب کچھ کیسے ممکن ہے۔ ہوریشو کو کم از کم یہ خیال تو کرنا ہی چاہیے تھا کہ وہ مجھے اطلاع ے دیتا اور اس کے بعد کوئی عمل کرتا۔ ناممکن سا محسوس ہوتا ہے بنی' کیا وہ پاگل ہو گیا ہے۔"

" پپا بس میں آپ کو اطلاع دینے کے لیے یہاں تک آئی تھی' اب صرف دو باتیں اور ہو سکتی ہیں۔"

"کیا؟" مکلینو نے پریشان لہجے میں پوچھا۔

"یا تو آپ ہوریشو کو اپنے ساتھ لے کر یہاں آئیے اور اسے گولی مار دیجئے یا پھر میں خود کشی کر لوں گی۔"

"اوہ بنی اس قدر جذباتی نہ بنو' میں اس سلسلے میں تحقیقات کرونگا۔"

" پپا اس شخص کی بد دیانتی یہیں سے ظاہر ہوتی ہے کہ اس نے آپ کو اطلاع نہیں دی ورنہ معاملات تو خاصے طویل ہیں۔"

"ہاں اس میں کوئی شک نہیں ہے ہوریشو نے بہت بڑی غلطی کی ہے۔ اگر اسے مجھ سے کوئی اختلاف تھا تو اسے سب سے پہلے مجھ سے رجوع کرنا چاہیے تھا' اپنے طور پر اس نے جو اقدامات کیے ہیں وہ کافی سخت ہیں۔"

" پپا آپ کیسے باپ ہیں' آپ کو یہ احساس نہیں ہے کہ اس نے میرے اوپر بمباری کرائی تھی۔ اگر میں کہیں دب کر مر جاتی تو کیا میرے مرنے کی اطاع آپ تک پہنچتی؟"

"نہیں۔" مکلینو نے جواب دیا۔

"تو پھر ------ آپ اس کے بارے میں اتنے شریفانہ انداز میں سوچ رہے ہیں۔"

"نہیں بنی، یہ بات نہیں ہے۔"

"تو پھر کیا بات ہے پپا؟"

"مجھے حیرت ہے کہ ہوریشو اس حد تک کیوں چلا گیا؟"

"میں بتاؤں پپا وہ اس حد تک کیوں چلا گیا؟"

"ہاں بتاؤ۔"

"ان دونوں نے اسے زچ کر کے رکھ دیا تھا۔ انہوں نے اس کی ساری اسکیمیں خاک میں ملادی تھیں اور اگر ہوریشو تنہا ان سے مقابلہ کرتا تو شاید اس کے چیتھڑے بھی نہ ملتے۔" بنی نے کہا اور مکلینو گردن ہلانے لگا۔

"اوہ۔ اوہ۔" مکلینو کے حلق سے غراہٹیں نکلنے لگیں۔ "وہ دونوں اگر غدار نہ ہوتے تو میں انہیں پتہ نہیں کیا بنا دیتا۔ بے شک یہ لوگ بڑے خطرناک تھے لیکن ہوریشو کیا وہ پاگل ہو گیا ہے۔"

"ہاں پپا، پاگل سے بھی بدتر، ورنہ وہ اس انداز میں نہیں سوچتا اور اب وہ اس قابل نہیں رہا ہے کہ اس پر اعتبار کیا جاسکے۔"

"ہوں۔" مکلینو پر خیال انداز میں بولا۔ پھر اس نے کہا۔ "بہر صورت اسے یہ سب کچھ نہیں کرنا چاہیے تھا۔"

"پپا میں پھر کہتی ہوں کہ آپ کو اس سلسلے میں کوئی فیصلہ کرنا ہوگا۔"

"تم کیا چاہتی ہو بنی؟" مکلینو نے پوچھا۔

"پپا کیا آپ بوڑھے ہوتے چلے جا رہے ہیں؟"

"نہیں۔ مکلینو کبھی بوڑھا نہیں ہوگا۔" مکلینو کی آواز میں غراہٹ تھی۔

"تب پھر آپ یہ سوال مجھ سے کیوں کر رہے ہیں؟ یا میں یہ سوچ لوں کہ آپ ہوریشو سے خائف ہیں۔"

مکلینو کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آئی لیکن ایک دم سکڑ گئی۔ پھر اس نے گردن ہلاتے ہوئے کہا۔

"نہیں بنی۔ ہوریشو کو میں نے اس قابل کیا ہے کہ آج وہ کوئی حیثیت رکھتا ہے، میں اس سے خائف نہیں ہو سکتا۔"

"پھر آپ یہ سوال مجھ سے کیوں کر رہے ہیں۔ پپا، آپ خود کوئی فیصلہ کیوں نہیں کر لیتے کہ آپ کو اس کے خلاف کیا کرنا چاہیے۔"

"میں اس سے اس سلسلے میں باز پرس کروں گا بنی۔" مکلینو نے جواب دیا اور پھر وہ میری طرف دیکھ کر بولا۔

"ڈکسن! روانگی کی تیاریاں کرو۔"

"یس باس۔"

"کچھ ضروری اقدامات کرنا ہوں گے جو میں خود کر لوں گا۔"

"اور پپا میں؟" بنی بولی۔

"تم آرام کرو۔ میں اس سلسلے میں بہت جلد تمہیں اطلاعات دوں گا۔"

"بہتر پپا! لیکن میں آپ کو یہ بتائے دیتی ہوں کہ اگر آپ نے اس سلسلے میں کوئی مناسب اقدام نہیں کیا تو میں....."

"خاموش ہو جاؤ بنی۔ فضول باتوں سے گریز کرو۔" مکلینو کسی قدر جھلائے ہوئے لہجے میں بولا اور بنی اسے خونخوار نگاہوں سے دیکھنے لگی۔

پھر اس نے سرد لہجے میں کہا۔ "میں آپ کو صرف اتنا بتائے دیتی ہوں پپا کہ میں آپ ہی کی بیٹی ہوں۔" وہ بولی اور پاؤں پٹختی ہوئی دروازے سے باہر نکل گئی۔ میں نے مکلینو کے ہونٹوں پر مسکراہٹ دیکھی تھی۔

"ڈکسن! ہوریشو پاگل ہو گیا ہے، اس نے یہ نہیں سوچا کہ بنی میری بیٹی ہے، میری اکلوتی بیٹی۔ میری بچی۔"

"باس میرا بھی خون کھول رہا ہے۔ جب سے میں نے یہ بات سنی ہے۔" میں نے کہا۔

"ہاں ڈکسن! لیکن اسکے بعد بھی ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ ہوریشو اس حد تک کیوں گیا۔ بنی نے تو کوئی ایسی حرکت نہیں کی جس سے وہ دیوانہ ہو گیا ہو۔"

"باس بنی کیا حرکت کر سکتی ہیں۔ اس کے باوجود اسے اسی طرح خیال رکھنا چاہیے تھا جس طرح آپ مادام بنی کا خیال رکھتے ہیں۔"

"ہاں ہوریشو پر یہ فرض عائد ہوتا تھا کہ وہ کم از کم ہم سے تو بات کر ہی لیتا۔ بہرحال تم جاؤ اور گراڈو سے کہو کہ سفر کی تیاریاں کرے۔"

"اوکے باس۔" میں نے جواب دیا اور کمرے سے باہر نکل آیا۔ میرے فرشتے بھی نہیں جانتے تھے کہ گراڈو کون ہے اور اسے کس طرح کی تیاریاں کرنی ہیں۔ بہر صورت بات تو نبھانی ہی تھی۔ میں نے گھڑی میں وقت دیکھا، اور اپنی رہائش گاہ کی طرف چل پڑا۔ اس وقت بنی کے پاس جانا مناسب نہیں تھا۔ کیونکہ مکلینو موجود تھا اور ایسی کوئی بات نہیں ہونی چاہیے تھی کہ مکلینو شک وشبہ کا شکار ہو جاتا۔

چند ساعت سوچتا رہا پھر میرے ذہن میں ایک نام گونجا اور میں تہیلما کی تلاش میں چل پڑا۔ تہیلما شاید ابھی واپس نہیں آئی تھی۔ میں نے ایک ملازمہ کو روک کر تہیلما کے بارے میں پوچھا۔

"کیا مس تہیلما واپس آگئی ہیں؟"

"اوہو جناب ابھی ابھی آئی ہیں۔"

"براہ کرم ان سے کہو کہ ڈکسن نے انہیں طلب کیا ہے۔"

"ٹھیک ہے جناب۔" ملازمہ نے جواب دیا اور ایک طرف چل پڑی۔ میں مطمئن انداز میں گردن ہلاتا ہوا اپنے کمرے کی جانب آ گیا تھا۔

اور پھر مجھے زیادہ دیر انتظار نہیں کرنا پڑا۔ تہیلما مسکراتی ہوئی میرے نزدیک پہنچ گئی۔

"ہیلو ڈکسن ڈارلنگ۔" اس نے کہا اور آگے بڑھ کر گردن میں بانہیں ڈال دیں۔

ایک لمحے کے لیے میرے ذہن میں خوف کا احساس بیدار ہوا تھا۔ اگر بنی نے یہ حرکت دیکھ لی تو کہیں بالکل ہی آؤٹ نہ ہو جائے۔

چنانچہ میں نے بڑے نرم انداز میں تہیلما کی بانہیں اپنی گردن سے نکالیں' اس کے رخسار پر بوسہ دیا اور بولا۔

"کتنی دیر ہوئی تمہیں واپس آئے ہوئے؟"

"بس ابھی ابھی تو آئی ہوں۔"

"اچھا۔ ہاں تہیلما ایک کام کرو۔"

"کیا؟"

"گراڈو سے کہو کہ فوری طور پر روانگی کی تیار کرے باس نے حکم دیا ہے۔"

"اوہو۔ کہاں جا رہے ہیں باس؟"

"پتہ نہیں۔ یہ بات تو نہیں معلوم' بہر صورت تم گراڈو کو اطلاع پہنچا دو۔" میں نے کہا۔

"اوکے۔ میں ابھی یہ اطلاع پہنچا دیتی ہوں۔ گراڈو شاید نچلے کمرے میں ہو گا۔"

"ٹھیک ہے اگر وہ ضرورت محسوس کرے تو تم اسے میرے پاس لے آنا' بلکہ ایسا کرو کہ تم اسے یہاں بلا لاؤ۔"

"جیسی تمہاری مرضی ڈکسن۔" تہیلما نے کہا اور باہر نکل گئی۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ ایک پستہ قد لیکن خطرناک سی شکل والے شخص کے ساتھ میرے کمرے میں داخل ہوئی۔

میں نے اس شخص کو بغور دیکھا' اس نے بڑے ادب سے مجھے سلام کیا تھا۔ میرے قریب آ کر وہ مودب ہو گیا۔

"مسٹر گراڈو' باس نے حکم دیا ہے کہ روانگی کی تیاریاں کرو۔" میں نے کہا۔

"ٹھیک ہے مسٹر ڈکسن' لیکن کیا باس نے بتایا ہے کہ وہ کہاں جانا چاہتے ہیں؟" پستہ قامت گراڈو نے پوچھا۔

"بتایا تو نہیں ہے لیکن میرا خیال ہے کوئی طویل سفر کیا جائے گا۔ ممکن ہے سوئیڈن یا اس سے بھی کہیں آگے۔"

"بہت بہتر۔ کس وقت روانہ ہونا ہے؟"

"اس بارے میں مکلینو نے کچھ نہیں کہا ہے۔ بہر صورت اپنے طور پر تم ساری تیاریاں مکمل کر لو تاکہ باس کے ایک اشارے پر ہم لوگ روانہ ہو جائیں۔"

"بہت بہتر مسٹر ڈکسن۔" گراڈو نے گردن جھکا کر جواب دیا اور پھر وہ کمرے سے باہر چلا گیا۔

تہیلما مسکرانے لگی تھی۔ پھر وہ میری طرف مڑ کر پر تشویش انداز میں بولی۔ "تو کیا تم بھی جاؤ گے ڈکسن؟"

"ممکن ہے تہیلما مجھے بھی جانا پڑے گا۔"

"مگر سلسلہ کیا ہے؟"

"یہ تو مجھے بھی نہیں معلوم۔ باس بنی نے مسٹر مکلینو سے کوئی بات کی ہے۔ بہر صورت ان

باپ بیٹی کا معاملہ ہے ہمیں ان معاملوں سے کیا سروکار' ہم تو ملازمت کرتے ہیں' جہاں کے لیے بھی حکم دیا جائے۔"

"ٹھیک ہے لیکن تم چلے گئے تو میں اداس ہو جاؤں گی۔"

"کوئی بات نہیں ہے تہیلما' زیادہ وقت کے لیے تھوڑی جانا ہو گا۔" میں نے جواب دیا۔

تہیلما پھر جذباتی ہونے کی کوشش کر رہی تھی لیکن اس وقت میں جذباتی نہیں ہو سکتا تھا۔ چنانچہ میں نے جلدی سے کہا۔

"تہیلما کھانے کی تیاریاں کرو' سخت بھوک لگ رہی ہے اور اس کے بعد نہیں معلوم کہ شام کو کھانا بھی تمہارے ساتھ نصیب ہو گا یا نہیں۔"

"اوہ' اچھا۔" تہیلما نے مضمحل لہجے میں کہا اور باہر نکل گئی۔

شام کو تقریباً" ساڑھے چار بجے بنی نے مجھے پھر طلب کیا اور میں اس کے کمرے میں پہنچ گیا۔ بنی ایک چست پتلون اور جیکٹ میں ملبوس کمرے میں بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے چہرے پر وہی تمکنت اور وقار تھا جو میں نے پہلی بار دیکھا تھا۔

اس وقت وہ مکلینو کی بیٹی تھی اور اسے اپنی حیثیت کا پورا پورا احساس تھا اور آج بھی وہ مکلینو کی بیٹی تھی لیکن میری محبت میں اس نے یہ احساس مٹا دیا تھا کہ وہ مکلینو کی بیٹی ہے ------ لیکن فی الوقت وہ میری باس بھی تھی ------ "مسٹر ڈکسن!" اس نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس بنی۔"

"آپ میرے ساتھ چلیں گے!"

"جو حکم باس۔" میں نے مودبانہ لہجے میں کہا۔ ویسے میں اندازہ نہیں لگا پایا تھا کہ بنی نے یہ انداز کیوں اختیار کیا ہے۔ ممکن تھا کہ اسے اپنی گفتگو سن لیے جانے کا خدشہ ہو اس لیے وہ یہ صورت حال اختیار کیے ہوئے ہو۔

"میں نے پپا سے بات کر لی ہے آپ ہمارے ساتھ چلیں گے۔"

"بہت بہتر باس۔" میں نے گردن جھکا کر جواب دیا۔

"ضروری تیاریاں کر لیں مسٹر ڈکسن؟" بنی نے پھر کہا۔

"یس مادام۔ لیک ہمیں کس وقت جانا ہو گا؟"

"شام سات بجے۔ اس درمیان مکلینو کچھ ضروری کارروائیاں کر رہے ہیں۔" بنی نے بتایا۔

"اوکے باس۔" میں نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے اب تم جا سکتے ہو۔" بنی بدستور تحکمانہ لہجے میں بولی اور میں خاموشی سے باہر نکل آیا۔

اس وقت میں یہ نہیں سمجھ سکا تھا کہ بنی نے یہ انداز کیوں اختیار کیا اور اس نے خود کو تبدیل کیوں کر لیا لیکن مجھے اس بات سے خطرہ یا خدشہ نہیں تھا اور نہ ہی یہ بات مجھے ناگوار گزری تھی۔

میں اپنے کمرے میں واپس آ گیا۔ شکر ہے اس دوران تہیلما نے بھی بور نہیں کیا تھا۔ ویسے اس لڑکی سے اب مجھے خوف ہی محسوس ہونے لگا تھا کیونکہ ایک نیام میں دو تلواریں نہیں رہ سکتیں اور اس میں

گڑبڑ کا شدید اندیشہ تھا۔ وہ جس قدر مجھ سے دور رہتی بہتر تھا۔

شام کو پونے سات بجے مجھے پھر اطلاع ملی کہ مکلینو نے مجھے طلب کیا ہے۔ جو شخص مجھے بلانے آیا تھا' میں اس کے ساتھ ہی مکلینو کے کمرے میں پہنچ گیا۔

مکلینو باقاعدہ لباس پہنے تیار بیٹھا تھا' مجھے دیکھ کر اس نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔ "مسٹر ڈکسن آپ کو میرے ساتھ چلنا ہے۔"

"یس باس۔" میں نے مودبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"بیٹھ جاؤ۔" مکلینو نے کہا اور میں صوفے پر بیٹھ گیا۔

"ہوریشو کے بارے میں جو کچھ معلوم ہوا ہے وہ سخت حیرت انگیز ہے۔ میں پریشان بھی ہوں اور مجھے سخت غصہ بھی آ رہا ہے۔ آخر اسے اس قدر جرات کیسے ہو گئی کہ وہ اس قسم کے اقدامات کرے' اسے کم از کم کچھ خیال تو کرنا چاہیے تھا۔"

"ہاں باس میں پہلے بھی آپ سے یہ عرض کر چکا ہوں' مسٹر ہوریشو ممکن ہے کسی غلط فہمی کا شکار ہو گئے ہوں۔"

"کیسی غلط فہمی؟" مکلینو غرایا۔

"ممکن ہے انہوں نے اپنے آپ کو کوئی بڑی چیز سمجھ لیا ہو ورنہ باس بینی کے ساتھ یہ سلوک' مجھے تو سخت غصہ آیا ہے باس۔"

"ٹھیک ہے چل کر معلوم کرتے ہیں' اگر اسے اپنی حیثیت سے کوئی عناد ہو ہی گیا ہے تو مکلینو اتنی ہمت رکھتا ہے کہ اسے دوبارہ مٹی میں ملا دے۔" مکلینو نے داہنے ہاتھ کی مٹھی بھینچتے ہوئے کہا۔ وہ شدید مضطرب نظر آ رہا تھا۔

"باس میرے لئے کیا حکم ہے۔"

"بس تیار ہو جاؤ۔ میں نے کچھ اور انتظامات بھی کر لیے ہیں جن کے بارے میں فی الحال میں کچھ بتانا پسند نہیں کروں گا۔"

"او کے باس۔"

"او کے۔"

"لیکن سر ہمیں کس وقت روانہ ہونا ہے؟"

"ٹھیک دس منٹ کے اندر اندر۔ گراڈو نے مجھے اپنی تیاری سے مطلع کر دیا ہے۔ وہ تیاریاں کر چکا ہے اور اب تم بھی تیار ہو جاؤ۔"

"یس باس۔"

"یہاں سے میں' تم بینی اور ساریکا جائیں گے۔"

"او کے باس۔" میں نے جواب دیا اور پھر میں اجازت لے کر کھڑا ہو گیا۔

"نہیں۔ اگر تمہیں کوئی ضروری کام نہ ہو تو بیٹھ جاؤ' ساتھ ہی چلیں گے۔" مکلینو نے کہا۔

"یس باس۔" میں دوبارہ اجازت لے کر بیٹھ گیا۔

اور پھر تقریباً چار یا پانچ منٹ کے بعد ایک ٹیلی فون کال آئی۔ شاید گراڈو نے روانگی کی تیاریاں

...ل ہونے کی اطلاع دی تھی اور مکلینو کھڑا ہو گیا۔

"چلو۔" اس نے مجھ سے کہا۔ باہر نکلا تو بینی بھی اپنے کمرے سے باہر آ گئی تھی۔ اس کے ہاتھ میں ...ب ٹریول بکس تھا۔ اس نے بکس میری طرف بڑھا دیا جسے میں نے ادب سے اس کے ہاتھ سے لے لیا تب ...ب باہر نکل آئے۔

عمارت کے عقبی حصے میں ایک شاندار ہیلی کاپٹر کھڑا ہوا تھا اور اس کے نزدیک ہی گراڈو ایک اور ...ص کے ساتھ کھڑا ہوا تھا ہمیں دیکھ کر گراڈو نے جلدی سے ہیلی کاپٹر کا دروازہ کھول دیا۔ پچھلی سیٹ پر بینی ...ر مکلینو بیٹھ گئے اس سے آگے میں اس دراز قامت شخص کے ساتھ بیٹھ گیا جس کا نام شاید ساریکا لیا گیا ...ا اور گراڈو نے پائلٹ سیٹ سنبھال لی تھی۔

ہیلی کاپٹر کی مشین اسٹارٹ ہوئی اور ہم فضا میں پرواز کرنے لگے۔ تھوڑی دیر کے بعد ہیلی کاپٹر ایک ...ت کا رخ اختیار کر چکا تھا۔

راستے میں قطعی طور پر خاموشی طاری رہی تھی۔ نہ ہی ساریکا نے مجھ سے گفتگو کی اور نہ ہی میں ...ے۔ سب اپنی اپنی جگہ خاموش تھے اور کچھ سوچ رہے تھے۔ میرے ذہن میں اس وقت پھر سردارے آ گھسا ...۔ نہ جانے بے چارہ اس وقت کس مصیبت میں ہو گا۔ بہر صورت میں اسے تلاش کرنے کی آخری کوشش ...ور کروں گا اور اگر وہ نہ مل سکا تو پھر صبر کر لوں گا۔ میں نے سوچ لیا تھا کہ اس کے نتیجے میں جو کچھ ہو گا اس ...اندازہ مکلینو یا بینی کو بعد ہی میں ہو سکے گا۔

ہم سفر کرتے رہے' خاصا طویل سفر تھا لیکن میں نے محسوس کیا کہ مکلینو واقعی ایک بادشاہ کی سی ...ثیت رکھتا ہے۔

سوئیڈن سے پرواز کرتے ہوئے پیچھے سے رابطہ قائم کیا گیا اور مکلینو نے بذات خود زمینی مراکز ...ے بات کی۔ اسے روکنے کی کوشش نہیں کی گئی تھی اور وہ سوئیڈن سے بھی پرواز کر گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد ...ا ہیلی کاپٹر پوائنٹ فور کے جزیرے پر اتر رہا تھا۔

وہی خوفناک جزیرہ جہاں ہم بہت سے کارنامے انجام دے چکے تھے۔ اور جہاں سردارے روپوش ...۔ نہ جانے روپوش تھا یا مارا گیا تھا۔ غالباً" یہ جزیرہ پوائنٹ فور تھا۔ ممکن تھا یہ جزیرہ بھی مکلینو کی ...لکیت ہو۔ اس شخص کے بارے میں میری معلومات واقعی نہ ہونے کے برابر تھیں۔ ویسے مجھے حیرت تھی ...ن تمام لوگوں پر۔

بے پناہ دولت مند تھے۔ اس کے باوجود مجرمانہ ذہنیت رکھتے تھے۔ عام طور سے میں نے بہت زیادہ ...ولت مند لوگوں کو مجرمانہ ذہنیت رکھتے ہوئے ہی پایا تھا۔ نہ جانے ان کی دولت کس کام کی تھی اور نہ جانے وہ ...ہ دولت جمع کرنے کی حرص کیوں رکھتے تھے۔ انسان کی زندگی کس قدر محدود ہے' اس محدود زندگی کے ...ے وہ کس قدر لمبے لمبے چکر چلاتا ہے' کیوں چلاتا ہے یہ بات آج تک میری سمجھ میں نہیں آئی تھی۔

لیکن سمجھ نہ آنے والی کوئی بات نہیں تھی۔ میں بھی تو انہی میں سے ایک تھا' یہی انداز فکر تھا میرا ...ی اور انہی کا سا ذریعہ معاش بھی' لیکن دولت کا حصول میری نگاہ میں اس سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا تھا کہ ...سان اپنی ضروریات پوری کرے اور خاموشی سے سو جائے۔ اگر میری وہ ضروریات ناجائز تھیں اسی حیثیت ...ے ہو' اب حاصل تھی لاکھ گنا کم ہوتیں اور پوری ہو جاتیں تو شاید میں بہت اچھا انسان ہوتا' ایک انسان جو

دوسروں کا درد بھی ذہن میں رکھتا ہے لیکن مجھے تو میری منزلیں چھین چھین کر نہ جانے کہاں سے کہاں پہنچا دیا گیا تھا۔ ایک ایسی جگہ جہاں میں خود بھٹکا ہوا تھا۔ میں کوئی سمت اختیار نہیں کر سکتا تھا۔ میں کسی سمت کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔ میری زندگی کو ایک ایسا بھٹکتا ہوا صحرائی بگولہ بنا دیا گیا تھا جو چاروں طرف مارا مارا پھرتا ہے' جس کی کوئی منزل نہیں ہوتی۔ بس ہواؤں کے دوش پر تیرتا ہوا نہ جانے کہاں تک پہنچتا ہے اور پھر صحرائی ریت میں خاموشی سے مل جاتا ہے۔ میرا انجام بھی یہی تھا۔

مجھے اپنے آپ سے اس سے زیادہ کوئی امید نہیں تھی کہ ایک دن میں ہوا کے ساتھ ساتھ اڑا ہوا نہ جانے کہاں پہنچوں گا اور خاموشی سے وہیں کی زمین اپنا لوں گا۔

لیکن یہ لوگ------ ان دولت مند' مجرمانہ ذہنیت رکھنے والوں کا انداز فکر نہ جانے کیا تھا۔ یہ اتنی شدید جدوجہد میں مصروف کیوں رہتے تھے' کیا چاہتے تھے یہ لوگ------ یہ معمہ میری سمجھ میں نہیں آتا تھا۔

ہیلی کاپٹر ایک مخصوص جگہ اتر گیا اور بہت سے لوگ اس کے گرد جمع ہو گئے۔ غالباً" انہیں اندازہ تھا کہ اس ہیلی کاپٹر میں مکلینو ہی ہو سکتا ہے۔ آنے والے بہت سے جانے پہچانے لوگ تھے۔

ان کے چہرے میرے لیے اجنبی نہیں تھے۔ یہ دوسری بات ہے کہ میں انہیں ناموں سے نہیں جانتا تھا لیکن بہرصورت یہ سب ہوریشو کے وفادار تھے۔

پھر میں نے ہوریشو کو بھی دیکھا' وہ بڑی تیزی سے ہماری طرف آ رہا تھا۔ پھر وہ مکلینو کے نزدیک آ کر رک گیا۔

ہیلی کاپٹر سے پہلے مکلینو اترا پھر بنی۔ اس کے بعد میں' میرے بعد ساریکا اور پھر گراڈو بھی اپنی سیٹ چھوڑ کر نیچے آ گیا۔

ہوریشو نے بڑی گہری نگاہوں سے بنی کو دیکھا تھا۔ البتہ ان نگاہوں میں کسی قدر نفرت کے آثار تھے' گویا وہ کھل کر بنی سے نفرت کا اظہار کر رہا تھا۔ پھر اس نے چہرے پر مصنوعی سے تاثرات پیدا کر کے مکلینو کے سامنے سر جھکایا۔

"باس کی خدمت میں ہوریشو آداب پیش کرتا ہے۔" وہ کسی قدر کھردرے لہجے میں بولا۔

مکلینو نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔ اس نے خاموش نگاہوں سے ہوریشو کو دیکھا اور پھر آہستہ آہستہ آگے بڑھ گیا۔

ہوریشو بھی آہستہ آہستہ سر جھکائے اس کے پیچھے چل رہا تھا۔ مکلینو چند ساعت یونہی چلتا رہا' پھر اچانک رک گیا۔ ہم سب بھی اچانک رک گئے تھے۔

"جیفرسن کہاں ہے؟" مکلینو نے پوچھا۔

"اوہ باس وہ بندرگاہ پر ہے۔" ہوریشو نے جواب دیا۔

"اسے بلاؤ۔"

"اوکے باس۔" ہوریشو نے کہا اور ایک آدمی کو جیفرسن کی تلاش میں آگے بڑھا دیا۔ مکلینو پھر چلنے لگا تھا۔ اس کا انداز بے حد پراسرار تھا اور غالباً" سب محسوس کر رہے تھے۔ تھوڑی دور چلنے کے بعد ہوریشو نے کہا۔

"باس کی اچانک آمد میرے لیے تعجب خیز ہے۔"

مکلینو نے اس بات کا بھی کوئی جواب نہیں دیا تھا اور آگے بڑھتا رہا تھا۔ ہوریشو اس بات پر خجل سا ہو گیا تھا۔

تھوڑی دور چلنے کے بعد مکلینو پھر رک گیا اور پھر اس نے ایک گہری سانس لے کر مجھے پکارا۔

"ڈکسن!"

"یس باس۔" میں تیزی سے دو قدم آگے بڑھ کر بولا۔

"ہم جیفرسن کا انتظار کریں گے۔"

"یس باس۔" میں نے گردن جھکا کر کہا۔ ہوریشو نے کینہ توز نگاہوں سے میری طرف دیکھا تھا پھر وہ بھی ایک طویل سانس لے کر رک گیا۔ مکلینو خاموش کھڑا تھا' بنی اس کے برابر ہی کھڑی تھی اور ہوریشو کے چہرے پر عجیب سے تاثرات تھے۔

"اس وقت تک خاموشی رہی جب تک کہ جیفرسن نہ آ گیا۔ یہ بھی ایک دراز قامت اور تندرست آدمی تھا۔ لمبی لمبی قلمیں تھیں اور چہرہ جہازیوں کا سا تھا۔ ایک چست پتلون' قمیض اور بریسٹ کوٹ پہنے ہوئے تھا۔ وہ دوڑتا ہوا آیا تھا اور پھر وہ مکلینو کے سامنے جھک گیا۔"

"باس کو اچانک دیکھ کر انتہائی مسرت ہوئی ہے۔ مجھے نہیں معلوم تھا کہ باس آیا ہوا ہے ورنہ میں فوراً" حاضر ہو جاتا۔" اس نے خوشی کے لہجے میں کہا۔

"جیفرسن! میں تمہارے ساتھ قیام کرنا چاہتا ہوں۔"

"میری خوش قسمتی' تشریف لایئے باس۔" اس نے کہا اور مکلینو اس کے ساتھ آگے بڑھ گیا۔ ہوریشو بدستور پیچھے پیچھے چلا آ رہا تھا۔

جیفرسن کا مکان گو بہت کشادہ نہیں تھا لیکن باقی مکانوں سے بہت اچھا تھا۔ وہ بڑے احترام کے ساتھ مکلینو کو اندر لے گیا اور اسے بیٹھنے کی پیش کش کی' ہوریشو اور باقی لوگ باہر ہی رک گئے تھے۔

جیفرسن خود مکلینو کے ساتھ اندر گیا تھا' وہ بہت خوش نظر آ رہا تھا۔ تب مکلینو نے نگاہیں اٹھائیں اور پوچھا۔

"ہوریشو کہاں ہے؟"

"باہر ہے باس' آپ کا انتظار کر رہا ہے۔"

"اس سے کہو یہاں سے واپس نہ جائے یہاں بیٹھ کر میرا انتظار کرے۔" مکلینو نے پر رعب انداز میں کہا۔

"بہتر باس۔"

"ہوں۔ بیٹھ جاؤ۔" مکلینو نے کہا اور جیفرسن اس کے سامنے ادب سے بیٹھ گیا۔ میں ایک جانب کھڑا تھا۔ اور بنی مکلینو کے ساتھ بیٹھی تھی۔

"جیفرسن' یہاں اس جزیرے پر جو کچھ ہوا ہے' میں تمہاری زبانی وہ سب کچھ جاننا چاہتا ہوں۔"

"باس کا حکم سر آنکھوں پر' آپ مادام بنی کے بارے میں پوچھنا چاہتے ہیں؟" جیفرسن نے

کہا۔

"ہاں جیفرسن۔ بنی نے جو باتیں مجھ تک پہنچائی ہیں' انہی کے بارے میں۔"

"سب کچھ درست ہے باس۔ مادام بنی نے آپ سے غلط بیانی سے کام تو نہ لیا ہوگا۔"

"گویا ہوریشو نے بنی کو ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی؟"

"ہاں باس۔" جیفرسن نے جواب دیا۔

"اس نے ان لوگوں پر بمباری بھی کرائی تھی جنھوں نے بنی کا ساتھ دینے کی کوشش کی تھی؟"

"ہاں باس۔"

"اس وقت تمہارا کیا کردار تھا جیفرسن؟" مکلینو نے پوچھا۔

"باس میں نے مسٹر ہوریشو کا ساتھ نہیں دیا۔ میں نے انہیں روکنے کی کوشش کی تھی جس پر ہوریشو نے مجھے بلیک کارڈ دکھایا اور کہا کہ کیا میں ان کے احکامات کا پابند نہیں ہوں۔ یہ جو کچھ ہو رہا ہے' اس میں مکلینو کی رضامندی شامل ہے۔ باس اس کے بعد میرا کیا کردار ہونا چاہیے تھا' اس بارے میں آپ جان سکتے ہیں۔"

"ہوں۔ کیا تم محسوس کرتے ہو جیفرسن کہ بنی کے خلاف ہونے والے اقدامات میں مکلینو کی اجازت شامل ہوگی؟" مکلینو نے پوچھا۔

"نہیں باس۔ لیکن بلیک کارڈ کے بارے میں آپ کا کیا حکم ہے؟"

"ٹھیک ہے" گویا ہوریشو نے بغاوت کا اعلان کیا ہے؟"

"نہیں باس' اس کا کہنا یہ ہے کہ اس نے جو کچھ کیا ہے' باس کے مفاد میں کیا ہے۔" جیفرسن نے جواب دیا۔

"بنی کے قتل کی کوشش میرے مفاد میں ہو سکتی ہے؟ بنی میری بیٹی اور میرے کاروبار کی وارث۔ کون بے وقوف یہ سوچ سکتا ہے کہ بنی کی موت کے بعد میں اپنے کسی مفاد سے دلچسپی رکھوں گا۔"

"یہ سوچنا ہوریشو کا کام تھا باس' مجھے بتایئے میں نے کہاں غلطی کی' میں ہوریشو کے عہدے کے سامنے بے بس ہوں۔"

"صرف عہدے کے سامنے یا اس کی قوت کے سامنے؟" مکلینو نے پوچھا۔

"نہیں باس' گروہ میں داخل ہونے کے بعد ہر شخص کو یہ ترغیب دی جاتی ہے کہ وہ کسی کی طاقت سے متاثر نہ ہو' کسی کی قوت سے متاثر نہ ہو' چاہے اس کے مقابلے میں شکست کیوں نہ ہو۔"

"ٹھیک ہے۔ ان لوگوں کا کیا بنا جیفرسن جو یہاں روپوش تھے؟"

"باس' ہوریشو کو گو اس میں ناکامی ہوئی ہے' اس میں سے ایک شخص کو جو اپنے ہی گروہ کا آدمی تھا یعنی گرانٹ' اسے ہلاک کر دیا تھا۔ اس کے علاوہ اس نے ایک اور شخص کو گرفتار کیا ہے جس کا نام گولڈ مین ہے۔ ایک لڑکی بھی اس کے ہاتھ لگی ہے جو اپنے ہی گروہ سے تعلق رکھتی ہے۔ باقی وہ دونوں افراد جو ایشیائی تھے اور جن سے ہوریشو کی اصل دشمنی تھی' آج تک ہوریشو کے ہاتھ نہیں لگے۔ ابتدا میں انہوں نے ہوریشو کو زبردست نقصانات پہنچائے تھے۔ انہوں نے باس' گروہ کے چالیس آدمیوں کو قتل کر دیا۔ ہوریشو دیوانوں کی طرح انہیں تلاش کرتا پھر رہا ہے۔ اس نے اس جزیرے کا چپہ چپہ چھان مارا لیکن وہ چالاک لوگ

ان کے ہاتھ نہ لگے اور ہوریشو کسی پاگل کتے کی مانند ان کی تلاش میں آج تک سرگرداں ہے۔"

"اوہ۔ اوہ۔" مکلینو نے دونوں ہاتھ ملتے ہوئے کہا۔ "کاش کاش۔ وہ غدار نہ ہوتے' کاش وہ مکلینو کو آزماتے' کاش وہ تھوڑی سی دولت کے لیے مکلینو کا ساتھ نہ چھوڑتے' تب ایسے لوگوں کو' ایسے لوگوں کو مکلینو آسمان پر بٹھا دیتا۔ بہرحال جیفرسن' ہوریشو کو میرے پاس بھیج دو۔"

"یس باس۔" جیفرسن نے کہا اور باہر نکل گیا۔

تھوڑی دیر کے بعد ہوریشو اندر داخل ہو گیا۔ اس کے چہرے پر چٹانوں کی سی سختی تھی۔ مکلینو نے اس کی طرف نگاہ نہیں اٹھائی تھی۔ ہوریشو اس کے سامنے کھڑا ہو گیا اور مکلینو پر خیال نگاہوں سے زمین کو دیکھتا رہا۔ پھر اس نے نگاہیں اٹھائیں اور ہوریشو کو دیکھنے لگا۔

ہوریشو کے انداز میں اب کسی قدر بے باکی پیدا ہو گئی تھی۔ اس نے شانے ڈھیلے چھوڑ دیے تھے' اس کے کھڑے ہونے کے انداز میں ادب نہیں تھا۔ تب وہ آہستہ سے بولا۔

"باس' پہلے آپ ہوریشو کو بیٹھنے کی اجازت دیا کرتے تھے؟"

"غدار ہوریشو کو نہیں۔" مکلینو نے جواب دیا۔

"کیا باس نے ہوریشو کو غدار قرار دے دیا ہے؟" ہوریشو نے پوچھا۔

"ہاں۔"

"کس بناء پر؟"

"ان حالات کی بناء پر جو میرے علم میں آئے ہیں' ان کے تحت مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ ہوریشو کے سوچنے کا انداز بدل گیا ہے۔"

"باس' کیا یہ زیادتی نہیں ہے' کیا آپ نے یہ فیصلہ اپنے طور نہیں کیا؟ کیا مادام بنی کی باتیں سننے کے بعد آپ نے ان پر مکمل بھروسہ کر لیا؟ کیا ہوریشو نے ہمیشہ آپ کے اور گروہ کے مفادات کے لیے کام نہیں کیا؟ کیا کبھی یہ بات ثابت ہوئی کہ ہوریشو نے خود کو برتر سمجھا ہو؟ باس اگر یہ ساری باتیں غلط ہیں تو ہوریشو کو غدار قرار دے دیا جائے۔"

"ہوں۔ ساریکا تم باہر جاؤ۔" مکلینو نے ساتھ آنے والے شخص سے کہا اور ساریکا باہر نکل گیا۔

شاید اس نے مکلینو کے اشارے کو اچھی طرح سمجھ لیا تھا۔ ہوریشو نے میری جانب دیکھا اور بولا۔

"غالباً" یہ مسٹر ڈکسن ہیں؟"

"کیا تم اسے نہیں پہچانتے؟" مکلینو نے کہا۔

"پہچانتا ہوں باس اور یہ بھی جاننا چاہتا ہوں کہ کیا کسی فیصلے کے تحت میرا عہدہ کم کر دیا گیا ہے؟" ہوریشو نے کہا۔

"کیوں؟ تم نے یہ سوال کیوں کیا؟"

"اس لیے کہ میرے اور باس کے درمیان زیادہ سے زیادہ مادام بنی موجود رہیں تو کوئی حرج نہیں ہے لیکن ڈکسن کی کیا پوزیشن ہے؟"

"پوزیشن میں بتاتی ہوں۔" دفعتاً بینی بول پڑی۔ "ڈکسن میرے ساتھی کی حیثیت سے ہے' اس سلسلے میں' میں کسی کے احکامات برداشت نہیں کروں گی۔"

"ڈکسن کو ذہن سے نکال دو ہوریشو۔" مکلینو نے کہا اور ہوریشو نے مکارانہ انداز میں گردن جھکادی۔

"جو حکم باس۔ ہوریشو آج بھی اپنے آپ کو مکلینو کا خادم پاتا ہے۔"

"اور اس کی بیٹی کا قاتل بھی؟" مکلینو طنزیہ انداز میں بولا۔

"باس اگر مجھے اجازت دیں تو میں بھی اپنی صفائی میں کچھ کہوں؟"

"ہوں۔ کہو' کیا کہنا چاہتے ہو۔"

"سب سے پہلے باس میں یہ معلوم کرنے کی کوشش کروں گا کہ بینی باس نے میرے خلاف آپ سے کیا کیا کہا ہے؟"

"ہوریشو' بینی نے جو کچھ کہا ہے میں نے اس کی تصدیق جیفرسن سے کی ہے۔"

"باس! جیفرسن ان لوگوں میں سے نہیں ہے جو مجھے پسند کرتے ہیں۔ وہ خود کو میرا حریف سمجھتا ہے۔ حالانکہ ذہنی' جسمانی' عملی حیثیت سے وہ مجھ سے کس قدر پیچھے ہے' یہ بات باس اچھی طرح جانتے ہیں۔ چنانچہ اس نے جو کچھ کہا ہوگا اس میں اس کی اپنی ذہنی تھکن بھی شامل ہوگی۔"

"گویا تم بینی کو جھوٹا ثابت کرنا چاہتے ہو؟"

"نہیں باس!"

"پھر ــــــــ؟"

"بس معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ بینی باس نے میرے بارے میں کیا کیا کہا ہے؟"

"ہوریشو ــــــ سب سے پہلے میں تم سے یہ سوال کروں گا کہ ان دو افراد کے بارے میں میری مراد ان ایشیائی باشندوں سے ہے' تم نے کیا کیا اقدامات کئے؟"

"باس! میں نے انہیں طرح طرح سے زچ کیا اور سب سے پہلے انہیں اس بات پر مجبور کرنے کی کوشش کی کہ وہ اپنی برتری کے احساس کو ذہن سے نکال دیں۔"

"خوب' تو اس میں کہاں تک کامیاب ہوئے؟" مکلینو نے پوچھا۔

"میں اعتراف کرتا ہوں باس کہ مجھے کامیابی نہیں ہوئی۔ وہ چٹانوں سے زیادہ مضبوط اور لومڑی سے زیادہ ہوشیار تھے۔ انہوں نے جہاں بھی موقع دیکھا ہمارے آدمیوں کو ہلاک کیا اور خود کو صاف بچ گئے وہ خطرناک ترین لوگ تھے۔"

"تب ہوریشو! اس کے بعد ــــــ؟"

"اس کے بعد باس! ایک مرحلہ ایسا آگیا کہ میں جھلا گیا۔ آپ جانتے ہیں کہ میں ٹھنڈا انسان ہوں' میں نے انہیں قتل کرنے کا فیصلہ کرلیا اور اس کے لیے تیار ہوگیا۔ تب مادام بینی نے مداخلت کی....." ہوریشو نے انتہائی صاف گوئی سے کہا۔

میں نے دل ہی دل میں اس بات کا اعتراف کیا تھا کہ بہرصورت جیسا بھی ہے صاحب کردار انسان ہے۔

"پھر اس کے بعد ہوریشو! تم نے کیا کیا؟"

"میں کہہ چکا ہوں باس ــــــ مادام بینی نے اس سلسلے میں مداخلت کی۔ لیکن میں ان سے اس قدر جھلا گیا تھا ــــــ کہ میں نے انہیں قتل کرنے کا فیصلہ کرلیا۔ لیکن مادام بینی نے مداخلت کی' بلکہ حکم دیا کہ میں ان لوگوں کو ان کے حوالے کردوں ــــــ باس! میں انحراف تو نہیں کرسکتا تھا لیکن مجھے یہ اندازہ تھا کہ مادام بینی بہرصورت عورت ہیں اور ان کے لیے یہ کام خاص مشکل ہوگا کیونکہ وہ دونوں بیحد شاطر لوگ تھے۔ میں انہیں اچھی طرح آزما چکا تھا۔

مادام بینی اس سلسلے میں جذباتی ہوگئیں۔ مجھے بھی اندازہ تھا کہ مادام بینی کسی بھی صورت خود کو دوسروں سے کمتر سمجھنے کی عادی نہیں ہیں۔ لیکن بہرصورت مجھے ان کے احکامات کی تعمیل کرنا ہی پڑی۔ لیکن مادام نے اس کے بعد مجھ سے ملنا جلنا بالکل ختم کردیا' تاہم میں اپنے فرائض کا احساس رکھتا تھا۔ میں یہ نہیں چاہتا تھا کہ میں مادام بینی کی بات سے برگشتہ ہوکر اپنے فرائض کو نظرانداز کردوں اور وہ کسی طور مادام کو کوئی نقصان پہنچادیں۔ چنانچہ میں نے مادام پر نگاہ رکھی اور ان لوگوں کو چیک کرتا رہا۔ باس ــــــ ہوریشو نے ہمیشہ گروہ کے لیے جان کی بازی لگائی ہے اور باس کو شاید ہی کبھی یہ شکایت ہوئی ہو کہ ہوریشو نے گروہ کے مفادات کے خلاف کام کیا ہے۔ رہی مکلینو کی بات' تو ہوریشو نے مکلینو کے نام پر بے شمار قتل کئے ہیں۔ ہوریشو یہ برداشت نہیں کرسکتا تھا باس کہ معمولی سی رقم کے لئے مادام بینی کی شخصیت ہلکی پڑ جائے۔ میں نے مادام بینی سے بھی یہ بات کی۔ میں میک اپ میں ان کے تعاقب میں لگا رہا تھا۔ لیکن مادام بینی اس بات پر چراغ پا ہوگئیں۔ انہوں نے کہا کہ میں صرف کالا غلام ہوں' مجھے اپنی حدود سے نکلنے کی اجازت نہیں ہے اور مادام نے مجھے جزیرے سے نکل جانے کا حکم دے دیا۔

لیکن باس! میں انکی طرف سے مطمئن نہیں تھا۔ میڈم نے ہدایت کی مگر میں نے اس پر عمل نہ کیا ــــــ میں نے اپنے آدمیوں کو بتایا کہ مادام بینی غیر مناسب اقدامات کررہی ہیں۔ لیکن میں گروہ کا وقار مجروح نہیں ہونے دوں گا۔ چنانچہ ان دونوں کو یہاں لے آیا جائے ــــــ میرے آدمی میری ہدایت پر عمل کرتے ہوئے انہیں یہاں لے آئے۔"

مکلینو' ہوریشو کا بغور جائزہ لے رہا تھا' اور اس کے ساتھ میں بھی ــــــ لیکن بہرحال میں بھی ہوریشو کی صاف گوئی کا معترف تھا۔ وہ کہہ رہا تھا۔

"یہاں آکر مادام بینی آپے سے باہر ہوگئیں۔ انہوں نے اس قسم کے حربے استعمال کئے کہ مجھے بھی گستاخی پر آمادہ ہونا پڑا ــــــ مجھے اس کا اعتراف ہے باس کہ میں نے مادام بینی کے خلاف بہت کچھ کیا ہے۔ لیکن میں اتنا یقین دلا دینا چاہتا ہوں کہ باس کہ بہرصورت میں گروہ کا وفادار ہوں اور میرا ہر کام گروہ کے مفادات کے لئے تھا۔"

بینی خونی نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی اور مکلینو کے چہرے پر بھی عجیب سے تاثرات تھے۔ پھر اس نے نرم لہجے میں کہا۔

"لیکن ہوریشو! کیا تم ان واقعات کی اطلاع براہ راست مجھے نہیں دے سکتے تھے؟"

"دے سکتا تھا باس! لیکن وہ اعتماد بھی میری نگاہوں میں تھا جن کے تحت میں نے یہ اقدامات کئے ــــــ میں جانتا تھا کہ باس میری تاویل سننے کے بعد گستاخ یا قاتل قرار نہیں دے گا۔" ہوریشو نے

کہا۔

"یہ مکار ہے پپا ---- یہ مکار ہے ---- اگر اس کی بمباری سے میں ہلاک ہو جاتی تو یہ کیا تاویل پیش کرتا؟ کالی لومڑی مکاری سے کام لے رہی ہے پپا ---- تم اسے معاف نہ کرنا۔" بنی چلائی۔

"مادام بنی ہمیشہ میرے لئے ایسے ہی الفاظ استعمال کرتی رہی ہیں باس ---- اور رہا بمباری کا تعلق تو میری کرائی گئی بمباری سے مادام ہلاک کیوں نہیں ہوئیں ---- ہوریشو اتنا بے وقوف نہیں ہے کہ وہ جو کچھ کرتا ہے، پہلے اس پر اچھی طرح غور کر لیتا ہے۔"

"پپا۔ میں آپ سے پھر کہہ رہی ہوں کہ یہ شخص مکاری سے کام لے رہا ہے۔" بنی بولی۔

"بنی! پلیز خاموش ہو جاؤ۔" مکلینو نے کسی قدر بدلے ہوئے لہجے میں کہا اور بنی کے چہرے پر دھواں دھواں نظر آنے لگا۔ گویا مکلینو ہوریشو کی باتوں میں آ گیا تھا۔ میں نے بھی معنی خیز نگاہوں سے بنی کو دیکھا تھا اور ایک غیر محسوس اشارہ کر کے بنی کو خاموش رہنے کے لئے کہا تھا۔

بنی اپنے خشک ہونٹوں پر زبان پھیر کر خاموش ہو گئی اور مکلینو کسی گہری سوچ میں گم ہو گیا۔

"ہوریشو! کیا حقیقت ہے اور کیا جھوٹ ---- اس کے بارے میں تو فیصلہ بعد میں کیا جا سکتا ہے تم یہ بتاؤ کہ ان لوگوں کے خلاف تم نے کیا کیا ----؟ کیا تم نے انہیں گرفتار کر لیا ہے؟" مکلینو نے پوچھا۔

"نہیں باس!"

"کیوں؟"

"مادام بنی کی وجہ سے باس!"

"اس میں مادام کے لئے کیا دلکشی تھی؟" مکلینو نے پوچھا۔

"مادام بنی نے یہاں جو ماحول پیدا کر دیا تھا اس نے میرے لئے سخت مشکلات پیدا کر دی ہیں ---- باس! مادام بنی نے مکلینو کے نام پر کچھ لوگوں کو میرے خلاف کارروائی پر مجبور کر دیا۔ اس کے بعد میرے خلاف خاصے ہنگامے ہوئے اور آخر ان ہنگاموں میں وہ دونوں نکل گئے اور اس کے بعد ان لوگوں نے اس جزیرے پر ہمارے ساتھ رہ کر کافی تباہی مچائی۔ مادام بنی اگر مجھ سے رابطہ قائم کرتیں۔ تو میں وہی کرتا جس کا وہ مجھے حکم دیتیں۔ لیکن انہوں نے مجھے غلط ٹریٹ کیا اور ان لوگوں کی بھرپور معاون بن گئیں۔ مجھے بتاؤ باس! کیا میری ان سے کوئی ذاتی دشمنی تھی۔ میری دشمنی صرف گروہ کے مفاد میں تھی۔" ہوریشو نے کہا۔

"جو کچھ ہو چکا ہوریشو! اس کو دہرانا بے کار ہے۔ اب مجھے یہ بتاؤ کہ موجودہ صورتحال کیا ہے؟"

"باس ---- وہ دونوں مفرور ہیں۔ باقی تمام افراد پکڑے گئے ہیں جن کا ان سے کوئی خاص تعلق نہیں ہے۔" ہوریشو نے جواب دیا۔

"کیا وہ جزیرے سے نکل گئے؟"

"میں نہیں کہہ سکتا باس! اس سلسلے میں تو مادام بنی ہی صحیح بات بتا سکتی ہیں۔" ہوریشو بولا۔

"بنی کا کہنا ہے کہ وہ ان لوگوں کو جزیرے پر چھوڑ کر نکل گئی تھی۔" مکلینو نے کہا۔

"اوہ، مادام بنی کس طرح یہاں سے نکلیں؟"

"اس سوال کا جواب نہیں دیا جا سکتا۔" بنی نے کھردرے لہجے میں جواب دیا۔

"یوں بھی یہ سوال غیر متعلق ہے ہوریشو۔ ہمیں اس سلسلے میں ضد نہیں کرنی چاہیے ہاں، کیا تم نے ان لوگوں سے معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی جنہیں تم نے گرفتار کیا ہے؟"

"آپ کی مراد گولڈ مین اور اس لڑکی میری سے ہے؟" ہوریشو نے پوچھا۔

"ہاں، میرا مقصد وہی ہے۔"

"تو باس! گولڈ مین ایک غیر متعلق شخص ہے، اس شخص سے انکی ملاقات ایک مخصوص سلسلے میں ہوئی تھی اور میری کا تعلق بھی گرانٹ کی طرح گروہ ہی سے تھا ---- چنانچہ یہ ہمارے لئے بیکار ہیں۔ مادام بنی کے کہنے پر میری نوئیل، ان کا ساتھ دینے پر آمادہ ہو گئی تھی اور رہا گولڈ مین، تو وہ تھا ہی ایک ایسا شخص جسے مکلینو سے پرخاش تھی ---- بہرصورت ان دونوں کو گرفتار کر کے میں نے اوسلو بھیج دیا ہے۔"

"کہاں؟" مکلینو نے پوچھا۔

"اوسلو باس!"

"اوسلو۔" مکلینو نے زیر لب دہرایا۔

"ہاں باس! آپ کو علم ہے کہ اوسلو ہمارا مضبوط ہیڈ کوارٹر ہے۔"

"اوسلو ----" مکلینو کے لہجے میں غراہٹ تھی۔ "اس کا مطلب ہے ہوریشو! تم اپنے طور پر بہت کچھ کرتے رہے ہو؟"

"باس! اگر میں نے کچھ غلط کیا ہے تو میں آپ سے معذرت خواہ ہوں۔ لیکن آخری بار پھر میں یہ ہی کہوں گا کہ میں نے جو کچھ کیا ہے گروہ کے مفاد میں کیا ہے اور اگر مادام بنی نے میرے خلاف آپ کو بہت ہی بھڑکا دیا ہے تو میں اس سلسلے میں اسے اپنی بدقسمتی کے علاوہ کیا کہہ سکتا ہوں۔ حالانکہ اپنے مفاد اور گروہ کے مفاد میں خاصا فرق ہے۔"

"ہوریشو ---- یہ بھولنے کی بات نہیں ہے کہ تم نے بنی کو قتل کرنے کی کوشش کی تھی۔ یہ الگ بات ہے کہ بنی تمہارے ارادوں کی بھینٹ نہ چڑھ سکی۔ حالانکہ اس نے تم سے یہ بھی کہا کہ تم مجھ سے رابطہ قائم کرو۔ لیکن مجھ سے رابطہ قائم کرنے کی بجائے تم نے اپنے طور پر سارے فیصلے کر لئے۔ کیا اس بات کو تمہاری وفاداری سے تعبیر کیا جا سکتا ہے؟"

"نہیں باس ---- یہ غداری نہیں تھی۔ میں تم سے آخری بار کہہ رہا ہوں باس کہ یہ غداری نہیں تھی۔"

"پھر کیا تھا یہ؟" مکلینو غرایا۔

"باس! آپ غلط سمجھ رہے ہیں، بالکل غلط۔ آپ مادام بنی کی باتیں سننے کے ساتھ ساتھ میری نیت کے بارے میں بھی فیصلہ کر لیں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ مجھے بے قصور پائیں گے۔" ہوریشو نے کہا۔

"ہوں۔" مکلینو نے ہنکارا بھرا اور پھر بولا۔ "اب ان دونوں کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟"

"ان دونوں ایشیائی باشندوں کے بارے میں؟"

"ہاں۔"

"اگر باس مجھے اجازت دیں، تو میں مادام بنی سے صرف ایک سوال کروں۔" ہوریشو نے سوال کیا۔

"کیا پوچھنا چاہتے ہو؟" مکلینو غرایا۔

"صرف یہ کہ اس بات کا جواب مادام بنی ہی دے سکتی ہیں کہ انہوں نے ان دونوں کو کہاں چھپایا ہے؟" ہوریشو نے سرد لہجے میں کہا اور بنی غرا کر کھڑی ہو گئی۔ وہ خونخوار نگاہوں سے ہوریشو کو دیکھ رہی تھی۔

"پپا! یہ سب کچھ کیا ہو رہا ہے؟" وہ وحشیانہ انداز میں مکلینو کا شانہ جھنجھوڑنے لگی۔

"ہوریشو! کیا تم یہ بات دعوے سے کہہ سکتے ہو؟"

"ہاں باس!"

"کوئی ثبوت ہے تمہارے پاس؟"

"لیکن باس! میں کم از کم دعوے یہ بات کہہ سکتا ہوں ------ ہاں باس! اگر مجھے اجازت ہو تو جو کچھ میرے ذہن میں ہے یا دل میں ہے میں سب کچھ کہہ دوں ------ باس اس کے بعد ہی فیصلہ کر سکیں گے۔" ہوریشو نے تیکھے لہجے میں کہا۔

"مثلاً"؟" مکلینو کا لہجہ حد درجہ سرد تھا۔

"مثلاً" یہ کہ مادام بنی ان ایشیائیوں سے بلکہ ان میں سے ایک سے ذہنی طور پر متاثر ہو گئی ہیں ------ اور اب یہ سب کچھ ان کے مفاد میں کر رہی ہیں......"

دفعتہ" بنی ہوریشو پر جھپٹ پڑی۔ حملہ اتنا اچانک تھا۔ ہوریشو کی سیاہ کھال پھٹ گئی جس سے سرخ خون رس آیا تھا۔

ہوریشو نے بنی کے ہاتھ پکڑنے کی کوشش نہیں کی تھی بلکہ وہ خود ہی چند قدم پیچھے ہٹ گیا اور پھر اس نے اسی پر سکون انداز میں مکلینو سے کہا۔

"ہاں باس! میں یہ دعویٰ غلط نہیں کر رہا' میں یہ بات ثبوت کے ساتھ کہہ رہا ہوں کہ مادام بنی اس ایشیائی باشندے سے متاثر تھیں۔"

"پپا ------ پپا! اسے خاموش کردو۔ ورنہ ------ ورنہ....." بنی مکلینو کی طرف لپکی ------ اس نے مکلینو کے ہولسٹر سے پستول نکالنے کی کوشش کی تھی۔ لیکن مکلینو نے اس کے بازو پر ہاتھ رکھ دیا۔

"نہیں بنی! مسٹر ہوریشو بذات خود ایک حیثیت رکھتے ہیں۔ وہ جو الزام تم پر لگا رہے ہیں اسے ثابت بھی کریں گے ------ اور ہوریشو! اگر تم بنی پر یہ الزام ثابت نہ کر سکے تو میں تمہاری گردن تمہارے شانوں پر سے اتار لوں گا۔" مکلینو نے کہا اور ہوریشو نے سینے پر ہاتھ رکھ کر گردن جھکا دی تھی۔

"میں آپ کا یہ چیلنج منظور کرتا ہوں باس!" ہوریشو ادب سے بولا ------ لیکن بنی پر دیوانگی طاری ہو رہی تھی۔ لیکن مکلینو کے اس طرح روکنے سے وہ رک گئی اور مکلینو نے ہوریشو کی طرف رخ کر کے کہا۔

"ہاں ہوریشو! تم اس سلسلے میں کیا کہنا چاہتے ہو؟"

"باس کو میرے ساتھ اوسلو تک چلنا پڑے گا۔"

"کیا مطلب ------ کیا کہنا چاہتے ہو؟"

"اوسلو میں گولڈ مین اور نوئیل میری قید میں ہیں۔"

"پھر ------؟"

"باس۔ نوئیل اس بات کی گواہی دے گی کہ اس نے خود ان دونوں ایشیائیوں میں سے ایک سے جسمانی رابطہ قائم کیا تھا اور مادام بنی اس دوسرے شخص سے منسلک تھیں۔ کیا مادام اس سے انکار کریں گی؟" ہوریشو نے کہا۔

"کیا تم اس بات کا اقرار کرو گی بنی؟" مکلینو نے پوچھا۔

"ہاں باس ------ یقیناً" ------" اس کے علاوہ باس! ہلینا' جو ہماری ملازمہ ہے، اور کس کی مجال ہے کہ باس مکلینو کے سامنے جھوٹ بولنے کی کوشش کرے۔"

"ٹھیک ہے۔ حالانکہ ہوریشو ------ میں یہاں بھی تمہارے ٹکڑے کر سکتا ہوں اور تمہیں اس گستاخ لہجے پر وہ سزا دے سکتا ہوں کہ موت کے بعد بھی یاد رکھو۔ لیکن ٹھیک ہے میں اوسلو چلنے کے لئے تیار ہوں۔"

"جیسا کہ باس کو معلوم ہے' اوسلو یہاں سے زیادہ دور نہیں ہے اور ہم لانچ سے باآسانی اوسلو تک پہنچ جائیں گے۔ میری دلی خواہش ہے باس کہ پہلے آپ اس سلسلے میں معلومات حاصل کر لیں اور اس کے بعد ہوریشو کے بارے میں فیصلہ کریں۔ جہاں تک ان ایشیائیوں کا تعلق ہے تو مادام بنی اس بارے میں بتائیں گی ------ یا پھر اگر وہ مادام بنی سے دور ہیں تو پھر یہی سمجھنا چاہیے کہ شاید انہوں نے پوائنٹ فور کو چھوڑ دیا ہے اور کسی ایسی جگہ روپوش ہو گئے ہیں جہاں ہم ان پر ہاتھ نہیں ڈال سکتے۔"

"یہ بات بھی تمہارے خلاف جاتی ہے ہوریشو ------ گویا صرف دو افراد' صرف دو' مکلینو کے پورے گروہ کو' مکلینو کے نائب ہوریشو کو چکمہ دے کر صاف نکل گئے ہیں۔"

"ہوریشو اپنی اس بے بسی کا اعتراف کرتا ہے باس!"

"تب مجھے تمہارے بارے میں کچھ سوچنا پڑے گا ہوریشو۔"

"باس! اس سلسلے میں آپ مختار ہیں ------ اور ہوریشو ہر وہ کام کرنے کے لئے تیار ہے جس کے بارے میں باس اسے حکم دیں۔"

"تم اوسلو چلنے کی تیاریاں کتنی دیر میں کر لو گے؟"

"جتنی دیر میں باس کا حکم ہو ------ ویسے کیا باس یہ بتانا پسند کریں گے کہ باس ہیلی کاپٹر سے جانا پسند کریں گے یا لانچ سے؟"

"تم میرے ساتھ چلو گے ہوریشو؟"

"یقیناً" باس!"

"تب ہم ہیلی کاپٹر سے سفر نہیں کر سکتے۔"

"کیوں باس؟"

"ہمارے ساتھ ڈکسن اور ساریکا بھی چلیں گے اور ساتھ ہی چند دوسرے افراد بھی' جس کی وجہ

سے ہم ہیلی کاپٹر پر نہیں جاسکتے۔"

"جو حکم باس-----ہوریشو کو اس سلسلے میں کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔"

"گویا اب تم اعتراض کی پوزیشن میں بھی آگئے ہو۔" مکلینو نے گردن ہلاتے ہوئے کہا اور خاموش ہو گیا۔

ہوریشو نے شانے اچکائے لیکن اس نے کوئی جواب نہیں دیا تھا-----مکلینو اس کے بعد خاموش ہی رہا۔ بنی بھی نارمل ہو گئی تھی-----ویسے میں میں نے اس کے چہرے پر ہلکے سے تردد کے آثار دیکھے تھے۔ غالباً" وہ سوچ رہی تھی کہ کیا نوئیل' میرے اور اس کے خلاف بیان دینے پر آمادہ کرلی گئی۔ ظاہر ہے یہ سب کچھ ہوریشو جیسے سخت گیر آدمی کے لئے مشکل نہ تھا-----نوئیل پھر بھی عورت تھی۔ بنی کچھ بھی سوچ رہی تھی یہ اس کا اپنا معاملہ تھا۔

لیکن میں اپنے بارے میں سوچ رہا تھا-----میں سوچ رہا تھا کہ مکلینو' ہوریشو کے سامنے کسی قدر بے بس سا نظر آ رہا ہے۔ پتہ نہیں اس کے ذہن میں کوئی خاص خیال ہے یا پھر وہ بھی ہوریشو کی پراسرار قوتوں سے خائف ہے' جس طرح دوسرے-----نجانے مکلینو کی کیا چال تھی۔ بہرصورت میں محسوس کر رہا تھا کہ مکلینو عجب تماشا بن گیا ہے۔

میری اپنی پوزیشن اب بھی اتنی بری نہیں تھی' میں اگر چاہتا تو سردارے کو چھوڑ سکتا تھا اور اس کے بعد تو کوئی مسئلہ ہی نہ رہ جاتا تھا۔ میں یہاں سے فرار ہونے کی ہر ممکن کوشش کرتا اور مجھے یقین تھا کہ وہ لوگ سب مل کر بھی مجھے تنہا گرفتار نہیں کر سکتے تھے اور اس حالت میں جبکہ میں سوچ رہا تھا کہ خود ہوریشو کو بھی میرے بارے میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ وہ مجھے ڈکسن ہی سمجھ رہا ہے۔

مکلینو نے ہوریشو کو اجازت دی کہ وہ چند لمحات کے اندر تیاریاں مکمل کر لے اور اس کے بعد مکمل خاموشی طاری رہی۔ بنی مکلینو ہی کے پاس تھی۔ اس نے بھی شاید احتیاط رکھنا مناسب ہی سمجھا تھا کہ ڈکسن کی حیثیت سے بھی اس نے مجھ سے ملنے کی کوشش نہیں کی' ورنہ مجھے یقین تھا کہ وہ مجھ سے بہت کچھ کہنے کے لئے بے چین تھی۔

موجودہ حالات میں مجھے فوری طور پر کوئی فیصلہ کرنا تھا۔ جو کچھ ہو رہا تھا وہ قطعی طور پر بے یقینی کیفیت رکھتا تھا۔

"اگر میری نوئیل ہوریشو کے چکر میں آچکی ہے اور زندگی کے خوف سے کچھ بتا چکی ہے یا بتا دیتی ہے تو پھر بنی کی پوزیشن بہت نازک ہو جاتی ہے۔"

مجھے اس بات سے کوئی دلچسپی نہیں تھی کہ مکلینو اس بات کے کھل جانے کے بعد بنی سے کیا سلوک کرے گا۔ چونکہ بہرصورت میں ڈکسن کی حیثیت رکھتا تھا اور جب تک بنی ہی یہ بات نہ بتائے کہ میں در حقیقت کون ہوں تو مکلینو کو میری طرف سے شبہ نہیں ہو سکتا۔ ویسے ہم جو کھیل' کھیل رہے تھے وہ خاص الجھا ہوا تھا۔

ہوریشو اور مکلینو دونوں چکرائے ہوئے تھے۔ ویسے یہ بات ابھی تک میرے علم میں نہیں آئی تھی کہ خود ہوریشو کس پوزیشن میں ہے؟ سردارے اس کے ہاتھ آیا یا نہیں-----اس بارے میں میں کچھ نہیں جانتا تھا۔ بظاہر یہی لگ رہا تھا کہ سردارے ابھی اس کی پہنچ سے باہر ہے۔ لیکن یہ سر

نکل کہاں گیا۔ اس کا مقصد ہے کہ سردارے نے بھی میری ہی لائنوں پر کام کرنا شروع کر دیا-----نوئیل پکڑی گئی-----لیکن سردارے نوئیل کے مسئلے میں جذباتی نہیں ہوا اور یہ بہرحال پر مسرت بات تھی۔ ویسے میں سردارے سے اچھی طرح واقف تھا۔ وہ نزاکتوں کو سمجھنے والا شخص تھا' مصلحتوں کا خیال کرتا تھا۔ بظاہر وہ جذباتی نظر آتا تھا لیکن ان معاملات میں وہ اس قدر جذباتی نہیں تھا کہ اپنی زندگی خطرے میں ڈال دیتا اور یہ اچھی ہی بات تھی۔

صورت حال کا یہ الجھا ہوا رخ کافی دیر تک میرے پیش نگاہ رہا اور اسکے بعد میں نے فیصلہ کر لیا کہ جو کچھ ہو گا' دیکھا جائے گا-----چنانچہ میں مطمئن ہو گیا اور میں نے خود کو حالات کے رخ پر چھوڑ دیا۔

جس جگہ مجھے قیام کرنے کے لئے کہا گیا تھا۔ میں وہاں چلا گیا اور آرام کرنے لگا۔ ساریکا میرے ساتھ ہی تھا لیکن میں نے اس پر کوئی توجہ نہیں دی-----وہ بھی شاید مجھ سے بے تکلف نہیں تھا اس لئے اس نے بھی اس دوران کوئی گفتگو کرنے کی کوشش نہیں کی۔

تقریباً" ایک گھنٹے کے بعد ہوریشو کا پیغام ملا اور میں اور ساریکا باہر نکل آئے۔ مکلینو' بنی' ہوریشو کے علاوہ دوسرے چند افراد بھی ہمارے ساتھ جانے کے لئے تیار تھے۔

ہم سب ساحل پر پہنچ گئے اور پھر وہاں سے ایک بڑے اسٹیمر پر سوار ہو گئے-----ہوریشو اسٹیمر کے پائلٹ کو ہدایات دینے لگا اور ہم سب خاموش اپنی جگہ بیٹھ گئے۔ تب مکلینو جھکا اور اس نے ساریکا سے پوچھا۔

"ساریکا! تم باہر گئے تھے؟"

"ہاں باس!"

"کیا پوزیشن تھی؟"

"کوئی خاص نہیں-----باہر کوئی نہیں تھا۔"

"ہوں۔" مکلینو نے گردن ہلائی اور خاموش ہو گیا۔

بنی عجیب سے انداز میں خاموش بیٹھی تھی اور اسٹیمر سمندر کی لہروں پر شور مچاتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا-----اس کی رفتار تیز تھی۔

عجیب سا ماحول ہو گیا تھا-----بنی کے انداز سے پتہ چل رہا تھا' جیسے اس کے اندر طوفان اٹھ رہے ہوں۔ اس کی آنکھیں شدید خونی ہو رہی تھیں۔ میں محسوس کر رہا تھا جیسے بنی اندر ہی اندر دہشت زدہ بھی ہو۔ لیکن بہرصورت مضبوط عورت تھی اور خود کو سنبھالنے کی بھرپور قوت رکھتی تھی۔

مکلینو نے اس دوران بنی سے کوئی گفتگو نہیں کی تھی۔ ابھی زیادہ سفر نہیں ہوا تھا کہ مکلینو نے بنی سے کہا "بنی! ہوریشو نے جو کچھ کہا ہے مجھے اس پر یقین نہیں ہے تاہم میں اسے آخری حد تک پہنچانا چاہتا ہوں-----کیا تم اس سلسلے میں میری مدد نہیں کرو گی؟"

"آپ کو یقین نہیں ہے پپا!" بنی نے بھاری لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ یقین کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا' تم میری بیٹی ہو اور میں تمہیں اچھی طرح جانتا ہوں۔"

"اس کے باوجود آپ نے اس کتے کو' اس ذلیل انسان کو اتنی کھلی آزادی دے رکھی ہے پپا

-----آپ اس کی زبان سے ایسے الفاظ سن کر خود کو قابو میں رکھ سکے ہیں' مجھے اس پر حیرت ہے۔"

"اوہ بنی!" مکلینو کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ "ہوریشو خود کو بہت زیادہ سرد مزاج اور بہت زیادہ چالاک انسان سمجھتا ہے۔ لیکن نجانے کیوں اس قسم کے لوگ ذہن سے یہ بات نکال دیتے ہیں کہ گروہ کا آرگنائزر مکلینو ہے۔ جتنی چالاک لومڑیاں اس نے جمع کی ہیں' وہ ان کا کنٹرولر ہے اور اگر وہ ان لومڑیوں کے فریب میں آ جائے تو پھر اسکی حیثیت باقی نہیں رہ جاتی-----ہوریشو کو میں اسی کے داؤ پر چت کروں اور اس سلسلے میں مجھے تم سب کی مدد کی ضرورت ہے۔ تم اپنے آپ کو قابو میں رکھو بنی! تاکہ ہوریشو کو اس قسم کی کسی بات کا موقع نہ مل سکے جس سے وہ میرے عتاب سے نکلنے کی کوشش کرے۔" مکلینو نے بنی کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"مگر پپا! وہ میری کتنی توہین کر چکا ہے۔"

"اس کی کہی ہوئی ہر بات مجھ سے گزر کر تم تک پہنچتی ہے بنی! اس بات کو ذہن میں رکھنا۔"

بنی اس کے الفاظ پر غور کر رہی تھی۔ پھر وہ گردن ہلاتے ہوئے بولی۔ "ٹھیک ہے پپا----- آپ کے ان الفاظ نے مجھے نارمل کر دیا ہے ورنہ میرا تو دل چاہ رہا تھا کہ خودکشی کر لوں۔" بنی نے کہا لیکن مکلینو نے کوئی جواب نہ دیا۔

وہ خاموشی سے سمندر کی لہروں کو دیکھ رہا تھا اور اسٹیمر اوسلو کی جانب رواں دواں تھا۔

اوسلو کے بارے میں مجھے کچھ نہیں معلوم تھا۔ نجانے یہ جزیرہ کتنی دور تھا لیکن میں اس سے اجنبیت کا اظہار بھی نہیں کر سکتا تھا ممکن ہے ڈکسن کو ان تمام جگہوں کے بارے میں معلومات ہوں۔

اس دوران میری کوئی خاص حیثیت نہیں رہی تھی اور نہ ہی مجھ سے کچھ پوچھا گیا تھا۔ نہ ہی ہوریشو نے مجھے اپنے اعتماد میں لینے کی کوشش کی تھی۔ حالانکہ میری خواہش تھی کہ اگر ہوریشو میری طرف سے مطمئن ہے تو کوشش کرے کہ مجھے اپنی فیور میں لے لے----- بلاشبہ میں اس کے لئے کام کرنے کو تیار ہو جاتا۔

اور اس طرح مجھے سردارے کا پتہ معلوم کرنے میں آسانی ہوتی۔ بنی تو میری رازدار تھی ہی۔ ایسی شکل میں' میں اسے بھی سمجھا سکتا تھا کہ میں نے یہ رنگ کیوں بدلا ہے۔ لیکن یہ صورت حال اسی وقت مناسب تھی جبکہ ہوریشو میری طرف قدم بڑھانے کی کوشش کرے۔

چنانچہ ایک بار پھر میں نے خود کو حالات پر چھوڑ دیا اور سکون سے اس سفر کے اختتام کا انتظار کرنے لگا۔ مکلینو کے انداز سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ خود بھی ہوریشو کی طرف سے مطمئن نہیں ہے۔ بنی کے ساتھ وہ جو سلوک کر رہا تھا اس سے بھی اندازہ ہوتا تھا کہ اس کا ذہن بنی کی طرف سے خراب نہیں ہوا ہے اور شاید اس نے ہوریشو کی بات پر یقین نہیں کیا ہے۔

پھر اوسلو نظر آنے لگا اور مکلینو' ہوریشو کے پاس جا کھڑا ہوا۔ اس وقت بنی کو موقع مل گیا اور وہ اسٹیمر کے ایک سنسان حصے کی طرف چل پڑی۔ اس نے مجھے بھی اشارہ کر دیا تھا اور میں بھی مودبانہ انداز میں اس کے پیچھے چل پڑا۔

ہم دونوں سمندر کی جانب دیکھنے لگے۔ تب بنی نے آہستہ سے مجھے پکارا۔ "نواز-----!"

"ڈکسن کہیں مادام!"

"اوہ' کوئی قریب نہیں ہے۔"

"دیواروں کے بھی کان ہوتے ہیں۔"

"صورت حال ایکدم بگڑ گئی ہے۔"

"ہاں کسی حد تک۔"

"میں تو خوفزدہ ہو گئی ہوں نواز-----"

"اوہ' اس کی ضرورت نہیں ہے بنی! صورت حال کچھ بھی ہو' ہماری اپنی ایک الگ حیثیت ہے اور جب ہم دیکھیں گے کہ حالات بگڑ گئے ہیں تو پھر اپنے طور پر کارروائی کریں گے۔"

"گویا نواز-----" بنی نے الجھے ہوئے انداز میں مجھے دیکھا۔

"ہاں کہو-----"

"گویا تم اپنے طور پر مطمئن ہو؟"

"تم نے نواز کو غیر مطمئن دیکھا ہے؟"

"نہیں۔ اور اسے حالات پر قابو پاتے ہوئے بھی دیکھا ہے' خواہ وہ مکلینو ہو یا ہوریشو-----"

"ہاں بنی۔ میں اپنی ذات میں ایک گروہ ہوں اور کسی طور خود کو بے بس نہیں پاتا۔" میں نے جواب دیا اور بنی ایک گہری سانس لے کر مسکرانے لگی۔

"ایک بات تو میں کہوں گی نواز----- تم واقعی اپنی ذات میں بہت کچھ ہو----- میں تو تمہیں جادوگر ہی کہوں گی نواز----- تم لرزتے ذہنوں کو ٹھہرا سکتے ہو' تم دلوں کو ڈھارس دیتے ہو' تم اپنے دشمنوں کو بدترین شکست دیتے ہو اور ہر قیمت پر ان پر حاوی رہتے ہو----- تم کیا ہو نواز؟"

"نواز۔" میں نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ہوریشو کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟"

"کس سلسلے میں؟"

"کیا مکلینو کو دیکھ کر وہ خوفزدہ نہیں ہو گیا ہے؟"

"میرا خیال ہے نہیں۔"

"اوہ' تمہیں یقین ہے۔"

"ہاں۔"

"تب پھر اس کی ایک ہی وجہ ہو سکتی ہے۔" بنی نے متفکر انداز میں کہا۔

"کیا؟"

"نوئیل-----" شاید نوئیل زبان کھول دے۔ تم جانتے ہو نواز! ہوریشو شیطان ہے' اس نے انہیں گرفتار کرنے کے بعد ایسا سلوک کیا ہوگا کہ----- نوئیل پاگل ہو گئی ہو گی۔"

"ممکن ہے۔"

"اگر نوئیل نے ہوریشو کی بات کی تائید کر دی تو----- میں نہیں کہہ سکتی کہ مکلینو کا کیا رد عمل ہو-----بہر حال میں نے ایک فیصلہ تو کر لیا ہے۔"

"کیا بنی؟"

"میں کسی کی بات تسلیم نہیں کروں گی خواہ کچھ بھی ہو۔"

"ہوں' آسان ترکیب ہے۔ تم نوئیل کے بارے میں کہہ سکتی ہو کہ ہوریشو نے نجانے اسے کس طرح اس جھوٹ پر آمادہ کرلیا ہے۔ ممکن ہے اسے زندگی کا خطرہ ہو۔"

"بالکل ٹھیک۔" بنی نے کہا۔

"گولڈ مین بھی گرفتار ہوگیا ہے۔"

"ہاں------اس کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے نواز؟"

"گولڈ مین کے بارے میں؟"

"ہاں۔"

"صرف یہ کہ وہ کسی قیمت پر زبان نہیں کھولے گا' میرا مطلب ہے ہمارے خلاف' مجھے بھروسہ ہے۔ البتہ بنی میں اپنے دوسرے ساتھی کے لئے پریشان ہوں۔"

"ویسے اندازہ تو ہوچکا ہے کہ وہ ان کے ہاتھ نہیں آیا۔"

"ممکن ہے ہوریشو جھوٹ بول رہا ہو۔"

"میرا خیال ہے ایسی بات نہیں ہے۔"

"کیوں؟" میں نے پوچھا۔

"اس لئے کہ اگر ہوریشو نے اسے گرفتار کرلیا ہوتا تو چھپانے کی ضرورت نہیں تھی اور پھر وہ ثبوت کے طور پر اس کا حوالہ بھی دے سکتا تھا اور ایک آدمی کی بات کرتا جس کا نام نواز ہے۔ لیکن وہ ان دونوں کے لئے سرگرداں ہے۔ جس کا مقصد ہے کہ تمہارا ساتھی ان کے ہاتھ نہیں لگا۔"

"ممکن ہے------ویسے اسے گرفتار کرنا آسان کام نہیں ہے بنی! وہ میرا ساتھی ہے اور میں نے زندگی میں کبھی کچے کھیل نہیں کھیلے۔" میں نے کہا اور بنی خاموش ہوگئی------ابھی تک کسی نے ہماری طرف توجہ نہیں دی تھی۔ جزیرہ اوسلو اب بالکل قریب آگیا تھا۔

ساحل پر بہت سے لوگ جمع ہوگئے تھے۔ وہ سب کے سب ہاتھ ہلا رہے تھے۔

"بنی------ان جزیروں سے تمہارا کیا واسطہ ہے' مجھے یہ بیحد عجیب لگتے ہیں۔"

"کیوں؟"

"لگتا ہے جیسے یہاں حکومت کا کوئی عمل دخل ہی نہ ہو۔"

"میں تمہیں پہلے بتا چکی ہوں کہ مکلینو نے بہت سے جزیرے خرید رکھے ہیں۔ وہ ایک بہت بڑے صنعتکار کی حیثیت سے بھی مشہور ہے اور بے شمار چیزیں مختلف ممالک کو ایکسپورٹ کرتا ہے۔ ان جزیروں پر بے شمار صنعتیں ملیں گی۔ لیکن سب ہی اسمگلنگ کے اڈے ہیں۔"

"تو اوسلو بھی اسی کا جزیرہ ہوگا؟"

"سو فیصد۔"

"کمال ہے۔ ایسے شخص کے لئے اتنی دولت کیا اہمیت رکھتی ہے۔"

"بات دولت کی نہیں' انا کی تھی۔"

"چلو ٹھیک ہے' اوسلو کا ساحل قریب آگیا ہے۔" میں نے کہا۔ اسٹیمر کی مشین بند ہوچکی تھی اور اب اسے ڈیک سے لگایا جارہا تھا۔

ساحل پر شور مچانے والے خاموش ہوگئے تھے۔ شاید مکلینو کو اسٹیمر پر پاکر سب ششدر رہ گئے تھے۔ انہیں اس کے اس طرح آجانے کی توقع نہیں ہوگی۔

پھر اسٹیمر ساحل سے لگ گیا اور لوگ نیچے اترنے لگے۔ میں بھی مودب انداز میں بنی کے پیچھے چل رہا تھا۔ مکلینو' ہوریشو اور دوسرے تمام لوگ تختوں کی گودی پر پہنچ گئے۔ ہوریشو نے چیخ کر اپنے آدمیوں سے کچھ کہا تھا۔ پھر زیادہ دیر نہیں لگی' ایک بڑی بگھی آکر کھڑی ہوگئی تھی۔ ہوریشو نے ادب سے مکلینو کو بگھی میں بیٹھنے کی پیشکش کی اور مکلینو بنی کے ساتھ بگھی میں بیٹھ گیا------خود ہوریشو اس کے ساتھ نہیں بیٹھا تھا اس لئے کسی دوسرے نے بھی جرات نہیں کی اور بگھی چل پڑی۔ ہوریشو کو میری طرف سے کوئی تشویش نہیں تھی۔ اس لئے اس نے ایک بار بھی میری طرف توجہ نہیں دی۔ اور ہم سب پیدل چل پڑے۔"

ہم لوگوں کو ایک علیحدہ عمارت میں پہنچادیا گیا۔ لیکن میرے ایماء پر ساریکا نے اس بات پر اعتراض کیا اور ایک شخص سے کہنے لگا "ہم باس مکلینو کے پاس جانا چاہتے ہیں۔"

"کیوں؟" اس شخص نے کہا۔

"اس لئے کہ ہم اس کے ساتھ آئے ہیں۔" ساریکا نے جواب دیا۔

"اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟" وہ لاپروائی سے بولا اور آگے بڑھنے لگا لیکن دوسرے لمحے ساریکا نے اس کا گریبان پکڑ لیا تھا۔

"میں مکلینو کے پاس جانا چاہتا ہوں۔ سمجھے؟" اس نے خونخوار لہجے میں کہا اور اسی وقت چند لوگ بھی اس طرح متوجہ ہوگئے۔

"اس میں کیا حرج ہے جارج۔ تم اس سے اس طرح کیوں پیش آرہے ہو۔ ہمیں باس کے ساتھ آنے والوں کا احترام کرنا چاہیے۔" دوسرے چند لوگ بولے اور بات رفع دفع ہوگئی۔ ہم لوگوں کو اس عمارت میں پہنچادیا گیا جہاں مکلینو موجود تھا۔

ہم مکلینو کے پاس پہنچ گئے۔ بنی اور مکلینو تنہا تھے۔ مکلینو کسی سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔

"باس۔ ہوریشو اور اس کے ساتھیوں کا رویہ بہت سخت اور غیر دوستانہ ہے۔" ساریکا نے کہا۔

"اوہ' کیا بات ہے؟" مکلینو نے بھنویں اچکا کر پوچھا۔

"ہمیں ایک دوسری عمارت میں بھیج دیا گیا تھا۔ ہم نے کہا کہ ہم باس کے پاس رہنا چاہتے ہیں تو لاپرواہی کا مظاہرہ کیا گیا ہے جیسے ہم قطعی بے حیثیت ہوں۔"

"پھر؟"

"پھر چند دوسرے لوگوں نے مداخلت کی۔ تب ہمیں آپ کے پاس پہنچایا گیا۔" ساریکا نے جواب دیا۔

"ہوں۔ ہوریشو اپنی اوقات بھول گیا ہے۔" مکلینو نے کہا۔

"اس نے مادام بنی کے بارے میں جو کچھ کہا ہے باس ... اسے برداشت نہیں کر پا رہے۔"

"برداشت کرو۔" مکلینو سخت لہجے میں بولا۔

"لیکن باس......" ساریکا مضطربانہ انداز میں ہاتھ ملنے لگا۔ میں نے بالکل خاموشی اختیار کر رکھی تھی اور اس وقت یہ ضروری بھی تھی کیونکہ میں کھیل بدلنے کا فیصلہ کر چکا تھا اور اس کے لئے ضروری تھا کہ اپنے خیالات محفوظ رکھے جائیں۔

مکلینو ساریکا کو گھورتا رہا اور پھر اس نے نرم لہجے میں کہا۔ "ہوریشو کو پوری طرح روشنی میں لے آؤ تاکہ جب اس پر گرفت کی جائے تو دل کو افسوس نہ ہو۔"

"لیکن وہ گیا کہاں ہے پپا؟" بنی نے پوچھا۔

"کہیں بھی گیا ہو۔ ہمیں بے فکر رہنا چاہیے۔" مکلینو نے جواب دیا۔

اور پھر مدت گئے تک پرسکون رہا جب کہ سب لوگوں کی بری حالت تھی۔ سب شدت سے انتظار کرتے رہے۔ یہاں تک کہ رات گہری ہو گئی۔ اور تب چند افراد اس بڑے کمرے میں داخل ہو گئے۔ ان میں سے ایک نے ادب سے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

"مسٹر ہوریشو نے درخواست کی ہے باس کہ آپ مادام بنی اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ ڈریگانو میں تشریف لے چلیں۔ مسٹر ہوریشو وہاں آپ کے سامنے کچھ پیش کرنا چاہتے ہیں۔"

"اوہو گویا ہماری طلبی ہو گئی ہے۔" مکلینو خفیف سی مسکراہٹ کے ساتھ بولا۔

آنے والوں نے اس بات کا کوئی جواب نہیں دیا تھا۔ بہرصورت مکلینو کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا۔

"چلو۔"

میں مکلینو کے انداز پر غور کر رہا تھا اور سوچ رہا تھا کہ آخر مکلینو اس قدر نرم کیوں پڑ گیا ہے؟ کیا اسے اس بات کا احساس ہو گیا ہے کہ ہوریشو خاصی قوت پکڑ چکا ہے اور اس سے اختلاف یہاں اس کے لئے خطرے کا باعث بن سکتا ہے اور اگر یہ بات تھی تو بہرصورت خاصی مایوسی کی بات تھی۔ بہرحال یہ سب کچھ مجھے اچھا نہیں لگا۔

بہرصورت میرا مسئلہ نہیں تھا۔ میں تو ان دونوں سے نبٹ سکتا تھا لیکن نجانے کیوں مجھے مکلینو کی یہ بے بسی پسند نہیں آ رہی تھی۔ تاہم میں نے ذہن کو جھٹکا' مجھے کیا پڑی ہے' ان دونوں کے درمیان جس قدر چل جائے میرے لئے تو بہتر ہے۔ میں بہرصورت ان کے چکر میں پڑ گیا تھا اور یہاں سے نکلنا بھی چاہتا تھا۔ البتہ میری خواہش تھی کہ سردارے میرے ہاتھ لگ جائے۔ سردارے بھی مل جاتا تو میں یہاں سے فرار ہونے میں ہرگز دریغ نہ کرتا۔

ڈریگانو کے بارے میں مجھے ہرگز کچھ معلوم نہیں تھا کہ یہ کونسی جگہ ہے لیکن ہمیں جزیرے کے پہاڑی علاقے کی جانب لے جایا جا رہا تھا۔ مکلینو بھی بڑے نرم انداز میں چل رہا تھا۔ اس کے انداز میں اس قسم کا کوئی احساس نہیں تھا کہ وہ ہوریشو کی اس حرکت سے ناخوش ہو۔

بڑے پرسکون انداز میں چلتا ہوا وہ پہاڑیوں کے نزدیک پہنچ گیا ایک بہت بڑے پہاڑی غار کے آگے چند افراد کھڑے تھے۔ مکلینو کو دیکھ کر وہ ادب سے ایک جانب ہو گئے۔ مکلینو نے اپنے ساتھ آنے والوں کو دیکھا اور غار میں داخل ہو گیا۔

دہانہ تو اتنا کشادہ نہیں تھا جتنا کہ غار اندر سے کشادہ تھا۔ ایک بہت بڑا ہال نظر آ رہا تھا۔ تاحد نگاہ اس کی چوڑائی پھیلی ہوئی تھی۔ خاصا بلند تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے اس غار کی اس تراش کو انسانوں نے نہ بنایا ہو۔ بہت خوبصورت تھا۔ سامنے ہی ایک بہت بڑا چبوترا بنا ہوا تھا جسے اسٹیج کہا جا سکتا تھا۔

غار کے اندر بہت سے سوراخ تھے جو خاصے بلند و بالا تھے اور باقاعدہ۔ دروازے کی صورت رکھتے تھے۔

مکلینو نے بغور اس ہال کا جائزہ لیا اور اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

"ہوں۔ اس کا مقصد ہے کہ ہوریشو نے اپنے طور پر بہت کچھ کر رکھا ہے۔" اس نے عجیب سے انداز میں کہا اور پھر بنی سے بولا۔

"بنی مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ ہوریشو کے ارادے اچھے نہیں ہیں۔"

"پپا میں نے تو آپ سے پہلے ہی کہا تھا۔ آپ ہی اس پر بہت زیادہ اعتماد کرتے ہیں۔ مجھے بتایئے پپا آپ کو کیا ہو گیا ہے' آپ اس کے احکامات کی پابندی کر رہے ہیں جب کہ آپ کی زبان کی ایک جنبش اسے زندگی سے محروم کر سکتی ہے۔ سخت افسوس ہوا ہے۔ یہ سب کیا ہے پپا؟"

"بنی۔ تھوڑا سا صبر کرو۔ جو کچھ ہے سامنے آ جائے گا۔"

"دیکھیں پپا۔" بنی نے مایوسی سے کہا اور مکلینو چاروں طرف دیکھنے لگا۔ اسی وقت عقب سے ایک خوفناک گڑگڑاہٹ سنائی دی اور ہم لوگوں نے پلٹ کر دیکھا۔

غار کا دروازہ ایک وزنی چٹان سے بند کر دیا گیا تھا اور پھر دفعتاً" وہ سوراخ روشن ہو گئے جو غار میں چاروں طرف پھیلے ہوئے تھے ہر سوراخ میں سے روشنی پھوٹ رہی تھی۔ پھر ان میں سے آدمی نکلنا شروع ہو گئے۔

لیکن ان لوگوں کو دیکھ کر خود مکلینو بھی حیران رہ گیا تھا۔ یہ سب سیاہ فام افریقی تھے۔ ان کے بدن ننگ دھڑنگ تھے۔ ان کے نچلے جسم کو کھالیں ڈھانپے ہوئے تھیں۔ ان کے باقی جسم برہنہ تھے اور ان پر افریقیوں کے مخصوص نشانات بنے ہوئے تھے۔ ان کے سروں پر پروں کے اور دوسرے قسم کے تاج تھے لیکن ایک بات عجیب تھی۔ وہ یہ کہ یہ سب جدید ہتھیاروں سے مسلح تھے۔ ان کے ہاتھوں میں جدید ترین رائفلیں تھیں اور وہ مکمل طور پر مسلح نظر آ رہے تھے۔ چہروں پر افریقی باشندوں ہی کی سی وحشت تھی۔ عجیب سی ہیئت کے حامل تھے یہ لوگ۔

پھر دفعتاً" کہیں سے ایک بھاری آواز ابھری' یہ آواز بہت عظیم الشان گھنٹہ بجنے کی تھی۔ اور اچانک چبوترے کے پیچھے ایک دروازہ نمودار ہونے لگا۔ سل ہٹنے لگی اور جب وہ بالکل ہٹ گئی تو اس پر ایک شخص کھڑا ہوا نظر آیا۔

یہ ہوریشو تھا۔ سیاہ فام ہوریشو جو اس وقت برہنہ تھا۔ اس کے نچلے جسم پر شیر کی کھال کا ٹکڑا بندھا ہوا تھا۔ ماتھے پر ایک چھوٹی سی پٹی بندھی ہوئی تھی ------

وہ عجیب سے انداز میں کھڑا ہوا تھا۔ اس کے عقب میں آگ روشن تھی۔ تب تمام سیاہ فام اس کے سامنے رکوع کی حیثیت سے جھک گئے۔ اور انہوں نے آہستہ آہستہ افریقی زبان میں کچھ کہا۔

ہوریشو نے بھی اس کے جواب میں ان سے کچھ کہا اور وہ سیدھے کھڑے ہو گئے۔ تب ہوریشو نے

مکلینو کی جانب دیکھا اور بولا۔

"اس وقت میں تمہیں باس نہیں کہوں گا مکلینو کیونکہ اس وقت..... ان سب کے سامنے میں تم سے برتر ہوں۔ میں اپنی اس حیثیت میں تمہارے سامنے آیا ہوں مکلینو جس میں پورا قبیلہ میری عزت کرتا ہے۔ شاید تمہیں اس بات کا علم ہے کہ میں اس عظیم الشان قبیلے کا روحانی پیشوا ہوں۔ میں نے اس وقت' ان حالات میں اپنے ان خاص لوگوں کو اس جگہ طلب کیا ہے جو مجھے دیوتا کی حیثیت سے جانتے ہیں اور مکلینو یہ لوگ کبھی اس بات کو پسند نہیں کریں گے کہ تم میرے سامنے نہ جھکو۔" ہوریشو نے کہا۔

مکلینو کے ہونٹوں پر معنی خیز مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔ اس نے ہوریشو کی جانب دیکھا اور پھر وہ رکوع کے انداز میں جھک گیا۔ وہ جھکا تو دوسرے تمام لوگ بھی اسی انداز میں جھک گئے۔ ان میں میں بھی شامل تھا۔ لیکن بنی اسی طرح کھڑی رہی۔ اس کے چہرے پر سخت وحشت کے آثار تھے۔

"پپا..... پپا۔" اس نے عجیب سے لہجے میں کہا۔

"بنی تماشا دیکھو۔" مکلینو مسکرا کر بولا۔

"میں اس تماشے کو دیکھنے کی بجائے اپنی آنکھیں پھوڑ لینا پسند کروں گی۔" وہ غرائی ہوئی آواز میں بولی۔

"تم کچھ نہیں کرو گی بنی' صرف خاموشی سے حالات کا جائزہ لو گی۔" مکلینو نے بھاری لہجے میں کہا۔

"پپا آخر آپ کو ہو کیا گیا ہے؟"

"مجھے کچھ نہیں ہوا بنی بلکہ ہوریشو کو کچھ ہو گیا ہے۔" مکلینو نے مضبوط لہجے میں کہا اور میں اس کے لہجے پر غور کرنے لگا۔ اس کا لہجہ ظاہر کر رہا تھا کہ مکلینو بھی اندر سے کافی مضبوط ہے۔ بہرصورت تماشا بڑے خوبصورت مرحلے میں داخل ہو گیا تھا۔ دیکھنا یہ تھا کہ کون کیا ہے۔

"میں تمہارا شکریہ ادا کروں گا مکلینو...... اور اس بات کو تمہاری اچھائیوں میں شامل کر دوں گا۔ کہ تم نے بہرصورت میرا مان رکھا۔ ان لوگوں کو میں نے اس لئے طلب کیا کہ تم اپنی بیٹی کے کہنے میں آ کر میرے بارے میں غلط انداز میں سوچنے لگے ہو۔ مکلینو نے جس انداز میں گروہ کے لئے کام کیا ہے۔ شاید اگر تم اس پر غور کرو تو تمہیں احساس ہو گا کہ میں تمہارے گروہ کے لئے ایک مضبوط ستون ثابت ہوا ہوں۔"

"بہرصورت میں اپنے احسانات گنانا نہیں چاہتا۔ ہاں میں تم سے تمہارے آئندہ پروگرام کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہوں۔ میں جاننا چاہتا ہوں کہ وہ اقدامات جو تم کرو گے وہ کیا ہوں گے؟"

"تمہاری بات تشنہ رہ گئی ہے ہوریشو؟" مکلینو نے کہا۔

"کونسی بات؟"

"یہی کہ ان لوگوں کو کس لئے طلب کیا گیا ہے؟"

"میں بتا چکا ہوں مکلینو۔ کہ مجھے تمہارے ارادوں میں بدنیتی کا احساس ہوا تھا۔" ہوریشو نے کہا۔

"یعنی۔؟" مکلینو نے بھاری لہجے میں پوچھا۔

"یعنی یہ کہ شاید بنی کے کہنے پر تم میرے خلاف کارروائی کرنے کا فیصلہ کر لیتے۔" ہوریشو نے کہا۔

"ہوریشو تم اس قبیلے کے روحانی پیشوا ہو اور میں نے تم سے صرف اس لئے تعاون کیا ہے کہ تم ہمیشہ مجھ سے تعاون کرتے رہے ہو۔ میں تمہاری اس حیثیت کو برقرار رکھنے کے لئے جھک گیا ہوں۔ لیکن کیا تم مکلینو کو بے بس سمجھتے ہو' کیا تم نے مکلینو کو اس قدر مجبور سمجھ لیا ہے کہ تم ایسی گفتگو کر رہے ہو۔"

"اس کا فیصلہ تھوڑی سی گفتگو کے بعد ہی ہو گا مسٹر مکلینو۔" ہوریشو نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہاں ہاں تو وہ گفتگو کرو' شروع کرو۔"

"میں ایک بار پھر الزام لگاتا ہوں کہ تمہاری بیٹی یعنی بنی ان ایشیائیوں سے جسمانی تعلقات قائم کر چکی ہے' یہ ان سے اس طرح متاثر ہو گئی ہے کہ ان کی حفاظت پر آمادہ تھی۔ چنانچہ میں نے اس سلسلے میں مداخلت کی۔ اگر یہ مسئلہ یہیں تک ہوتا تو شاید میں برداشت کر لیتا۔ لیکن ان ایشیائیوں نے میری حیثیت کو چیلنج کیا تھا اور میری حیثیت کو کیا جانے والا چیلنج نہ صرف میرے لئے تکلیف دہ ہے بلکہ میرا پورا قبیلہ اس چیز کو ناپسند کرے گا کہ روحانی پیشوا کسی بھی شخص سے اس طرح مرعوب ہو گیا کہ ان پر قابو نہ پا سکا۔ میں ان لوگوں کے ساتھ مخلص ہوں' اور جب تک میری قوت برقرار رہے گی تو میں ان کا ساتھ دیتا رہوں گا' اور اس سلسلے میں کسی کو حارج دیکھنا پسند نہیں کروں گا۔"

"اوہ۔ اچھا۔ تو بنی کے بارے میں تمہارے یہ خیالات ہیں؟"

"ہاں مکلینو' خیالات ہی نہیں بلکہ یقین بھی ہے۔"

"لیکن تم اس کا ثبوت دے رہے تھے۔؟"

"ہاں میں نے اس لڑکی نوئیل کا تذکرہ کیا تھا اور اس کے ساتھ ہی ایڈنا کا بھی۔ یہ دونوں لڑکیاں تمہیں اس بارے میں بتائیں گی۔"

"کہاں ہیں وہ؟" مکلینو نے پوچھا اور ہوریشو نے ایک انگلی اٹھا دی اور غار کا ایک سوراخ روشن ہو گیا۔

غار کے ایک سوراخ سے چار آدمی دو لڑکیوں کو بازوؤں سے تقریباً گھسیٹتے ہوئے انداز میں اندر لے آئے۔ ان میں ایک نوئیل اور دوسری ایڈنا تھی۔

"نوئیل کی حالت بہت بری محسوس ہو رہی تھی۔ اس کا لباس پھٹا ہوا تھا اور جسم پر خون کے چھوٹے چھوٹے دھبے نظر آ رہے تھے۔"

اسے ہال کے ایک حصے میں دھکا دے دیا گیا جب کہ دوسری لڑکی اطمینان سے ایک طرف کھڑی ہو گئی۔ نوئیل وحشیانہ انداز میں کھڑی تھی اس نے چاروں طرف دیکھا اور مکلینو کو دیکھ اس کے چہرے پر عجیب سے تاثرات ہو گئے۔

"باس۔ باس تم بھی یہاں موجود ہو۔ اوہ مادام بنی بھی یہاں ہیں۔" دوسرے لمحے اس نے عجیب سے لہجے میں کہا اور اور پھر آہستہ آہستہ گردن جھکالی۔

تب ہوریشو نے آہستہ لہجے میں اسے پکارا۔ "نوئیل' اس ایشیائی...... شخص کے ساتھ تم نے بنی کو

کس ماحول میں دیکھا تھا۔"

"بکواس مت کرو۔ ذلیل کتے۔ تو مادام پر الزام لگانا چاہتا ہے' میں تیری حیثیت' تیری شخصیت پر تھوکتی ہوں۔" نوئیل نے خونخوار لہجے میں کہا۔ اور ہوریشو ایک قدم پیچھے ہٹ گیا لیکن اس کے چہرے کی مسکراہٹ بدستور قائم رہی پھر وہ بولا۔

"نوئیل تم کسی دباؤ میں نہیں ہو' جو کچھ کہنا چاہتی ہو جس انداز میں مجھ سے کہہ رہی تھیں اسی انداز میں کہو۔" ہوریشو نے انتہائی نرمی سے کہا۔

"تو بکواس کرتا ہے۔ باس اس شخص نے میرے جسم پر بے شمار زخم لگائے ہیں اور مجھے اس بات پر آمادہ کیا ہے کہ میں تمہارے سامنے مادام بنی پر الزام لگاؤں۔ لیکن اب مجھے کسی کی پرواہ نہیں ہے باس۔"

"اوہ۔ ہوریشو یہ کیا کہہ رہی ہے۔" مکلینو نے تمسخرانہ انداز میں ہوریشو کی طرف دیکھا۔

"جھوٹ بول رہی ہے مکلینو جھوٹ بول رہی ہے۔ لوکوشا....." ہوریشو نے ایک طرف منہ کرکے کسی کو آواز دی اور ایک سیاہ فام آگے بڑھ آیا........

"اس لڑکی نے مجھ سے وعدہ کیا تھا لوکوشا' کہ وہ اس شخص کے سامنے وہ کہے گی۔ جو مجھ سے کہہ چکی ہے۔ لیکن اسے دیکھ کر یہ اپنے وعدے سے پھر گئی ہے تمہارے خیال میں اس کو صحیح راستہ کیسے دکھایا جاسکتا ہے......؟"

وحشی صفت آدمی کے دانت باہر نکل آئے' بڑی خوفناک شکل تھی وہ آہستہ آہستہ نوئیل کی طرف بڑھا۔ اور میرے بدن میں اینٹھن پیدا ہونے لگی۔

مجھے اندازہ ہو رہا تھا کہ کوئی خراب صورت حال پیش آنے والی ہے۔ نوئیل بری طرح بپھری ہوئی تھی۔ اس نے اس سیاہ فام کو دیکھ کر بھی کسی خاص رد عمل کا اظہار نہیں کیا۔ تب وہ اس کے قریب پہنچ گیا۔

"لڑکی۔ اوبونا کیا کہہ رہا ہے؟"

"جو کچھ کہہ رہا ہے جھوٹ بول رہا ہے۔" نوئیل نے بپھرے ہوئے انداز میں کہا۔

"اوہ' اوبونا جھوٹ نہیں بولتا۔" وحشی نے گردن ہلائی۔ "اور تیری زبان اوبونا کی شان میں گستاخی کر رہی ہے۔"

دوسرے لمحے اس نے نوئیل کی گردن اپنے بازو میں دبوچ لی۔ پھر اس نے زور سے گردن دبائی اور نوئیل کی آنکھیں باہر آگئیں۔ اس کا منہ کھل گیا تھا۔ گردن زیادہ دبانے کی وجہ سے اس کی زبان باہر نکل آئی تھی۔

وحشی نے نوئیل کی زبان اپنی انگلیوں میں لے لی۔ اور وہ اسے باہر کھینچنے لگا۔ نوئیل بری طرح تڑپ رہی تھی اور چند ساعت کے بعد نوئیل کی کربناک چیخ گونجی اس کی زبان باہر نکل آئی تھی۔

دہشت زدہ آنکھیں حلقوں سے ابل پڑی تھیں اور وحشی کے ہاتھ میں دبی ہوئی زبان سے خون ٹپک رہا تھا اس نے نوئیل کو دھکا دیا اور وہ ماہی بے آب کی طرح گر کر زمین پر تڑپنے لگی۔ وحشی کے ہاتھ میں دبی ہوئی زبان کے ساتھ نوئیل کے حلق کا بہت سا گوشت بھی تھا۔ اس نے زبان بڑے احترام سے اپنے دونوں ہاتھ میں رکھی۔ اور آہستہ آہستہ اس جگہ بڑھنے لگا جہاں ہوریشو کھڑا تھا۔

نوئیل زمین پر ابھی تک تڑپ رہی تھی۔ تب وحشی نے وہ زبان ہوریشو کے قدموں میں

اور خود ادب سے سر جھکا کر کھڑا ہو گیا۔

مکلینو کا پورا بدن غصے سے کانپ رہا تھا اور میں ساکت و جامد نگاہوں سے نوئیل کو دیکھ رہا تھا جو حال میں تڑپ تھی۔ پھر آہستہ...... آہستہ اس کا بدن سرد ہو گیا۔

بنی بھی پتھر کے بت کی طرح ساکت ہو گئی تھی ظلم کا یہ انداز اس سے پہلے دیکھنے میں نہیں آیا تھا۔ ہوریشو بدستور پر سکون انداز میں مسکرا رہا تھا۔

پھر اس نے ایڈنا کی طرف دیکھا۔ "تو کیا کہتی ہے ایڈنا۔" وہ بہت ہی نرم لہجے میں بولا۔

"باس میں نے اپنی آنکھوں سے مادام بنی کو اس ایشیائی نوجوان کی آغوش میں دیکھا تھا۔ یہ دونوں لباس سے عاری تھے...... اور...... اور......" اور ایڈنا بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑی۔

☆ ☆ ☆

ایڈنا کی بے ہوشی بے حد پر اثر تھی۔ خوفزدہ لڑکی نے جس انداز سے یہ جملے کہے تھے۔ وہ بڑا تاثر انگیز تھا۔ گویا خوف کی انتہا نے اس کے حواس چھین لئے تھے۔ مکلینو کے چہرے پر خون ہی خون نظر آرہا تھا۔ لیکن خوفناک ہوریشو اسی طرح پر سکون تھا۔ پھر اس نے مکلینو کی طرف دیکھا۔

"ہاں!" مکلینو نے ایک ٹھنڈی سانس لے کر جواب دیا۔

"اب گریٹ مکلینو کا اس بارے میں کیا خیال ہے؟"

"ہوریشو میں صرف یہ جاننا چاہتا ہوں کہ تم باغی کیوں ہو گئے؟"

"باس----- میں اب بھی تمہیں باس کہنے میں کوئی برائی محسوس نہیں کرتا لیکن ہوریشو کی جو حیثیت تھی اسے بہت سارے مواقع پر نظر انداز کیا جاتا رہا ہے۔ ہوریشو اس جدید دنیا میں نئی حیثیت حاصل کر چکا ہے اس نے بہرحال اس حیثیت کو متاثر نہیں کیا جس کا مظاہرہ تم اب دیکھ رہے ہو۔ باس مکلینو افریقہ کا ایک طاقتور قبیلہ مجھے آج بھی اپنا روحانی پیشوا مانتا ہے۔"

"اس بارے میں' میں جانتا ہوں ہوریشو۔" مکلینو تیکھے لہجے میں بولا۔

"مکلینو تم اس کے بارے میں نہیں جانتے۔ اگر جانتے ہوتے تو یہ سوال نہ کرتے' میرے قبیلے کے ہر نوجوان کی خواہش یہی ہے کہ وہ میرے اشارے پر اپنی گردن اتار کر رکھ دے اس طرح باس ہوریشو کسی بھی صورت میں مکلینو سے کم نہیں ہے ہاں اس بات کو اس نے ہمیشہ تسلیم کیا ہے کہ مکلینو کے گروہ میں شامل ہو کر اسے وہ مراعات حاصل ہو گئی ہیں جو وہ چاہتا تھا لیکن باس تمہیں یہ بھی یاد ہو گا کہ ہوریشو نے اس گروہ کے لئے ہر لمحے کٹھن محنت کی ہے اور اس قدر کٹھن محنت کہ گروہ کا کوئی دوسرا شخص اتنی محنت نہیں کر سکتا تھا۔ کیا میں غلط کہہ رہا ہوں باس!"

"نہیں۔" اس کا مجھے اعتراف ہے۔" مکلینو مضبوط لہجے میں بولا۔

"میں نے بارہا گروہ کو مشکلات سے نکالا ہے مکلینو جس سے نکلنا بہرحال گروہ کے لئے مشکل تھا' ایسی صورت میں ہوریش مکلینو کو تو باس مان سکتا تھا کیونکہ مکلینو وہ شخص تھا جس نے ہوریشو کو زندگی کی ابتداء کرنا سکھایا تھا جس کے لئے وہ افریقہ کا خوبصورت علاقہ چھوڑ کر یہاں آیا تھا' لیکن باس یہ بات تو ناممکن ہے اور نامناسب کہ ہوریشو مکلینو کے علاوہ دوسروں کے احکامات کی پابندی بھی کرتا پھرے ایسا نہیں ہو سکتا باس۔"

"دوسروں سے تمہاری مراد کیا ہے ہوریشو۔"

"میری مراد' باس میں آپ کی بیٹی بنی کی طرف اشارہ کر رہا ہوں۔ بنی آپ کی بیٹی ہے باس اور اس حیثیت سے میں اسے بچی کی مانند تو قبول کر سکتا ہوں باس کی مانند نہیں۔ یہ بات نہ صرف میرے لئے ہی توہین کا باعث نہیں بلکہ میرے پورے قبیلے کے لئے توہین کا باعث ہے کہ میں کسی عورت کے احکامات کا غلام رہوں۔"

"ہوریشو ایک بات تو بتاؤ۔؟" مکلینو سرد لہجے میں بولا۔

"پوچھو مکلینو۔"

"بنی کی گروہ میں جو حیثیت ہے کیا تم اس سے انکار کرتے ہو۔؟"

"نہیں باس۔ بلاشبہ اس کی حیثیت سے میں انکار نہیں کر سکتا۔ لیکن وہ نہ تو عقل میں نہ طاقت میں نہ ذہانت میں ہوریشو کے مقابلے ہے اور نہ ہی اس کی کوئی دوسری حیثیت تسلیم کی جاسکتی ہے۔ میں نے عرض کیا نا کہ میں اسے مکلینو کی بیٹی کی حیثیت سے پیار تو کر سکتا ہوں لیکن ایک باس کی حیثیت سے قبول نہیں کر سکتا' اس نے مجھے ایک غلام ہی کی طرح ٹریٹ کیا تھا۔ اس نے مجھے جزیرے سے نکل جانے کا حکم دیا تھا۔ اور مسٹر مکلینو ہوریشو کے لئے یہ بات ناقابل قبول ہے۔ میں نے محسوس کیا تھا کہ بنی قدم قدم پر میری توہین کرنا چاہتی ہے۔ لیکن میں اسے نظرانداز کرتا رہا۔ اور مسٹر مکلینو جب میں جھلا گیا تو میں نے اسے قتل کرنے کی کوشش کی بہرصورت یہ الگ بات ہے کہ وہ بچ گئی۔ اور جس لئے بچ گئی میں نے اس بات پر بھی غور کیا' میں نے محسوس کیا کہ گروہ کے تمام افراد مکلینو کا ہی ساتھ دیں گے بہت کم ایسے لوگ ہیں جو ذاتی طور پر صرف اور صرف میرے لئے کام کریں گے۔ چنانچہ ایسی صورت میں جب میری حیثیت خراب ہو رہی تھی میں ان لوگوں پر بھروسہ نہیں کر سکتا تھا۔ چنانچہ میں نے اس صورت میں اپنے قبیلے کے تربیت یافتہ دستے کو استعمال کیا جسے میں نے انتہائی خصوصی موقع کے لئے ریزرو کر رکھا تھا۔"

"ہوں۔" مکلینو نے گہری سانس لی۔ "ہوریشو کیا تم یہ بتانا پسند کرو گے کہ تم نے افریقہ کے ان تربیت یافتہ لوگوں کو کسی خصوصی موقع کے لئے ریزرو کیوں کیا۔"

"یہ میرا ذاتی اقدام تھا مکلینو۔ میں نے انہیں اپنی ذاتی ضروریات کے لئے تربیت دی تھی۔ اور میں پسند نہیں کروں گا کہ تم مجھ سے اس قسم کے سوالات کرو۔ ان افریقیوں کو میں نے اپنی مرضی کے مطابق ڈھالا اور اب یہ جدید قسم کے ہتھیاروں کے استعمال سے واقف ہیں۔ یہ مختلف قسم کی زبانیں بالکل آرام سے سمجھ سکتے ہیں لیکن میں نے ان کی فطرت میں وہ وحشت برقرار رہنے دی ہے جو انہیں افریقہ نے دی ہے اس لئے وہ گروہ کے تمام افراد سے ممتاز ہیں میں نے محسوس کیا تھا مکلینو کہ بنی تم سے رابطہ قائم کر چکی ہے۔ کیونکہ تم جس انداز میں آئے اور جس طرح تم نے مجھے نظرانداز کر کے جیفرسن کے ہاں قیام کیا اس سے میں نے یہی نتیجہ اخذ کیا تھا کہ بنی تمہارے ذہن پر حاوی ہو چکی ہے اور میں نے پورے غور و خوض کے بعد یہ فیصلہ کیا مکلینو کہ اب تمہیں تمہارے عہدے سے معزول کر دیا جائے۔ اور یہ بتا دیا جائے کہ ہوریشو ایک الگ قوت بھی رکھتا ہے۔

گروہ کے لوگ جو تمہارے وفاداروں میں سے ہیں اس قوت کو کچلنے پر قادر نہیں ہیں اس لئے میں نے اس سیاہ قیامت کو طلب کیا ہے۔ ہاں میری پیش کش تمہارے لئے اب بھی ہے وہ یہ کہ بنی کو میرے

حوالے کر دو۔ اور ان دونوں ایشیائیوں کی تلاش میں مداخلت نہ کرو۔ میں انہیں تلاش کر کے سزا دوں گا اس کے بعد میں اپنی وفاداریاں بھی تمہاری خدمت میں پیش کر دوں گا۔"

"ہوں۔" مکلینو نے پھر گہری سانس لی۔ لیکن اس بار وہ کچھ نہیں بولا تھا' چپ چاپ ہوریشو کی باتیں سنتا رہا۔ ہوریشو کہہ رہا تھا۔

"بنی ایک ایسی لڑکی کی حیثیت سے میرے پاس رہے گی جس نے میری توہین کی تھی' میں اسے قتل نہیں کروں گا باس لیکن اپنی توہین کے تاوان کے طور پر اس سے بہت کچھ چھین لوں گا' وہ جو یہ ان ایشیائی نوجوانوں کو دیتی رہی ہے۔"

مکلینو کی قوت برداشت اب جواب دیتی جا رہی تھی۔ اس کے حلق سے خوفناک غراہٹ نکلی اور اس نے چند قدم آگے بڑھ کر کہا۔

"ہوریشو بنی نے صرف تیری شکایت کی تھی لیکن میرے دل میں تیری جو عزت تھی' میرے گروہ میں تیری جو حیثیت تھی اس کو سامنے رکھ کر میں نے سوچا کہ کیوں نہ میں اس بارے میں تحقیقات کر لوں' میرے ذہن میں اب بھی یہ بات تھی کہ تیرے اور بنی کے درمیان جو اختلاف پیدا ہو گیا ہے میں اسے کسی طور ختم کرانے کی کوشش کروں لیکن ہوریشو یوں لگتا ہے جیسے تیری ذہنیت بالکل تبدیل ہو گئی ہے۔ جس سیاہ دستے کی تو بات کر رہا ہے اس کے افراد کی تعداد کتنی ہے مکلینو کا گروہ پوری دنیا میں پھیلا ہوا ہے اور جب میرے خاص لوگوں کو معلوم ہو گا کہ اس گروہ پر مکلینو کی بجائے ہوریشو حکمراں ہے اور مکلینو کو قتل کر دیا گیا ہے تو جانتا ہے پھر کیا ہو گا۔

"کیا ہو گا مسٹر مکلینو ------!"

"تیرے قبیلے کی نسل مٹا دی جائے گی۔ اور میں تجھے چیلنج کرتا ہوں ہوریشو کہ دنیا پر تیری ذات کا کوئی وجود باقی نہیں رہے گا۔"

"ٹھیک ہے مسٹر مکلینو کیا آپ مجھے میری بات کا جواب دیں گے!؟"

"ہوں کہہ کیا کہنا چاہتا ہے؟" ہوریشو کی گفتگو نے مکلینو کا دماغ خراب کر دیا تھا۔

"انسان دنیا میں کس لئے جیتا ہے۔ یا تو وہ ایک خاموش اور پرسکون زندگی خواہ وہ کسی بھی حال میں گزارے' گزارنے کا خواہش مند ہوتا ہے۔ دنیا کے ہنگاموں سے دور رہ کر وہ اپنی زندگی کے سانس پورے کرتا ہے اور اس کے بعد مر جاتا ہے یا پھر اگر اسے جینے کا دوسرا ڈھنگ پسند ہے تو وہ ہوریشو بن جاتا ہے۔

ہوریشو افریقہ کے ایک ایسے قبیلے میں پیدا ہوا جو تہذیب سے دور تھا وہ بچپن کا ایک طویل دور اسی گمنامی کو پسند کر کے گزارتا رہا۔ پھر کچھ لوگ بیرونی دنیا سے وہاں تک پہنچے اور ان کے رہنے سہنے کا انداز ہوریشو کو بے حد پسند آیا۔

اس نے سوچا کہ جب ان لوگوں میں اور ان میں کوئی خاص فرق نہیں ہے تو وہ اپنی پسندیدہ زندگی کیوں نہیں گزار سکتا' سو اس نے فیصلہ کیا کہ وہ دوسری دنیائیں بھی دیکھے گا' وہ صرف ایک علاقے تک محدود رہنا نہ چاہتا تھا' وہ زندگی کو بہت آگے تک اور بہت قریب سے دیکھنے کا خواہش مند تھا اور پھر اس نے اپنا قبیلہ چھوڑ دیا۔

اور مکلینو پھر وہ تمہاری دنیا میں آ گیا' تمہاری اس دنیا میں آ کر اس نے تمہارے ہی علوم حاصل

کئے اور یہ محسوس کیا کہ وہ ذہنی طور پر جسمانی طور پر تمہارے بہت سے لوگوں سے بالاتر ہے۔ وہ تمہارے بہت سے لوگوں سے زیادہ قوت رکھتا ہے۔ اس میں بے پناہ صلاحیتیں تھیں۔ تب ہوریشو کو اپنی حیثیت کا احساس ہونے لگا۔

اور پھر اس نے اپنی حیثیت کو برتر بنانے کے لئے جدوجہد شروع کر دی اور جو مقام اسے ملا وہ تمہارے سامنے ہے مکلینو۔

لیکن اس کے باوجود اس ہوریشو نے جو وحشی دنیا کا پروردہ تھا اپنی وحشت و بربریت کو نہیں چھوڑا اس نے اپنا وہ مقام بھی نہیں بھلایا جہاں وہ پیدا ہوا تھا۔ اس نے اپنی دنیا سے رابطہ نہیں توڑا۔ اس نے اپنی دنیا کے لوگوں کو بھی ایسے راستے پر لگا دیا جو کافی حد تک ان لوگوں کے لئے بھی فائدہ بخش تھا۔ گویا ہوریشو نے اپنی زندگی میں کسی منزل کا انتخاب کیا۔

اور مکلینو انسان کی زندگی کا سب سے بڑا مقصد اس کی پسند کی منزل ہے اگر منزل کے حصول میں وہ کہیں راستے میں گم ہو جاتا ہے یا ختم ہو جاتا ہے تو بہرصورت کم از کم یہ حسرت اس کے دل میں نہیں رہتی کہ وہ اپنی خواہشات کی راہوں پر چل نہیں سکا۔

میں اور میرا قبیلہ اگر ایسی کسی شکل میں ختم ہو جاتا ہے تو بہرصورت یہ اختتام ہمارے لئے غیر متوقع تو نہیں ہو گا' تاہم یہ بات ہمارے ذہن میں رہے گی کہ ہم کیوں ختم ہوئے۔ وقار اور انا کے لئے اور وقار اور انا کے لئے فنا ہونا ہماری خوش بختی ہو گی مکلینو۔

میں ان ایشیائیوں کا دشمن ہوں۔ مکلینو کی ذات سے مجھے کوئی پرخاش نہیں تھا بلکہ میں اس کا وفادار رہا ہوں۔ لیکن اگر میری ساری زندگی کی وفاؤں کے صلے میں کچھ لمحات ایسے آتے ہیں جن میں مکلینو میری بجائے کسی اور پر انحصار کرتا ہے خواہ وہ اس کی بیٹی ہی کیوں نہ ہو تو میری ذہنی چھلانگ مکلینو کے لئے غیر متوقع تو نہیں ہونی چاہئے۔"

"ہوریشو تیرے خیال میں کیا میں ان ایشیائیوں کا دشمن نہیں تھا۔" مکلینو نے پوچھا۔

"تھے باس۔ اور تم ہی نے مجھے ان کی راہ پر لگایا تھا۔ لیکن۔" ہوریشو رک گیا۔ اور مکلینو جلدی سے بولا۔

"لیکن کیا۔"

"آگے چل کر تم رشتوں کا شکار ہو گئے اور یہ تم نے برا کیا اور اب جب کہ میں نے اپنی حیثیت پہچان لی ہے تو میں اس موقع سے فائدہ کیوں نہ اٹھاؤں۔"

"ضرور اٹھاؤ ہوریشو ضرور اٹھاؤ' چاہتے کیا ہو۔" مکلینو نے نرم لہجے میں کہا۔

"بہت کچھ مسٹر مکلینو' میرا خیال ہے آپ کی موت کے بعد میں اس گروہ کو کنٹرول کرنے کی کوشش کروں گا اور میں اسے لیڈ (LEAD) کروں گا ہوریشو جب تک مکلینو کو پسند کرتا تھا اس نے اسے اپنا باس تسلیم کیا۔ لیکن اب وہ مطلق العنانی چاہتا ہے اور اس کے لئے تمہاری موت ضروری ہے۔ رہی بعد کی بات تو ہم کوشش کریں گے مکلینو کہ گروہ کو صحیح راستے پر چلایا جا سکے۔ لیکن اگر وہ صحیح راستے پر نہیں آئے تو ہم ان سے جنگ کریں گے' ان سے لڑیں گے ان کی قوت ختم کر دیں گے۔ اور صرف ان لوگوں کو اپنے گروہ میں رکھنا پسند کریں گے جو ہمارے وفادار رہنا پسند کریں گے۔"

"اوہ۔" مکلینو کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ میں مکلینو کی مضبوط قوت ارادی دیکھ رہا تھا۔ کمال کا ضبط تھا اس شخص میں بے پناہ مضبوط قوت ارادی رکھتا تھا۔ ابھی تک اس نے ہوریشو کے کسی بھی حملے کا جواب نہیں دیا تھا۔ میں نے اپنے ذہن کو دوبارہ ہوریشو کی طرف منتقل کر دیا۔ وہ مسلسل مکلینو کے خلاف بول رہا تھا۔

"تمہارا مسئلہ یہ ہے مسٹر مکلینو کہ تم یہاں آ گئے ہو۔ ہوریشو کے لئے یہ بات زیادہ مشکل نہیں رہ گئی کہ وہ تم باپ بیٹی کو یہیں ختم کر دے اور اس بات سے بالکل منکر ہو جائے کہ تمہیں قتل کر دیا گیا ہے۔ ہم کوشش کریں گے کہ تمہاری کہانی ان غاروں سے نہ نکلنے پائے۔

ہاں البتہ مکلینو کی گمشدگی کے لئے کوئی اور کہانی سنائی جا سکتی ہے اور یہ زیادہ مشکل کام نہ ہو گا۔" ہوریشو نے کہا۔

مکلینو نے آہستہ سے گردن ہلائی اور پھر وہ طویل سانس لے کر رہ گیا۔

تب ہوریشو نے ایک اور ہاتھ اٹھایا اور اس کھیل کا دوسرا دور شروع ہو گیا۔ اس بار جس شخص کو اندر لایا گیا وہ گولڈ مین تھا۔

وہی قد آور اور شاندار گولڈ مین جس کی بہادری ضرب المثل تھی۔ میرے ذہن میں اضطراب کی ایک لہر اٹھی لیکن حالات اس وقت ایسے نہ تھے کہ میں اپنی کسی خواہش پر عمل کرتا۔ سو میں نے اپنے چہرے پر پڑنے والی ہر شکن کو مٹا دیا۔

ہوریشو نے جو منظر پیش کیا وہ بے حد بھیانک تھا اور اس منظر میں خود کو شامل کر کے موت کو دعوت دینے کے علاوہ کچھ نہیں کیا جا سکتا تھا۔ چنانچہ اس وقت مجھے صرف ایک تماشائی کی حیثیت اختیار کرنی پڑی تھی۔

"مسٹر مکلینو یہ شخص ان ایشیائیوں کا ساتھی ہے اچھا خاصا اپنا چھوٹا سا کاروبار کرتا تھا لیکن نجانے کیا ہوا ایڈگر سے اس کا جھگڑا ہوا اور یہ براہ راست مجھ سے آ ٹکرایا۔

اس نے مجھے چیلنج کیا تھا کہ میں ان ایشیائیوں پر قابو نہیں پا سکوں گا میں نے اسے زندہ رکھا۔ تاکہ یہ اپنی آنکھوں سے ان لوگوں کا حشر دیکھ سکے لیکن وہ دونوں شیطان درحقیقت بہت تیز نکلے۔ اور میں نے ایک سچے انسان کی حیثیت سے اس بات کا اعتراف کیا کہ میں ان پر قابو پانے میں ناکام رہا ہوں۔ اس سچائی کو تسلیم کرنے میں مجھے کبھی عار نہ ہوا۔

لیکن فی الوقت میری زندگی کے بہت سے مشن تھے جن پر میں قدم بہ قدم عمل کرتا رہا ہوں۔ ہر بار میں نے ایک نئی منزل کا انتخاب کیا ہے۔ اور اس بار میرے انتخاب میں وہ دونوں چالاک شخص ہیں جو قدم قدم پر مجھے دھوکہ دیتے رہے ہیں اور مجھے امید ہے کہ میں ان پر جلد ہی قابو پا لوں گا۔ اب اگر میں ان کے لئے اتنی جدوجہد کر رہا ہوں مکلینو تو یہ بات کسی طور ہلکی نہیں ہے۔ اس نے تمہارے منہ پر طمانچہ مارا تھا مکلینو۔ اس نے تمہاری عزت لوٹی ہے۔ اس نے تمہاری بیٹی کو جس انداز میں استعمال کیا ہے وہ دنیا کے خطرناک ترین اسمگلر مکلینو کے منہ پر تھوک کی حیثیت رکھتا ہے۔

اس نے نہ صرف تمہاری دولت لوٹی بلکہ عزت بھی لوٹی' اس نے تمہارے بے شمار آدمیوں کو قتل کیا' تمہاری بیٹی کو جسمانی شکست دی اور پھر ذہنی بھی کہ وہ تمہارے خلاف ان کی مدد کو آمادہ ہو گئی۔

اتنے خطرناک لوگوں سے اگر میں براہ راست مقابلے کے لئے سوچ رہا ہوں تو یہ ہوریشو کے لئے کوئی قابل شرم بات نہیں ہے۔ مکلینو بہرصورت ایک عظیم قوت ہے اور اس عظیم قوت سے ٹکرانے والے بھی عظیم ہی ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ میں ان عظیم قوتوں کو نہایت اعلیٰ پیمانے پر تلاش کر کے قتل کروں گا۔

تو مسٹر مکلینو میں تمہیں اس شخص کے بارے میں بتا رہا تھا تم جانتے ہو کہ میں ایک حقیقت پسند انسان ہوں۔ کہیں بھی کسی جگہ اگر میں کسی ایسی بات سے دوچار ہوتا ہوں جو میرے لئے قابل پسند نہ ہو تب بھی میں اس کا اعتراف کرتا ہوں کہ حقیقت کیا تھی۔

مسٹر گولڈ مین میں آپ سے مخاطب ہوں بے شک آپ کے دوست بہت چالاک' پھرتیلے اور طاقت ور ہیں۔ میں انہیں بہادر کہنے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتا۔ کیونکہ انہوں نے جس طرح میرے گروہ کے افراد کو قتل کیا ہے اور انہیں جس طرح ناکوں چنے چبوائے ہیں یہ دو آدمیوں کے بس کی بات نہیں تھی انہوں نے ایک تاریخی کارنامہ انجام دیا ہے۔

انہوں نے مجھے چیلنج کیا تھا مسٹر گولڈ مین کہ میں انہیں گرفتار نہیں کر سکوں گا' بے شک وہ ابھی تک میرے ہاتھ نہیں لگے اور کچھ عرصے کے لئے لگے تب بھی نقصان مجھے ہی اٹھانا پڑا انہیں نہیں' لیکن میرے دوست میں بہت زیادہ باظرف انسان نہیں ہوں' میں نے جو چیلنج کیا تھا اس میں میں ہار گیا ہوں' باقی رہا میرا ان کا مسئلہ۔ سو ان سے میں نمٹتا رہوں گا۔ دیکھوں گا ان کی خاطر کہاں تک جا سکتا ہوں اور ان کو کہاں تک لے جا سکتا ہوں اور وہ مجھے کہاں تک زچ کر سکتے ہیں۔

لیکن گولڈ مین تمہاری ایک الگ حیثیت ہے تم نے بھی ہوریشو کے خلاف بہت کچھ کیا ہے اور میرا خیال ہے کہ اب تمہارا کھیل بھی ختم ہو جانا چاہئے۔" ہوریشو خاموش ہو گیا اور میرے ذہن میں طوفانی اضطراب مچلنے لگا۔

"آہ------! کیا یہ شخص گولڈ مین کو قتل کر دے گا۔ گولڈ مین بہرصورت ایک اچھی شخصیت کا انسان تھا۔ پسندیدہ اور قابل عزت۔

لیکن مصلحت کو چھوڑنا میرے خیال میں سب سے بڑی حماقت ہے۔ انسان جس انداز میں بھی زندہ رہ سکے اور اگر اس کے سامنے کوئی بھی مقصد آجائے تو پھر اس کے لئے ہر صورت حال برداشت کرنا مناسب ہوتی ہے۔

میں نے ایک لمحے کے لئے دل میں سوچا کہ میں کیا کر سکتا ہوں لیکن اس ماحول کو دیکھنے کے بعد مجھے اچھی طرح اندازہ ہو گیا کہ میں بے بس ہوں اور اس وقت میرے لئے کچھ کرنا ممکن نہیں ہے۔ چنانچہ اس بے بسی کا اعتراف حقیقت پسند ہوریشو کی طرح میں نے بھی کیا اور خاموش رہا۔

البتہ گولڈ مین کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔ "ہوریشو" اس نے چہکتی ہوئی آواز میں کہا۔

"کہو۔" ہوریشو بولا۔

"دیکھو دوست گولڈ مین کی زندگی عجیب و غریب حالات سے دوچار رہی ہے' وہ ساری دنیا میں تنہا ہے۔ ان لوگوں کا ساتھ اس نے صرف اس لئے قبول کیا تھا کہ وہ بہادر ہیں اور گولڈ مین خود بھی موت و زندگی کے کھیل کو زیادہ اہمیت نہیں دیتا۔ چنانچہ اسے موت کے وہ کھلاڑی بے حد پسند آئے تھے۔ او[illegible] نے ان[illegible]

پسند کو قبول کیا اور تمہارے خلاف کام کیا۔ مجھے اس کا پورا پورا اعتراف ہے اور میں آج بھی اس بات پر فخر سے گردن تان سکتا ہوں کہ میں نے تمہارے عظیم الشان گروہ کے مقابلے میں ان دو افراد کو ترجیح دی جنہوں نے تمہارے بدنوں میں لاتعداد سوراخ کر دیئے باقی رہی موت کی بات۔

تو میں تم سے کہہ چکا ہوں ہوریشو کہ میں تنہا ہوں اور زندگی ہمیشہ ختم ہونے کے لئے ہوتی ہے اگر آج میری زندگی کا اختتام آہی گیا ہے تو کیا تم اپنے اس ڈرامائی انداز سے مجھے خوفزدہ کرنا چاہتے ہو۔ نہیں ہوریشو یہ بزدلی ہے تم مجھے مارنا چاہتے ہو مار دو۔ دیر کیوں کر رہے ہو' بہادروں کی طرح لڑو' کیا فرق پڑتا ہے۔ گولڈ مین بزدل نہیں ہے۔ ہوریشو میں ایک بار پھر تم سے کہوں گا کہ تم اپنی زندگی میں بالکل ناکام ہو۔ میرا بہترین مشورہ ہے کہ جو شخص اتنی بڑی قوت رکھنے کے باوجود صرف دو آدمیوں کے ہاتھوں اس طرح ذلیل ہو اسے خودکشی کر لینا چاہئے' تم ان کی طاقت اور دلیری کا اعتراف کرو' اور اپنی جان دے دو۔" گولڈ مین نے کہا۔

لیکن ہم سب اس کی گفتگو سے متاثر تھے اس کے الفاظ اس قدر ٹھوس تھے کہ میرے جسم میں پھریری سی دوڑ گئی۔

مجھے یقین تھا کہ ہال میں موجود تمام لوگوں کے جسموں میں گولڈ مین کی باتوں سے پھریری دوڑ گئی تھی۔

لیکن کمبخت ہوریشو اب بھی پرسکون تھا۔ پھر اس نے کہا۔ "بات یہ ہے گولڈ مین کہ ابھی ذہنی طور میں نے ان سے شکست تسلیم نہیں کی۔ فیصلہ صرف دو طرح ہو سکتا ہے یا تو وہ مجھے قتل کر دیں یا پھر میں انہیں قتل کر دوں شکست تو اسی دن تسلیم کی جائے گی۔

ہاں جس دن میں نے ان کا پیچھا کرنا چھوڑا اور یہ طے کر لیا کہ اب میں ان پر کبھی قابو نہیں پا سکوں گا تو مرد کی حیثیت سے وعدہ کرتا ہوں گولڈ مین کہ میں خودکشی کر لوں گا لیکن یہ اسی وقت ہو گا گولڈ مین جب میں ان سے مکمل طور پر شکست تسلیم کر لوں گا۔"

"لیکن اب میں تم سے پوچھ رہا ہوں کہ کیا تم مطمئن ہو۔" ہوریشو نظر غائر ہال کو دیکھتا ہوا بولا۔

"یہ تمہارا اپنا معاملہ ہے ہوریشو' میں اس بارے میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ تم مجھے کس طرح ختم کرنا چاہتے ہو۔" گولڈ مین نے پوچھا۔

"اوہ۔ افریقہ کے یہ وحشی موت کے بڑے بڑے حسین کھیل جانتے ہیں میرا خیال ہے تم ان کھیلوں کی تفصیلات نہ معلوم کرو۔ ہاں میں وعدہ کرتا ہوں کہ مسٹر مکلینو! اور یہ تمام لوگ تمہاری موت کے کھیل سے کافی محظوظ ہوں گے۔"

"مجھے اندازہ ہے مسٹر ہوریشو بے شک تم نے جو خونخوار کتے پال رکھے ہیں وہ ان معاملات میں اچھی خاصی تربیت رکھتے ہوں گے۔ لیکن میری ایک خواہش ہے۔"

"ہاں ہاں خواہش ہے تو ضرور بیان کرو' بولو بولو۔" ہوریشو نے تمسخرانہ انداز میں کہا۔

"مسٹر ہوریشو کیا انسان اپنی پسند کی موت نہیں مر سکتا۔"

"کیوں نہیں۔ تم ہوریشو کی طرف سے یہ یقین رکھو کہ وہ تمہیں تمہاری پسند کی موت دے گا۔" ہوریشو موڈ میں بولا۔

"تو مسٹر ہوریشو میں یہ چاہتا ہوں کہ میں تم سے جنگ کرتا ہوا مارا جاؤں۔" گولڈ مین نے مسکراتے ہوئے کہا اور ہوریشو کا چہرہ کسی پتھر کی طرح سخت ہو گیا۔

"تم مجھ سے جنگ کرنا چاہتے ہو؟"

"ہاں مسٹر ہوریشو۔"

"کیوں۔!"

"تم اس پورے قبیلے کے روحانی پیشوا ہو اور مکلینو کے گروہ کے ایک خطرناک کارکن کیا تم ہمیشہ دوسروں کے بل پر اپنی دلیری کا اظہار کرتے ہو۔ میری مراد یہ ہے کہ تمہارے قبیلے میں موت تقسیم کرنے والے تمہارے بازو ہیں بذات خود تم کچھ نہیں ہو۔ اور کیا یہ اس بات کا اظہار ہے کہ ان دونوں ایشیائیوں کے مقابلے میں بذات خود تم کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ ہاں تمہارا گروہ انہیں گرفتار کرکے ضرور قتل کر سکتا ہے، لیکن تم کیا ہو۔؟

میں تو کم از کم اس بات پر یقین رکھتا ہوں مسٹر ہوریشو کو وہ دونوں ایشیائی تمہاری ذہنی و جسمانی قوتوں پر برتر و بالا رہے ہیں اور وہ دونوں بذات خود صرف اپنی قوت کے بل بوتے پر تمہارے گروہ کے بے پناہ افراد کو قتل کر چکے ہیں۔ اور میرا خیال ہے تم نے کبھی ان میں سے کسی ایک کے سامنے آنے کی کوشش نہیں کی۔ شاید اس کی وجہ یہی ہو کہ تم خود کو ان سے کم تر سمجھتے ہو۔ تم کو یقین ہو گا اس بات پر کہ اگر تم ان میں سے کسی کے مقابلے پر آتے تو وہ تمہیں ہلاک کر دے گا۔

اور اگر یہ بات ہے مسٹر ہوریشو تو میں ان سارے لوگوں کے سامنے تمہاری بزدلی اور بے چارگی کا اعلان کرتا ہوں اگر یہ بات نہیں ہے اور تم براہ راست ان سے مقابلہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہو تو گولڈ مین کے چیلنج کو قبول کرو میں کوشش کروں گا مسٹر ہوریشو کہ میں تمہیں قتل کر دوں۔ نہ کر سکا تو تم مجھے قتل کر دینا۔

مجھے یہی موت پسند ہے باقی اگر تم مجھ سے خوفزدہ ہو یا میری کسی بات سے خوفزدہ ہو تو ظاہر ہے تمہیں مجبور کرنے کے لئے میرے پاس کوئی اور ذریعہ نہیں ہے کیونکہ میں اکیلا ہوں جبکہ تمہارے ساتھ بے شمار لوگ ہیں۔" گولڈ مین نے کہا۔

میرے بدن میں مسرت کی لہر دوڑ گئی تھی۔ گولڈ مین کی پھرتی اور مہارت سے میں بھی واقف تھا بلاشبہ وہ شاندار آدمی تھا، جسمانی طور پر بھی وہ جس قدر طاقتور تھا اس کا مظاہرہ میں کئی بار دیکھ چکا تھا۔

اس کی نسبت ہوریشو اگرچہ کافی تندرست و توانا اور ٹھوس بدن کا مالک تھا لیکن بہرصورت وہ ذہنی قوتوں کا مالک تھا شاید اس کی جسمانی قوتیں اس قدر نہ ہوں کہ وہ گولڈ مین کو زیر کر سکتا اور مجھے اس کا یقین تھا کہ گولڈ مین اسے زیر کر لے گا۔

گولڈ مین نے جس طرح اور جس انداز میں اسے چیلنج کیا تھا اگر ہوریشو یہ چیلنج قبول نہیں کرتا تو یہ بے عزتی کی بات تو تھی ہی، یہ دوسری بات ہے کہ وہ اپنی ٹھنڈی طبیعت سے اس مرحلے کو بھی ٹال جائے۔

لیکن اس کے پتھر جیسے سخت چہرے پر میں نے عجیب سے تاثرات دیکھے۔ پھر اس نے چاروں طرف دیکھا۔

"چاروں طرف وحشی اور نیم برہنہ، سیاہ فام خوفناک لوگ ہوریشو کے اشارے کے منتظر تھے لیکن ہوریشو نے ہاتھ بلند کر دیئے اور پھر وہ بھاری آواز میں بولا۔

"میں جانتا ہوں کہ تم میں سے ہر ایک اس قابل ہے کہ اس شخص کے تمام اعضاء اس کے بدن سے جدا کر دے لیکن میں تم سب سے برتر و اعلیٰ ہوں اگر میں اس شخص کو اپنے ہاتھوں سے قتل نہیں کروں گا تو پھر اس کے الفاظ ساری زندگی میرے بدن پر کیڑوں کی طرح رینگتے پھریں گے اور میں سکون نہیں پاسکوں گا۔

چنانچہ میرے دوستو، تم میں سے کوئی کچھ نہیں بولے گا۔ اس صورت میں بھی نہیں جب میں اس کے ہاتھوں سے قتل ہو رہا ہوں۔ اگر یہ مجھے قتل کر دے گا تو پھر اس کی زندگی محفوظ ہو گی تم لوگ اس سے کوئی تعرض نہیں کرو گے۔

ہاں اس کے بعد مسٹر مکلینو اور دوسرے لوگوں کو آزاد کر دیا جائے۔ لیکن تمہارا روحانی پیشوا تمہیں یقین دلاتا ہے کہ وہ اپنی جسمانی قوتوں سے اس شخص کو زیر کر لے گا۔ تم نے میرے احکامات سنے؟"

اس نے سوالیہ نگاہوں سے سب کی جانب دیکھا اور تمام گردنیں جھک گئیں۔

بڑی دلچسپ صورت حال پیدا ہو گئی تھی مجھے بھی اچانک ہی اس میں پوری پوری دلچسپی محسوس ہونے لگی تھی چنانچہ میں اس دلچسپ صورت حال کے لئے تیار ہو گیا۔

دوسری جانب مکلینو اور اس کے ساتھی، وہ بھی گولڈ مین کو دلچسپ نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔ وہ چند لمحات کے لئے بھول گئے تھے کہ وہ کس پوزیشن میں ہیں۔ اس وقت انتہائی دلچسپ صورت حال پیدا ہو گئی تھی۔

ہوریشو نے جس طرح اپنے ساتھیوں کو ہدایت کی تھی اس سے اندازہ ہوتا تھا کہ وہ بالکل سنجیدہ ہے۔ بہرحال مجھے اس شخص کی ایک مخصوص حیثیت کا اندازہ تو تھا ہی۔ وہ چالاک تھا لیکن لومڑی کی طرح مکار نہیں تھا۔ دل رکھتا تھا۔

لیکن اس وقت میرا دل گولڈ مین کے لئے تڑپ رہا تھا، کاش مجھے اس کی مدد کا موقع مل جاتا۔ میری دلی آرزو تھی کہ گولڈ مین ہوریشو پر فتح حاصل کرے۔

لیکن اس پر اسرار سیاہ فام کی جسمانی قوتوں کا مجھے بھی کوئی اندازہ نہیں تھا کبھی اس کا موقع ہی نہ ملا تھا۔

تب اچانک ایک سیاہ فام آگے بڑھا اس نے گولڈ مین کو آزاد کر دیا۔ اس کے ہاتھوں سے ہتھکڑیاں نکال دی گئیں۔

دوسری طرف ہوریشو نے بھی اپنے جسم سے وہ لباس جدا کرنا شروع کر دیا تھا جو اسے جنگ میں دقتیں مہیا کر سکتا تھا۔

اس نے اپنا تاج اور سرداری نشان کی دوسری چیزیں بھی اپنے بدن سے جدا کر دیں۔ اب وہ ایک لڑاکا کے روپ میں نظر آ رہا تھا۔ تب اس نے گولڈ مین کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا۔ انداز بے پناہ تیکھا تھا۔

"کس طرح لڑنا پسند کرو گے گولڈ مین۔

"جس طرح ہوریشو چاہے۔"

"نہیں میرے دوست میں تمہاری خواہش کی تکمیل کے سلسلے میں تمہارے سامنے آیا ہوں اب اس سلسلے میں تعین بھی تم ہی کرو گے۔"

"میرا خیال ہے اتنے بہت سے لوگوں میں ہم لوگ کسی آتشیں...... اسلحہ کا استعمال تو کر نہیں سکتے اور پھر آتشیں اسلحے سے دلوں کی بھڑاس تو نکل نہیں سکتی۔"

"کیا تم فنون سپہ گری سے واقف ہو؟"

"ہاں یقیناً۔"

"تو پھر کیا پسند کرو گے؟"

"جو تم پسند کرو ہوریشو۔"

"میرا خیال ہے تم بتا دو۔ نیزے' خنجر یا پھر تلوار۔ میں تمہاری مرضی سے لڑنا چاہتا ہوں۔" ہوریشو نے صاف لہجے میں کہا اور بہرصورت اس کا یہ روپ برا نہیں تھا اس روپ سے اس کی صاف طبیعت جھلک رہی تھی۔

"کیا کلہاڑے مہیا کئے جا سکتے ہیں۔" گولڈ مین نے کہا۔

"ہاں کیوں نہیں۔" ہوریشو نے جواب دیا۔ مجھے دل میں ہنسی آ رہی تھی گولڈ مین بھی خوب تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے وہ کسی دلچسپ کھیل میں شریک ہو رہا ہو' اس کے انداز سے ذرا بھی اضطراب کا اظہار نہ ہو رہا تھا اور یہ بات میرے لئے باعث تقویت تھی۔ میں ہوریشو کی طرف متوجہ ہو گیا وہ کہہ رہا تھا۔

"میں نے کہا نا گولڈ مین تمہاری ہر خواہش پوری کی جائے گی۔" "گوچھے۔" اس نے کسی سیاہ فام کو آواز دی۔

اور ایک سیاہ فام آگے بڑھ آیا۔ شاید اسی کا نام گوچھے تھا۔

"فنون حرب کی تمام چیزیں مہیا کر دی جائیں تاکہ میرے دوست کے دل میں یہ حسرت باقی نہ رہے کہ اگر اس کے پاس یہ ہتھیار ہوتا تو وہ مجھ پر فتح حاصل کر لیتا۔" ہوریشو نے کہا۔ اور گوچھے غار کے اندر چلا گیا۔

تھوڑی دیر کے بعد دو شاندار کلہاڑے ان دونوں کے سامنے رکھ دیئے گئے۔ ہوریشو نے گولڈ مین کو دعوت دی۔

بڑا دوستانہ ماحول تھا۔ ہوریشو بے حد پر سکون نظر آ رہا تھا۔ اور یہی بات مجھے ہمیشہ خطرے کا باعث لگتی تھی کہ پر سکون اور مضبوط اعصاب کا مالک شخص اتنا کمزور نہیں ہو سکتا۔ بہرصورت میرے ذہن میں سنسنی دوڑ رہی تھی۔

اور ہوریشو کے الفاظ بھی کافی سنسنی خیز تھے لیکن شاید گولڈ مین اس سے متاثر نہیں ہوا تھا۔ ہوریشو کی دعوت پر گولڈ مین نے کلہاڑا اٹھا لیا اور پھر ہوریشو نے بھی اپنا کلہاڑا اٹھا لیا اور غار میں موجود تمام لوگ خاموش ہو گئے۔

یہ عجیب و غریب صورت حال بے پناہ خطرناک تھی۔ میرے ذہن میں بے شمار خیالات تھے' میں نے بنی کی جانب دیکھا۔ بنی بھی خاصی متجسس نظر آ رہی تھی۔ وہ جانتی تھی کہ میں گولڈ مین کو پسند کرتا ہوں اور اس کی زندگی بھی چاہتا ہوں۔

لیکن اس وقت ہم لوگ بے حد بے بس تھے اور اس بے بسی کا احساس بنی کو بھی تھا۔ شاید وہ مجھ سے بھی اس بات کی خواہش مند ہو گی کہ میں بھی اس معاملے میں مداخلت نہ کروں اور خاموش رہوں۔

کیونکہ اس صورت حال سے الجھنا میرے اپنے لئے خطرناک تھا۔ جس کا مجھے اور بنی کو پورا پورا احساس تھا۔

گولڈ مین اور ہوریشو دونوں آمنے سامنے آ گئے تھے۔ ہوریشو کے چہرے پر وہی سکون تھا۔ بڑی مضبوط قوت ارادی کا مالک تھا یہ شخص اس کی آنکھیں نیم وا سی تھیں اور وہ بغور گولڈ مین کو دیکھ رہا تھا۔

گولڈ مین بڑی مہارت آمیز انداز میں اپنا کلہاڑا ہلا رہا تھا۔ تب ہوریشو نے اپنے دونوں ہاتھ اوپر اٹھا دیئے۔

"اب ہم جنگ کے لئے تیار ہیں گولڈ مین' تم ہر وقت میرے کسی بھی وار سے ہوشیار رہو گے اور اس کے بعد میں تمہیں کوئی بھی وارننگ نہیں دوں گا۔ یہ دوسری بات ہے کہ کسی مرحلے پر تمہاری گردن شانوں سے جدا ہو کر نیچے جا پڑے۔" اس نے کہا اور کئی قدم پیچھے ہٹ گیا۔

گولڈ مین ہاتھ آگے کر کے کلہاڑا ہلانے لگا تھا اور پھر گولڈ مین نے ہی پہلا وار کیا اس نے کلہاڑے کو ہوریشو کی ٹانگ کی طرف بڑھایا' کلہاڑا جس انداز میں کراس بناتا ہوا اٹھا اس سے یہ اندازہ ہوا کہ اصل نشانہ ہوریشو کا بازو تھا' لیکن ہوریشو نے خود کو جھکائی دینے کے سے انداز میں اٹھایا اور گولڈ مین کا وار خالی گیا۔

اس کے ساتھ ہی ہوریشو نے گولڈ مین کی گردن اور شانے پر وار کیا' لیکن گولڈ مین خود کو پھرتی سے گھما گیا اور ہوریشو کا وار خالی گیا۔

بڑا خوبصورت موومنٹ تھا۔ سب لوگوں کے چہروں پر تجسس اور بڑھ گیا' گولڈ مین نے بڑی پھرتی کا مظاہرہ کیا تھا۔ حالانکہ اس کی جسامت کے ساتھ اس پھرتی کی توقع نہیں کی جا سکتی تھی۔ لیکن یہ بات صرف اور صرف میں جانتا تھا کہ گولڈ مین خود بھی خاصا پھرتیلا ہے۔ ممکن ہے ہوریشو کو اس کے بارے میں یہ معلومات نہ ہوں اور میری دلی خواہش تھی کہ اسے پتہ نہ چل سکے اور گولڈ مین اپنا کام کر جائے۔

گولڈ مین نے پے در پے تین وار کئے' ہوریشو کم بخت کو دیکھ کر وحشت ہوتی تھی' اس پھرتی سے وار بچا رہا تھا کہ حیرت ہوتی تھی۔ یوں معلوم ہو رہا تھا جیسے اس کے بدن میں اسپرنگ بھرے ہوئے ہیں۔

وہ ہر وہ سائڈ بچا رہا تھا جس پر گولڈ مین وار کرتا تھا۔ بڑا ہی خوبصورت کھیل ہو رہا تھا۔ ہوریشو اس وقت خود حملہ نہیں کر رہا تھا بلکہ گولڈ مین کے پے در پے وار خالی روک رہا تھا۔ اور پھر اچانک گولڈ مین کے بھرپور وار کو ہوریشو نے اپنی کلہاڑی کے دستے پر روکا۔ اب براہ راست طاقت آزمائی کا مسئلہ تھا۔

گولڈ مین کا ایک ہاتھ فضا میں تھا اور دوسرا ہاتھ کلہاڑے کو تھامے ہوئے تھا۔ وہ ہوریشو کو زیر کرنا چاہتا تھا۔ لیکن چند ہی منٹ کے بعد میں نے محسوس کیا کہ گولڈ مین اپنی پوری قوت استعمال کرنے کے باوجود بھی ہوریشو کے ہاتھ کو ایک انچ بھی نیچے لا سکا۔

یوں لگتا تھا جیسے ہوریشو نہ ہو بلکہ پتھر کا کوئی مجسمہ ہو جو اپنی جگہ جما ہوا ہے اور انتہائی قوت صرف کرنے کے بعد بھی گولڈ مین جب اس کے ہاتھ کو نیچا نہ کر سکا تو اس کے ہاتھ کو جھکائی دے کر اپنا کلہاڑا اس کے ہاتھ سے نیچے نکال لے گیا۔

گولڈ مین نے پلٹ کر ہوریشو کے نچلے حصے پر وار کیا۔ ہوریشو نے یہ وار بھی خالی جانے دیا اور اس وار کو اپنے کلہاڑے پر روکا' لیکن اس بار ہوریشو نے اپنے کلہاڑے میں گولڈ مین کا کلہاڑا پھنسا کر اس زور سے کھینچا کہ کلہاڑے کا دستہ گولڈ مین کے ہاتھ سے چھوٹ گیا۔ میرا چہرہ تاریک ہو گیا تھا اور گولڈ مین کو بھی شاید اس بات کا احساس ہو گیا تھا کہ اس کا مقابل اس سے کہیں زیادہ طاقتور اور پھرتیلا ہے۔

گولڈ مین کئی قدم پیچھے ہٹ گیا تھا۔ اور ہوریشو کلہاڑا ہلا رہا تھا۔ اس کی آنکھوں میں بھوکے شیر کی سی چمک تھی اور وہ ہونٹوں پر زبان پھیرتا ہوا قدم قدم آگے بڑھ رہا تھا۔ گولڈ مین اس وقت شدید خطرے میں تھا۔

اگر ہوریشو آگے بڑھ کر وار کرتا تو اس وار کو روکنے کا کوئی ذریعہ گولڈ مین کے پاس نہیں تھا۔

تب ہوریشو چند قدم آگے بڑھا' ہوریشو بڑھتا رہا اور گولڈ مین پیچھے ہٹ گیا' اب اس کے پاس پیچھے جانے کا اور کوئی ذریعہ نہیں تھا تب ہوریشو نے کلہاڑے والا ہاتھ اٹھایا اور اسے اٹھائے ہوئے مسکراتا ہوا پیچھے ہٹ آیا۔

"گوچھے" اس نے پلٹ کر اپنے ساتھی کو آواز دی اور اس کا ساتھی کچھ قدم آگے بڑھ آیا۔

"گوچھے کلہاڑے کا کھیل تو ختم ہو گیا لیکن میرے مقابل کے پاس اب کچھ بھی نہیں ہے۔ لیکن کیا میں اتنے دلچسپ کھیل کو اتنی جلدی ختم کر دوں نہیں میرا خیال ہے اب مقابلہ میری مرضی سے ہونا چاہئے۔"

"گولاشے۔" ہوریشو نے اپنے کسی اور ساتھی کو آواز دی اور وحشیوں میں سے ایک سیاہ فام وحشی نکل کر آگے بڑھ آیا۔

"ہاں سردار۔" وہ ہوریشو کے آگے جھک گیا۔

"ہوریشو نے ایک انگلی سیدھی کھڑی کر دی اور گولاشے جلدی سے پلٹ کر دو نیزے لے آیا۔ ہوریشو نے ایک نیزہ خود پکڑا اور دوسرا گولڈ مین کی طرف اچھال دیا۔

میرے اعصاب اب جواب دیتے جا رہے تھے۔ یوں لگتا تھا جیسے گولڈ مین اب بے بس ہوتا جا رہا ہو۔ کلہاڑے کے کھیل میں اسے خاصی مایوسی ہوئی تھی اور میں نے بھی اس کا اندازہ کر لیا تھا کہ ہوریشو جس قدر اعصابی طور پر مضبوط ہے اسی قدر جسمانی طور پر بھی مضبوط ہے اور بلاشبہ یہ مقابلہ گولڈ مین کے لئے خاصا مشکل ہو گیا۔

لیکن افسوس۔! میں خواہش کے باوجود کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ گولڈ مین نیزہ تھام چکا تھا دوسری طرف ہوریشو نے بھی نیزہ اٹھا لیا تھا' اب گولڈ مین کے پاس صرف ایک ترکیب تھی۔

اگر وہ چاہتا تو نیزہ پھینک کر ہوریشو کو مار سکتا تھا حالانکہ یہ خلاف اصول بات ہوتی اور ہوریشو نے جس طرح اپنے آدمیوں کو کسی بے ایمانی سے منع کیا تھا اس طرح گولڈ مین کی پوزیشن کافی نازک ہو جاتی لیکن بہرحال جنگ میں سب جائز ہے اور جنگی مسائل میں بعض اوقات ان چیزوں سے یعنی اصول وغیرہ کو توڑ دینا ہی پڑتا ہے جبکہ اپنی زندگی بھی خطرے میں ہو۔

تب گولڈ مین نیزہ لے کر ہوریشو کے مقابل آ گیا اور ہوریشو نیزہ بازی میں بھی اس پر حاوی رہا۔

گولڈ مین نے نیزے کے پے در پے وار کئے اور ہوریشو اپنے نیزے پر یہ وار روکتا رہا۔

پھر ہوریشو نے پہلا وار کیا اور گولڈ مین کا شانہ شدید زخمی ہو گیا میری ساری امیدیں ٹوٹ چکی تھیں۔ اب کوئی بھی صورت ایسی نہیں تھی جس سے گولڈ مین بچ سکتا۔ اور ویسے یہ بات بالکل صاف تھی کہ ہوریشو گولڈ مین پر بھاری ہے۔ یہاں تک کہ ہوریشو نے گولڈ مین کا نیزہ بھی درمیان سے توڑ دیا اور اپنے نیزے کی انی اس کی گردن پر رکھ دی۔ اب صاف طور پر گولڈ مین کی بے بسی کا اعتراف کیا جا سکتا تھا۔ یہاں

تک کہ ہوریشو اسے پیچھے ہٹاتا رہا پھر نیزہ ہٹا کر پیچھے ہٹ گیا۔

"میرا خیال ہے میرے دوست تم اس مقابلے میں بھی مجھ سے نہ جیت سکے' اب تمہارا کیا خیال ہے؟"

"میں تسلیم کرتا ہوں ہوریشو' بلاشبہ تم فنون حرب میں مجھ سے بہت زیادہ ماہر ہو اور طاقتور بھی۔"

"پھر اب جبکہ تم اپنی زبان سے اپنی شکست تسلیم کر چکے ہو تو کیا اب بھی تم اس بات کے خواہش مند ہو کہ میں تمہیں اپنے ہاتھوں سے قتل کروں" ہوریشو تیکھے انداز میں بولا۔

"ہاں میں یہی چاہتا ہوں۔"

"تب پھر تم بولو تم کس طرح مرنا پسند کرو گے۔؟"

"کوئی ہتھیار کوئی اور کھیل' جو زندگی کا حاصل ہو اور موت کا بھی گولڈ مین نے دلیری سے کہا اور ہوریشو نے مسکرا کر گردن ہلا دی۔

"ٹھیک ہے میرے دوست میں تمہاری یہ خواہش بھی پوری کروں گا' پھر ہوریشو نے دو خنجر طلب کئے اور ان میں سے ایک لمبا خنجر گولڈ مین کی طرف اچھال دیا جسے گولڈ مین نے بڑی مہارت سے دستے کی طرف سے پکڑ لیا تھا۔

میرے ذہن میں مایوسی تھی لیکن ایک بات میں بھی جانتا تھا کہ اب گولڈ مین اپنی آخری کوشش کرے گا۔ موت اس کی نگاہوں کے سامنے ہے لیکن ممکن تھا کہ وہ کوئی کام دکھا جاتا اور پھر بے مثال خنجر زنی شروع ہو گئی۔

ہوریشو تو کمبخت شیطان تھا' اگر گولڈ مین درحقیقت زندگی اور موت کی بازی لگائے ہوئے نہ ہوتا تو شاید ایک دو بار ہی میں اس کا کام تمام ہو جاتا وہ دونوں وحشیانہ انداز میں لڑ رہے تھے۔

وہ اتنے قریب رہ کر وار کر رہے تھے کہ کوئی بھی وار کسی بھی وقت کسی کے لئے خطرناک ثابت ہو سکتا تھا۔ اور پھر شاید گیم ختم ہو گیا۔

ہوریشو نے ایک لمبا ہاتھ مارا تھا اور گولڈ مین چند قدم ہٹ کر پیچھے کھڑا ہو گیا' اس کا خنجر والا ہاتھ اٹھا ہوا تھا۔ تب میں نے ایک حیرت انگیز منظر دیکھا۔

گولڈ مین کی ران سے لے کر شانے تک ایک لکیر نمودار ہوئی اور اس لکیر سے خون کے قطرے جھلکنے لگے اور پھر آہستہ آہستہ اس پوری لکیر سے خون ابل پڑا۔

اتنا خوبصورت وار تھا کہ اگر غیر جانبدار رہ کر کہا جائے تو بلاشبہ ہوریشو خنجر زنی میں اپنا ثانی نہیں رکھتا تھا۔

اس طرح سے اس نے گولڈ مین کو درمیان میں سے دو کر دیا تھا کہ ایک لمحے کے لئے شاید گولڈ مین کو بھی خبر نہ ہوئی ہو' اور پھر وہ کٹے ہوئے درخت کی مانند زمین پر آ پڑا۔ لیکن عجیب سی بات تھی۔

گولڈ مین واقعی گریٹ انسان تھا اور یہ اس کی ہی شان تھی کہ اس نے مرتے دم تک اپنا وقار برقرار رکھا۔ وہ نہ تو تڑپا تھا اور نہ ہی اس کے حلق سے کوئی کراہ بلند ہوئی تھی۔ وہ ساکت و جامد زمین پر لیٹ گیا تھا۔

اس نے خود ہی دونوں پاؤں پھیلائے' خنجر ہاتھ سے پھینک کر اس نے اپنے دونوں ہاتھ سینے پر رکھ لئے اور بغیر سسکے ہوئے مر گیا۔

"میری آنکھوں میں چند لمحات کے لئے تاریکی چھا گئی تھی حالانکہ گولڈ مین کا یہ حشر ہمارے لئے متوقع تھا۔

ہوریشو نے اپنا خنجر گولڈ مین کے اوپر پھینک دیا اور پھر آہستہ آہستہ پیچھے ہٹ آیا۔ اور ڈائس پر پہنچ کر مخاطب ہوا۔

"میرے قبیلے کے لوگو' کیا میں اس قابل نہیں ہوں کہ یہ تاج دوبارہ سر پر پہن لوں۔"

اور غار میں بے شمار آوازیں گونج اٹھیں' وہ ہوریشو کی فتح کا نعرہ لگا رہے تھے۔ دوسری جانب میکلینو اور اس کے ساتھی خاموش کھڑے ہوئے تھے۔

بنی میری جانب دیکھ رہی تھی۔ ہوریشو نے اپنا تاج پھر سے پہن لیا اور پھر وہ مکلینو کی طرف مخاطب ہو کر بولا۔

"گریٹ باس یہ مرحلہ بھی تکمیل کو پہنچا اور تم نے دیکھا کہ ہوریشو جو کچھ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے۔ چنانچہ میری خواہش ہے کہ تم اپنی برتری کا اعلان ختم کر دو اور ہوریشو کو تسلیم کر لو۔"

مکلینو نے اس بات کا کوئی جواب نہیں دیا وہ خاموش رہا۔ پھر ہوریشو خود ہی مسکرایا اور اپنے ساتھیوں سے بولا۔

"مسٹر مکلینو اور ان کے تمام ساتھیوں کو قید کر دو!"

ایک لمحے کے لئے مکلینو اور ساریکا وغیرہ کے اندر اضطراب کی ایک لہر پیدا ہوئی لیکن پھر مکلینو نے غیر محسوس اشارہ کیا اور سب خاموش ہو گئے۔

ہمیں گرفتار کر لیا گیا اور گرفتار کرنے کے بعد اس غار کے ایک حصے میں قید کر دیا گیا۔

قید خانہ باقاعدگی سے بنایا گیا تھا۔ اس میں لمبی لمبی سلاخیں لگی ہوئی تھیں اور دروازے کے باہر تالا بھی لٹک رہا تھا۔ ہم سب کو اندر بند کر دیا گیا اور پھر دو آدمی ہم سے تھوڑے فاصلے پر گویا پہرہ دینے کے لئے کھڑے ہو گئے۔

مکلینو اب بھی خاموش تھا۔ وہ ایک پتھر سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا تھا تب بنی اس کے پاس پہنچ گئی۔

"یہ اب کیا ہو گا۔"

مکلینو نے آہستہ آہستہ نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا اور پھر سرد لہجے میں بولا۔ "وہی ہو گا جو مکلینو چاہے گا۔"

اور مکلینو کے یہ الفاظ ایک بار پھر میرے بدن میں سنسنی پیدا کر گئے "آخر وہ کیا کر کے آیا ہے اور اس قدر پر اعتماد کیوں ہے؟"

لیکن ظاہر ہے میں یہ بات نہ تو اس سے پوچھ سکتا تھا اور نہ ہی بنی مجھے بتا سکتی تھی میرا تو خیال تھا کہ شاید بنی کو بھی اس بارے میں کوئی معلومات نہیں ہیں۔

وقت گذرتا رہا ہماری طرف کوئی توجہ نہیں دی گئی تھی۔ پھر رات ہو گئی۔

رات کے تقریباً ڈیڑھ بجے مکلینو نے اپنے لباس میں کچھ ٹٹولا اور اس نے ایک چھوٹی سی سفید راڈ نکالی اور پھر اسے درمیان میں سے کھینچنے لگا۔ اس کے بعد وہ راڈ اس نے اپنے لائٹر میں فٹ کی اور لائٹر کے میکنزم میں کوئی تبدیلی کرنے لگا۔

اس کے بعد اس نے لائٹر کا ایک بٹن دبایا اور اس میں ایک ننھا سا سرخ بلب روشن ہو گیا۔

"ہیلو' ہیلو' ہیلو۔" اس نے تین چار بار کہا اور میری آنکھیں حیرت سے پھٹ گئیں۔

بلاشبہ مکلینو نے کوئی اونچا کام دکھایا تھا۔ میں نے سوچا۔

"ہیلو' ہیلو' ہیلو' مکلینو کالنگ زیرو فور مکلینو کالنگ۔"

"یس باس۔" دوسری طرف سے ہلکی سی آواز سنائی دی۔

"کہاں ہو------؟"

"لائن فور پر ہم نے مکمل طور پر قبضہ کر لیا ہے باس' ساری سچوئیشن ہمارے قابو میں ہے اور یہاں سے کوئی اطلاع باہر نہیں جا سکتی۔"

"گڈ------ کتنے ہیلی کاپٹر ہیں تمہارے پاس۔؟"

"بارہ باس۔" جواب ملا۔

"باقی تیاریاں مکمل ہیں۔"

"یس باس۔"

"میں اس وقت اوسلو میں ہوں۔ اوسلو کے مغرب میں جو پہاڑیاں ہیں ان میں ہوریشو کا خفیہ ہیڈ کوارٹر ہے اور اس وقت اس نے اپنا پورا کنٹرول اپنے قبیلے کے لوگوں کے سپرد کیا ہوا ہے۔ میں یہاں قید کر دیا گیا ہوں' بنی اور دوسرے لوگ بھی میرے ساتھ ہیں۔ ہم ہوریشو کے خفیہ غاروں میں ہیں۔ تمہیں نہایت احتیاط سے اپنا کام انجام دینا ہے۔" مکلینو نے آخری ہدایت دی۔

"آپ مطمئن رہیں باس' ویسے کیا حکم ہے؟"

"حکم؟" مکلینو کی آواز میں بے پناہ غراہٹیں تھیں' "جسے دیکھو بھون دو میں اس وقت کسی کے ساتھ کوئی رعایت نہیں کر سکتا۔"

"یس باس۔" جواب ملا۔ اور مکلینو نے ٹرانسمیٹر بند کر دیا۔ بنی خاموش نگاہوں سے مکلینو کو دیکھ رہی تھی۔ اس کی عجیب سی کیفیت تھی۔

مکلینو جس چکر میں پھنس گیا تھا شاید بنی کی ہمدردیاں اس کی طرف ہو گئی تھیں' حالانکہ وہ مکلینو کو دھوکہ دینا چاہتی تھی۔ لیکن اب صورتحال بدل چکی تھی' بہرصورت میں بھی اس وقت کوئی ایسی حرکت کرنا نہیں چاہتا تھا۔ جو بالکل ہی خلاف انسانیت ہو۔

مکلینو بہرصورت ہماری مدد کر رہا تھا۔ یہ الگ بات ہے کہ میں نئی شکل میں تھا۔ اس لئے میں براہ راست کوئی مداخلت نہیں کر سکتا تھا۔

وقت گذرتا رہا۔ ہم آنے والے وقت کے بے چینی سے منتظر تھے' تمام لوگ جاگ رہے تھے۔ اور باہر شاید سیاہ فام بھی۔

پہرہ دینے والے مستعد اور چوکس نظر آ رہے تھے۔ ویسے بھی یہ سیاہ فام چونکہ اپنے مذہبی پیشوا کے لئے کام کر رہے تھے اس لئے ان کے دلوں میں پیشہ ورانہ محنت کے علاوہ عقیدت کا جذبہ بھی تھا۔ اور عقیدت کا جذبہ کچھ زیادہ ہی احتیاط پیدا کر دیتا ہے چنانچہ ان میں سے کسی نے سونے کی کوشش نہیں کی تھی۔

رات کا کونسا پہر تھا اس بارے میں میں نہیں کہہ سکتا۔ لیکن اچانک اوسلو ہیلی کاپٹروں کی خوفناک

گڑگڑاہٹوں سے گونج اٹھا۔

ہیلی کاپٹر انتہائی برق رفتاری سے آئے تھے۔ بس یوں لگتا تھا جیسے ایک دم سے طوفان سا آگیا ہو۔ وہ انتہائی تیزی سے مختلف حصوں پر اتر رہے تھے۔ پھر اچانک ہی گولیوں کی بارش شروع ہو گئی۔

بڑی خوفناک آوازیں گونج رہی تھیں۔ رات کا سناٹا اس بری طرح مجروح ہوا تھا کہ کان پڑی آوازیں بھی سنائی نہ دے رہی تھیں۔ جو ہیلی کاپٹر نیچے اتر چکے تھے ان کے لوگ شاید اسٹین گنیں وغیرہ لئے ہوئے نیچے آئے تھے اور اوپر سے بھی گولیاں برسائی جا رہی تھیں۔ چاروں طرف سے چیخ و پکار ہو رہی تھی۔

پہرے پر کھڑے ہوئے وحشی' وحشیانہ انداز میں ایک دوسرے کو گھور رہے تھے پھر وہ سامنے کی طرف دوڑ گئے۔ بہر صورت انہیں یہ اطمینان تھا کہ ہم قید ہیں وحشیوں کی چیخیں غار میں گونج رہی تھیں اور غار کے دہانے کی جانب مکلینو کے آدمیوں کی یورش بڑھتی جا رہی تھی۔

قید خانے میں مکلینو کسی خونخوار چیتے کی طرح ٹہل رہا تھا۔ اس کے ذہن میں شاید یہ بات ہو گی کہ وہ بھی اس قید خانے سے نکلے' کئی بار اس کے قدم سلاخوں کے نزدیک گئے۔ وہ باہر دیکھتا رہا تھا۔

باہر جس پیمانے پر ہنگامہ ہو رہا تھا اس سے اندازہ ہوتا تھا کہ مکلینو کے آدمیوں کی تعداد بہت زیادہ ہے اور وہ پوری قوت سے حملہ آور ہوئے ہیں۔

اس وقت مکلینو کی شکل دیکھنے کے قابل تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے اب وہ اصلی حیثیت سے سامنے آیا ہو' وہ نہایت خوں خوار لگ رہا تھا۔

میں خاموشی سے اپنی جگہ کھڑا رہا تھا' مجھے کیا ضرورت تھی کہ جب تک مجھے کسی کام کے بارے میں نہ کہا جاتا میں ٹانگ اڑانے کی کوشش کرتا۔

پھر مکلینو ہم لوگوں کی طرف دیکھ کر غرایا۔

"کیا تم لوگ گدھے ہو بالکل؟"

"یس باس۔ باس۔" ساریکا آگے بڑھ آیا۔

"اس دروازے کو کھولنے کی کوشش کرو' کیا ہم یہیں چوہوں کی طرح بند رہیں ہم بھی ان لوگوں کی مدد کرنا چاہتے ہیں۔" مکلینو نے کہا۔

اور میں اور ساریکا فولادی دروازے کی جانب بڑھ گئے لیکن دروازہ ایسا تو نہیں تھا جو ہم دونوں کی کوششوں سے کھل جاتا۔

دفعتاً میرے ذہن میں ایک ترکیب آئی اور میں دروازے کی سلاخوں کا جائزہ لینے لگا۔

سلاخیں چونکہ پتھریلی چٹانوں میں سوراخ کر کے پھنسائی گئی تھیں اس لئے وہ بالکل ٹائٹ نہیں تھیں بلکہ کچھ ڈھیلی نظر آ رہی تھیں۔ حالانکہ کافی موٹی تھیں۔ میں ان کا جائزہ لینے لگا اور جلد ہی میں نے ایک پتھر تلاش کر لیا جو کافی نوکیلا تھا۔

اور پھر سلاخوں کے بنے ہوئے دروازے کے نزدیک پہنچ گیا جس جگہ سلاخیں نصب تھیں' میں ایک جگہ اس نوکیلے پتھر سے ضربیں لگانے لگا۔ میرا مقصد یہ تھا کہ اس نوکیلے پتھر سے تھوڑی سی جگہ کھل جائے تاکہ سلاخ نکالنے میں آسانی ہو جائے۔

یہ میری ذہنی کوششوں کا نتیجہ تھا' میں نے چاروں طرف نگاہ دوڑانے کے بعد یہ فیصلہ کیا تھا

قید خانے سے صرف اس طریقے سے نکلا جا سکتا ہے کیونکہ سنگی چٹانوں سے سلاخ کو نکالنا آسان تھا' لیکن لوہے کا تالا توڑنا بہت مشکل تھا۔

مکلینو میری کوششوں کو دلچسپی سے دیکھ رہا تھا۔ پھر جب وہ سلاخ ڈھیلی ہو گئی تو میں نے سلاخ کو نیچے کی جانب سے اوپر کی طرف کھینچا اور سلاخ نکل کر میرے ہاتھ میں آ گئی تھی۔

لیکن کئی سلاخوں کو نکالنا بہت مشکل کام تھا' ایک آدھ سلاخ نکالنے کے لئے ہی جتنی محنت کرنا پڑی تھی اس سے اندازہ ہوتا تھا کہ دوسری اور سلاخیں نکالنا تو انتہائی مشکل ہے۔ بس اتنا کرنا تھا کہ نکلنے کا راستہ پیدا ہو جاتا یہ بھی ممکن تھا کہ اس دوران ہوریشو کے آدمی پہنچ جاتے اور ہم اپنے کام کو نہ کر پاتے۔

چنانچہ میرے ذہن میں دوسری ہی ترکیب تھی' لہٰذا میں نے تالے کی طرف رخ کیا۔ مکلینو شاید یہی سوچ رہا تھا کہ میں اور سلاخیں نکالنے کی کوشش کروں گا اور راستہ پیدا کر دوں گا۔ لیکن اس نے مجھے سلاخ تالے میں پھنساتے دیکھا' اور اس کے چہرے پر عجیب و غریب سے تاثرات پھیل گئے' پھر میں نے ساریکا کو اشارہ کیا۔

سلاخ اس حد تک پھنسا دی گئی تھی کہ اب تالے میں سے کنڈے کے نکل جانے کا خطرہ نہیں تھا۔

جب سلاخ تالے میں پھنس گئی تو میں نے ساریکا کی طرف دیکھا۔

"آؤ ساریکا' ہم دونوں اس پر قوت صرف کریں۔" میں نے کہا اور ساریکا میرے نزدیک پہنچ گیا۔

سلاخ کافی سخت تھی ہم نے تالے پر زور آزمائی کی اور دو تین جھٹکوں میں تالا ٹوٹ گیا۔ مکلینو کے حلق سے ایک عجیب سی غراہٹ نکلی تھی۔ شاید یہ خوشی کی بناء پر۔

اس نے میری طرف دیکھا اور مسکراتے ہوئے گردن ہلائی تب ہم نے تالا ہاتھ سے باہر نکال دیا۔

اور دروازہ کھول دیا۔ ہم سب باہر نکل آئے' بنی مکلینو کے ساتھ تھی۔

مکلینو نے کچھ سوچا اور سلاخ ہاتھ میں لے لی' جو میں نے نکالی تھی۔ یہ ایک اچھا ہتھیار تھا۔

ہم سب غیر مسلح تھے لیکن بہر صورت ہم سب غار میں دوڑنے لگے۔

ابھی ہم غار کے ایک مخصوص دروازے تک پہنچے ہی تھے کہ اچانک دس بارہ مسلح سیاہ فام ہمارے نزدیک آ گئے۔ ان سب کے ہاتھوں میں ہتھیار تھے انہوں نے آتے ہی ہمیں دیکھا اور ہم پر ٹوٹ پڑے۔

اب دست بدست جنگ شروع ہو گئی۔ دو سیاہ فاموں نے بنی کو پکڑ لیا تھا اور مکلینو سلاخ گھما رہا تھا۔ اس نے کئی سیاہ فاموں کو قتل کر دیا تھا اور خود اس کے جسم پر بھی کئی زخم آئے تھے۔ تب کچھ لوگ میری طرف دوڑے اور اس وقت میں نے اپنی فطری مہارت سے کام لیا۔ اور ان میں سے ایک شخص کا نیزہ کھینچنے میں کامیاب ہو گیا۔

نیزہ میرے ہاتھ میں آ گیا تھا۔ تب میں نے وہ نیزہ اس شخص کے سینے میں اتار دیا۔ وحشی اب ہم لوگوں پر قاتلانہ حملے کر رہے تھے۔ ان کی خواہش تھی کہ وہ ہمیں قتل کر دیں۔

لیکن اب میں اپنی بھرپور کوششیں کر رہا تھا۔ میری دلی خواہش تھی کہ اپنی بھی حفاظت کروں اور مکلینو کو بھی بچاؤں۔ بھالا میرے ہاتھ میں آ چکا تھا اور میں اس سے بہترین جنگ کر رہا تھا۔ یہاں تک کہ میں نے چھ سات آدمی موت کے گھاٹ اتار دیئے ان سب کے سینوں سے خون بہہ رہا تھا۔

مکلینو باقی لوگوں سے نمٹ رہا تھا۔ دفعتاً ساریکا کی چیخ سنائی دی' ایک سیاہ فام وحشی کا نیزہ اس

کے حلق میں پیوست ہو گیا تھا۔

مکلینو نے چونک کر اسے دیکھا اور اسی وقت ایک وحشی نے پوری قوت سے لوہے کے ایک ہتھیار کی ضرب مکلینو کے سر پر ماری مکلینو وحشی درندے کی طرح پلٹا اس کا چہرہ خون میں نہا گیا تھا اس نے ضرب لگانے والے کی طرف پلٹ کر دیکھا اور ہاتھ میں پکڑی ہوئی سلاخ پوری قوت سے اس پر دے ماری۔ وحشی کی کھوپڑی کئی حصوں میں تقسیم ہو گئی تھی۔

لیکن مکلینو کے سر کا زخم بھی عجیب تھا۔ وہ عجیب انداز میں چکرا رہا تھا اور پھر وہ کٹے ہوئے درخت کی طرح ڈھیر ہو گیا۔

اب میں اور بنی رہ گئے تھے۔ ہمارے سامنے صرف دو وحشی باقی تھے باقی سب کو ہم ٹھکانے لگا چکے تھے۔ باہر گولیوں کی سنسناہٹ تیزی سے سنائی دے رہی تھی۔ اچانک مکلینو بری طرح کراہنے لگا اور بنی گھبرا کر اس کے نزدیک ہی بیٹھ گئی۔

پپا۔۔۔۔ پپا" اس نے مکلینو کا سر اٹھا کر اپنی گود میں رکھ لیا اور اس کا بازو اپنے گلے میں ڈال لیا۔

"بنی! بنی' سوری' میں۔ میں۔" مکلینو کچھ بول نہ سکا اور اس کی گردن ایک طرف ڈھلک گئی۔

"پپا۔" بنی پریشان ہو کر اس پر جھک گئی' لیکن مکلینو کی سانس چل رہی تھی۔ شاید وہ بے ہوش ہو گیا تھا۔

میری بھی اس وقت عجیب سی کیفیت ہو گئی تھی۔ باقی دونوں آدمیوں کو بھی میں نے ختم کر دیا اور اب یہاں کوئی باقی نہ رہا تھا۔

تب میں نے بنی کی طرف دیکھا۔ بنی کی آنکھوں سے آنسو ٹپک رہے تھے۔

"پپا پپا تمہیں کیا ہو گیا۔ پپا پپا ڈیر پپا آنکھیں کھولو۔" بنی شدید اضطراب میں کہہ رہی تھی۔ لیکن مکلینو بے ہوش تھا۔ تب میں بنی کے نزدیک پہنچ گیا۔ میں نے مکلینو کی نبض دیکھی اور محسوس کیا کہ مکلینو صرف بے ہوش ہے۔

تب میں نے بنی کو تسلی دی۔" مکلینو بے ہوش ہے بنی لیکن ہم اس وقت اس کے لئے کیا کر سکتے ہیں۔؟"

"اوہ نواز۔۔۔۔ پپا کو مرنا نہیں چاہئے' پپا کو مرنا نہیں چاہئے۔" وہ اضطراب آمیز انداز میں بولی۔

اسی وقت میں نے باہر قدموں کی چاپ سنی اور اچانک ہی میرے ذہن میں ایک پروگرام سرایت کر گیا۔ لوہے کی سلاخ میں نے ہی اس کے سر پر ماری ہے۔ میں نے پلٹ کر بھی نہیں دیکھا کہ آنے والا کون ہے۔ البتہ میں نے بنی سے کہا۔ "اگر تم نے بھاگنے کی کوشش کی تو میں تمہارا بھی یہی حشر کروں گا جو میں نے مکلینو کا کیا ہے۔" بنی نے چونک کر میری شکل دیکھی اور متحیر رہ گئی۔

"لل' لیکن لیکن۔"

"لیکن ویکن کچھ نہیں۔ تم جانتی ہو باس بنی کہ مکلینو نے کبھی ہمارے ساتھ کیا۔"

"لیکن پپا۔" بنی اپنے ہونٹ دانتوں سے کاٹتی ہوئی بولی۔

"وہ ذلیل انسان ہم صرف اس کے نوکر تھے' اس کا انداز ہمارے ساتھ صرف کتوں کا سا تھا۔ کیا تمہارے خیال میں ہمارے دلوں میں اس کی عزت اور انسیت ہو گی۔؟"

بنی نے ایک لمحے کے لئے میری شکل دیکھی پھر اس کی نگاہ میرے عقب میں اٹھ گئی۔ پھر اس نے عجیب سے لہجے میں کہا۔

"تم سب۔۔۔۔ تم سب کتے ہو' بے غیرت کتے۔" وہ بپھرے ہوئے انداز میں بولی اور اس وقت اس کی ایکٹنگ پر مجھے بے پناہ پیار آ گیا۔ اس نے صورت حال کی نزاکت سمجھ لی تھی۔

اور اس وقت میں پورا ڈرامہ کھیلنا نہیں بھولا۔ میں نے کہا۔ "ہم سب طاقت کے غلام ہیں بنی' اس وقت طاقت ہوریشو کے پاس ہے اور اب میں ہوریشو کا غلام ہوں' تم یہ نہ سمجھنا کہ میں تمہاری مدد کروں گا' بہرصورت کچھ بھی ہو' اب میں ہوریشو کا غلام ہوں۔" اور تب ہی عقب سے مجھے ہوریشو کی آواز سنائی دی۔

"ڈکسن کیا ہوا؟"

میں چونک کر پیچھے پلٹا۔ میں نے ہوریشو کو دیکھا اور چند قدم پیچھے ہٹ کر اس کے سامنے باادب ہو گیا۔

"مسٹر ہوریشو آپ خود دیکھ لیں۔ مسٹر مکلینو نے ان سب کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ انہوں نے مجھے بھی ان لوگوں کو قتل کرنے کو کہا تھا لیکن میں نے انکار کر دیا۔" میں نے کہا۔

"اوہ کیا تم نے اس کو قتل کر دیا۔؟" ہوریشو ایک دم آگے بڑھ آیا۔

"مجھے نہیں معلوم باس۔۔۔۔ میں نے اس کے سر پر یہ سلاخ ماری ہے۔" میں نے عجیب سے لہجے میں جواب دیا۔ اور ہوریشو مکلینو کے نزدیک پہنچ گیا۔

"تم پیچھے ہٹ جاؤ لڑکی۔" اس نے سخت لہجے میں بنی سے کہا اور بنی اسے خونخوار انداز میں گھورنے لگی۔

ہوریشو جھک کر مکلینو کو دیکھنے لگا۔ پھر اس نے گردن ہلاتے ہوئے کہا۔

"نہیں یہ زندہ ہے تم لوگ اسے اٹھا کر اندر لے آؤ' اس نے اپنے آدمیوں کو حکم دیا۔

"تم' تم کتے کیا سلوک کرو گے اس کے ساتھ' بنی ہوریشو پر جھپٹ پڑی اور ہوریشو نے اسے ایک زوردار دھکا دیا۔ تب ہوریشو نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔

"اسے بھی لے جاؤ' یہ لوگ آزاد کیسے ہو گئے۔" وہ قید خانے کی طرف بڑھا اور پھر اس کا جائزہ لینے لگا۔ "اور یہ سلاخ کس نے نکالی تھی۔؟"

"مکلینو نے۔" میں نے جواب دیا۔

"ہوں۔۔۔۔" ڈکسن تم باہر جاؤ اور شگویا تم ڈکسن کو اسٹین گن دے دو اور ڈکسن تم ان لوگوں سے مقابلہ کرو۔ اس کم بخت کے ساتھی کافی تعداد میں ہیں۔"

"یس باس۔" میں نے مستعدی سے کہا اور ہوریشو کے ساتھیوں کے ساتھ باہر نکل آیا۔ یہی وقت

کام دکھانے کا تھا۔ مجھے اسٹین گن دے دی گئی۔ تب میں نے دل ہی دل میں مکلینو سے معذرت کی۔

"مائی ڈیئر مکلینو' مجھے تمہارے ساتھیوں کے خلاف کام کرنا پڑ رہا ہے۔ لیکن افسوس میں اس کے لئے مجبور ہوں۔ دنیا کا ہر شخص پہلے اپنے بارے میں سوچتا ہے پھر دوسروں کے بارے میں' یہاں تک کہ تمہاری بیٹی بھی تمہارے لئے مخلص نہیں ہے۔

مجھے تمہارے آدمیوں سے کوئی پرخاش نہیں ہے ڈیئر بلکہ میں تو خود اس کا دشمن ہوں لیکن اس وقت صورت حال ایسی ہے کہ میں کچھ نہیں کر سکتا۔"

میں دوسرے لوگوں کے ساتھ کاروائی میں مصروف ہو گیا۔ ہوریشو کے آدمی چاروں طرف سے مکلینو کے آدمیوں کا مقابلہ کر رہے تھے۔

میں نہیں جانتا تھا کہ صورت حال کیا ہو گی' جنگ کا رخ کیا ہو گا' حالات کس طرح پلٹیں گے۔

لیکن ایک بات تھی' وہ یہ کہ اگر ہوریشو کو شکست ہوتی تو بہر صورت ایسی کوئی بات نہیں تھی' میں مکلینو کا ساتھی تو تھا۔ اس سلسلے میں بنی کم از کم میری گواہ تو ہو گی۔ وہ یہ تو کہہ سکے گی کہ میں نے انہیں بچانے کے لئے کیا کچھ کیا۔

اگر مکلینو کے لوگ مارے جاتے تو پھر مجھے ہوریشو پر اعتماد قائم کرنا ہوتا اور اس کے لئے میں بھرپور طور پر ہوریشو کے ساتھیوں کی مدد کر رہا تھا البتہ اتنا میں نے خیال رکھا تھا کہ میری گولیوں سے زیادہ آدمی نہ مارے جائیں۔

مکلینو کے آدمی انتہائی مہارت سے گولیاں برسا رہے تھے۔ ویسے ابھی تک غار کی طرف پیش قدمی نہیں ہو سکی تھی۔"

اس کی وجہ یہ تھی کہ غار کے دہانے پر ہوریشو کے آدمی سختی سے جمے ہوئے تھے اس کے علاوہ ان لوگوں کو پہاڑیوں کے وہ سوراخ معلوم تھے جن سے وہ اوپر پہنچ سکتے تھے۔ اور اس طرح انہوں نے پہاڑیوں پر اپنے مورچے جما رکھے تھے۔

مکلینو کے آدمی خاصی دشواریوں میں پھنسے ہوئے تھے اور بڑی سخت مشکلات پیش آ رہی تھیں۔ بہر صورت وہ لوگ اپنی کوششیں کرتے رہے۔

اور پھر مجھے یوں محسوس ہونے لگا جیسے مکلینو کے آدمی بھاری پڑ رہے ہوں۔ انہوں نے اپنا گھیرا تنگ کر لیا تھا۔ اور وہ ہوریشو کے آدمیوں پر حاوی ہوتے چلے جا رہے تھے۔

ہوریشو کے آدمیوں کی گولیاں برسانے کی رفتار کچھ سست پڑ گئی تھی غالباً وہ زیادہ آتشیں اسلحے کے ماہر نہیں تھے اس لئے وہ نشانہ نہیں لگا پا رہے تھے۔

جبکہ مشکل پوزیشن کے باوجود مکلینو کے آدمیوں نے ہوریشو کے کافی لوگوں کو نشانہ بنا لیا تھا۔

اور پھر ایک اور شاندار کوشش کی گئی۔ مکلینو کے آدمی ہیلی کاپٹروں سے آئے تھے۔ غالباً ان کا خیال تھا کہ نیچے اترنے کے بعد وہ باآسانی غار پر قبضہ کر لیں گے لیکن اس کے بعد انہیں کافی مشکل پیش آئی۔

چنانچہ چند ذہین لوگوں نے جو بات سوچی وہ میرے نزدیک کافی اچھی تھی انہوں نے ہیلی کاپٹر دوبارہ فضا میں بلند کر دیئے اور پرواز کر کے پہاڑیوں کے اوپر ان نشانوں پر گولیاں برسانے لگے جہاں ان کے خیال میں ہوریشو کے آدمی چھپے ہوئے گولیاں چلا رہے تھے اور اس طرح انہیں زبردست کامیابی نصیب ہوئی۔

ہوریشو کے آدمیوں کو یہ خیال نہیں آیا تھا کہ ہیلی کاپٹروں سے بھی گولیاں چلائی جا سکتی ہیں۔

چنانچہ وہ مار کھانے لگے پھر ہیلی کاپٹر غار کے قریب آئے اور انہوں نے بم مارنا شروع کر دیئے۔ اس طریقے سے ہوریشو کے کافی آدمی مر گئے تھے اور پھر دفعتاً" ان میں بھگدڑ مچ گئی۔ وہ لوگ اندر کی جانب دوڑنے لگے اور مجھے یوں محسوس ہوا جیسے غار کا دہانہ خالی ہو گیا ہے۔ اس وقت میری پوزیشن کافی خطرناک ہو گئی تھی' میں پیچھے ہٹا اور اس قدر پیچھے ہٹ گیا کہ اندر داخل ہونے والوں کو نظر نہ آ سکوں۔

تب میں نے ایک پوشیدہ جگہ تلاش کی اور خود کو چھپا لیا۔ تب میں نے دیکھا کہ بہت سے افراد گنیں لئے ہوئے اندر داخل ہو گئے۔ وہ ہوریشو کے آدمیوں کو اندر داخل ہو کر ڈھونڈ ڈھونڈ کر مار رہے تھے۔

صورت حال ہوریشو کے خلاف ہو گئی تھی' بہر صورت اندازہ یہ ہوتا تھا کہ مکلینو نے جو کچھ کیا تھا وہ بھی بھرپور تھا۔ اور اب ہوریشو کو اپنی کوششوں کا خمیازہ اٹھانا پڑ رہا تھا۔

اب اس کے اپنے قبیلے کے لوگ مارے جا رہے تھے۔ یوں محسوس ہو رہا تھا کہ مکلینو کے آدمی ان میں سے ایک کو بھی زندہ نہیں چھوڑیں گے۔ اور ان کی یہ کوشش جاری رہی۔

میرے ذہن میں جو پروگرام تھا وہ یہ تھا کہ کسی طرح بنی کے نزدیک پہنچ جاؤں۔ نجانے ہوریشو نے مکلینو کو کہاں پہنچایا ہے۔

میں بنی کو تلاش کرتا رہا اور کافی دیر اسی طرح گذر گئی۔ اندر بدستور گولیاں چل رہی تھیں۔ پورا غار گولیوں کی سنسناہٹ سے گونج رہا تھا اور کچھ عجیب و غریب صورت حال پیدا ہو گئی تھی۔

بہر صورت میں مکلینو کو تلاش کرنے میں ناکام رہا اور تھوڑی دیر کے بعد میں نے محسوس کیا کہ گولیاں چلنے کی آواز کچھ کم ہو گئی ہے۔

کیا کھیل ختم ہو گیا۔ میں نے سوچا۔

ممکن ہے کسی ایک پارٹی کو شکست ہو چکی ہو' اور یہ خاموشی اس کا پیش خیمہ ہو' بہر صورت میرا اس جگہ سے نکلنا کسی طور مناسب نہیں تھا۔

سو میں خاموشی سے حالات کا جائزہ لیتا رہا۔ اور تھوڑی دیر کے بعد غار میں ایک آواز گونجی۔

"باس مسٹر مکلینو آپ کہاں ہیں۔!"

"مسٹر مکلینو میں فوکر بول رہا ہوں۔"

"آپ کہاں ہیں مسٹر مکلینو۔" اور دوسرے لمحے بنی کی آواز سنائی دی۔

"فوکر ادھر آؤ پلیز ——— ادھر آؤ' ہری اپ۔" بنی کی چیختی ہوئی آواز غار میں پھیل گئی تھی۔

اور تب میں نے دیکھا کہ فوکر نامی شخص جو خاصا قد آور اور تندرست تھا' ایک اسٹین گن لئے بنی کے قریب پہنچ گیا۔

"باس کہاں ہیں؟" اس نے پریشان لہجے میں پوچھا۔

"اندر ہیں۔ پپا کی حالت بہت نازک ہے۔" بنی اضطراب آمیز انداز میں بولی۔

"پلیز کم آن مادام بنی۔" فوکر نے کہا اور پھر وہ دونوں اندر کی طرف دوڑ گئے جہاں مکلینو تھا۔

ابھی تک مجھے یہ اندازہ نہیں ہو سکا تھا کہ ہوریشو کی صورت حال کیا ہے کیا وہ مارا گیا ہے۔"

یا پھر یہاں سے فرار ہو گیا۔؟

یہ دونوں سوال ابھی ادھورے تھے اور میرا باہر نکلنا مناسب نہیں تھا میں نہیں سمجھتا تھا کہ مجھے کس کے ساتھ وفاداری نبھانی ہوگی۔

ممکن ہے ہوریشو کوئی اور چال سوچ رہا ہو' ویسے وہ جتنا چالاک آدمی تھا' اس کے بارے میں میں نے اندازہ لگالیا تھا کہ وہ شکست ماننے والوں میں سے نہیں ہے۔

چند ساعت کے بعد میں نے دیکھا کہ پورے غار میں سیاہ فاموں کی بجائے مکلینو کے سفید فام پھیل گئے ہیں۔

گویا اب سیاہ فاموں کی یہاں کوئی گنجائش نہیں تھی' انہیں دیکھ کر مجھے پہلے ہی اندازہ ہوگیا تھا کہ یہ لوگ سفید فاموں کا مقابلہ نہیں کرسکیں گے کیونکہ سیاہ فام محدود تعداد میں تھے۔

تب میں سوچ سمجھ کر اپنی جگہ سے نکل آیا اور پھر میں مکلینو کی طرف چل پڑا جلد ہی میں مکلینو کے پاس پہنچ گیا۔

مکلینو بے ہوش پڑا تھا اور بنی اس کے نزدیک اداس سی بیٹھی تھی۔ اور مکلینو کے آدمی اسے سنبھالنے کی کوششوں میں مصروف تھے جس سے مجھے اندازہ ہوگیا کہ بہرصورت ابھی مکلینو زندہ ہے۔

بنی نے نگاہیں اٹھا کر مجھے دیکھا لیکن اس کی آنکھوں میں ویرانی تھی۔ نجانے اس وقت اس کے جذبات کیا تھے۔ چنانچہ میں نے بھی اس سے بولنا مناسب نہیں سمجھا۔

اور بھی دوسرے لوگ مکلینو کی تیمارداری میں مصروف تھے چنانچہ میں بھی ایک کونے میں کھڑا ہوگیا۔ چند ساعت اسی طرح گذر گئے پھر ان لوگوں نے کپڑے کا ایک اسٹریچر سا بنایا اور مکلینو کو اس میں لٹانے لگے۔

پھر وہ اسے اٹھا کر چلنے لگے' بنی بھی ان کے ساتھ ساتھ غار سے باہر نکل آئی تھی۔ میں بھی بنی کے ساتھ چلنے لگا۔

مکلینو کو لے جانے والے تیزی سے ہیلی کاپٹروں کی طرف جارہے تھے غالباً غار کے دہانے سے باہر نکل کر وہ مکلینو کو فرسٹ ایڈ دینا چاہتے تھے یا اسے کہیں لے جانا چاہتے تھے۔

اور اس وقت میری جو حیثیت تھی میں اس سے تجاوز نہیں کرنا چاہتا تھا' چنانچہ میں خاموش تماشائی بنا رہا۔

میں نے نہ تو بنی سے کچھ گفتگو کرنے کی کوشش کی اور نہ ہی مکلینو کے بارے میں زیادہ مستعدی دکھائی۔

مجھے نہیں معلوم تھا کہ ہوریشو کی تلاش کے سلسلے میں کیا کیا گیا' بہرصورت میرے ذہن میں اس طرف سے اضطراب تھا۔

تب میں نے بنی ہی کو مخاطب کرنا مناسب سمجھا۔ "بنی۔" میں نے اسے آواز دی۔

اور بنی چونک کر مجھے دیکھنے لگی۔ پھر اس کے چہرے پر کچھ عجیب سے تاثرات نظر آئے۔ اور وہ غمزدہ لہجے میں بولی۔

"ہاں' کیا بات ہے؟"

"بنی میرا خیال ہے تمہارے ساتھی ہوریشو کو بھول گئے ہیں۔"

"کیا مطلب؟"

"مقصد یہ کہ کیا اس کی لاش مل گئی ہے۔؟"

"اوہ نواز ـــــ میرا ذہن ماؤف ہے' میں کچھ سوچ نہیں پارہی۔" بنی غمزدہ لہجے میں بولی۔

"تب پھر مجھے کسی ایسے آدمی کا نام بتاؤ جس سے میں اس بارے میں پوچھ سکوں میں نے پوچھا۔

بنی نے نگاہیں اٹھا کر اپنے آدمیوں کی جانب دیکھا' پھر ایک طرف اشارہ کرکے بولی۔ "اس کا نام کوپر ہے۔ ہمارے گروہ میں نمایاں حیثیت رکھتا ہے میرا خیال ہے تم اس سے بات کرو۔"

اور میں نے گردن ہلادی' اس شخص کو میں نے اچھی طرح نگاہ میں رکھ لیا تھا جس کا نام بنی نے کوپر بتایا تھا۔

چند ساعت کے بعد میں اس شخص کے نزدیک تھا۔

"مسٹر کوپر۔" میں نے اسے آواز دی اور وہ رک گیا۔

"کیا بات ہے مسٹر ڈکسن۔"

"آپ نے مسٹر ہوریشو کی تلاش کے سلسلے میں کیا کیا۔؟" میں نے گمبھیر لہجے میں پوچھا۔

"اوہ' ہمارے ساتھی غار میں موجود ہیں' ان کی نگرانی پیٹرسن کررہا ہے وہ لوگ سیاہ فاموں کی لاشوں کو اکٹھا کررہے ہیں اور یقیناً ہوریشو بھی انہی میں ہوگا۔" کوپر نے کہا۔

"تب ٹھیک ہے' ورنہ میں یہی سوچ رہا تھا کہ تم لوگ کہیں باس کی پریشانی میں مسٹر ہوریشو کو نہ بھول جاؤ۔ میرا مقصد یہ تھا کہ وہ اتنا خطرناک آدمی ہے کہ اسے ایک لمحے کے لئے نظرانداز کرنا مناسب نہیں ہے۔ نہ جانے کس وقت کیا کاروائی کر بیٹھے۔"

"ہم نے اس کو آخری حدوں تک پہنچادیا ہے مسٹر ڈکسن آپ بے فکر رہیں اب وہ کچھ نہیں کرسکے گا۔ کیا آپ اس بات کا اندازہ کرسکتے ہیں کہ ہم نے اس کے کتنے آدمیوں کو ہلاک کیا ہے۔؟"

"ہاں میں دیکھ رہا تھا۔" میں نے جواب دیا اور کوپر نے گردن ہلادی۔ پھر وہ میرے ساتھ چلتے ہوئے بولا۔

"باس کی حالت بہت خطرناک معلوم ہوتی ہے مسٹر ڈکسن' لیکن اسے کیا ہوا۔؟"

"ہوریشو صرف ہوریشو۔" میں نے جواب دیا۔

"گویا ہوریشو نے اسے زخمی کیا ہے۔" کوپر نے پوچھا۔

"ہاں۔ براہ راست۔" میں نے جواب دیا۔

"اوہ کوپر کے ہونٹ بھنچ گئے' غالباً وہ اس بات سے سخت متاثر ہوا تھا۔

"یہ تو بہت برا ہوا مسٹر ڈکسن' ہوریشو کو اتنی خطرناک سچوئیشن پیدا نہیں کرنی چاہئے تھی۔ اس نے اچھا نہیں کیا۔"

"ہاں مسٹر کوپر کیا کہا جاسکتا ہے' خود غرضی کے لبادوں میں لپٹے ہوئے انسانوں کو دوست نہیں کہا جاسکتا' مسٹر مکلینو ہوریشو کا مکروہ اور سیاہ چہرہ نہایت قریب سے دیکھ چکے ہیں۔ لیکن اس آڑے وقت میں ہم نے مسٹر مکلینو کا ساتھ نہیں چھوڑا۔" میری خود غرضی کوپر کو دھوکا دے رہی تھی۔ لیکن میں بھی

مجبور تھا ظاہر ہے پوزیشن کچھ ایسی ہی تھی۔

تھوڑی دیر کے بعد وہ لوگ ہیلی کاپٹر کے نزدیک پہنچ گئے۔ اسٹریچر ہیلی کاپٹر کے نزدیک رکھ دیا گیا اس سے اندازہ ہوا کہ وہ لوگ مکلینو کو ہیلی کاپٹر کے نزدیک طبی امداد دینا چاہتے تھے۔ کیونکہ فرسٹ ایڈ کا سامان ہیلی کاپٹرز میں موجود تھا۔

مکلینو کی تیمارداری میں کافی لوگ مصروف ہو گئے۔ اس کی بینڈیج کر دی گئی' اس کے زخم شاید کسی خاص دوا سے بھر دیا گیا تھا' بینڈیج کرنے کے بعد انہوں نے مکلینو کو بہت سارے کپڑے بچھا کر اس پر لٹا دیا۔ اور اس پر چادر ڈال دی۔ غالباً وہ اس بارے میں بنی سے مشورہ کرنا چاہتے تھے کہ اب کیا کیا جائے۔

میں بنی سے بہت زیادہ دور نہیں تھا' پھر چند افراد بنی کے قریب پہنچ گئے۔ ان میں سے ایک آگے بڑھ کر بولا۔

"مادام کیونکہ باس بہت زخمی ہیں اس لئے اگلی ہدایات آپ ہمیں دیں گے۔"

"میں۔" بنی نے اداس لہجے میں کہا۔

"ہاں مادام آپ۔"

بنی صرف زخمی انداز میں انہیں دیکھتی رہی بولی کچھ نہیں۔ تب کھڑے ہوئے لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا۔

"مادام آپ کیا چاہتی ہیں۔ اگر آپ حکم دیں تو باس کو سوئیڈن لے جایا جائے؟ یا پھر یہیں جزیرے پر ان کی تیمارداری کی جائے۔"

"میرا خیال ہے اس وقت انہیں سوئیڈن لے جانا مناسب نہیں ہو گا' ہیلی کاپٹر کا سفر ان کے لئے مناسب نہیں ہو گا۔ تم جتنی جلد ہو سکے کسی ڈاکٹر وغیرہ کو یہاں بلوا لو' باقی یہاں پر ہماری کافی عمارتیں موجود ہیں ان میں سے کسی میں مکلینو کو لے جایا جائے اور اس عمارت کی بھرپور نگرانی کی جائے' کیونکہ ہوریشو کتا اس وقت ہمارا شدید دشمن ہو رہا ہے۔"

"آپ بالکل بے فکر رہیں مادام' جزیرے کے چپے چپے پر ہمارا قبضہ ہے اور چند ساعت کے بعد آپ دیکھیں گی کہ جزیرے پر ہوریشو کے کسی آدمی کا وجود نہیں ہے۔"

"میں یہی چاہتی ہوں۔" بنی نے بپھرے ہوئے لہجے میں کہا اور وہ سب لوگ منتشر ہو گئے۔

تھوڑی دیر کے بعد مکلینو کو ایک عمارت کے اندر منتقل کر دیا گیا۔ میں بنی اور چند دوسرے افراد مکلینو کی تیمارداری میں مصروف ہو گئے۔

تھوڑی دیر کے بعد باہر پھر کچھ گولیاں چلنے کی آوازیں سنائی دیں لیکن اس وقت ہماری کیفیت یہ تھی کہ ہم حالات جاننے کے لئے باہر نہیں جاسکتے تھے۔ بنی بھی پریشان نظر آ رہی تھی۔ لیکن چند ساعت کے بعد ایک شخص اندر داخل ہوا۔

وہ گھبرایا ہوا نظر آ رہا تھا۔ بنی نے اسے آتے دیکھا اور اس کا چہرہ بھی دھواں دھواں نظر آنے لگا۔

"کیا بات ہے۔؟" اس نے عجیب سے لہجے میں پوچھا۔

"مادام بنی وہ۔ وہ۔" آنے والا خوف سے کچھ بول نہ سکا۔

"جلدی بولو۔۔۔۔ جو کچھ ہوا ہے اسے جلدی بیان کرو۔" بنی تحکمانہ لہجہ میں بولی۔

"مادام' ہوریشو فرار ہو گیا ہے۔"

"فرار ہو گیا ہے۔" بنی نے دانت پیسے۔

"ہاں مادام۔ وہ کمبخت زندہ بچ گیا تھا کہیں چھپ گیا تھا اور پھر ہم لوگوں نے دیکھا کہ وہ کمبخت ہمارا ہیلی کاپٹر لے کر فرار ہو گیا اس کے ساتھ چار سیاہ فام بھی تھے۔"

"اوہ۔۔۔۔ تم نے تو کہا تھا کہ وہ یہاں سے بچ کر نہیں جاسکے گا۔" بنی غراتی ہوئی آواز میں بولی۔

"مادام وہ جتنا چالاک ہے اس کا اندازہ آپ کو بھی ہے۔ ہم لوگ دھوکا کھا گئے۔"

"بہر صورت میں اس سلسلے میں کیا کہہ سکتی ہوں جو تمہارا فرض تھا تمہیں پورا کرنا چاہئے تھا۔ میرا کیا تعلق۔" بنی بے رخی سے بولی۔

"مادام بہر صورت اتنا تو آپ جانتی ہیں کہ ہوریشو کے پورے قبیلے میں سے جسے اس نے بڑے مان بلایا تھا' صرف چار افراد کو زندہ لے جاسکا ہے۔ اب مکلینو کا غضب قدم قدم پر اسے تلاش کرے گا ہم اسے زندہ نہیں چھوڑیں گے۔"

بنی کے حلق سے صرف غراہٹ نکلی۔ بہر صورت وہ لوگ کافی شرمندہ نظر آ رہے تھے۔

مکلینو بدستور بے ہوش تھا اس کی حالت بھی شدید خطرے میں تھی جبکہ دوسرے لوگ ری کارروائیوں میں مصروف ہو گئے۔

مجھے اور بنی کو ابھی تک کوئی موقع نہ مل سکا تھا کہ ہم لوگ آپس میں گفتگو کر لیتے۔

بہر صورت رات کے آخری پہر میں ہمیں گفتگو کرنے کا موقع ملا۔ بنی نے ایک لمحے کے لئے پلک جھپکی تھی۔ وہ مکلینو کے سرہانے اداس بیٹھی تھی۔ دوسرے لوگ باہر جاچکے تھے صرف میں اور وہ کمرے میں موجود تھے۔

"بنی۔" میں نے اسے آواز دی۔

اور بنی نے نگاہیں اٹھا کر مجھے دیکھا اس کا چہرہ ویران تھا۔ آنکھوں میں عجیب سا درد سمٹا ہوا تھا۔

"ہاں نواز۔" وہ آہستہ سے بولی۔

"آئی ایم سوری بنی۔۔۔۔ میں تمہارے غم میں برابر کا شریک ہوں۔"

"نواز۔۔۔۔ میں پپا کو دھوکا دینے جا رہی تھی۔"

"ہاں بنی۔۔۔۔ مگر اس وقت صورت حال دوسری تھی۔"

"ہاں نواز۔۔۔۔ لیکن پپا کی یہ حالت۔۔۔۔ پپا کی یہ حالت میرے لئے بے حد دل شکن ہے۔ تم بتاؤ میں کیا کروں' کیا کروں نواز۔"

"میرا مشورہ ہے بنی۔" میں نے فوری طور پر فیصلہ کرتے ہوئے کہا "میرا مشورہ ہے کہ تم مکلینو کی بھرپور تیمارداری کرو۔ میں تمہارے ساتھ ہوں مکلینو جس وقت ٹھیک ہو جائے گا اس کے بعد ہم آئندہ کیلئے کچھ سوچیں گے۔"

"شکریہ نواز۔۔۔۔ جانے کیوں میری کیفیت کچھ عجیب سی ہو رہی ہے پہلے میں نے کبھی اتنی بری کیفیت محسوس نہیں کی تھی۔ لیکن۔ لیکن نواز کیا بتاؤں مجھے آج احساس ہو رہا ہے کہ مجھے پپا سے بے حد

محبت ہے۔ میں کل ان سے بغاوت کر رہی تھی لیکن آج ان کے لئے تڑپ رہی ہوں۔ کاش پپا جلدی سے آنکھیں کھول دیں۔ میں پپا کی پر شفقت مسکراہٹ کے لئے تڑپ رہی ہوں نواز' کاش پپا جلدی سے ٹھیک ہو جائیں۔"

"بنی گاڈ! (God) تمہاری پر محبت مانگ کو نہیں ٹالے گا۔ مکلینو جلد ہی اچھا ہو جائے گا۔" میری تسلی کے دو الفاظ اس کی روح کو تراوٹ دے دیتے تو اس میں ہرج کیا تھا۔ سو میں نے اخلاقیات کو نبھایا۔

"نواز میں پپا سے بغاوت کر رہی تھی صرف تمہارے لئے۔ میں نہیں چاہتی تھی کہ پپا تمہارے خلاف کوئی ایسا قدم اٹھائیں جس سے تمہاری زندگی کو کوئی خطرہ پہنچے۔ لیکن آج جب پپا خطرے میں ہیں میں ان کے لئے تڑپ رہی ہوں۔"

"مجھے احساس ہے بنی' تم اس سلسلے میں مزید کچھ نہ کہو۔ میں نے تم سے کہہ دیا ہے کہ میں تمہارے ساتھ بھرپور تعاون کروں گا۔ اور تم بھرپور طریقے سے مکلینو کی تیمارداری کرو۔"

"میں تمہاری شکر گزار ہوں نواز۔" بنی نے گردن جھکالی اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ میں نے اسے بھرپور تسلی دینے کی کوشش کی تھی۔

☆ ☆ ☆

ہوریشو کے سلسلے میں بھرپور کارروائی ہوتی رہی اور مکلینو کے سلسلے میں بھی۔ دو تین ہیلی کاپٹرز روانہ ہوئے تھے صرف اس سلسلے میں کہ ڈاکٹرز کو لا سکیں اور دوسری صبح ہیلی کاپٹرز میں کئی ڈاکٹر ضروری چیزیں لے کر آگئے۔

کافی ہیلی کاپٹر ہوریشو کی تلاش میں بھی روانہ کئے گئے۔ لیکن ابھی تک اس کا کچھ پتہ نہ چلا تھا۔

مکلینو کی بینڈیج از سر نو کی جانے لگی' ڈاکٹر نے اسے انجکشن وغیرہ دیئے اور مکلینو کی حالت کسی قدر بہتر ہونے لگی۔

بنی قدم قدم پر عجیب سی محسوس ہو رہی تھی۔ وہ اس وقت ایک غمزدہ لڑکی سے زیادہ کچھ نہ رہی تھی۔ میں بھی بہرصورت اسے سہارا دیئے ہوئے تھا۔ اور نہ جانے کیوں میرے دل میں اس وقت مکلینو کے لئے کچھ ہمدردی تھی۔

میرا خیال تھا کہ بنی کو کم از کم اس وقت تک دھوکا دینا نہیں چاہئے جب تک کہ مکلینو ٹھیک نہ ہو جائے۔

باقی رہے دوسرے معاملات تو ہم مست مولا تھے۔ ہمیں ان باتوں کی کیا پرواہ البتہ رہ رہ کر کبھی سردارے کی یاد دل میں چٹکیاں لیا کرتی تھی۔ اب تو گولڈ مین بھی مارا جا چکا تھا اور نوئیل میری بھی۔

باقی تمام لوگ اجنبی تھے صرف ایک سردارے رہ گیا تھا جس کی مجھے بے پناہ خوشی تھی کہ وہ اب تک ہوریشو کے ہاتھ نہیں لگا۔ بہرصورت میں اس کی ذہانت' چالاکی اور چستی کا دل ہی دل میں اعتراف کرتا تھا۔

اور اس وقت تو اور بھی زیادہ کر رہا تھا۔ کیونکہ وہ اس پورے گروہ سے تنہا نبرد آزما تھا۔ کاش اس وقت وہ گرفتار ہی ہو جائے۔ میں نے سوچا اور اگر وہ اس وقت گرفتار ہو کر یہاں پہنچ جاتا تو میں

کرنے کے لئے موجود تھا۔ لیکن یہ خیال میرے ذہن میں تھا' ابھی اس کی کوئی عملی' شکل میرے ذہن میں نہیں تھی۔

پورا دن مختلف مصروفیات میں گزرا۔ مکلینو کو ایک بڑے کمرے میں رکھا گیا تھا۔ اس کے چاروں طرف لوگ پھیلے ہوئے تھے۔ ہوریشو چونکہ بھاگ گیا تھا اس لئے مکلینو کی نگرانی سخت ہو گئی تھی۔

ظاہر ہے ہوریشو جیسے آدمی سے کوئی بات بعید نہیں تھی۔ اس کے علاوہ کچھ لوگ فضا میں بھی نگاہیں رکھے ہوئے تھے۔

کیونکہ ہوریشو نے ایک بار پہاڑوں پر بمباری کی تھی اور بہرصورت ہم اسے کمزور نہیں سمجھ سکتے تھے۔ وہ مزید بھی کوئی حرکت کر سکتا تھا۔ مثلاً اس عمارت پر بمباری کرا دیتا جس میں مکلینو موجود تھا۔

اس لئے اس بات کو مد نگاہ رکھتے ہوئے مکلینو کے آدمی پوری طرح مستعد تھے۔ رات کو تقریباً آٹھ بجے مکلینو کی حالت کافی بہتر ہو گئی۔ اور وہ ڈاکٹر جو سوئیڈن سے آئے تھے انہوں نے بتایا کہ اب مکلینو کی حالت خطرے سے باہر ہے۔ خون بہہ جانے کی وجہ سے نقاہت ہو گئی ہے اور ابھی کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ مریض کی اندرونی کیفیت کیا ہو گی' کیونکہ سر پر ضربیں شدید ہیں۔

میں بدستور ڈکسن کی حیثیت سے بنی کے ساتھ تھا کسی کو میرے اوپر کوئی شبہ نہیں تھا۔ خاص طور سے اس سلسلے میں بنی میری معاون تھی اور دوسرے لوگ بنی کے احکامات پر مکمل طور پر عمل کر رہے تھے۔ اور کوئی ایسا کام نہیں ہو رہا تھا جو بنی کی مرضی کے خلاف ہوتا۔

طے یہ کیا گیا تھا کہ یہیں جزیرے پر ہی مکلینو کی نگہداشت کا انتظام کیا جائے اور اس وقت یہاں سے مکلینو کو کہیں لے جانا اس کی زندگی کے لئے خطرناک بھی ہو سکتا تھا۔ کیونکہ اس طرح اس کا بدن ہلتا۔

بہرصورت مکلینو کی نگہداشت کے لئے مکمل انتظامات ہو چکے تھے اور جزیرے کی فضا بھی پرسکون تھی۔

البتہ مکلینو کے آدمی مکمل ہوشیاری کے ساتھ جزیرے کی نگرانی کر رہے تھے۔ اس کے علاوہ وہ فضا میں بھی نگاہیں رکھے ہوئے تھے۔

...○...

اور

راجہ نواز اصغر نے اس دور کو اپنی زندگی کا بدترین دور کہا ہے' جب وہ ذہنی طور پر انسانیت کو بالکل فراموش کر چکے تھے۔ انہوں نے کیا کیا گل کھلائے یہ تو اگلے حصہ میں ہی معلوم ہو سکے گا!